7598

تاریخ مغربی یورپ

جلد اول

مترجمہ

مولوی محمد یحییٰ صاحب تنہاؔ

بی-اے، ایل ایل-بی، وکیل

مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ - دہلی

یا افتتاح

دیباچہ

از

مترجم

۱۹۱۶ء میں جب کہ راقم بی۔ اے کلاس میں تعلیم پاتا تھا اور ڈاکٹر ابن سن کی تاریخ مغربی یورپ ایک درسی کتاب کے طور پر پڑھتا تھا، کتاب مذکور کے مطالعہ سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس کا ترجمہ اردو میں شائع کرنے کا متمنی ہو گیا۔ لیکن تعلیمی مشاغل سے ترجمہ کے لئے وقت نکالنا مشکل اور فرصت کم تھا۔ ۱۹۲۰ء میں تاریخ مذکور کے ترجمہ کا خیال پھر دل میں موجزن ہوا اور ارادہ کیا کہ اپنے اوقات فرصت کو اس اہم کام کے انجام دینے میں صرف کروں۔

کتاب تکمیل ہونے پر اس کی طباعت و اشاعت کی فکر دامن گیر ہوئی۔ ادھر مسودہ صاف درست کیا ادھر ترجمہ کو چھپوانے کی کوشش کی بنا ڈالی لیکن جس طرف نظر دوڑائی، کامیابی کی شکل نا ممکن دکھائی دی۔ آخر جامعہ ملیہ علی گڑھ سے کتاب ہذا کی اشاعت کے لئے خط و

اضافہ کی دعا کرتے ہوئے

میں ہوں آپ کا نہایت وفادار

جیمس۔ ایچ۔ رابن سن

ہم نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی اس نصیحت پر کہ "ازمنہ مظلمہ کے حصہ کی تفصیل کو مختصر کر دیں" عمل نہیں کیا۔ اوّل تو ہم اس نصیحت سے پیشتر لفظی ترجمہ کر چکے تھے دوسرے ہمارے ہموطن تاریخ یورپ سے قریب قریب نابلد ہیں۔ جب تک ابتدا سے یورپ کی تدریج ترقی کا خاکہ کھینچکر نہ دکھلایا جائے اُن کے نزدیک یہ گتھی کبھی نہ سُلجھیگی کہ یورپ کس طرح عہد تاریک سے نکلکر زمانۂ موجودہ کی ترقی کی شاہراہ پر گام زن ہوا۔ یورپ کی موجودہ حالت کو کم و بیش ہمارے اُردو خواں یہاں تک کہ جاہل بھائی بھی جانتے ہیں پس ڈاکٹر موصوف کے نزدیک جو کچھ تاریخ سے مراد ہے ہمیں اُسی نقش قدم پر چلنا چاہیئے تاکہ ازمنہ مظلمہ کی تفصیل کو پڑھکر خود بخود احیائے علوم قدیمہ کی ضرورت اور اس کے بعد ترقی تمدن و تہذیب کا حال بخوبی سمجھ میں آ سکے۔

ہم نے اٹھارویں صدی کے ایک دو باب کو اور انیسویں صدی کے کل ابواب کو حسب ضرورت ڈاکٹر موصوف کی مرسلہ کتابوں کی روشنی میں ترمیم کر دیا تھا اور بیسویں صدی کے کل ابواب اضافہ کر دئے تھے کیونکہ اصل کتاب میں بیسویں صدی کا ذکر ہی نہ تھا اور اگر تھا تو نہ ہونے کی برابر تھا اور اس طرح کتاب کو دور حاضر تک پہنچا دیا تھا۔ لیکن جب سال گزشتہ یہ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر رابن سن کا موعودہ ایڈیشن شائع ہو گیا ہے تو مکرمی ڈاکٹر ذاکر حسین خان صاحب کی رائے کے مطابق یہ مناسب خیال کیا گیا کہ تاریخ مغربی یورپ کے اُن تین ابواب کا بھی بجنسہ ترجمہ کیا جائے جو اوّل الذکر نے حال میں اضافہ فرمائے ہیں اور بیسویں صدی کے خود اخذ کردہ حالات کو کتاب سے علیحدہ کر دیا جائے۔ چونکہ کتاب بہ نظر حالات موجودہ ایک جلد کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی اس لئے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ناظرین کرام دوسری جلد میں انشاء اللہ العزیز تاریخ مغربی یورپ کے ان اضافہ شدہ ابواب کا ترجمہ بھی مطالعہ فرما سکینگے

جنگ یورپ سے ہیں ایک بہت بڑا فائدہ ہوا وہ یہ کہ یورپ کے اکثر مقامات کے نام اردو داں اصحاب کے لئے معمہ نہ رہے بلکہ یورپی ممالک کے اکثر حالات معلوم ہو گئے اور وہاں کی طرز حکومت سے واقفیت ہو گئی۔ لہذا اُن ممالک کے گزشتہ حالات ضرور دلچسپی سے پڑھے جائینگے۔

اگرچہ اس کتاب کا نام تاریخ مغربی یورپ ہے لیکن فی الحقیقت یہ کتاب تاریخ یورپ ہے اس میں روما کے زوال کے بعد موجودہ زمانہ تک جو کچھ تمام یورپ میں اہم اور ضروری واقعات ہو گزرے ہیں اُن سب کو بیان کیا گیا ہے۔ بے شک بلقان، آسٹریا، روس اور ٹرکی کا حال مختصر طور پر تحریر ہے لیکن پھر بھی بقیہ یورپ کی تاریخ سمجھنے کیلئے بہت کافی ہے۔ آجکل جو سلطنتیں مشہور و معروف ہیں اور جنکی وجہ سے یورپ آجکل کا یورپ بنا ہوا ہے اُن کا حال بالتفصیل درج ہے اور چونکہ وہ یورپ کے مغرب میں واقع ہیں اس لئے کتاب کا نام تاریخ مغربی یورپ رکھا گیا ہے۔

اس کتاب میں ایک خصوصیت ہے جسکی وجہ سے راقم نے اس کو ترجمہ کے لئے پسند کیا۔ یونیورسٹی کورس میں تیچر اینڈ شوئیلز کی تاریخ یورپ بھی داخل تھی اور وہ کتاب بھی اچھی ہے لیکن اس میں بلحاظ سنین صرف واقعات بیان کر دئے گئے ہیں اور لوگوں کی عام طرز معاشرت، طرز ماند و بود، علم کی ترقی، مختلف انجمنوں، مختلف خیالات اور کسی واقعہ کے اسباب و علل سے بحث نہیں کی اور واقعات کو بھی زیادہ تر شاہان سلف اور اُن کے ہمنوا اُمرا اور وزرا تک محدود رکھا ہے۔ برعکس اس کے تاریخ مغربی یورپ کے ابواب پر سرسری نظر ڈالنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائے گا کہ مصنف کا منشا کتاب ہذا لکھنے سے تاریخ یورپ کے واقعات کو اس طرح بیان کرنا ہے کہ موجودہ یورپ کے تمدن کے ہر شعبہ کو بآسانی اور بخوبی سمجھ لیا جائے اور ہم کو بھی یہی مدنظر ہوا کہ اپنے اہل ملک کی ضیافت طبع کے لئے سنین کا نامتناہی سلسلہ اور مشاہیر یورپ کے معرکوں کی خونریزی کا مفصل حال بالاجمال بیان کریں لیکن واقعات اور اُن کے اسباب و علل کی دلچسپ داستان بالتفصیل پیش کریں۔

یہ کتاب اسی غرض سے ترجمہ کی گئی ہے کہ میرے عزیز ہموطن اس کو پڑھ کر اہل یورپ کی حکمت عملیوں سے واقف ہو جائیں۔ اُن کی ضرورتیں، اُن کے خیالات، اُن کے رسم و رواج اور اُن کے عادات و خصائل معلوم کرنے کے بعد موجودہ کشمکش کو سمجھ جائیں۔ اگرچہ ہمارے ملک کی سیاسی حالت روز بروز بدلتی جاتی ہے لیکن بے سمجھے بوجھے رہنماؤں کی تقلید سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ عوام کو سیاسیات کی تعلیم دینا ضروری ہے قبل اس کے کہ ہمارا ملک کچھ حاصل کرے اور یہ تعلیم یورپ کی تاریخ کے ہر صفحہ پر نمایاں اور درخشاں ہے۔ پس اس بارہ میں ہم کو یورپ کی شاگردی کی ضرورت ہے۔

ہم کو یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے برادران اسلام اکثر اُن حالات کو دلچسپی سے پڑھتے ہیں جن میں اُن کے اسلاف صالحین کا تذکرہ ہوتا ہے اور غیر اقوام کے مشاہیر کی داستان ان کو بامزہ نہیں معلوم ہوتی۔ وہ کبھی آنکھ کھول کر نہیں دیکھتے کہ اور قوموں کے کیا کیا کارنامے ہیں اور دنیا میں کیا کیا ہو رہا ہے؟ میں نہایت ادب کے ساتھ ملتجی ہوں کہ وہ اس نقص کو جو اُن کی ترقی میں ہمیشہ حائل رہے گا جسقدر جلد ہو سکے رفع ہو سکے اور اپنی معلومات کا دائرہ وسیع کریں ورنہ اُنکی نسبت یہی کہا جائے گا۔

ان افتخرت بآباء مضوا سلفاً قلنا صدقت ولکن بئس ما ولدوا

(اگر تم کو اپنے بڑوں پر فخر ہے تو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ایسے ہی تھے مگر اولاد بُری چھوڑ گئے)

ہمارے نزدیک اردو خواں اصحاب کے لئے اجنبی اور غیر مانوس مقامات اور بادشاہوں اور سپہ سالاروں کے نام کا زبان پر چڑھنا اور اُن کو بآسانی ادا کرنا مشکل ہے۔ اگر ہم انگریزی میں بھی ان ناموں کو لکھتے تو بوجہ کثرت، کاتب کے لئے ایک زحمت اور اردو خواں اصحاب کے لئے بیکار ثابت ہوتے۔ اس لئے ہم نے انگریزی حروف میں ناموں کا لکھنا فضول سمجھا بُرا بھلا اُن کا تلفظ ہمارے ناظرین اپنی زبان میں خود کر لیں گے اور آئندہ وہی رواج پا جائے گا۔ تاریخ سمجھنے کے لئے نقشہ نہایت ضروری چیز ہے۔ اس لئے مختلف مقامات پر جہاں

دکھائے گئے ہیں۔ ناظرین کو چاہئے کہ نقشوں کی امداد سے کتاب ہذا پڑھیں۔

اس میں شک نہیں کہ انگریزی داں اصحاب تاریخ یورپ کو انگریزی میں پڑھ سکتے ہیں لیکن بہت کم ایسے اشخاص ہیں جو یہ تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں خود اپنی زبان میں جب کتاب موجود ہو تو انگریزی کے باریک حروف سے کیوں اپنی بینائی کو نقصان پہنچائیں اور مطالب و معانی کے سمجھنے میں کیوں اپنے دماغ کو زحمت دیں۔

فی الحقیقت ترجمہ کرنا بعض اوقات تصنیف سے زیادہ مشکل ہو جاتا ہے خصوصاً جبکہ ہماری زبان اپنے ابتدائی مراحل طے کر رہی ہے۔ تاہم یہ کوشش کیگئی ہے کہ لمبے لمبے جملوں کا مطلب بھی بآسانی سمجھ میں آجائے۔ اگر ہم اُس دُھن میں جس میں مترجم ایک طرف ترجمہ پر نظر ڈال کر اور دوسری طرف اصل عبارت کو پڑھکر خیال کرتا ہے کہ میرے الفاظ سے میرے ناظرین بھی یہی مطلب سمجھیں گے جو میں بزعم خود سمجھ رہا ہوں کہیں کہیں غلطی کر گئے ہوں تو ہم کو متنبہ کیا جائے تاکہ دوسرے ایڈیشن میں یہ خامیاں رفع کر دی جائیں۔

آخر میں ہم جامعہ ملیہ دہلی کی اردو اکادمی کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس کی کوشش سے آخرکار یہ کتاب گوشۂ خمول سے باہر آئی اور اب پبلک کے ہاتھوں میں ہے۔

موتی ہزار قعر سمندر میں ہوں نہاں ۔۔۔ پر یہ بتاؤ اُن کا خریدار ہے کہاں؟
کھلتے ہیں پھول سیکڑوں ویران دشت میں ۔۔۔ ہے کون رنگ و بو کا وہاں انکے قدرداں؟

غازی آباد
۳۰ ستمبر ۱۹۲۸ء

محمد یحییٰ تنہا

مصنف کا مختصر حال

ڈاکٹر جمیس ہاروی رابن سن ممالک متحدہ امریکہ میں بمقام بلومنگٹن ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوئے تھے۔ مقامی مدرسوں اور قرب وجوار کے نارمل اسکول میں تعلیم پانے کے بعد آپ نے ایک سال یورپ میں بسر کیا اور بعد ازاں ایک سال تجارت کرتے رہے۔ اپنے زمانۂ تعلیم میں آپ نے اپنا بہت سا وقت علم الحیوانات اور خواص الاشیاء کے عجائب خانہ میں صرف کیا جس سے آپ نے علمی تحقیقات کے عام خیالات حاصل کئے جو آپ کی مابعد زندگی میں بہت کارآمد ثابت ہوئے۔ اپنے مختصر زمانۂ تجارت میں آپ کو سوداگر اور مہنکر کے عام رجحانات کا بخوبی اندازہ ہوگیا تھا۔ اگرچہ آپ اُس وقت یونیورسٹی کی تعلیم کے لئے کافی تیار نہ تھے تاہم آپ نے ہارورڈ کالج میں داخل ہونے کا مصمم ارادہ کرلیا اور آپ ۱۸۸۴ء میں داخل ہوگئے جہاں سے آپ نے ۱۸۸۷ء میں بی۔اے پاس کیا اور ایک سال اَور آپ صرف تاریخ مشروطہ پڑھتے رہے۔ ہارورڈ میں آپ کو ولیم جمیس ایک ماہر نفسیات سے سابقہ پڑا جسکی صحبت نے آپ پر گہرا اثر ڈالا اور آپ کو مطالعہ کتب اور تحریر کا شوق پیدا ہوگیا۔ اس کے بعد آپ نے تقریباً تین سال یورپ میں بسر کئے اور جرمنی میں بمقام فرے برگ ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۸۹۱ء میں آپ پین سلوانیا یونیورسٹی میں پروفیسر ہوگئے اور وہاں سے ۱۸۹۵ء میں آپ کولمبیا یونیورسٹی نیو یارک میں چلے آئے جہاں آپ ۱۹۱۹ء تک رہے جبکہ آپ نے پروفیسری سے استعفا دیدیا۔ اس کے بعد نیو یارک میں آپ ایک نئے مدرسہ کے اجرا میں شریک ہوگئے جہاں آپ نئے طریقہ پر بالغوں کو تعلیم دینے کا خیال رکھتے تھے۔ لیکن تاریخی درسی کتابیں لکھنے میں جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی اور نیز اس شوق نے کہ سمجھدار لوگوں کو بعض اہم تاریخی امور اور فلسفیانہ خیالات واضح طور پر بتلائے جائیں درس و تدریس کا مشغلہ آپ سے چھڑا دیا اور آپ یکسو ہوکر اپنا تمام وقت کتاب نویسی میں صرف کرنے لگے۔

...کی کتاب موسوم بہ "دماغ کی تیاری" جو ۱۹۲۱ء میں شائع ہوئی ایک ہر دلعزیز ناول کی طرح ...تعداد میں فروخت ہوئی۔ بعد ازاں ۱۹۲۳ء میں آپ نے دوسری کتاب "علم کو عام کرنا" ...شائع کی۔

ڈاکٹر رابن سن کا مقصد حیات اپنی تاریخی معلومات کو ذہنی قویٰ کی ترقی میں صرف کرنا ہے۔ بنی نوع انسان کے گزشتہ واقعات میں آپ کو صرف اس وجہ سے دلچسپی ہے کہ وہ ...زمانہ حال پر روشنی ڈالتے ہیں۔ آپ ایچ۔ جی۔ ولیس کے اس بارہ میں ہم خیال ہیں کہ بنی نوع انسان کی عظیم مشترکہ جدوجہد کی عام واقفیت اور متحد النسل ہونے کا علم ہماری تمام تعلیم میں جاری وساری ہونا چاہیئے تاکہ قدیم عداوتیں اور افسوسناک مظالم جنسے نتیجتاً بدامنی پھیلتی ہے صفحہ دنیا سے معدوم ہوجائیں۔ ڈاکٹر رابن سن کا خیال ہے کہ گزشتہ زمانہ کے مورخین نے بہت سے معمولی واقعات کو انتخاب کیا اور انسانی خیالات کی ترقی میں جو ضروری عناصر تھے اُن کو چھوڑ دیا۔ پس آپ کے نزدیک موجودہ زمانہ کے مورخ کا خاص کام یہ ہے کہ وہ اپنی تاریخ میں بہت سے بیجان مواد کو قلم انداز کردے اور اُس کی جگہ نوع بشر کی رفتار زندگی کے دیگر عناصر کو تحریر کرے جو اس امر کے اظہار میں مدد دیں کہ کس طرح ہم ان پریشانیوں تک پہنچے جنمیں ہم آجکل مبتلا ہیں۔

ڈاکٹر موصوف کا انداز بیان بہت صاف اور واضح ہے اور آپ امریکہ کے مشہور مورخ ہیں۔ آپ کی تصنیفات نصف درجن سے زائد ہیں جن سے آپ کی وسیع معلومات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ آپ کے خیالات نہایت عمدہ اور قابل قدر ہیں۔ خدا کرے ہماری زبان میں بھی ایسے ہی لائق مصنف اور مؤلف پیدا ہوں جو اپنی واقفیت عامہ کو بنی نوع کی ترقی و بہبودی میں صرف کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ تاریخِ مغربی یورپ

باب اوّل

تاریخی نقطۂ نظر

وسعتِ تاریخ | تاریخ اپنے وسیع معنی میں تمام اُن کاموں کی واقفیت کا نام ہے جو انسان نے انجام دئے ہیں یا جن پر غور کیا ہے یا جن کی آرزو کی ہے یا جن کا احساس کیا ہے۔ یہ گزشتہ انسانی کاروبار کا لامتناہی علم ہے۔ یہ ایسا مضمون ہے جس کی کوئی حد نہیں اور جس کی اہمیت بے پایاں ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ نہایت دھندلی شکل میں ہے۔ مورخ مصری جو گوشیہ مینار کے حروف پڑھنے میں مشغول ہو سکتا ہے، قرونِ وسطیٰ کی خانقاہ کا ذکر کر سکتا ہے، مغل شاہانِ ہندوستان کے حالات بیان کر سکتا ہے یا نپولین کی لڑائیوں کا حال لکھ سکتا ہے۔ وہ بتلا سکتا ہے کہ سلطنت روما کیونکر اور کس طرح جرمن وحشیوں کے حملوں سے مغلوب ہوئی یا وہ ممالک متحدہ امریکہ اور اسپین کی جنگ ۱۸۹۸ء کے اسباب بیان کر سکتا ہے یا وہ کہہ سکتا ہے کہ کیلون کا لوتھر کی نسبت

کیا خیال تھا یا یہ کہ فرانسیسی کاشتکار کی اٹھارہویں صدی میں کیا کیا چیزیں جو ذاتی [illegible] میں سے ہر ایک کے بارہ میں بشرطیکہ ہم اُس ثبوت کو جو ابتک موجود ہے غور سے جانچنے کی تکلیف گوارا کریں کچھ نہ کچھ واقفیت بہم پہنچا سکتے ہیں اور انہی تمام باتوں کا نام تاریخ ہے۔

مقصد کتاب ہذا اس کتاب میں مختصر مگر نہایت اہم جزو تاریخ عالم کا ذکر ہے۔ اس کتاب کا مقصد کامل طور پر جیسا کہ ایک جلد میں ممکن ہے اُن خاص تبدیلیوں کا بیان کرنا ہے جو مغربی یورپ میں سلطنتِ روما کی افواج پر جرمن وحشیوں کے غالب آنے اور اپنی اپنی سلطنتیں قائم کرنیکے بعد سے واقع ہوئیں چنانچہ موجودہ ممالک فرانس، جرمنی، اٹلی، آسٹریا، اسپین، ہالینڈ، بیلجیم اور انگلستان رفتہ رفتہ اُنہیں سلطنتوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ اِن ممالک میں سے ہر ایک کی گذشتہ پندرہ صدی کی تاریخ پر پورے پورے کتب خانے موجود ہیں اور کسی ایک اہم شخص مثلاً سینٹ فرانسس، کرامویل، فریڈرک اعظم یا نپولین کے مناسب مکمل حالات کے لئے ایک یا دو جلدوں کی ضرورت ہے۔ کتب سیر اور عام تواریخ کے علاوہ بکثرت علیحدہ علیحدہ کتابیں کلیسا اور دیگر بڑی بڑی انجمنوں اور نیز مختلف ممالک کے قوانین و فلسفہ، فنون و ادب پر موجود ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ ایسی مختصر جلد میں جیسی کہ یہ ہے صرف بہت ہی کم تاریخی واقعات جن سے مورخ واقف ہیں ممکن طور پر سما سکتے ہیں۔ جو شخص تھیوڈوسیس اور ایلرک کے زمانہ سے یورپ کی گزشتہ تاریخ کو چھ سو صفحات میں قلمبند کرنا چاہتا ہے وہ اپنے سر پر بڑی ذمہ داری کا بار اُٹھاتا ہے۔ ناظرین کو اُس سے یہ دریافت کرنے کا حق حاصل ہے کہ جو کچھ وہ کتاب میں پڑھینگے نہ صرف صحیح اور واضح طور پر بیان کیا جائے گا بلکہ اُس میں وہ تمام اہم اور مفید باتیں بھی موجود ہونگی جو بے انتہا سچی باتوں سے جن کا انسان کو علم ہے منتخب کی جائیں گی۔

ہم علی طور پر صرف تاریخوں اور واقعات کے لکھ دینے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ تاریخ کے طالب علم کو یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ لوگ کیسے زندگی بسر کرتے تھے، اُن کی کیا کیا عادتیں تھیں (جو درحقیقت صرف خصائلِ اقوام ہیں) اُن کے کیا کیا پیشے، کیا کیا دلچسپیاں اور کیا کیا [illegible] تھیں، قرونِ وسطیٰ میں تقریباً روپیہ کی مدد کے بغیر کس طرح کاروبار چلتا تھا؛ [illegible]

...عشق کی اور صنعت و حرفت نے رواج پایا طرز معاشرت میں کلیسا کو کیا دخل رہا؛ راہب کس طرح رہتے تھے اور انہوں نے بنی نوع انسان کی کیا کیا خدمات انجام دیں۔ الختصر موجودہ اور وسطیٰ تاریخ یورپ کا مقصد گزشتہ پندرہ سو برس کی مغربی تہذیب کی نہایت اہم ترقیات کا ذکر کرنا ہے یعنی اس طرح مغربی سلطنت روما اور صحرائی اور نامعلوم اضلاع جن میں جرمن اقوام آباد تھیں گلیڈسٹون اور بسمارک، ڈارون اور پاسٹیور کا یورپ بن گئے۔

اس عرصہ دراز کی بڑی بڑی تبدیلیوں کا صرف خاکہ کھینچنے کے لئے بھی جو کچھ مستثنیات اور غیر معمولی امور ہوں اُن کا چھوڑ دینا ضروری ہے۔ ہمکو انسان کی قدیم عادت کے طرز عمل پر اور اُن باتوں پر جن کو وہ کم و بیش ایک صدی تک تقریباً اُسی طریقہ سے کرتا رہا اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ خاص خاص واقعات اُسی حد تک اہم ہیں جہاں تک کہ وہ اِن مستقل حالتوں کے اظہار میں مدد دے سکیں اور اِس امر کی توضیح کر سکیں کہ کس طرح مغربی دنیا ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتی رہی۔

زمانۂ ماضی کا حال ہم کو ہمدردی کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

سب سے پہلے ہم کو وہ عادات اور رسومات جن کو ہم شروع ہی سے لغو اور بیہودہ کہنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ہمدردی کے ساتھ مطالعہ کرنی چاہئیں۔ مورخ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی خاص طریقہ سے کسی چیز کے کرنے کو صحیح یا غلط ثابت کرے مثلاً بادشاہ کو تمام حکومت سپرد کر دینا یا پادریوں کو شادی کی ممانعت کر دینا۔ اُس کا یہ فرض ہے کہ اُس سے جہاں تک ہو سکے وہ عمدگی کے ساتھ بیان کرے کہ فلاں طریقہ کا رواج کیونکر ہوا، اُس کی نسبت کیا کیا خیالات تھے، اُس نے کیسا کام دیا اور کس طرح دوسری تجویز اُس کی قائم مقام ہوئی۔ یہ ہمیں ضرور وحشیانہ پن معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی کو صرف اِس بنا پر کہ وہ اپنے ہمسایوں کے برعکس، عیسائیت کے متعلق مختلف خیالات رکھتا ہے زندہ جلا دیا جائے۔ لہذا ہم کو چاہیئے کہ بجائے اِس کے کہ ہم اِس رواج کو صرف بُرا کہنے پر اکتفا کریں ہم تاریخی طالبعلم کی حیثیت سے یہ پتہ لگانے کی کوشش کریں کہ کیوں علاً تیرہویں صدی میں ہر شخص یہاں تک کہ دانا سے دانا اور رحم دل سے رحم دل اِس بات پر متفق ہو گیا کہ بد دینوں کے لئے ایسی خوفناک سزا ہی مناسب ہے۔ پس اِس کتاب میں لوگوں

اور قوموں کے گزشتہ عقائد و خصائل پر ہمدردی کے ساتھ [illegible]
طبعی ظاہر کیا گیا ہے اور اُن کے بُرے نتائج دکھائے گئے ہیں [illegible]
ہیں کیونکہ کسی طریقہ کی کمزوری نہیں بلکہ اُس کی عمدگی انسان کو اُس کے اختیار [illegible] کی رغبت [illegible]
ہے۔

زمانۂ ماضی کو خاص خاص محدود زمانوں میں تقسیم کرنا ممکن نہیں ہے

زمانۂ ماضی کو خاص خاص محدود زمانوں میں تقسیم کرنا اور یہ ثابت [illegible] کہ جب ایک عہد ختم ہو گیا تو دوسرا عہد کسی خاص سنہ مثلاً [illegible] یا ۱۴۵۳ء یا ۱۷۸۹ء میں شروع ہوا ناممکن ہے۔ لوگ اپنی عادات اور کاروبار کے طریقہ کو خواہ [illegible] ہی کیوں نہ ہو فوراً نہیں بدلتے اور نہ بدل سکتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ایک واقعہ مثلاً کوئی خاص اہم لڑائی جس سے کسی قوم کی آزادی مفقود ہو جائے، طرزِ حکومت میں فوری تبدیلی پیدا کر دے اور نتیجۃً تجارت وصنعت و حرفت کے لیے حوصلہ افزا یا دلشکن ثابت ہو یا لوگوں کی زبان یا جرأت پر اس کا اثر پڑے، تاہم یہ بڑی تبدیلیاں آہستہ آہستہ واقع ہوا کرتی ہیں۔ کسی لڑائی یا انقلاب کے بعد کاشتکار اُسی پُرانے طریقہ پر جوتتا اور بوتا رہے گا، پیشہ ور اُسی معلوم طریقہ پر اپنا کام کرتا رہے گا اور سوداگر بھی اپنی خرید و فروخت جاری رکھے گا۔ عالم اپنا لکھنا پڑھنا بدستور کرتا رہے گا اور گھر کے کام کاج نئی حکومت کے زمانہ میں بھی اُسی طریقہ سے انجام پذیر ہوتے رہیں گے جس طرح کہ پُرانی حکومت کے وقت میں ہوتے تھے۔ پس حکومت کی تبدیلی اگر لوگوں کی عادات پر اثر ڈالتی ہے تو ہر حالت میں بہت ہی آہستہ آہستہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض بعض صورتوں میں قطعی کوئی اثر نہ پڑے۔

اٹھارہویں صدی کے اختتام پر انقلابِ فرانس ہے جس کے من و عن حالات ہم تک پہنچے ہیں [illegible] غالباً نہایت فوری اور مکمل تبدیلی ایک قوم کی عادات و اطوار میں ہوئی لیکن جب ہم اُس کا ذکر کریں گے تو ہم بتائیں گے کہ یہ تبدیلی کسی طرح سے اس قدر دفعتاً فی الحقیقت نہیں ہوئی جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے بانیوں کو مستقل طور پر طرزِ حکومت بدلنے میں بھی کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ جب اہلِ فرانس نے جو صدیوں سے شخصی سلطنت کے محکوم چلے آتے تھے ۱۷۹۲ء میں [illegible]

سلطنت عامہ کی ترتیبی حکومت صرف چند برس تک چل سکی۔ قوم طبعاً شخصی سلطنت کی دلدادہ تھی، پس اُس نے خوشی سے نپولین کی حکومت کو قبول کرلیا، جو شاہانِ سلف کی حکومت سے بھی زیادہ جابر تھی۔ اُس نے سلطنت کی ازسرنو درستی میں بہت کچھ مسترد شخصی سلطنت سے مستعار لیا اور موجودہ فرانسیسی جمہوری سلطنت نے اب تک بہت سے اُن انتظامات کو برقرار رکھا۔

تاریخ کی یکسانی یا تسلسل

بنی نوع انسان کی یہ رغبت کہ اِس سال بھی عموماً وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا، خواہ زندگی کے کسی شعبہ میں تبدیلیاں واقع ہوگئی ہوں مثلاً بادشاہ کے بجای پریسیڈنٹ کا ہونا، گھوڑے پر سفر کرنے کے بجائے ریل میں سفر کرنا یا کسی ہمسائے سے خبریں حاصل کرنے کے بجائے اخبارات سے خبریں بہم پہنچانا تاریخ کی یکسانی یا تسلسل پر دال ہے۔ یہ امر واقعہ کہ لوگوں کے رسوم ورواج میں دفعتاً کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ اشیاء کے خواص میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے غالباً سب سے زیادہ ضروری اور بنیادی سبق ہے جو تاریخ ہمیں سکھاتی ہے۔

مورخ بعض اوقات اِس اصول کو فراموش کر دیتے ہیں جب وہ اپنی کتابوں کو خاص خاص تاریخوں پر شروع کرنے اور ختم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر تواریخ یورپ ۴۷۶ء سے ۹۱۸ء تک یا ۱۲۷۰ء سے ۱۴۹۲ء تک کے حالات پر مشتمل ہیں۔ گویا کسی قابل جرمن بادشاہ کی تخت نشینی نے ۹۱۸ء میں یا کسی نامور فرانسیسی بادشاہ کے انتقال نے ۱۲۷۰ء میں یا امریکہ کے دریافت ہونے نے یورپ کے معاملات میں عام تبدیلی پیدا کردی لیکن فی الحقیقت کوئی عام تبدیلی ان تاریخوں میں یا کسی ایک سال میں نہیں ہوئی۔ بلاشبہ یہ امر ناظرین اور مورخین کے لئے نہایت ہی آرام دہ ثابت ہوتا اگر دنیا کسی خاص پروگرام (دستورالعمل) پر متفق ہوکر کاربند ہوجاتی اور اپنی عادات کو خاص خاص تاریخوں پر بدل لیا کرتی بلکہ زیادہ مناسب ہوتا اگر ہر صدی کے شروع میں ایسا کیا کرتی۔ لیکن ایسا کوئی معاہدہ کبھی نہیں ہوا اور تاریخ کے طالب علم کو جس طرح یہ چیزیں اُسے ملیں اُسی طرح اُن کو سمجھنا چاہئے۔ اُس کو یہ بات معلوم ہونے کی ضرورت ہے کہ اقوام اپنے قدیم رواج کو بھی قائم رکھتی ہیں جبکہ وہ نئی رسوم اختیار کرتی ہیں اور نیز یہ کہ کسی قوم کا ایک حصہ ترقی کرتا ہے

اور دوسرا بڑا حصہ پھسڈی رہ جاتا ہے۔

لفظ "قرون وسطیٰ" کے معنی

لہذا ہم کسی ایسے حال یا کسی ایسے واقعہ کو نہیں بتا سکتے جو صاحب طرز مسلسل عہد طویل کی ابتدا کہا جاسکے جو مغربی یورپ میں سلطنت روما کے زوال کے بعد ظہور پذیر ہوا اور جس کو ہم قرون وسطیٰ سے تعبیر کرتے ہیں۔ شمالی اور مغربی حدود سلطنت روما کے باہر جس میں تمام مہذب دنیا دریائے فرات سے لیکر برطانیہ تک شامل تھی عجیب و غریب اقوام ادھر ادھر رہتی تھیں جنکی تاریخ اہل روما سے کبھی کبھی مٹھ بھیڑ ہونے سے بیشتر کی عملی طور پر گوشۂ گمنامی میں پڑی ہے۔ یہ جرمن یا وحشی لوگ جیسا کہ اہل روما اُن کو کہتے تھے مغربی سلطنت روما کا خاتمہ کرنے کے لیے پیدا ہوئے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ سے تقریباً سو سال پہلے اِن لوگوں نے اہل روما کو پریشان کرنا شروع کیا جبکہ رومیوں کے جنرل میری اُس نے اُن کی ایک بڑی فوج کو شکست دی تھی۔ جولیس سیزر نہایت عمدہ لاطینی زبان میں، جس کا حال اُن سب لوگوں کو معلوم ہے جنھوں نے لاطینی پڑھی ہے، بیان کرتا ہے کہ کس طرح اِس واقعہ کے پچاس سال بعد اُس نے اُن کے دوسرے دستۂ افواج کو حدود سلطنت سے باہر نکال دیا تھا۔ بہرحال اِن ابتدائی مقابلوں میں اور جرمن سلطنتوں کے قیام میں جو سلطنت روما کی حدود کے اندر قائم ہوئیں پانسو برس گذر گئے۔ اُن کے قیام سے مغربی یورپ میں سلطنت روما کا خاتمہ ہو گیا اور قرون وسطیٰ کی ابتدا ہوئی۔

تاہم یہ خیال کرنا سخت غلطی ہے کہ اِس کا یہ مطلب ہے کہ رومیوں کی تہذیب دفعتاً اِس زمانہ میں غائب ہو گئی۔ جیسا کہ ہم دکھلائیں گے آگسٹس (جو ۱۴ء میں مرا) کے طلائی عہد کے بعد کی صدیوں میں یہ تہذیب رفتہ رفتہ بدلتی رہی۔ جرمن فتح سے بہت قبل فنون و ادب کا تنزل قرون وسطیٰ کی سطح تک پہنچ گیا تھا۔ اکثر خیالات اور حالات جو وحشیوں کی آمد کے بعد غالب آئے بیشتر بھی کافی طور پر عام ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ جہالت اور علمی مذاق کی کمی بھی جس کو ہم خصوصاً قرون وسطیٰ سے منسوب کیا کرتے ہیں اُس وقت موجود تھی۔

پس لفظ قرون وسطیٰ ایک ادھورا لفظ ہے۔ اس کتاب میں یہ لفظ تقریباً ایک ہزار برس کے اُس زمانہ کے لئے استعمال کیا جائے گا جو اندازاً پانچویں صدی کے شروع سے، جبکہ وحشیوں کے حملوں سے عام طور پر بدامنی پھیلی ہوئی تھی چودھویں صدی تک گزرا، جبکہ یورپ سلطنت روما کی زوال کے بعد سے جو کچھ اُس نے کھو دیا تھا، اُس کے حصول کی شاہراہ پر چل رہا تھا۔

ازمنہ مظلمہ جب لوگوں کو اس عہد سے موجودہ زمانہ کی نسبت بہت کم دلچسپی تھی تو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ سلطنت روما کے منتشر ہو جانے کے بعد جو بدامنی پھیلی اُس نے عملی طور پر صدیوں کے لئے تمام شائستگی کو خاک میں ملا دیا اور یورپ میں عہد تاریک کی ابتدا ہوئی۔ جب وہ ایک طرف اہل روما اور اہل یونان کی تہذیب سے اور دوسری طرف موجودہ زمانہ کی روشنی سے مقابلہ کرتے تھے تو اس زمانہ کو جہالت اور ظلم و تعدی کی خوفناک صدیوں سے تعبیر کرتے تھے پچھلی نصف صدی کے زیادہ متجسس اور پر غور مطالعوں نے اس بات کو صاف کر دیا ہے کہ قرون وسطیٰ ایک ہی حالت پر قائم رہنے اور زمین شور کے معنی میں تاریک نہیں ہے۔ برعکس اس کے یہ زمانہ جد و جہد سے پُر ہے اور نتیجہ خیز ہے ہم نے بہت سی چیزیں اپنی تہذیب میں اسی سے حاصل کی ہیں جو ہم کو رومیوں یا یونانیوں کی تہذیب سے کبھی نہ حاصل ہوتیں۔ اس کتاب کے پہلے انیس (۱۹) ابواب کا یہ مقصد ہے کہ وحشیوں کے حملوں کے اثرات دکھائے جائیں اور متواتر حملوں کی بدامنی سے یورپ کا رفتہ رفتہ اصلی حالت پر عود کرنا اور اُن خاص خاص سوسائٹیوں کا معرض وجود میں آنا جو وقتی ضروریات کے رفع کرنے کے لئے تھیں بیان کیا جائے۔ ماباقی ابواب میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کیجائے گی کہ کس طرح ازمنہ مظلمہ کی سوسائٹیوں، عادات اور خیالات کی جگہ قدم بقدم موجودہ یورپ کی سوسائٹیاں، عادات اور خیالات لیتے رہے۔

باب دوم

وحشیوں کے حملوں سے قبل مغربی یورپ

سلطنتِ روما کی وسعت

کوئی شخص قرونِ وسطیٰ کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا تاوقتیکہ اُس کو سلطنتِ روما کا کچھ حال نہ معلوم ہو جسکی حدود کے اندر جرمنوں نے اپنی سلطنتیں قائم کیں اور موجودہ یورپ کے پیدا کرنے کا طویل کام انجام دیا۔

پانچویں صدی کے شروع میں، مغربی یورپ میں جداگانہ اور خود مختار سلطنتیں نہیں تھیں جیسا کہ آج ہم کو نقشہ میں نظر آتی ہیں۔ تمام زمین جسے اب انگلستان، فرانس، اسپین اور اٹلی آباد ہیں اُس وسیع سلطنت کا صرف ایک جزو تھی جو رومیوں کے شہنشاہ اور اُس کے کثیر التعداد افسروں کے زیر نگیں تھی۔ جرمنی اُس وقت تک جنگلات کا ملک تھا جس کو صرف وحشی اور نیم وحشی فرقے جو اُس میں آباد تھے جانتے تھے۔ رومیوں نے بیکار اس حصۂ یورپ کو فتح کرنے کی کوشش کی اور آخرکار اُن کو اس پر قانع ہونا پڑا کہ جرمن لوگوں کو قلعوں اور حفاظتی چوکیوں سے جو دریائے رہائن اور ڈنیوب کے برابر برابر تھیں حدودِ سلطنت سے باہر رکھا جائے۔

مختلف اقوام جو سلطنت میں آباد تھیں

سلطنتِ روما میں جو جنوبی اور مغربی یورپ، مغربی ایشیا اور نیز شمالی حصہ افریقہ پر مشتمل تھی بحید مختلف قومیں اور نسلیں آباد تھیں۔ مصری، عرب، یہودی، یونانی، جرمن، گال، اہلِ برطانیہ اور اہلِ اسپین و اہلِ پرتگال۔ یہ سب کے سب رومائی رعایا تھے۔ یہ سلطنت عظیم الشان تھی جس میں خانہ بدوش چرواہے جو اپنی سرکیاں صحرائے ... تک پھیلائے ہوئے تھے، پہاڑی قومیں جو دیلز کی گڑھیوں میں رہتی تھیں اور ... اور روما کے شہری جن کے درثہ میں جملہ سامان عیش و عشرت اور قرنہا قرن ...

... میں رہتا ہو یا ہر قلم میں یا ہمیشہ اور روانیا میں، سب کے سب اپنا ٹیکس اُسی ایک ... میں ادا کرتے تھے، اُسی ایک قانون کے تابع تھے اور اپنی حفاظت کے لئے اُنہی افواج ... بھروسہ رکھتے تھے۔

... تعلقات جن سے سلطنت وابستہ تھی

اول اول یہ بات ناقابل یقین معلوم ہوتی ہے کہ اس قدر وسیع سلطنت جس میں افریقی اور ایشیائی قومیں اور نیز نہایت مختلف اقوام یورپ ... باد تھیں جو تہذیب کے ہر درجہ میں تھیں پانچ صدی تک منتشر ہونے کی بجائے جیسی کہ توقع ... جا سکتی تھی کیوں کر وابستہ رہی اور اُس زمانہ سے بہت پہلے جب وحشی کافی تعداد اور قوت کے ساتھ اپنی اپنی سلطنتیں اُس کے درمیان قائم کرنے کے لئے آئے کیوں نہ تتر بتر ہو گئی لیکن جب ہم اُن تعلقات کو بامعان نظر دیکھتے ہیں جن سے سلطنت وابستہ تھی تو سلطنت کے قیام اور دوام کی وجہ بآسانی سمجھ میں آجاتی ہے۔ یہ تعلقات حسب ذیل تھے:۔

(۱) تعجب انگیز با اصول حکومت جو ہر حصہ سلطنت میں موجود تھی اور ہر بات پر اسکی نظر تھی۔

(۲) حکومت کے اوتار کے طور پر شہنشاہ کی پرستش۔

(۳) رومیوں کے قانون کا ہر جگہ رواج۔

(۴) قابل تعریف سڑکیں اور ٹکسال کا یکساں طریقہ جن سے باہمی رسل و رسائل میں ترقی ہوئی اور سب سے آخر یہ کہ

(۵) رومیوں کی نوآبادیاں اور اُستاد جن کو گورنمنٹ نے ملازم رکھا کیونکہ اُن کے ذریعہ سے وہی خیالات اور شائستگی دور دراز سلطنت کے حصوں میں بھی رواج پا گئی۔

... سلطنت روما نے ہر چیز کو ... منضبط بنانے کی کوشش کی

اب ہم کو سب سے پہلے شہنشاہ اور اُس کی حکومت پر نظر ڈالنی چاہئے اسکے فرامین تمام سلطنت روما کے طول و عرض میں بھیجے جاتے تھے۔ جو کچھ اُس کی مرضی ہوتی تھی وہی قانون بن جاتا تھا کیونکہ سلطنت روما ... کا یہی ضروری اصول تھا۔ اگرچہ صرف شہروں کو اپنے مقامی معاملات کے لئے

قانون بنانے کی تھوڑی سی آزادی دی گئی تھی۔ تاہم شہنشاہ اور متعدد با قاعدہ افسران، ادنیٰ سے ادنیٰ شہری پر نظر رکھتے تھے۔ حکومت روما نے باقاعدہ عدالتوں کی بنیاد ڈالی اور سرحدوں کی حفاظت کے علاوہ دیگر ذمہ داریاں اپنے سر لیں۔ قصابوں اور بھٹیاروں کی بھی یہی دیکھ بھال کرتی تھی۔ یہ اس بات کی جانچ پڑتال کرتی تھی کہ وہ ٹھیک طور سے پبلک کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں یا نہیں اور اپنے پیشوں کو یہ لوگ کبھی ترک نہیں کر سکتے تھے۔ بعض حالتوں میں حکومت بیٹے کو مجبور کرتی تھی کہ وہ اپنے باپ کا پیشہ اختیار کرے۔ اگر حکومت کے بس میں ہوتا تو یہ ہر شخص کو کسی خاص طبقۂ سوسائٹی سے منسوب کر دیتی اور اس کی اولاد کو اُس کی پیروی کراتی۔ یہ زیادہ غریب اور سرکش لوگوں کو شہروں میں روٹی دیکر خاموش رکھتی تھی اور بعض اوقات شراب، گوشت اور کپڑے بھی دیتی تھی۔ یہ اُن کے لئے تفریح کا سامان بہم پہنچاتی تھی اور صرف کثیر کرتی تھی مثلاً گھوڑ دوڑ اور آدمی کی جنگلی اور خونخوار جانوروں سے کشتی۔ مختصراً یہ کہ حکومت روما نہ صرف تعجب انگیز طور پر باقاعدہ تھی حتیٰ کہ اس کی حدود کے دور ترین مقامات بھی اس کی زد سے باہر نہ تھے بلکہ اس نے زندگی کے تقریباً ہر شعبہ کو باقاعدہ بنانے اور اُس کے تحفظ کی کوشش کی۔

شہنشاہ کی پرستش | ہر شخص کو شہنشاہ کی پوجا میں شامل ہونا پڑتا تھا کیونکہ اُس سے سلطنت روما کی شان و عظمت قائم تھی۔ ہر صوبے کے باشندے اپنے اپنے دیوتاؤں کی پرستش کے لئے آزاد تھے جس میں سلطنت دخل اندازی نہیں کرتی تھی لیکن تمام آدمیوں کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ عام شہریوں کی حیثیت سے سرکاری قربانیوں میں شریک ہوں جو سلطنت کے دیوتا، شہنشاہ کی نذر کی جاتی تھیں۔ شروع شروع میں عیسائیوں پر بہت ظلم و جبر روا رکھا گیا نہ صرف اس وجہ سے کہ اُن کا مذہب برادران نوع کے مذہب سے جداگانہ تھا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ انہوں نے شہنشاہ کی مورتی کے آگے سر جھکانے سے انکار کیا اور علانیہ سلطنت روما کے زوال کی پیشین گوئی کی، اُن کا مذہب جو کچھ اُس وقت عمدہ شہریت سے مراد لی جاتی تھی، اُس کے منافی نظر آتا

[illegible] کی روحانی تنظیم و تکریم کے اظہار کے مانع تھا۔

رومیوں کا قانون چونکہ حکومت ایک تھی لہذا تمام مہذب دنیا کے لئے قانون بھی ایک ہی تھا۔ مقامی اختلافات قابل غور نہ تھے۔ عقل و انصاف اور انسانیت کے اصول ہر جگہ چسپاں تھے خواہ رومی شہری دریائے فرات پر رہتا تھا یا دریائے ٹھیمس پر۔ آئندہ نسلوں کے لئے سلطنت روما کا قانون ایک خاص ترکہ ہے۔ موجودہ یورپ کی اکثر سلطنتوں میں اُس کے قاعدے ابتک جاری ہیں اور ہماری امریکی یونیورسٹیوں میں یہ بھی ایک مضمون ہے جسمیں طلبا پاس کرتے ہیں۔ اِس سے پیشتر جو قانونی ضابطے تھے اُن میں وہ انسانیت کا اصول نہ تھا جو اِس نے ظاہر کیا۔ سردار خاندان کے ظلم و جبر سے بیوی اور ماں اور بچے محفوظ رکھے گئے حالانکہ اِس سے پہلی صدیوں میں وہ اپنے افراد خاندان کے ساتھ غلاموں کی طرح برتاؤ کرنے کا مستحق سمجھا جاتا تھا۔ رومیوں کے قانون نے یہ نظریہ پیش کیا کہ کسی بے گناہ کو سزا دینے سے یہ بہتر ہے کہ کوئی مجرم سزا سے بچ جائے۔ اِس قانون نے جماعت انسان کو قوموں اور فرقوں کا مجمع نہیں خیال کیا جو اپنے اپنے خاص رواج اور قانونی رسوم رکھتے ہوں بلکہ سب کو ایک قوم سمجھا جو ایک عظیم الشان سلطنت میں آباد تھی اور ایک ہی قانون کے تابع تھی جو عقل و مساوات پر مبنی تھا۔

سڑکیں اور مفادِ عام کے کام سڑکیں شاندار بنائی گئی تھیں جن کے ذریعہ سے گورنمنٹ کی افواج اور پیغام رساں ہر حصہ سلطنت میں ناقابل یقین سرعت کے ساتھ پہنچ جاتے تھے۔ اِن شاہراہوں کی بدولت تجارت کرنا آسان ہوگیا اور سیاحوں اور تجار کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ وہ سلطنت کے دور دراز حصوں میں جانے لگے۔ انہوں نے ہر مقام پر وہی سکے دیکھے اور وہی ناپنے اور تولنے کے طریقے پائے نوآبادیاں سلطنتوں کی سرحدوں تک قائم ہوگئی تھیں اور عظیم الشان سرکاری عمارتوں، تھیٹروں، پلوں، شاندار دیہاتی مکانوں اور حماموں کے کھنڈروں سے جو ایسے مقامات مثلاً ٹریولیس، کالون، باتھ اور سالزبرگ میں پائے جاتے ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ روما کی تہذیب اور اقتدار سلطنت کے تمام دور دراز حصوں میں بھی کسقدر اپنا اثر کئے ہوئے تھے۔

تمام سلطنت روما میں ایک قسم کی شائستگی

ہر قصبہ میں جس کی کچھ بھی اہمیت ہوتی تھی [illegible] مقرر رکھے جاتے تھے [illegible] بڑے بڑے مصنفین کی کتابوں کو پڑھاتے تھے۔ رومیوں نے جن میں [illegible] قابلیت نہیں تھی، یونان کی تہذیب اختیار کر لی تھی۔ سرکاری اسکولوں کے [illegible] اسی تہذیب کی اشاعت کی گئی۔ چنانچہ ہر تعلیم یافتہ شخص یہ یقین رکھتا تھا کہ وہ [illegible] سلطنت کے سرحدی اضلاع میں بھی دیگر تعلیم یافتہ اشخاص جو اسی جیسی دلچسپیاں [illegible] رکھتے ہیں ضرور پائے گا۔ ہر جگہ کے آدمی یہ محسوس کرتے تھے کہ وہ نہ صرف اس تمام [illegible] مقام کے باشندے ہیں بلکہ یہ کہ وہ تمام دنیا کے شہری ہیں۔

سلطنت کی وفاداری اور اسکے قیام و دوام پر کامل یقین

شہنشاہ اول آگسٹس کے زمانہ سے وحشیوں کے حملوں تک چار صدیوں کے دوران میں رعایا کی اس کوشش کا کہ سلطنت کو تہ و بالا کر دیں یا اس سے علیحدگی اختیار کریں کہیں پتہ نہیں ملتا۔ یہ عام طور پر یقین کیا جاتا تھا کہ رومیوں کی سلطنت تا ابد قائم رہے گی۔ برخلاف اس کے اگر کوئی [illegible] پسند قوم شہنشاہ کی حکومت کو زیر و زبر کرنے اور خود مختار ہونے میں کامیاب بھی ہو جاتی تو وہ صرف اپنے آپ کو مہذب دنیا سے خارج پاتی۔

وہ وجوہات جن کی بنا پر سلطنت کی طاقت جرمنوں کے خلاف اپنی حفاظت میں زائل ہو گئی

اس نہایت مشکل سوال کا قابل اطمینان جواب دینا آسان نہیں کہ سلطنت روما جو کبھی نہایت طاقتور اور باعظمت تھی آخر کار اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے میں کیوں ناقابل ثابت ہوئی اور جرمنوں کے منتشر حملوں کی تاب نہ لا سکی جو سب کے سب کبھی اس کے خلاف [illegible] ہوئے تھے۔ سلطنت کے باشندے رفتہ رفتہ اپنی طاقت [illegible] اور روز بروز ان کی مرفہ الحالی کم ہوتی جاتی تھی۔ اس امر کی توضیح کسی قدر [illegible] سے کی جا سکتی ہے:-

(۱) ... بے تحاشا ٹیکس جن سے مالدار لوگوں کی دشکنی ہوئی اور اکثر برباد ہو گئے۔

(۲) ... غلامی کا رواج جس سے محنت اور مزدوری بدنام ہو گئی اور آزاد کاریگروں کے ... بند ہو گئے۔

(۳) آبادی کا مستقل تنزل۔

(۴) وحشیوں کا داخلہ جنہوں نے اپنے ہمجنس وحشیوں کے لئے سلطنت کے مغربی حصہ کی فتح کا راستہ تیار کر دیا۔

بے تحاشا ٹیکس | شہنشاہوں کے عیش و عشرت کے دربار کے لئے اور اُن کے کثیر التعداد افسروں اور ملازموں کے لئے اور روٹی اور سرکس بہم پہونچانے کے لئے جو شہروں کی آبادی کے لئے ناگزیر تھی بڑی دولت کی ضرورت تھی نتیجتاً ہر قسم کے ٹیکس اور روپیہ کھینچنے کے طریقے جدت پسند افسروں نے ایجاد کئے تاکہ ضروری مالگزاری کی کمی پوری ہو سکے۔ اراضی کا ٹیکس جو ناقابل برداشت بار تھا اور شہنشاہ کی آمدنی کا خاص ذریعہ تھا اس وجہ سے اور بھی زیادہ ناگوار ہو گیا تھا کہ اُسکی وصولی کا طریقہ سخت نا ملائم تھا۔ حکومت نے ہر شہر میں سب سے زیادہ مالدار شہریوں کا ایک گروہ بنا دیا تھا جو اپنے ضلع کی تمام واجب الادا مالگزاری کا ہمیشہ کے لئے ذمہ دار ہوتا تھا۔ اُن کا یہ کام تھا کہ ٹیکس کو وصول کریں اور جس قدر کمی ہو اُس کو پورا کریں خواہ کسی سبب سے ہوئی ہو۔ اِس ذمہ داری اور خود ٹیکس کے بارگراں نے بکثرت زمینداروں کو برباد کر دیا یہانتک کہ حکومت یہ فرمان جاری کرنے پر مجبور ہوئی کہ کوئی شخص ٹیکس سے بچنے کی غرض سے اپنی زمینداری کو چھوڑ کر فرار نہ ہو۔ صرف بہت ہی امیر آدمی اس صرفہ کے جو اُن کے ذرائع آمدنی پر ڈالا گیا تھا متحمل ہو سکے متوسط طبقہ فقر و مایوسی کی حالت کو پہنچ گیا اور اس طرح سلطنت نے اُس شہری مرفہ الحال طبقہ کو گم کر دیا جو تجارت کے کاروبار میں پیش پیش ہوتا۔

غلامی | قدیم زمانہ میں ہر جگہ غلامی کے خوفناک رواج کی بدولت غریب اور مزدوری پیشہ طبقہ کی حالت نسبتاً سقیم ہو گئی۔ اِدھر رومیوں نے دور دراز صوبوں کو فتح کرنا شروع کیا اُدھر

غلاموں کی تعداد میں اضافہ ہوتا شروع ہوا۔ ...
ہر قسم کی محنت ہر قصبہ اور ہر قریہ میں زیادہ تر غلاموں سے لی جاتی تھی۔ اُن کی تعداد ...
تھی۔ صرف ایک مالدار زمیندار کے پاس سیکڑوں بلکہ ہزاروں غلام ہوتے تھے اور وہ ...
سمجھا جاتا تھا جس کے پاس کم از کم ایک یا دو غلام نہ ہوں۔

قریہ ٹیکس کے بارگراں کے باوجود سلطنت روما کے ذرائع آمدنی میں صرف آراضی معزز طریقہ آمد تھا۔ حکومت میں کسی معزز عہدہ کے حصول کے لئے یا بڑی سوسائٹی میں اقتدار حاصل کرنے کے لئے ضرور تھا کہ وسیع آراضیات اپنی ملک ہوں۔ لہذا حریص اور مالدار لوگوں کے ہاتھ میں رفتہ رفتہ آراضی آتی رہی اور چھوٹے چھوٹے زمیندار غائب ہوگئے۔ برطانیہ۔ گال اور اٹلی میں بڑی بڑی ریاستیں قائم ہوگئیں۔ غلاموں کی فوجیں آراضی کو کاشت کرتی تھیں اور اُس کا انتظام بھی اُنہی کے سپرد تھا۔ یہ غلام نہ صرف آراضی کاشت کرتے تھے بلکہ اپنے آقا اُس کے خاندان اور اپنی ضروریات کو بہم پہنچاتے تھے۔ ان غلاموں میں جو لوگ کاریگر ہوتے تھے۔ وہ اوزار بناتے تھے، کپڑے بنتے تھے اور دیگر اشیاء جو تمام فرقہ یا خاندان کے لئے جیسا کہ یہ اُس وقت اُس نام سے موسوم تھا ضروری ہوتی تھیں بناتے تھے، غلام کھانا پکاتے تھے، مالک کی خدمت کرتے تھے اُس کی چٹھیاں تحریر کرتے تھے اور اُس کو پڑھکر سناتے تھے۔ تمام قریہ کا انتظام ایک غلام افسر کے سپرد ہوتا تھا۔ ایک قریہ اتنا وسیع ہوتا تھا جتنا کہ ایک بڑا گاؤں۔ مگر اُس کے تمام باشندے جائداد کے مالک کے بالکل قبضہ میں ہوتے تھے۔ ایک باقاعدہ قریہ اپنی ضرورت کی جملہ اشیاء کو مہیا کر سکتا تھا اور اُس کو کسی باہر کے آدمی سے چیزیں خریدنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

غلامی کی وجہ سے مزدوری ذلیل سمجھی جانے لگی

آزاد اشخاص بالکل قدرتی طور پر جسمانی محنت یہاں تک کہ تجارت کو بھی نظر حقارت سے دیکھنے لگے کیونکہ اُن کے خیال میں یہ پیشے صرف غلاموں سے منسوب ہو چکے تھے۔ فیلسوف سینیکا اس خیال کی کہ علمی فنون کسی فلاسفر نے ایجاد کئے ... ساتھ تردید کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ان کو کسی نہایت کمینہ غلام کی ساخت سمجھنا چاہئے ...

[illegible] غلامی نے صرف جسمانی محنت کو ذلیل کر دینے پر بس نہیں کیا بلکہ تجارت بھی غلاموں کے ہاتھوں میں دیدی۔ ہر بڑا خاندان عیش و عشرت کے ضروری سامان کے لئے اپنے ہوشیار اور چابکدست غلاموں کی کاریگری کا دست نگر ہوتا تھا۔ علاوہ ازیں مالکان غلام اکثر انہیں اُن لوگوں کو کرایہ پر بھی دیدیتے تھے جنکو کاریگروں کی ضرورت ہوتی تھی یا انہیں مزدوری پر کام کرنے کی اجازت دیدیتے تھے اور اس طریقہ سے آزاد کو غلام کا مقابلہ کرنا پڑا جو اُس کے لئے مہلک ثابت ہوا۔

غلاموں کی بہتر حالت اور اُن کی آزادی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ غلاموں کی حالت میں قابل یادگار ترقی اُن صدیوں کے دوران میں واقع ہوئی جو ٹھیک وحشیوں کے حملوں سے قبل گزری ہیں۔ اُن کے مالکوں نے خوفناک تہ خانوں کے قید خانوں کا استعمال ترک کر دیا جن میں ایک مرتبہ رات کو کاشتکاری پیشہ غلام ٹھونس دیئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں قانون نے اُن کے آقاؤں کو نہایت خراب برتاؤ کے استعمال ہی سے محروم نہ کر دیا بلکہ سب سے ضروری اور اہم یہ کام کیا کہ آقا کو غلام کے قتل کے حق سے محروم کر دیا۔ جرمن حملوں سے قبل غلاموں کی تعداد میں کمی شروع ہو گئی تھی۔ سب سے پہلی وجہ یہ ہوئی کہ جب رومی افواج نئے ممالک کو فتح کرنے سے قاصر ہو گئیں تو غلاموں کی فراہمی کا سلسلہ منقطع ہو گیا دوسری وجہ یہ تھی کہ آقاؤں نے مختلف وجوہات کی بنا پر اپنے غلاموں کو بڑے پیمانہ پر آزاد کرنا شروع کر دیا۔

آزاد آدمی آزاد شدہ غلام کو آزاد آدمی کہتے تھے اور وہ کسی طرح اُس درجہ کو نہیں پہنچا تھا جو درجہ کہ ایک پیدائشی آزاد شخص کو حاصل تھا۔ یہ سچ ہے کہ اب وہ اسباب یا ایک شے کی مانند نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن اب بھی اُس کو سال میں چند دنوں تک اپنے قدیم آقا کی خدمت کرنی پڑتی تھی۔ اُس کا آقا اب اُس کا مربی ہو جاتا تھا۔ وہ اپنی کمائی میں سے کچھ جزو اپنے آقا کو ادا کرنے پر مجبور ہوتا تھا اور اپنے مربی کی مرضی کے خلاف شادی نہیں کر سکتا تھا۔

نوآبادی | تاہم جوں جوں غلاموں کی حالت بہتر ہوتی گئی [illegible]
غریب آزادوں کی حالت اور بھی سقیم ہوگئی۔ بعض حالتوں میں اُن کو بھی [illegible]
مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ انہیں غلاموں کے ساتھ جنکو مزدوری کرنے کی اجازت تھی [illegible]
غلاموں کے ساتھ کام کرے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ انہیں کے درجہ میں جا ملا۔ دیہات میں [illegible]
کاشتکار محنتیوں کا ایک عجیب و غریب متوسط الحال طبقہ بن گیا جنکو نوآباد کہتے تھے نہ وہ غلام ہوتے تھے اور نہ دراصل آزاد ہوتے تھے۔ وہ کسی خاص قطعۂ زمین سے وابستہ ہوتے تھے جنکو بعض بڑے بڑے زمیندار اُس میں کاشت کرنے کی اجازت دیدیتے تھے اور اگر یہ آراضی فروخت ہوتی تھی تو وہ بھی اُس کے ساتھ بک جاتے تھے۔ قرون وسطیٰ کے کاشتکاروں

ان نوآبادوں اور آیندہ کاشتکاروں میں مشابہت

کی مانند وہ بھی جب تک مالک کو اپنی پیداوار کا کچھ حصہ ادا کرتے رہتے تھے اور کچھ عرصہ تک جو اُس نواح کے رواج کے مطابق مقرر تھا مالک کا کام کرتے رہتے تھے، اپنے کھیتوں سے بیدخل نہیں کئے جا سکتے تھے۔ اس طریقہ نے کاشتکار کے لئے خود مختار ہونا یا اُس کے بیٹے کے لئے اپنے باپ سے بہتر ہونا بالکل ناممکن بنا دیا۔

نوآبادوں اور زیادہ خوش قسمت غلاموں کو ایک نیا طبقہ قائم کرنے کی تحریص ہوئی کیونکہ قانون یہ تھا کہ نوآبادوں کی طرح دیہاتی غلاموں کے بعض طبقے اُن اراضی سے بیدخل نہیں کئے جا سکتے تھے جنکی کاشت کرنے کے وہ عادی رہے ہیں البتہ اراضی فروخت ہونے کے وقت وہ بھی اُس کے ساتھ فروخت ہو جاتے تھے۔

علاوہ ازیں اکثر یہ بھی واقع ہوتا تھا کہ رومی زمیندار بعض کم نصیب مالکان اراضی [illegible] جو اُس کے قرب وجوار میں آباد ہوتے تھے پرورش کرتا تھا۔ یہ لوگ ٹیکس [illegible] کی حفاظت میں آنے کے لئے (کیونکہ زمانہ بدامنی اور ابتری کا آیا جا رہا تھا) اپنی اراضی [illegible] طاقتور ہمسایہ کے سپرد کر دیتے تھے اور باہم یہ شرط ہوتی تھی کہ [illegible]

[illegible] کے نام انہوں نے کردیئے تھے اپنی جین حیات کاشت کرتے رہیں۔ اُن کے [illegible] کی اولاد آباد ہوجاتی تھی۔ یہ طریقہ جیسا کہ ہم آیندہ ظاہر کرینگے ایک حد تک زمانۂ [illegible] کی شرح ہے۔

آبادی کی کمی

جب ملک فارغ البال ہوتا ہے تو اُس کی آبادی روز افزوں ہوتی ہے۔ سلطنت روما میں یہاں تک کہ آگسٹس کے وقت سے آبادی کی تعداد میں کمی نمایاں ہو چلی تھی جسنے سلطنت کے نظام کو مذبذب کر لیا۔ جنگ، طاعون، غلامی کے خراب اثرات اور ظالمانہ ٹیکس ان سب نے آبادی میں تنزل پیدا کر دیا کیونکہ جب معاش حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو آدمی شادی کرنے سے باز رہتے ہیں اور بڑے کنبہ کی پرورش کرنا دشوار سمجھتے ہیں۔

جرمنوں کا سلطنت میں آباد ہونا

آبادی بڑھانے کے لئے جرمنوں کی کثیر تعداد کی حوصلہ افزائی کیگئی کہ وہ سلطنت کے اندر آباد ہو جائیں اور وہ نوآباد بن گئے۔ کہا جاتا ہے کہ قسطنطین نے ایک ہی قوم کے تین لاکھ آدمیوں کو ایسی دعوت دی تھی۔ رومیوں کی افواج میں وحشیوں کی بھرتی ہونے لگی تاکہ وہ اپنے ابنائے جنس کو سلطنت کے اندر داخل ہونے سے روکے رہیں۔ جولیس سیزر نے سب سے پہلے اُن کو اپنے سپاہیوں میں بھرتی کیا۔ یہ طریقہ روز بروز زیادہ عام ہو گیا یہاں تک کہ آخرکار تمام فوجیں جرمن نظر آنے لگیں۔ فرقے کے فرقے اپنے اپنے سرداروں کی ماتحتی میں بھرتی ہو گئے۔ اُن میں سے بعض جرمن معزز اور مفتخر جنرل بن گئے اور بعض حکومت کے افسروں میں ذمہ دار عہدوں پر مقرر ہو گئے۔ اس طرح سلطنت روما کے باشندوں میں جرمنوں کی بڑی تعداد کھپ گئی تھی قبل اس کے کہ اُن کے وحشی بھائیوں کے بڑے حملے شروع ہوئے۔ رومیوں اور وحشیوں کی حدِ فاصل روز بروز [illegible] ہوتی جاتی تھی پس یہ نتیجہ اخذ کرنا نامناسب نہیں ہے کہ وحشیوں کی بھرتی نے مغربی سلطنت روما کے زوال کا راستہ صاف کر دیا۔ اگرچہ وہ سلطنت روما کی بڑی عزت کرتے تھے لیکن اُن کو اپنی انفرادی آزادی کی محبت بھی تھی اور اُن کو اُس جابرانہ طریقۂ حکومت سے کچھ ہمدردی

نہ تھی جس کے وہ زیر فرماں رہتے تھے۔

فنون وادب کا تنزل چونکہ سلطنت کی مرفہ الحالی اور طاقت بتدریج [illegible] رفتہ رفتہ وحشی اقوام سے لبریز ہو گئی تھی لہذا اُس کے فنون وادب کا معیار بھی [illegible] میں نہایت گر گیا تھا۔ قسطنطین کے زمانہ کی نچی کاری کا کام ٹراجان کے عہد کے مقابلہ [illegible] ہی گھٹیا تھا۔ چوتھی اور پانچویں صدی کے ناظرین کو سسرو کے کمل اور خوبصورت انشا [illegible] میں کچھ لطف نہ آتا تھا اور رنگین اور ادنیٰ درجہ کی تقریریں اُس کی قائم مقام سمجھی جاتی تھیں غالباً ٹیسی ٹس جو ۱۲۰ء میں مرا لاطینی زبان کا سب سے آخری مصنف ہے جس کی کتابیں قدما کی کتابوں کے لگ بھگ ہیں۔ اُس کے بعد پھر بڑے بڑے علما پیدا نہیں ہوئے۔ اُن اشخاص میں سے جو لاطینی علم ادب کو آج کل پڑھ سکتے اور اُس سے حظ اٹھا سکتے ہیں معدودے چند دوسری صدی کی ابتدائی نظم ونثر کے پڑھنے کا خیال کریں گے۔

صرف خلاصوں پر اعتماد وحشیوں کے حملوں سے تین صدی پیشتر جو اشخاص کچھ بھی لکھتے پڑھتے تھے عام طور پر قدما کی کتابوں کے مطالعہ کی زحمت گوارا نہیں کرتے تھے بلکہ صرف مجموعۂ انتخاب پر اعتماد کرتے تھے اور اسی کو وہ علم سمجھتے تھے جو خلاصوں اور چھوٹی چھوٹی کتابوں سے حاصل کیا جاتا تھا۔ قرونِ وسطیٰ نے بھی انہی باتوں کو ورثہ میں پایا اور چودھویں صدی تک یہی حال رہا جب کہ پیٹرارک کے زمانہ میں یورپ ایک مرتبہ پھر اُس تحقیق وتدقیق کے درجہ پر پہنچا جس نے زیادہ تجسس طلبا کو یونانی اور لاطینی زبان کے قدیم اعلیٰ مصنفین کی کتابیں پڑھنے اور سمجھنے کے قابل بنا دیا۔

مذہب عیسوی کے لئے تیاری عام تنزل کے باوجود جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں رومی دنیا نے ایک اہم معاملہ میں خاص ترقی کی۔ پہلی اور دوسری صدیوں کے درمیان ایک قسم کی اخلاقی حالت از سر نو پیدا ہو گئی اور روز افزوں مذہبی جوش ظاہر ہوا جس نے [illegible] اور زود ترین رواج کے لئے رستہ صاف کر دیا۔ بعض بعض وحشیوں کے فلسفہ [illegible] خیال بالکل ترک کر دیا تھا جس کو ہم ہومر اور ورجل کی کتابوں میں پاتے ہیں [illegible]

...وہ صرف مذہبِ مصر کے اعلیٰ اساس تک پہنچ گئے تھے اور اُن میں حق شناسی
پیدا ہو گیا تھا پہلی صدی کے خاتمہ پر ایک لاطینی فلسفی لکھتا ہے کہ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم خدا
کے احکام کی پیروی کریں اور اُس کے ہم خیال بنیں اور اُس کی عبادت کریں شہنشاہ مارکس آریلیس
...میں مرا اپنی کتاب "خیالات عزلت" میں اسی قسم کے احساسات بیان کرتا ہے اور یہ
یادداشتیں ہیں جو اُس نے خود اپنی ہدایت کے لئے لکھی تھیں۔ بڑے بڑے شہروں کی مشہور خرابیوں
اور بدیوں سے روز بروز نفرت ہوتی جا رہی تھی اور پاک و صاف طرزِ زندگی کی روز افزوں ترقی
ہو رہی تھی۔ وحشیوں کے مذاہب یہ تعلیم دیتے تھے کہ مُردوں کی ارواح ہیڈس میں رہتی ہیں
لیکن آئندہ حشر و نشر کی نسبت بہترین خیال یہ تھا کہ وہ نہایت خوفناک ہے۔

عیسائیت کے وعدے

عیسائیت نے اُن سب لوگوں کے لئے جو گناہ سے توبہ کریں ایک امید افزا حالت پیدا کردی۔ گناہ کا خوف متین اور ذی فہم اشخاص میں روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں عیسائیت نے اُن سب اشخاص کے لئے جو مسلسل حق کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے بعد الممات ابدی خوشی کا وعدہ کیا۔ یہ مذہب ہر قسم کے اناث و ذکور کی خواہشات اور ضروریات کے لئے موزوں معلوم ہوا کیونکہ ہر شخص جو مذہب عیسوی قبول کرتا وہ دوسری دنیا میں ایسی مسرت حاصل کرنے کا امیدوار ہو سکتا تھا جو اِس دنیا میں اُسے کبھی نہ نصیب ہوئی ہو۔

عیسائیوں اور وحشیوں کے مذاہب ایک دوسرے سے خلط ملط ہوتے ہیں

نئے مذہب میں جیسا کہ یہ فلسطین میں شائع ہوا تھا اُن لوگوں نے بھی بہت کچھ اصلاحات کر دیں جنہوں نے اِس کو قبول کیا تھا۔ عیسائی فلسفیوں کی ایک جماعت نے جنکو ابتدائی مقدس باپ کہا جاتا ہے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ انجیل وحشیوں کے بہترین خیالات اور جذبات کا آئینہ ہے۔ نئے مذہب نے بعض عادات مذہبی میں قدیم پرستش کے طریقے اختیار کر لئے۔ سیدھی سادی شروعات سے کلیسا نے پادریوں کی جماعت کے قیام اور شاندار طرزِ پرستش کے اجرا کی طرف قدم بڑھایا۔ اِس طرح سے زمانہ گذشتہ کے مذہب عیسوی اور وحشیوں کے مذاہب کے اعلیٰ طریقے ایک دوسرے کے قریب تر

ہوتے گئے۔ ایک لحاظ سے یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ یہ دونوں [illegible]
کے مقابل مہلک جنگ میں صف آرا ہوئے۔ لیکن باوجود اُن کے [illegible]
ایک ہی مقام کی طرف بہ رہے ہوں آگے چلکر آپس میں جیسے گھل مل گئے [illegible]
کے سنگم پر بوتھیس (جو تقریباً ۵۲۴ء میں مرا) استادہ ہے۔ یہ شخص مذہبی معاملات [illegible]
ذہین اور ہوشیار گزرا ہے۔ اُس کی خوبصورت کتاب فلسفہ سے اطمینان قلب [illegible]
دوران میں نہایت ہر دلعزیز کتابوں میں سے تھی جبکہ ہر شخص کو یہ یقین تھا کہ اس کا مصنف عیسائی [illegible]
لیکن اس کتاب میں کسی بات سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ مذہباً ایک وحشی ہونے کے سوا [illegible]
تھا۔ اگرچہ بعض علماء اس میں بھی شک رکھتے ہیں کہ اُس نے کامل طور پر نئے مذہب کو کبھی
اختیار کیا تھا۔

ابتدائی یا انجیلی کلیسا سینٹ پال کے خطوط سے پایا جاتا ہے کہ قدیم ترین عیسائی اقوام نے اپنی جماعت
کو منظم بنانا ناگزیر خیال کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے چند افسران منتخب کئے پادری مقرر کئے یعنی اُن کو
نگرانِ حال بنایا اور کچھ سرگروہ منتخب کئے۔ لیکن سینٹ پال کی تحریر سے ٹھیک طور پر یہ ظاہر نہیں
ہوتا کہ اِن افسران کے فرائض کیا کیا تھے۔ اِن کے علاوہ کچھ لوگ اور بھی تھے جن کا یہ کام تھا
کہ وہ غرباء کی خبرگیری کرتے رہیں۔ بالکل ابتدائی زمانہ کے عیسائیوں کا یہ خیال تھا کہ حضرت عیسیٰ
بہت جلد مراجعت فرمائیں گے یعنی پیشتر اس کے کہ اُن کی موجودہ نسل ختم ہوگی۔ چونکہ سب کے دلوں
میں انجیل کا شوق بھرا ہوا تھا اور بڑے اشتیاق کے ساتھ یوم الآخرت کا انتظار تھا انہوں نے کسی
عظیم الشان انتظام کی ضرورت محسوس نہیں کی لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا [illegible]
جماعتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور بہت سے ایسے اشخاص اُن میں شامل ہوگئے [illegible]
قطعی روحانیت نہ تھی۔ لہذا کلیسائی حکومت کا ایک منظم طریقہ جاری کرنا [illegible]
کیا جاسکے اور اُن لوگوں کو جو اپنے بُرے رویہ سے اپنے مذہب کو [illegible]
قطعی خارج کیا جاسکے۔

[illegible] ایک مشہور کتاب جس کا نام کلیسا کی یکجہتی ہے اور جو اسقف سائپرین کی تصنیف ہے جو [illegible] میں مرا۔ اس سے کلیسا کا من وعن حال ظاہر ہو جاتا ہے یعنی اس امر کا پتہ لگ جاتا ہے کہ کلیسا کی وہی حالت تھی جو قسطنطین کے جواز مذہب عیسوی سے چند قرن پیشتر تھی۔ یہ اور دیگر ذرائع ظاہر کرتی ہیں کہ پیروانِ حضرت عیسیٰؑ مذہب عیسوی کو کیتھولک یا عام مذہب تسلیم کرنے لگے تھے یعنی ایسا مذہب جس میں تمام باایمان اشخاص شامل تھے خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں رہتے ہوں اور یہ سمجھنے لگے تھے کہ جو اشخاص نجات کے متمنی ہوں اُن کو اس عام کلیسا سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

قسطنطین سے قبل کلیسا کا باضابطہ نظام

کلیسا کے افسران میں جو جماعتِ پادریان کہلاتے تھے اور عام لوگوں میں صریح امتیاز پیشتر ہی سے پیدا ہو گیا تھا۔ کلیسا کا انتظام اور اُس کے ممبران کی تعلیم جماعتِ پادریان کے سپرد تھی۔ ہر رومی شہر میں ایک اُسقف اور ہر گاؤں میں ایک پادری رہتا تھا جس نے سرگروہ کی جگہ حاصل کر لی تھی جس کا ذکر انجیل میں ہے۔ اُسقف اور پادری کے ماتحت چھوٹے پادری تھے جن کو ڈیکن اور ماتحت ڈیکن کہتے تھے اور ان کے ماتحت اَور بھی لوگ تھے جو پیشکار اور دربان وغیرہ تھے۔

لاٹ پادری اپنی حدود کے اندر پادریوں پر قابو رکھتا تھا۔ لہذا یہ امر خلاف فطرت نہ تھا کہ اُسقف رومی صوبوں کے دارالسلطنتوں میں کلیسا کے معاملات میں با اثر اور با اقتدار ہوگئے وہ لاٹ پادریوں کے نام سے موسوم ہو گئے اور وہ صوبہ کے پادریوں کو ایک کونسل میں اہم معاملات کا تصفیہ کرنے کے لئے طلب کر سکتے تھے۔

پہلی عام کونسل کا اجلاس ۳۲۵ء میں اور روما کے لاٹ پادری کی حیثیت [illegible]

۳۱۱ء میں شہنشاہ گلیریس نے ایک فرمان جاری کیا جس سے مذہب عیسوی قانوناً رائج الوقت مذہب کی برابر ہو گیا۔ قسطنطین نے جو سب سے پہلا عیسائی شہنشاہ تھا اس فرمان پر اچھی طرح عمل کرایا۔ اس کے سامنے ۳۲۵ء میں عیسائی دنیا کی ایک عام کونسل بمقام نیسیا طلب کی گئی۔

اس مشہور جماعت کے احکام سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible]
کر لی تھی جو اس نے موجودہ زمانہ تک قائم رکھی بجز اس کے کہ روما کے [illegible]
کلیسا کا افسر اعلیٰ ہونے کا صریح امتیاز نہیں رہا۔ با ایں ہمہ نہ معلوم وجوہات [illegible]
ازاں بحث کی جائے گی کہ روما کا لاٹ پادری کیوں مغربی عیسائی دنیا کا اسقف اعظم قرار دیا گیا [illegible]
سب سے پہلا روما کا لاٹ پادری جس نے مستند تاریخ میں واقعی نہایت اہم کام انجام دیئے
لیو اعظم تھا اور جس نے اپنے عہدہ کو ۴۴۰ء میں قبول کیا تھا۔

کلیسا کا درجہ تھیوڈوسیا کے ضابطہ میں

قسطنطین کے جانشینوں نے قدیم مذاہب کی رسوم کو فوراً ختم کر دیا اور ایسے ایسے قوانین نافذ کیے جن سے عیسائی پادریوں کو اہم مراعات حاصل ہو گئیں۔ ضابطہ تھیوڈوسیا کی آخری کتاب میں جو آئین سلطنت کا ایک بڑا مجموعہ ہے اور جو ۴۳۸ء میں درجہ تکمیل کو پہنچا تھا تمام شاہی فرامین جن کا تعلق عیسائی کلیسا اور پادریوں سے ہے مل سکتے ہیں۔ اس ضابطہ سے ہم کو اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ پادریوں کو اس بنا پر کہ ان کے سپرد مقدس امور تھے، گرانبار عہدوں کے فرائض انجام دینے اور چند ٹیکسوں کے ادا کرنے سے جو عوام الناس کے ذمہ تھے مستثنیٰ کر دیا تھا۔ ان کو وصیتیں قبول کرنے کا بھی حق حاصل تھا۔ خود شہنشاہوں نے کلیسا کے نام بڑے بڑے وقف کر دیئے ان کی مثال کو پیش نظر رکھ کر بادشاہوں اور خاص خاص لوگوں نے تمام قرون وسطیٰ میں عمل کیا یہاں تک کہ کلیسا اس قدر مالدار ہو گئی جس کا یقین کرنا مشکل ہے یعنی اس کی آمدنی ہر سلطنت یورپ سے بہت زیادہ ہو گئی تھی۔ پادریوں کو بعض مقدمات کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور ان کو یہ مراعات بھی حاصل تھیں کہ وہ کلیسا کی عدالتوں سے [illegible] چھوٹے جرائم کے مقدمات کو جن میں وہ خود ماخوذ ہوں طے کرائیں۔ ضابطہ کی یہ آخری کتاب تثلیث کی تعریف سے شروع ہوتی ہے اور بہت زیادہ جگہ اس کتاب میں [illegible] منکرین کے حالات اور ان سزاؤں کے بیان میں صرف کی گئی ہے [illegible]

13348

[illegible] میں جاذب ہوتی تھیں۔

[illegible] کے زوال [illegible] قائم رہی

ضابطۂ تھیوڈوسیا کے قواعد میں آیندہ قرون وسطیٰ کی کلیسا کی حالت بھی صاف طور پر نمایاں ہے۔ شاہی سلطنت کا خاتمہ مغرب میں [illegible] فاتحین نے بہت جلد کردیا تھا لیکن کیتھولک کلیسا نے فاتحین کو مفتوح کیا اور اپنے [illegible] میں شامل کرلیا۔ جب افسران سلطنت اپنے عہدوں سے دست کش ہو کر چلے گئے تو حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے پادری اپنی اپنی جگہ پر قائم رہے۔ وہ پرانی تہذیب اور امن و امان کے خیالات کو اپنی مثال سے پیش کرتے رہے۔ یہ کلیسا ہی کی وجہ ہے کہ لاطینی زبان اُن لوگوں میں زندہ رہی جو صرف بے اصول جرمن زبان جانتے تھے۔ یہ کلیسا ہی تھی جس نے کچھ نہ کچھ تعلیم کا رواج بدامنی اور ابتری کے نہایت تاریک زمانہ میں بھی قائم رکھا کیونکہ بغیر لاطینی حاصل کئے کلیسا کی مذہبی رسوم ادا نہیں کی جاسکتی تھیں اور اُس کے افسران آپس میں سلسلۂ خط و کتابت قائم نہیں رکھ سکتے تھے۔

مشرقی سلطنت

اگرچہ سلطنت روما، قانون، طرز حکومت اور شائستگی کے لحاظ سے اپنے مغربی حصوں کے جرمنوں کی کافی تعداد سے مغلوب ہونے کے وقت تک ایک ہی حالت میں رہی تاہم اس غلبہ سے پیشتر بھی مشرقی اور مغربی حصّہ سلطنت میں علیحدہ علیحدہ رہنے کی رغبت کا پتہ چلتا ہے۔ قسطنطین نے جس نے اپنے حریفان سلطنت پر بڑی کشاکش کے بعد برتری حاصل کی مشرق میں دوسرا دارالخلافت قائم کرنے کی بنا پر اپنی وسیع سلطنت کو مستحکم بنانے کی امید کی تھی تاکہ وہاں سے ان ممالک کا انتظام بخوبی ہو سکے جو روما سے دور دراز فاصلوں پر تھے۔ چنانچہ قسطنطنیہ سنہ ۳۳ء میں ایشیا اور یورپ کی حدود پر آباد کیا گیا۔ اس سے یہ ہرگز مطلب نہ تھا کہ سلطنت کے اتحاد کو صدمہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ جب تھیوڈوسیس اعظم نے ۳۹۵ء میں انتظام کیا کہ اُس کے دونوں بیٹے سربرآرائے سلطنت ہوں اور ایک مغرب میں حکومت کرے اور دوسرا مشرق میں تو اُس کا مقصد سلطنت کو منقسم کرنے کا نہ تھا۔ یہ سچ ہے کہ اس

واقعہ کے بعد سے دو شہنشاہ ہر ایک اپنی اپنی دارالسلطنت میں ... یہی خیال تھا کہ وہ متفقہ طور پر ایک ہی سلطنت کے حکمران ہیں۔ ... قبول و منظور کرتے تھے۔ اُس زمانہ کے مصنفین بھی دو سلطنتوں کا ذکر نہیں کرتے ... سلطنت کا حوالہ دیتے ہیں گویا نظام سلطنت ایک ہی حکمران کے قبضہ میں تھا۔ درحقیقت ... مہذب دنیا کے لئے ایک حکومت کا خیال دماغوں سے نہیں نکلا تھا بلکہ قرون وسطیٰ کے ... زمانہ میں بھی یہ خیال آدمیوں کے دلوں میں برابر جاگزیں رہا۔ اگرچہ وحشیوں نے ... حصہ سلطنت میں اوّل اوّل اپنا قدم جمایا تاہم قسطنطنیہ کے شہنشاہ اپنے قدیم مقبوضات سلطنت پر جرمنوں کی کامل فتوحات مغرب کے بعد بھی صدیوں تک حکمرانی کرتے رہے۔ جب آخرکار سلطنت کا مشرقی دارالسلطنت فتح ہوا تو یہ جرمنوں کے قبضہ میں نہیں آیا بلکہ ترکوں کے قبضہ میں آیا اور ۱۴۵۳ء سے ابتک انہی کے قبضہ میں ہے۔

اس کتاب میں مشرقی سلطنت کی تاریخ لکھنے کی گنجائش نہیں ہے اگرچہ مغربی یورپ کا حال بیان کرتے ہوئے اس کو قطعی نظر انداز کر دینا مشکل ہے۔ اس سلطنت کی زبان اور تہذیب ہمیشہ یونانی رہی ہے اور اس وجہ سے اور نیز مشرق کے اثر سے اس کی شائستگی میں اور لاطینی مغرب کی شائستگی میں جس کو جرمنوں نے اختیار کیا بیّن فرق ہے۔ مشرق میں علم کبھی فنا نہیں ہوا جیسا کہ مغرب میں ہو گیا تھا اور نہ فنون بالکل ادنیٰ درجہ کو پہنچے۔

قرونِ وسطیٰ کے شروع میں قسطنطنیہ تمام یورپ میں نہایت آباد اور مالا مال شہر تھا	مغرب میں سلطنت روما کے زوال کے بعد بھی صدیوں تک مشرقی سلطنت کا دارالحکومت نہایت وسیع اور نہایت متمول ہونے کی بنا پر تمام یورپ میں ممتاز رہا۔ اُس کی دیواروں کے اندر

شائستگی اور تہذیب پائی جاتی تھی جو مغرب میں تقریباً غائب ہو گئی تھی۔ اُس ... عمارتیں اُس کے باغیچے اور کھڑکیے دار گلیاں ایک مغربی سیاح کی حیرت ... تھیں۔ جب صلیبی لڑائیوں کے زمانہ میں مغربی اقوام قسطنطنیہ کی شائستگی ...

جداگانہ صوبوں کا نہایت گہرا اور مستقل اثر ہوا۔

باب سوم

جرمنوں کے حملے اور سلطنت روما کا زوال

قوم ہنس، قوم گاتھ کو سلطنت میں داخل ہونے کے لئے مجبور کرتی ہے

جنگ ایڈریانوپل ۳۷۸ء

۳۷۶ء سے قبل جرمنوں نے جو کوششیں سلطنت کے اندر داخل ہونے کے لئے کیں وہ سیر و سیاحت کے شوق، اور اپنے مہذب ہمسایوں کے فوائد میں سے بعض کو حاصل کرنے کی امید یا اپنی روز افزوں آبادی کے لئے نئے ملک کی ضرورت پر مبنی تھیں۔ اور اہل روما اپنی فوجوں، اپنی مضبوط دیواروں اور اپنے محافظوں کی مدد سے اسوقت تک وحشیوں کو زبردستی کسی حصہ ملک کو دبا لینے سے باز رکھنے میں کامیاب رہے۔ لیکن یکایک ایک نئی طاقت نے ظہور کیا جسنے جرمنوں کو کمزور سلطنت پر دھکیل دیا۔ قوم ہنس جو وسطی ایشیا کے فرقہ منگولیا سے ہے قوم گاتھ پر جو ایک جرمن فرقہ تھا اور دریائے ڈینیوب پر آباد تھا آ ٹوٹی اور اُس کے ایک حصہ کو دریا کے اُدہر جو سلطنت کی حدود کے اندر تھا پناہ لینے کے لئے مجبور کیا۔ یہاں اُن کی شاہی افسروں سے جلد مڈبھیڑ ہوئی اور ایڈریانوپل پر ۳۷۸ء میں ایک سخت معرکہ ہوا جس میں قوم گاتھ نے شکست دیکر شہنشاہ ویلنس کو قتل کر ڈالا۔ اب جرمنوں نے نہ صرف حدود سلطنت ہی کو توڑ ڈالا تھا اور اُس کے اندر داخل ہو گئے تھے بلکہ انہوں نے یہ سبق بھی حاصل کر لیا تھا کہ وہ رومی افواج کو شکست دے سکتے تھے۔ لہذا جنگ ایڈریانوپل کو جرمنوں سے مغربی حصۂ سلطنت کے فتح ہونے کی ابتدا کہنا چاہیئے۔ لیکن کچھ عرصے تک جنگ ایڈریانوپل کے بعد قوم مغربی گاتھ کو یا جیسا کہ اُن کو فرنگی کاتھ کہا جاتا ہے ترغیب دلا کر شہنشاہ کے افسران کے پیش کردہ شرائط قبول و منظور

کرادیئے اور اُن میں سے بعض رومیوں کی افواج میں سپاہیوں کی خدمت [illegible] راضی ہو گئے۔

ایلیرک نے روما کو فتح کر لیا ۴۱۰ء

جرمن سرداروں میں سے ایلیرک بہت جلد اُس برتاؤ سے جو اُس کے [illegible] کیا گیا ناراض ہو گیا۔ اُس نے ایک فوج فراہم کی جس میں توم مغربی گاتھ کا زیادہ حصہ شامل تھا اور اٹلی کو روانہ ہو گیا۔ چنانچہ روما ۴۱۰ء میں اُس کے قبضہ میں آگیا اور اُس کے ہمراہیوں نے شہر کو خوب لوٹا۔ کہا جاتا ہے کہ ایلیرک پر اُس تہذیب کے نظارہ کا جو اُس کے اردگرد تھی نہایت گہرا اثر پڑا۔ اُس نے شہر کو غارت نہیں کیا اور نہ اُس کو کوئی سخت نقصان پہنچایا بلکہ اُس نے اپنے سپاہیوں کو یہ خاص حکم دیا کہ گرجاؤں کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ اُن کی جائداد کو لوٹا جائے۔

مغربی گاتھ، جنوبی گال اور اسپین میں آباد ہوتے ہیں

بیشتر اس کے کہ ایلیرک اپنی قوم کی مستقل آبادی کے لئے کوئی قابل اطمینان جگہ تلاش کرے مر گیا۔ اُس کے مرنے کے بعد مغربی گاتھ، گال میں پہنچے اور وہاں سے اسپین کا رخ کیا جہاں دو سرے [illegible] وحشی فرقے پہلے سے آباد ہو گئے تھے یعنی وینڈال اور سوئی وی۔ یہ لوگ زمانہ [illegible] ایلیرک کے روما کو فتح کرنے سے چار برس قبل گال میں داخل ہو گئے تھے۔ تین برس تک انہوں نے ملک کو برباد کیا اور بعد ازاں کوہ پیرنیز کے اُدھر چلے گئے۔ جب مغربی گاتھ اسپین میں پہنچے تو انہوں نے فوراً رومی حکومت سے صلح کر لی۔ پھر انہوں نے وینڈال سے [illegible] شروع کی جس میں وہ کامیاب ثابت ہوئے اور شہنشاہ نے اُن کو اس صلہ میں ایک [illegible] ۴۱۹ء میں جنوبی گال میں دیدیا جہاں کہ انہوں نے مغربی گاتھک سلطنت قائم کر لی۔ [illegible] بعد وینڈال افریقہ کو چلے گئے جہاں انہوں نے ایک سلطنت کی بنیاد ڈالی اور [illegible] بحیرۂ روم پر اپنا قبضہ کر لیا۔ اسپین میں اُن کی جگہ مغربی گاتھ آگئے جنہوں [illegible] یورک ۴۶۶ء سے ۴۸۴ء تک اسی اثنا میں جزیرہ نما اسپین [illegible]

کی سلطنت دریائے لائن سے آبنائے جبل الطارق تک وسیع ہو گئی۔

پانچویں صدی میں سلطنت کی طوائف الملوکی ان بیچین وحشیوں کے کثیر التعداد فرقوں کی آمدو شد کی پیچیدہ تاریخ کا کھوج لگانا بالکل غیر ضروری ہے۔ وہ یورپ میں پانچویں صدی کے اندر اِدھر اُدھر خانہ بدوشوں کی طرح پھرتے رہے۔ مغربی یورپ کا کوئی حصہ مشکل سے ان کی دست برد سے محفوظ رہا ہوگا۔ برطانیہ کو بھی جرمن فرقوں یعنی اینگلس اور سیکسنس نے فتح کر لیا تھا۔

اٹیلا اور قوم ہنس جرمن فرقوں کی آمد سے جو عام ابتری پیدا ہو گئی تھی قوم ہنس نے اس میں اور اضافہ کر دیا۔ یہ منگولین قوم تھی اور اسی نے پہلے پہل مغربی گاتھ کو حدود سلطنت کے اندر ڈھکیل دیا تھا۔ اب اس نے مغربی یورپ کو خوفزدہ کر دیا۔ اپنے سردار اٹیلا کے ماتحت جس کو کانپتے ہوئے رومی "قہر خدا" کہتے تھے جنگی اور خونخوار قوم ہنس نے گال پر حملہ کیا۔ لیکن رومی باشندے اور جرمن حملہ آوروں کے خلاف متفق ہو گئے اور چیلنس کی لڑائی (۴۵۱ء) میں اُن کو شکست دی۔ اس پسپائی کے بعد اٹیلا نے اٹلی کی طرف رُخ کیا۔ لیکن اس فوری خطرہ سے اس طرح نجات مل گئی کہ پوپ لیو اعظم نے ایک سفارت کی سرداری قبول کر کے اٹیلا کو ترغیب دی کہ وہ روما پر حملہ کی تجویز سے دست کش ہو جائے۔ وہ ایک سال کے اندر مر گیا اور اُس کے ساتھ ہی قوم ہنس کی طاقت بھی جاتی رہی جس نے پھر کبھی یورپ کو نہیں ستایا۔ لیکن اُس کے دھکی آمیز حملۂ اٹلی نے ایک مستقل نتیجہ پیدا کر دیا اور وہ شہر آباد ہو گیا جو نفیس اور طاقتور شہر وینس کے نام سے مشہور رہا ہے کیونکہ یہ اُسی زمانہ میں ہوا کہ شمالی اور مشرقی اٹلی کے شہروں سے لوگ بھاگ گئے اور بحیرۂ ایڈریاٹک کے کنارے کے ریگستانی جزیروں میں آباد ہو گئے۔

مغرب میں سلطنت کا خاتمہ ۴۷۶ء عام طور پر ۴۷۶ء کو مغربی سلطنت کے خاتمہ کا سال اور قرون وسطیٰ کی ابتدا کا سنہ کہا جاتا ہے۔ جو کچھ اس سال میں واقع ہوا وہ یہ ہے :-

تھیوڈوسیس اعظم نے ۳۹۵ء میں یہ قانون بنا دیا تھا کہ اُس کے دونوں بیٹے انتظام

مملکت کو تقسیم کرلیں۔ مغربی شہنشاہ اکثر کمزور اور نااہل حکمران ہوتے [illegible]
چکر لگاتی رہیں جہاں اُن کا جی چاہا چلی گئیں۔ اور جرمن افواج جو سلطنت کی ملازمت میں تھیں [illegible]
نام شہنشاہوں کو کبھی تخت سے معزول کرنے اور کبھی تخت نشین کرنے کی دل لگی میں مصروف رہیں
۴۷۶ء میں جرمن افواج نے جو کرایہ پر کام کرتی تھیں یہ خواہش ظاہر کی کہ اُن کو ملک اٹلی کا ایک
ثلث حصہ دیدیا جائے۔ اُن کی اِس طلب کے انکار پر اوڈیسر نے جو اُن کا سردار تھا مغربی شہنشاہوں
کے آخری تاجدار کو جس کا نام بدقسمتی سے رومولس آگسٹس مختصر تھا نیپلس کے قریب ایک گاؤں
میں جلاوطن کردیا۔ بعد ازاں اوڈیسر نے سلطنت کی علامات کو شرقی شہنشاہ کے پاس اِس درخواست
سے بھیجا کہ اُس کو اٹلی پر شہنشاہ کے ماتحت کی حیثیت سے حکمرانی کرنے کی اجازت دیجائے اور
اِس طرح مغربی شہنشاہوں کی نسل کا خاتمہ ہوگیا۔

تھیوڈرک، اوڈیسر پر غالب آتا ہے اور مشرقی گاتھ کی سلطنت اٹلی میں قائم کرتا ہے

تاہم اٹلی کی سرزمین پر مستقل جرمن سلطنت کا قائم کرنا اوڈیسر کی قسمت میں نہ تھا کیونکہ اُس پر تھیوڈرک نے جو مشرقی گاتھ کا بادشاہ تھا فتح حاصل کرلی۔ تھیوڈرک نے اپنے عنفوان شباب کے دس برس
قسطنطنیہ میں بسر کئے تھے اور وہ اِس طرح سے رومیوں کی طرزِ معاشرت سے واقف ہوگیا
تھا۔ جب وہ اپنی قوم میں واپس گیا تو وہ شرقی شہنشاہ کا کبھی ایک خوفناک دشمن اور کبھی تکلیف دہ
دوست رہا۔ مشرقی گاتھ نے اُس کی سرداری کے زمانہ میں مشرقی سلطنت کے مختلف حصوں
کو غارت اور برباد کیا اور ایک مرتبہ خود دارالسلطنت پر حملہ کی دھمکی دی۔ شہنشاہ نے بار بار
اُس کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ کبھی اُس کو مختلف اعزاز اور خطابات دئے اور کبھی اُس کی قوم
کو جاگیریں اور روپیہ عطا کیا۔ حکومت کے لئے یہ نہایت اطمینان بخش بات ہوئی جب تھیوڈرک
اپنی قوم کو لے کر اوڈیسر کے خلاف اٹلی کی طرف روانہ ہوا۔ تھیوڈرک نے شہنشاہ سے کہا
"اگر میں ناکام ہوا تو آپ ایک مضرت رساں اور مسرف دوست سے نجات پائیں گے اور اگر
بعون الٰہی میں کامیاب ہوا تو میں آپ کی جانب سے حکومت کروں گا اور اُس سے آپ کی شان [illegible]

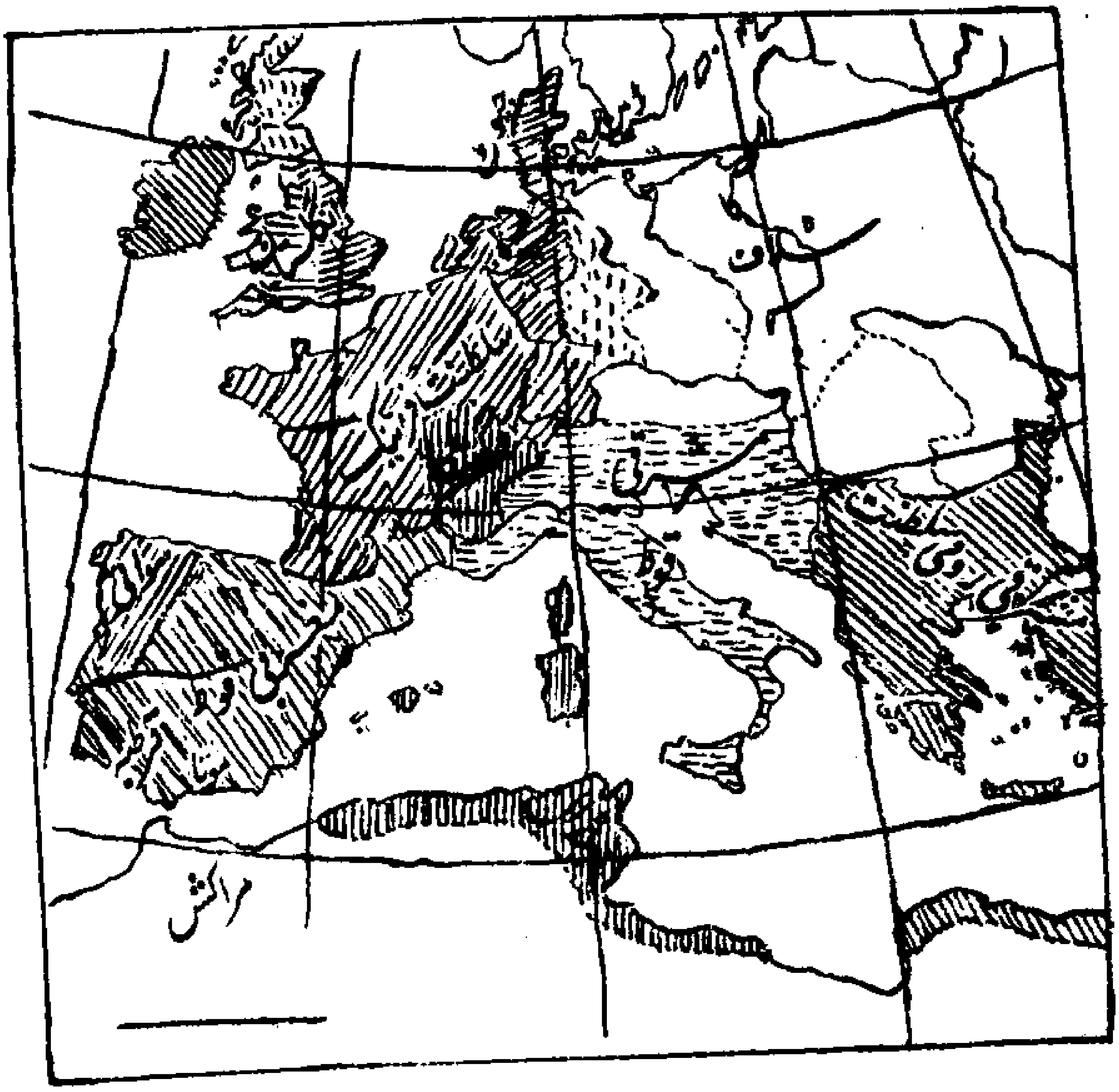
مراکش

جنہوں نے اُن کو ایرین الحاد کی باتیں بھی سکھا دی تھیں جو اُن [illegible]

ایرین الحاد کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک شخص ایریس نامی جو اسکندریہ کا پادری تھا [illegible] فوت ہوا اِس اصول کا بانی مبانی تھا۔ اُس کے اِس اصول کو نیسا کی کونسل نے بھی [illegible] ملامت قرار دیا تھا۔ ایریس کے تبعین حضرت عیسیٰؑ کی ولادت اور تثلیث کے مضمون [illegible] کی نسبت وہ خیالات نہیں رکھتے تھے جو روما میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ [illegible] مشرقی گاتھ نہ صرف وحشی تھے (کیونکہ یہ بات تو قابل معافی تھی) بلکہ وہ کٹر باشندگان اٹلی کی نظر میں الحاد کے ناقابل عفو جرم کے مرتکب بھی تھے۔ اپنے زمانہ کے لحاظ سے تھیوڈرک خود غیر معمولی طور پر متعصب تھا تاہم اُس کا یہ یقین کہ مذہبی امور میں ہم جبراً کسی کو اپنا ہم خیال نہیں بنا سکتے کیونکہ کوئی شخص اپنی مرضی کے خلاف زبردستی کسی بات کا معتقد نہیں ہو سکتا ظاہر کرتا ہے کہ سلطنت روما اور رومی کلیسا جو کٹر خیالات کا آئینہ تھی دونوں کے گذشتہ کارناموں میں اور اُن کے اعتقاد میں کسقدر بُعد تھا۔

تھیوڈرک کے زمانہ کی جرمن سلطنتیں

جب تھیوڈرک اٹلی میں اپنی سلطنت اِس روشن خیالی اور اعتدال کے ساتھ قائم کر رہا تھا وہ ملک جس کو اب فرانس کہتے ہیں، وحشی اقوام میں سے نہایت طاقتور فرینک کے قبضہ و اقتدار میں آتا جا رہا تھا۔ اور یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے موجودہ یورپ کی ساخت میں دوسری جرمن قوموں کی نسبت زیادہ حصہ لیا ہے۔ [illegible] اور مشرقی گاتھ کی سلطنتوں کے علاوہ مغربی گاتھ اپنی سلطنت اسپین میں قائم کر چکے تھے اور برگنڈی دریائے رہون پر اور وینڈال افریقہ میں آباد ہو چکے تھے۔ اِن قوموں کے حکمران خاندانوں میں شاہی اتحادات قائم ہو گئے تھے اور یورپ کی تاریخ میں اِن تمام قوموں کے ایک خاندان ہونے کا اول اول پتہ یہاں سے چلتا ہے، جو اپنی حدود میں علیحدہ علیحدہ رہتی تھیں لیکن بطور خود مختار طاقتوں کے، ایک دوسرے سے تعلقات بھی رکھتی تھیں۔ [illegible] سال تک جرمن اور رومی کسی بدامنی اور فساد کے بغیر باہم ایک دوسرے کے [illegible]

...کے عرصے تک مرتقین بعزت تمام مشغول و مصروف رہے۔

لاطینی علم ادب کا فقدان | لیکن یورپ کی قسمت میں یہ اچھی بات نہ تھی۔ یورپ اب اُس بے چینی بعد بدامنی کے زینے کے پہلے قدم پر تھا جس کے بعد وہ قریب قریب بالکل جہالت اور وحشیانہ پن کی حالت کو پہنچ گیا۔ علوم و ہنر اور ادب کو آنے والی صدیوں کے سیاسی میدان میں کوئی جگہ نہ دی گئی۔ بوتھیس جسکو تھیوڈرک نے ۵۲۴ء یا ۵۲۵ء میں دغابازی کی مراسلت کے الزام پر جو اُس نے شہنشاہ سے کی تھی قتل کرادیا تھا آخری لاطینی مصنف تھا جو کیا بلحاظ قادر الکلامی اور کیا بلحاظ اسلوب بیان ہر طرح سے قدیم لاطینی مصنفین کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ وہ عالم بھی تھا اور شاعر بھی تھا اور آیندہ نسلوں نے اُس کی کتابوں کو جو اُس نے منطق اور موسیقی پر لکھیں نہایت احترام اور عزت کی نظر سے دیکھا۔

کیسیڈورس اور اُس کے خلاصے | تھیوڈرک کا ممتاز مشیر کیسیڈورس تھا جو ۵۷۵ء میں مرا۔ زیادہ تر اُس کے خطوط سے اُس زمانے کے حالات ہم پر منکشف ہوئے۔ اُس نے اپنے زمانۂ شیب میں علوم اور فنون پر کچھ درسی کتابیں لکھیں مثلاً قواعد زبان، حساب، منطق، علم ہندسہ، فصاحت بیان، موسیقی اور فلکیات۔ اُس کی کتابوں کا یہ مقصد تھا کہ نیم خواندہ پادریوں کو انجیل کے پڑھنے میں اور کلیسا کے اصول سمجھنے میں آسانی ہو۔ اُس کی کتابیں ان سات ضروری مضامین پر نہایت نامکمل اور ہم لوگوں کے نزدیک نہایت پوچ اور لچر ہیں اُس نے ہر مضمون کو چند صفحات میں ختم کردیا ہے لیکن ہم کو اُس کی ان کتابوں سے یہ بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ چھٹی صدی میں اٹلی میں علم کی کسقدر بیقدری ہوگئی تھی۔ تاہم قرون وسطیٰ کے دوران میں اُس کی کتابیں ان بڑے علوم پر مستند سمجھی جاتی تھیں۔ پس قرون وسطیٰ کا یورپ ان کتابوں اور اسی قسم کی دیگر کتابوں کی بدولت جن پر اُس کے علم کا دارومدار تھا اُس زمانہ کو پہنچ گیا جب لاطینی شائستگی کا خاتمہ ہورہا تھا۔

مغربی یورپ میں چھٹی ساتویں آٹھویں صدی میں کوئی مصنف نہ پیدا ہوا

اب تاریکی کا دور زمانہ شروع ہوا [illegible] شارلیمن تک تین سو برس گزر گئے [illegible] نہ ہوا جو بدترین لاطینی میں بھی ایک [illegible]

گویا ہر چیز نے تعلیم کے خلاف سازش کی تھی۔ بڑے تعلیمی مرکزوں کا نہج [illegible] کو وحشیوں یا عربوں نے جزواً برباد کر دیا تھا۔ جو کتب خانے دیوتاؤں کے مندروں میں تھے وہ جوشیلے عیسائیوں نے مندروں کے ساتھ ساتھ خاک سیاہ کر دیئے اور ان کو [illegible] کے ساتھ قدیم کتب خانوں کے تباہ ہونے کا ذرا بھی رنج نہ ہوا۔ تھیوڈرک کی وفات کے [illegible] شرقی شہنشاہ نے وہ امداد بھی روک دی جو سرکاری اُستادوں کو سلطنت اب تک دیتی چلی آئی تھی۔ اور ایتھنز کا بڑا مدرسہ بھی بند کر دیا۔ چھٹی صدی کا تنہا مورخ گریگری، ٹورس کا پادری تھا جو ۵۹۴ء میں مرا اور جو نیم خواندہ تھا۔ اُس کی تمام کتاب ذہنی و عقلی خراب حالت کے اظہار میں ناقابل تردید ثبوت ہے۔ وہ کم از کم اپنی جہالت کو خوب سمجھتا ہے اور غلط لاطینی زبان میں بے اختیار کہہ اُٹھتا ہے "افسوس ہے ہمارے زمانہ پر کہ ہمارے درمیان سے تعلیم بالکل مفقود ہو گئی"۔

ونیڈال اور مشرقی گاتھ کی سلطنتوں کو جسٹینین برباد کرتا ہے۔

تھیوڈرک کی وفات کے ایک سال بعد سب سے بڑے شرقی شہنشاہوں میں سے جسٹینین جو ۵۲۷ء سے ۵۶۵ء تک [illegible] قسطنطنیہ میں سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اُس نے اٹلی اور افریقہ کے صوبجات جو مشرقی گاتھ اور ونیڈال کے قبضہ میں آ گئے تھے دوبارہ سلطنت میں ملانے کی کوشش کی۔ [illegible] کے جنرل بلیساریس نامی نے ۵۳۴ء میں ونیڈال کی سلطنت شمالی افریقہ کو مغلوب [illegible] کر لیا لیکن گاتھک حکومت کو اٹلی میں تہ و بالا کرنا کسی قدر مشکل ثابت ہوا [illegible] جنگ کے گاتھ ۵۵۳ء میں اس قدر کامل طور پر شکست یاب ہوئے کہ [illegible] ہمراہ لیکر اٹلی کو چھوڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ بقیۃ السیف قوم گاتھ [illegible]

[illegible] اٹلی میں وہ اس قدر کم تعداد میں رہ گئے تھے کہ اطالیوں کی کثیر التعداد [illegible] پر غالب نہ رہ سکے۔ اور اطالیوں نے مذہبی جوش میں سرشار ہو کر جس کی وجہ سے انہیں [illegible] سخت نقصان پہنچا اپنے دروازے جسٹینین کی غنیم افواج کے لئے کھول دیئے۔

قوم لمبرڈ اٹلی میں [illegible]

سلطنت گاتھ کا برباد ہونا اٹلی کے لئے بھی پیغام موت تھا۔ جسٹینین کی وفات کے بعد فوراً ملک پر قوم لمبرڈ نے حملہ کیا اور اُس کو تاخت و تاراج کیا۔ اور یہ لوگ عظیم جرمن اقوام میں سے آخری قوم تھے جنہوں نے قدیم سلطنت کی حدود کے اندر آباد ہونا چاہا۔ وہ ایک وحشی قوم تھے جن کا بڑا حصہ ابتک قدیم مذہب کا پابند تھا۔ اور جو لوگ انہیں میں عیسائی بھی تھے وہ بھی کلیسائے روما کے اتنے ہی مخالف تھے جتنے اُن کے غیر عیسائی برادران تھے۔ ان نئے آنے والوں نے اول اول اُس ملک کو جو دریائے پو کے شمال میں ہے اور جس کو اُن کے نام پر ابتک لمبرڈی کہتے ہیں آباد کیا اور بعد ازاں اپنی فتوحات کو جانب جنوب وسعت دی۔ مشرقی گاتھ کی طرح اعتدال اور دور اندیشانہ سیاست کے ساتھ آباد ہونے کی بجائے قوم لمبرڈ نے جزیرہ نمائے اٹلی میں قتل و غارت کو پسند کیا۔ سمندر کے کناروں کے جزیروں میں جن لوگوں سے ہو سکا بھاگ گئے۔ تاہم قوم لمبرڈ تمام اٹلی کو فتح نہ کر سکی۔ روما، ریوینا اور جنوبی اٹلی یونانی سلطنت کے ماتحت رہی۔ جوں جوں زمانہ گذرتا گیا لمبرڈوں نے اپنا وحشیانہ پن چھوڑ دیا۔ کٹر عیسائی ہو گئے اور بتدریج اُن لوگوں کی تہذیب اختیار کر لی جن کے درمیان وہ رہتے تھے۔ اُن کی سلطنت دو برس سے زائد عرصہ تک قائم رہی بعد ازاں شارلمین نے اُس پر غلبہ حاصل کر لیا۔

فرینک اور ان کی اہمیت [illegible] فتوحات

جرمن اقوام میں سے جن کا حال ہم نے بیان کیا ہے کوئی فرقہ فرینک کے سوا مستقل سلطنت قائم کرنے میں کامیاب نہ ہوا۔ اُن کی سلطنتیں [illegible] دوسری جرمن قوم نے تباہ و برباد کر دیں یا شرقی سلطنت نے اُن کو غارت کر دیا۔ یا [illegible] سپین کی مغربی گاتھ سلطنت کا حال ہوا مسلمانوں نے اُن کو مٹا دیا۔ فرینک جن کا

اب ہم ذکر کریں گے صرف رومی [illegible]

بلکہ اپنی حدود سلطنت کو قوم سلاف کے اضلاع تک وسعت [illegible]

پہلے پہل جو تاریخ میں قوم فرینک کا جلی جلوہ [illegible]

پر کوہون سے بحیرۂ شمالی تک آباد تھے۔ سلطنت کے اندر [illegible]

بعد مختلف تھا جو گاتھ، لمبرڈ اور وینڈال نے اختیار کیا تھا [illegible]

سلطنت روما کے بحر ذخار میں اپنا ایک جزیرہ بنانے کی بجائے انہوں [illegible]

کو جو اُن کے ارد گرد تھا فتح کیا۔ خواہ وہ کتنے ہی دور دراز کے [illegible]

اپنا تعلق وحشی محفوظ افواج سے جن کو وہ پیچھے چھوڑ جاتے تھے برقرار رکھتے تھے [illegible]

سے اُن میں وحشیانہ جوش و خروش کبھی کم نہ ہوا جو اُن قوموں نے بالکل زائل کر دیا [illegible]

تہذیب کے کمزور کر دینے والے اثرات سے پورے طور پر متاثر ہو گئی تھیں۔

پانچویں صدی کے شروع میں انہوں نے وہ ضلع اور اُس کے ارد گرد کا مشرقی حصہ ملک
جس کو آج کل بلجیم کہتے ہیں فتح کر لیا تھا۔ ۴۸۶ء میں تھیوڈرک کی سلطنت اطالیہ قائم ہونے [illegible]
سات برس قبل انہوں نے اپنے بڑے بادشاہ کلووس (یہی نام بعد ازاں لوئی ہو گیا) کی [illegible]
میں رومی جنرل کو جس نے اُن کا مقابلہ کیا شکست دی تھی۔ انہوں نے گال [illegible]
تک اپنا قبضہ کر لیا تھا جو اُس وقت مشرقی گاتھ کی سلطنت کی شمالی حد تھی [illegible]
نے مشرق کی جانب اپنی سلطنت کو المینی کی فتح سے وسعت دی [illegible]
جو بلیک فارسٹ (سیاہ جنگل) میں رہتا تھا۔

ایک لحاظ سے کلووس کی تمام لڑائیوں میں وہ لڑائی سب سے [illegible]
میں اُس نے ۴۹۶ء میں فرقۂ المینی کو شکست دی۔ اگرچہ [illegible]
تھا لیکن اُس کی ملکہ کرسٹیانی ہو گئی تھی۔ لڑائی کے دوران [illegible]
مغلوب ہوتے ہوئے دیکھا تو اُس نے حضرت [illegible]

[illegible] وہ عیسائی ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنے وعدہ پر قائم رہا اور اپنے تین [illegible] نے بپتسمہ لیا۔

[illegible] اُن کے عیسائی ہونے سے یورپ کے لئے نہایت اہم نتائج برآمد ہوئے تمام دیگر جرمن فرقے جو سلطنت کی حدود کے اندر تھے عیسائی تھے لیکن [illegible] تھے اور اپنے ہمسایہ عیسائیوں کے نزدیک کفار سے کچھ کم نہ تھے۔ اس [illegible] رومیوں کو باہمی ازدواج اور دوسرے طریقوں کے میل [illegible] رکھا تھا لیکن کلووس کے عیسائی ہونے سے کم از کم وحشیوں کا ایک سردار [illegible] جو روما کا لاٹ پادری اُسی طریقہ سے مراسلت کر سکتا تھا جسطرح کہ ایک وفادار عیسائی بادشاہ سے۔ کلووس اور اُس کے جانشینوں کے بارہ میں جو کچھ واقفیت ہم کو ہے وہ [illegible] گرے گری کی بدولت ہے۔ گرے گری کی مشہور تاریخ فرنیک میں اس بیرحم [illegible] بادشاہ کو مذہب کیتھولک کی اشاعت کے لئے خدا کا پسندیدہ آلہ ظاہر کیا گیا ہے۔ [illegible] کلووس نے اپنے مفاد کو کلیسا کے فوائد سے فوراً وابستہ کرنا سیکھ لیا۔ اور پوپ اور [illegible] بادشاہوں میں وہ اتحاد قائم ہوا جس کا بہت گہرا اثر مغربی یورپ کی تاریخ پر پڑا۔

[illegible] کلووس | کلووس کی نئی فتوحات کے جانب جنوب گال میں ایرین مغربی گاتھ کی سلطنت [illegible] جانب جنوب و مغرب ایک اور جرمن فرقے برگنڈین کی حکومت تھی۔ گرے گری [illegible] کہتا ہے کہ ایک مرتبہ اُس نے کہا "میں اس بات کو نہیں دیکھ سکتا کہ گال کے [illegible] ایرین قابض رہیں۔ ہم کو خدا کی مدد کے بھروسہ پر اُن پر حملہ کرنا چاہیئے اور جب ہم [illegible] اُن کی سلطنتوں کو اپنے قبضہ میں آنا چاہیئے"۔ تو عیسائی بادشاہ اس قدر [illegible] جلد اپنی سلطنت کو کوہ پیرنیز تک پہنچا دیا اور مغربی گاتھ کو مجبور کیا [illegible] حدود رکھیں۔ برگنڈین باجگزار قوم ہوگئی اور جلد فرنیک کے [illegible] کلووس نے متواتر قتل و غارت سے خود قوم فرنیک کی مختلف

ٹکڑیوں کو جو بیشتر آزاد تھیں اپنے [illegible]

تاریخ فرینک کا طرز عمل

جب کلووس ۱۱ھ میں بمقام پیرس [illegible] بنالیا تھا تو اُس کے چار بیٹوں نے اُس کے کل [illegible] کر لیا۔ کلووس کی وفات کے بعد سو برس سے زائد کے فرینک سلطنت کے حالات [illegible] سے پُر ہیں جو آپس میں ان بھائیوں اور ان کے جانشینوں میں ہوئیں [illegible] قتل وغارت سے مملو ہیں۔ لیکن قوم فرینک اپنے حکمرانوں کے غیر محتاط افعال کے [illegible] کرتی رہی۔ اُس کے دشمنوں میں اتنی طاقت نہ تھی جو اُس پر حملہ کر سکیں اگرچہ شاہی خاندان کے افراد میں ملک کے حصے بخرے ہمیشہ ہوتے رہتے تھے تاہم اُن میں ایک قسم کا اتحاد ضرور رہتا تھا۔

چھٹی صدی میں فرینک سلطنت کی توسیع

فرینک بادشاہوں کو آجکل کے فرانس، بلجیم، ہالینڈ، و مغربی جرمنی کے بڑے حصہ تک اپنی مملکت کی توسیع کرنے میں کامیابی ہوئی۔ ۵۵۵ء تک جب پہلا فرینک بادشاہوں کا باجگذار بنگیا تو اُن کی سلطنت خلیج بسکے سے سالزبرگ کے شرقی حصہ تک پھیل گئی اور کثیر التعداد اضلاع جنکو اہل روما مفتوح کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہوئے تھے روز افزوں مغربی تہذیب کے اندر داخل ہو گئے۔

فرینک مقبوضات کی تقسیم نیسٹریا، آسٹریسیا اور برگنڈی میں

کلووس کی وفات کے پچاس برس بعد فرینک مقبوضات کی باہمی تقسیم سے تین فرینک سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ نیسٹریا مغربی سلطنت تھی جس کا مرکز پیرس یا سوئیساں تھا اور جس میں زیادہ تر پرانی رومی تہذیب کے والا [illegible] آباد تھے اور جن کے درمیان اہل فرینک بھی آباد ہو گئے تھے۔ مشرق کی جانب آسٹریسیا [illegible] جس کے خاص شہر میٹز اور ایکس لاشپل تھے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ بالکل جرمنی [illegible] سلطنتوں سے بعد ازاں فرانس اور جرمنی پیدا ہوئے۔ تیسری سلطنت [illegible] تھی۔ میرووِنگین بادشاہوں میں سے کیونکہ اولاد کلووس [illegible]

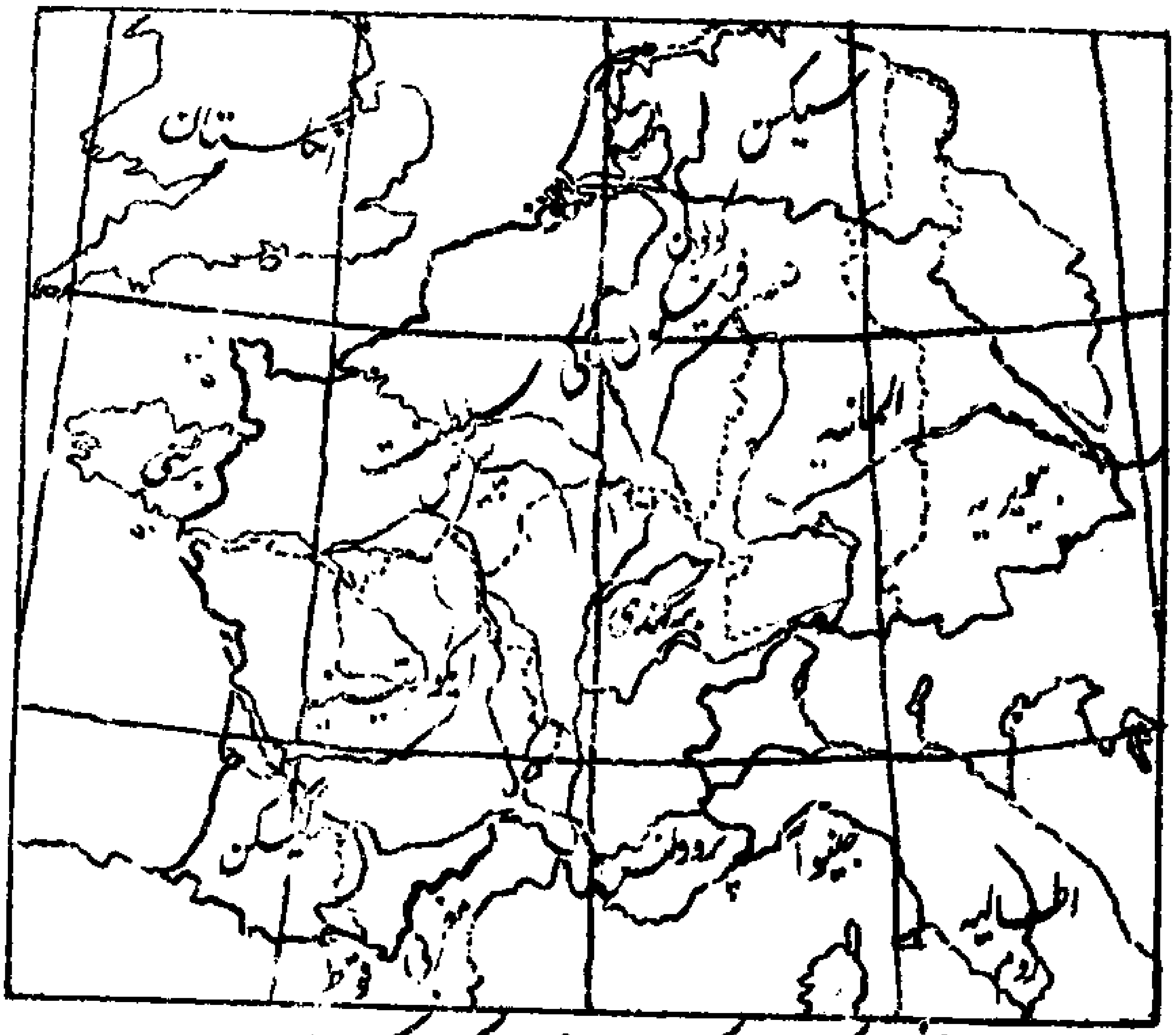

میرووونجین حکومت کے عہد میں فرینکوں کی سلطنت

...میں ڈگوبرٹ نے تمام فرینک مقبوضات کو ایک مرتبہ پھر متفق کر کے اپنے ... کر لیا تھا۔

| ... | فرینک سلطنت کے متحد ہونے کے خلاف ایک اور خطرہ تھا یعنی با اقتدار امرا کے
خیالات۔ اہل جرمن کی قدیم تاریخ میں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اُن میں کچھ خاندان ایسے تھے جن کو بعض بھائیوں پر برتری حاصل تھی۔ مختلف فتوحات میں ہوشیار سردار کے لئے یہ موقع تھا کہ وہ اپنے آپ کو بادشاہ کی نظر میں ممتاز و منحنر ثابت کرے۔ پس ظاہر ہے کہ جن لوگوں کی امداد پر بادشاہ اپنے دور دراز حصۂ ملک پر قابض رہنے کے لئے اعتماد رکھتا تھا اُن میں قدرتی طور پر نہایت حریص اور خود مختار ہونے کے خیالات بھی موجزن ہونے لگے۔

| شاہی محل کے خواجہ سرا | اُن تمام ملازمتوں میں جو امرا کو دی جاتی تھیں کوئی بھی اس قدر معزز خیال نہیں کی جاتی تھی جس قدر کہ وہ خدمات جن کا تعلق بادشاہ کی ذات کے قریب رہنے سے ہوتا تھا۔ اِن عہدوں میں نہایت با اقتدار عہدہ خواجہ سرا کا تھا جو ایک قسم کا وزیر اعظم ہوتا تھا۔ ڈگوبرٹ کی وفات کے بعد یہ خواجہ سرا عملی طور پر میرو ونگیں بادشاہوں کی بجائے حکومت کرتے تھے جو برائے نام بادشاہ رہ گئے تھے۔ اِن بادشاہوں کو فرانسیسی "معطل بادشاہ" کہتے ہیں۔ آسٹریسیا کا خواجہ سرا جس کا نام پپن ہیرسٹل تھا شارلیمن کا پردادا تھا جس نے آسٹریسیا کے علاوہ نیوسٹریا اور برگنڈی کو بھی اپنے قبضۂ اقتدار میں شامل کر لیا تھا۔ اس طریقے سے اُس نے اپنے خاندان کی شہرت کی بنیاد رکھی۔ اُس کی وفات کے بعد جو ۷۱۴ء میں واقع ہوئی فرینک کی وسیع مملکت کی حفاظت اور استحکام کا کام اُس کے زیادہ شاندار بیٹے چارلس مارٹل (آلۂ ضرب) کے سپرد ہوا۔

| ... کا مذہب اور ... کی آبادی | جب کوئی شخص جرمنوں کے گذشتہ حملوں کا حال پڑھتا ہے تو قدرتی طور پر یہ سوال کرتا ہے کہ یہ نئے آنے والے سلطنت کے قدیم ... کے ساتھ کیونکر شہر اتحاد پر رہتے تھے۔ انہوں نے اُن لوگوں کے رسم و رواج

جن کے درمیان یہ آباد ہوئے لیکن [illegible]

رکھا۔ اِن سوالات کے جوابات نہایت تشفی بخش طریقہ پر نہیں [illegible]

بدامنی کے زمانہ کا حال جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں اِس قدر کم [illegible]

کے مل کر ایک ہونے کا پتہ لگانا بھی ناممکن ہے۔

وحشیوں کی تعداد

البتہ بعض امور ایک حد تک صاف اور واضح ہیں۔ [illegible] کی مختلف جماعتوں کی تعداد بیان کرنے میں مبالغہ سے کام نہ لینا چاہئے [illegible] مغربی گاتھ کی تعداد جب وہ سلطنت کے اندر جنگ ایڈریانوپل سے [illegible] یا پانچ لاکھ بتاتے ہیں جس میں مرد، عورت اور بچے سب شامل ہیں۔ یہ اُن فرقوں میں [illegible] حال ہمیں معلوم ہے سب سے بڑی جماعت ہے اور اس کی تعداد میں ضرور بیشی ہوگئی ہوگی جبکہ مغربی گاتھ بہت سی لڑائیوں اور بادیہ گردی [illegible] گال میں آباد ہوئے۔ قوم برگنڈی کے صرف جنگجو لوگوں کی تعداد جب وہ [illegible] رہائن کے کناروں پر موجود تھی اسّی ہزار بیان کی جاتی ہے اور کلووس [illegible] کو جب بپتسمہ دیا گیا تو مورخ کے اندازہ میں تین ہزار آدمیوں سے [illegible] عیسائی ہوئے۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرینک بادشاہ کے پاس اُس وقت [illegible] زیادہ فوج نہ تھی۔

بلاشبہ یہ تعداد نہایت کم اور ناقابلِ اطمینان ہے لیکن جرمنوں نے جس [illegible] رومیوں کی زبان اور رسوم کو اختیار کیا ہے اُس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے [illegible] آبادی کی نہایت قلیل جماعت تھے۔ چونکہ لاکھوں وحشی پہلی پانچ صدیوں میں [illegible] ملک جذب ہو گئے تھے اِس لئے پانچویں صدی کے بڑے حملے [illegible] کوئی فوری تبدیلی پیدا کر سکے۔

تحریری اور تقریری لاطینی زبان کا موازنہ

وحشیوں نے جلد ہی [illegible]

... الفاظ کی بجائے وہ بھی ہر جگہ بولتے تھے ۔ یہ اس پیچیدہ اور دشوار زبان سے ... ہوتی ہوگی تب ہوں میں استعمال ہوتی ہے اور جس کا حاصل کرنا آجکل مشکل ہے ۔
... کی زبان رفتہ رفتہ تبدیل ہوتی جارہی تھی اور جنوبی یورپ کے مختلف ممالک میں ... لاطینی آخرکار بدلتے بدلتے فرانسیسی، اسپینش، اطالین اور پرتگیزی زبان بنگئی۔ لیکن ... وحشیوں نے پیدا نہیں کی کیونکہ اُن کی آمد سے قبل یہ تبدیلی شروع ہوگئی تھی اور ... بھی جاری رہتی۔ انہوں نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ نئی زبانوں میں چند ... اور آرام وہ الفاظ کا اضافہ کردیا ۔

جرمن رومیوں سے کسی قسم کی نفرت رکھتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے اور نہ رومیوں کو کچھ اُن سے نفرت پائی جاتی ہے ۔ سوائے اس کے کہ جس زمانہ تک جرمن، ایرین عیسائی رہے کچھ تعصب رہا لیکن جب مذہبی رکاوٹ نہ رہی تو دونوں قومیں آزادی سے باہم مناکحت کرنے لگیں۔ رومیوں کو ذمہ دار عہدہ ہائے جلیلہ پر خواہ انتظامی ہوں یا فوجی مقرر کرنے میں فرنیک بادشاہوں کو کچھ باک نہ ہوتا تھا ۔ جس طرح وحشیوں کو ملازمت دینے میں پیشتر بھی رومی کچھ خوف نہ کرتے تھے صرف ایک بات ان دونوں قوموں میں مابہ الامتیاز رہی وہ یہ کہ ہر ایک قوم اپنے خاص قوانین کی پابندی کرتی تھی۔

رومیوں بعد جرمنوں کا قانون

غالباً مغربی گاتھ نے یورک کے عہد میں سب سے پہلے اپنے قدیم قوانین کو لاطینی زبان میں تحریر کیا تھا۔ فرنیک برگنڈیوں اور بعد ازاں لمبرڈ اور دیگر اقوام نے اُن کی اس مثال کی پیروی کی۔ ان ضابطوں میں وحشیوں کے تمام قوانین آگئے ... جرمن اقوام کے اُن عادات وخیالات کے متعلق جو حملوں کے وقت اُن کے ... سے ہماری واقفیت کا نہایت اہم ذریعہ ہیں۔ فتوحات کے بعد چند صدیوں ... جرمن فرقوں کے افراد میں اُسی خاص فرقے کے قوانین سے جن سے وہ تعلق ... گستری کی جاتی تھی ۔ برعکس اس کے سلطنت کے زیادہ قدیم باشندے

اپنے مقدمات کو رومی قانون کے مطابق [illegible]
جرمنوں کی تعداد بہت کم تھی قرون وسطیٰ میں جاہل رہی باقی [illegible]
تک جرمنوں کے ابتدائی خیالات جو قانون کی نسبت یہ رکھتے تھے [illegible]
کی ایک عمدہ نظیر زمانہ وسطیٰ کا وہ عجیب امتحان آتش وغیرہ تھا جس سے کسی شخص [illegible]
بے گناہ ہونے کا فتویٰ دیا جاتا تھا۔

قرون وسطیٰ کے مقدمات

رومی یا موجودہ زمانہ کے مطابق، جرمنوں کے قوانین میں کسی خاص [illegible] سماعت مقدمہ کے لئے کوئی ضابطہ نہ تھا۔ ثبوت کی فراہمی اور [illegible] کے توازن پر فیصلہ کی بنیاد رکھنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی جاتی تھی۔ اس قسم کا ضابطہ جدید سے سادے جرمنوں کے لئے نہایت مشکل کام تھا۔ باقاعدہ سماعت کے بجائے فریقین مقدمہ میں سے ایک فریق کو یہ ثابت کرنا پڑتا تھا کہ اس کے دعاوی حسب ذیل طریقوں کے لحاظ سے صحیح ہیں:۔

(۱) اس کو یہ حلف کرنا پڑتا تھا کہ اس کا بیان سچ ہے اور وہ اپنی قسم کے دیگر اشخاص جس قدر عدالت ضروری سمجھے حاضر عدالت کر سکتا ہے جو حلف سے یہ کہنے کے لئے تیار ہوں گے کہ جو کچھ میرا بیان ہے وہ سب سچ ہے۔ یہ کمپرگشن (کسی شخص کی بے گناہی بحلف بیان کرنا) کہلاتا تھا۔ یہ یقین کیا جاتا تھا کہ جھوٹی قسم کھانے والے اشخاص پر خدا کا غضب نازل ہوگا۔

(۲) علاوہ ازیں فریقین مقدمہ یا ان کے قائم مقام ایک دوسرے سے نبرد آزمائی کرتے تھے، اس قیاس پر کہ خدا تعالیٰ حق کو فتح دیگا۔ یہ طریقہ جنگی [illegible] کہلاتا تھا۔

(۳) آخری طریقہ یہ تھا کہ فریقین میں سے ایک فریق اپنے آپ کو [illegible] سے ایک شکل میں آزمائش آتش وغیرہ کے مخاطرہ میں ڈالتا تھا [illegible] پانی میں ڈال دیتا تھا یا کسی دہکتے ہوئے سرخ لوہے کے ٹکڑے کو [illegible] تھا۔ اور اگر تین دن کے بعد اس کے خراب اثرات [illegible]

...جن کو ہر ایک بیان پر چلنے کا حکم دیا گیا تھا اور اگر وہ چلنے سے انکار کرتا تھا ... نے حق کو قائم رکھنے کے لئے سمجھا نے مداخلت کی۔ یہ طریقہ ساخت ... تہذیب کی صرف ایک مثال ہے جس سے رومیوں کے شائستہ اور عمدہ نظام ...

... رومی سلطنت کی مختلف حالتوں اور اُس طریقہ کے حال سے جس سے وحشیوں نے اُس کے مغربی حصہ کو آباد کیا، قرونِ وسطیٰ کا نہایت اہم مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ جرمن ... عادات اور صحت و جرأت کے لحاظ سے بہت مختلف تھے۔ گاتھ، لمبرڈ سے اور فرینک ... سب ... تھے۔ لیکن اُن سب میں یہ مشترک علامت موجود تھی کہ وہ فنون و ادب اور علوم سے جن کو یونانیوں نے ترقی دی تھی اور رومیوں نے اختیار کیا تھا بے بہرہ تھے۔ حملہ آور جاہل، سادہ مزاج اور جفاکش تھے جن میں لڑائی اور جسمانی آسائش کے سوا اور کسی چیز کا مذاق نہ تھا۔ اُن کی آمد سے یہ بے ترتیبی پھیلی کہ سلطنت روما کی تنزل پذیر تہذیب تقریباً معدوم ہو گئی کتب خانے، عمارتیں اور صنعتی کام برباد کر دیے گئے۔ کوئی شخص ایسا نہ ہوا جو اُن کو دوبارہ اُن کی اصلی حالت پر لاتا۔ بس مغربی دنیا قریب قریب اُس درجہ کو پہنچ گئی جس درجہ پر وہ اُس وقت تھی جب رومیوں نے اُسے فتح کیا اور مہذب بنایا۔

تاہم یہ نقصان عارضی تھا۔ وحشیوں نے جو کچھ انھوں نے پایا اُس کو بالکل تباہ و برباد نہیں کیا بلکہ اپنی نئی سوسائٹی کی بتدریج ترکیب و ساخت میں سلطنتِ روما کے باقیات الصالحات کام میں لائے۔ اُن کو رومی زراعتی طریقوں سے بہت امداد ملی۔ جب وہ اِس حالت پر پہنچے کہ انہیں اِن طریقوں کی ضرورت محسوس ہوئی تو انھوں نے رومی سڑکوں اور عمارتوں کے نقشوں ... بنایا۔ المختصر ہنرمندی اور ایجاد کا بڑا ورثہ جو رفتہ رفتہ مصر، فینس اور یونان میں ... تھا اور جو اِس شائستگی کا جزوِ اعظم تھا جس کی رومیوں نے اشاعت کی تھی بالکل ... نہیں ہوا۔

جو نقصان وحشیوں کی آمد سے ہوا اُس کی تلافی قرونِ وسطیٰ میں ہوئی

نئی قوم کو تعلیم [illegible]
آخر کار [illegible]
رہا کہ کبھی جز [illegible]
کیا۔ جب چودھویں اور پندرھویں صدی میں اوّل اٹلی نے اور بعد ازاں [illegible]
آنکھ کھولی اور قدیم ادب کی اصلیت اور خوبیوں پر نظر ڈالی تو [illegible]
گویا وحشیوں کو تعلیم دینے کا کام ختم ہو گیا۔ تاہم قرونِ وسطیٰ کو بالکل [illegible]
زمانہ نہیں کہا جا سکتا۔ اس عہد نے مغرب کے ورثہ میں کچھ نہ کچھ اضافہ [illegible]
اتحاد سے یعنی قدیم تہذیب جو سولھویں صدی تک یورپ میں [illegible]
جرمنوں کے جوش اور سیاسی و معاشرتی منتہائے خیال سے ایک نئی چیز [illegible]
موجودہ تہذیب پیدا ہوئی۔

باب چہارم

پوپ کی طاقت کا عروج

جب فرینک لینی اُس طاقت کو بتدریج ترقی دے رہے تھے جس کو شارلین نے شہنشاہی سلطنت کی بنیاد رکھنے میں صرف کیا جو یورپ میں سلطنت روما کے بعد قائم ہوئی، ایک اور حکومت جس کی طاقت اس سے کہیں زیادہ تھی، جس کا نظام اس سے کہیں زیادہ مکمل تھا اور جس کا استحکام فرینک سلطنت کے استحکام سے بہت زیادہ برتر تھا یعنی عیسائی کلیسا اپنے دائرہ حکومت کو رفتہ رفتہ وسعت دے رہی تھی اور اپنے آئندہ اقتدار کی بنیادیں قائم کر رہی تھی۔

ہم پیشتر ذکر کر چکے ہیں کہ عیسائی فرقوں نے جن کو حواریوں اور اُن کے رفیق مشنریوں نے قائم کیا تھا کس طرح تعجب انگیز طریقہ پر ترقی کی تھی یہاں تک کہ تیسری صدی کے اواسط تک مصنفین مذہب عیسوی کو کیتھولک یا سب کو اپنے میں شامل کرنے والا مذہب سمجھنے لگے جیسے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ قسطنطین نے سب سے پہلے کس طرح عیسائی مذہب قبول کیا اور کس طرح اُس کے جانشینوں نے نئے مذہب کی اشاعت میں امداد کی، تھیوڈوسیا کے ضابطہ نے کلیسا اور مذہب عیسوی کے مقتداؤں کی حفاظت کی اور سختی سے اُن لوگوں کے ساتھ برتاؤ کیا گیا جو سلطنت کے منظور شدہ مذہب عیسوی کی نسبت دیگر خیالات رکھنے کی جرأت کرتے تھے۔

اب ہم لوگ شہنشاہی سلطنت کے اس عظیم الشان اور مستقل کارنامہ کی حالت

معلوم کرنے کے لیے جو سلطنت روما کے تمام کارناموں میں اہل [illegible]
پڑھنا چاہیے۔ اوّل ہم کو ایک لمحہ کے لیے اُس کی ملاقات کے [illegible]
ٹھہرنا چاہیے اور بعد ازاں یہ دیکھنا چاہیے کہ کس طرح عیسائی ممالک [illegible]
یا یونانی مملکت سے علیحدہ ہو گیا [illegible] اُس نے [illegible] پادریوں کی [illegible]
سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ طویل خاندان حکم اوّل کا ہوا ہے کس طرح [illegible]
حکومت قائم کرلی۔ ہم دیکھیں گے کہ عیسائیوں کے ایک [illegible] فقرا نے کس طرح [illegible]
کی، وہ پادریوں کے کس طرح دست و بازو ہو گئے، کس طرح وحشیوں سے [illegible]
فقرا نے ملاقات کی، اُن کو مطیع کیا اور مہذب بنایا اور [illegible]
کی۔

کلیسا کی طاقت کے ذرائع ہم کو یقین ہے کہ ازمنۂ متوسطہ میں کلیسا کی طاقت اس وجہ سے عظیم الشان ہو گئی کہ اُس نے اپنے آپ کو اُس وقت کی ضروریات اور خیالات کے حسب حال بنا لیا۔ کیونکہ کوئی حکومت اُس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے محکومین کی ضروریات کو بہم نہ پہنچائے۔

قدیم مذہب اور عیسائی خیالات کا موازنہ کلیسا کی طاقت کا بڑا سرچشمہ موت اور قیامت کا عام خوف تھا جو عیسائی مذہب اپنے ہمراہ لایا تھا۔ قدیم زمانہ کے یونانی اور رومی [illegible] نے آیندہ زندگی پر غور بھی کیا تو اُس کو دنیا کی زندگی کے مقابلہ میں نہایت غیر دلچسپ سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ جو شخص کسی بڑے جرم کا مرتکب ہوگا وہ موت کے بعد [illegible] بھگتے گا جو دوزخ کی سزاؤں کے مشابہ تھیں اور جن پر عیسائیوں کا اعتقاد تھا لیکن نوعِ انسان کی بڑی جماعت اُن کے نزدیک دوسری دنیا میں [illegible] جو نہ تکلیف دہ ہوگی اور نہ آرام دہ۔ ایک نہایت [illegible] صرف اِس زندگی کا ایک بکھیڑا تھا اور دیوتاؤں کو [illegible]

یہ چونکہ دوسری زندگی میں کسی خوشی کی اُمید نہ تھی لہٰذا قدماء نے یہ مناسب خیال کیا گیا کہ انسان کو زندگی میں جس قدر ہو سکے متمتع ہونا چاہیے۔ ہوریس شاعر کہتا ہے کہ جب ہم خاک میں ملجائیں گے تو مصیبت جو آگے پیش آنے والا ہے تو راحت و مسرت کا امکان بھی نہ رہے گا لہٰذا ہم کو موجودہ حال کی خوشی سے فائدہ اُٹھانا چاہیے اور دنیا کی اچھی چیزوں سے متمتع ہونے کے موقعوں کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے۔ لیکن ہم کو محتاط اور معقول پسند آدمی ہونا چاہیے اور ہر قسم کی افراط و تفریط سے بچنا چاہیے کیونکہ یہی آسایش و آرام کو خدشہ میں ڈالتی ہے۔ سب سے ضروری یہ کہ ہم کو آئندہ زندگی کے بارہ میں بیکار فکر و غور نہ کرنا چاہیے جو دیوتاؤں کے قبضہ میں ہے اور ہمارا اُس پر کچھ بس نہیں۔ قدیم مذہب کے دانشمند معتقدین کی بڑی جماعت کے یہ معتقدات تھے۔

قرون وسطیٰ کے مذہب میں دوسری دنیا کی زندگی

عیسائیت نے زندگی کے اس خیال کی مخالفت کی۔ اُس نے لگاتار اس بات پر زور دیا کہ حیات بعد ممات اس مختصر زندگی سے بے انتہا اہم ہے۔ کلیسا کے زیر اثر زندگی کے بارہ میں یہ اعتقاد رفتہ رفتہ دوسری دنیا میں قدیم مذہب کے خیال کی جگہ لیتا رہا۔ اسی عقیدہ کی تعلیم وحشیوں کو دی گئی۔ دوسری دنیا کی زندگی کا خیال اس قدر اہم ہو گیا کہ ہزاروں آدمیوں نے اپنے معمولی پیشوں اور مسرتوں کو بالکل خیرباد کہہ دیا اور اپنی توجہ تمام تر دوسری زندگی کی تیاری میں صرف کر دی۔ بعض نے عزلت نشینی اختیار کی اور اکثر اپنی جائز خواہشات کے ترک کرنے پر بھی مطمئن نہ ہو کر جسمانی تکالیف مثلاً بھوک، سردی اور کوڑوں کی مار گوارا کیں۔ اُن کا یہ اعتقاد تھا کہ وہ اس طریقہ سے اُن گناہوں سے جن کے مرتکب ہونے کا انہیں اندیشہ تھا محفوظ ہو جائیں گے اور دنیا کی ترغیبات کو ترک کر کے دوسری زندگی کی توجہ سے ممکن ہے وہ اُن سزاؤں سے بچ جائیں جو انہیں دوسری زندگی میں ملیں۔ چونکہ قرون وسطیٰ کے اکثر مصنفین اور اساتذہ اسی فرقہ سے تھے جس کو

"پیشہ ور عیسائیوں کی جماعت" یا اقرار کر سکے ...

زندگی کو دنیا و مافیہا میں بھی ہر بچہ عیسائی کے لئے ...

حرف کلیسا ایک نجات کا ذریعہ ہے

... حیثیتوں کو تعلیم دی گئی کہ ...

وابستہ ہے ... کے ...

کبھی نہ اکتاتے تھے جو ہر شخص کو اس جہانِ روزہ زندگی کے ...

راحت یا دوامی ناقابل بیان تکالیف جسمانی کے متعلق تھا ...

دیا جاتا تھا جنت میں داخل ہونے کی توقع کر سکتے تھے لیکن ...

دھو سکتا تھا اور آئندہ مصیبتوں کو نہیں روک سکتا تھا ...

توسل سے دور نہ کی جائے یقیناً روح کو تباہی ...

معجزات کلیسا کی طاقت کا ذریعہ بن گئے

اُن کرامات اور معجزات نے جو مذہب عیسوی کے ابتدائی ...

برابر دکھلائے لوگوں کی نگاہ میں کلیسا کی ربانی ...

ساتھ قائم کر دی۔ انہوں نے بیماروں کا علاج کیا اور مصیبت زدہ لوگوں کی ...

نے کلیسا کے مخالفین کو یا اُس کے مقدس رسوم کو نظرِ حقارت سے دیکھنے والوں کو ...

تباہ و برباد کر دیا۔ آجکل کے ناظرین کو اُن کرامات کا ...

کتابوں میں مذکور ہیں تعجب خیز معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال ...

پڑھیں اور کوئی شخص اُن کے وقوع کو شک کی نظر سے دیکھتا ...

کلیسا اور سلطنت روما

تاہم قرونِ وسطیٰ کی تاریخ کے ...

مذہبی خدمات کی وجہ سے جو فی الحقیقت ضروری تھیں ...

کے سبب سے ہے جو حکومت اور اُس کے ...

میں باہمی احترام و امداد کی بنا پر دوستانہ تعلقات ...

رہی پادریوں کی جماعت کے لئے اگر وہ اپنے ...

[illegible] کلیسا کی علیحدہ قوانین بنائے جنکو اُس نے مناسب سمجھا [illegible] بیان کیا جا چکا ہے۔ واقعی اُس وقت حکومت کی امداد اُن [illegible] قدیم مذہب کی بنیادیں اکھاڑنے کا کام اپنے ذمہ لیا اور اُس [illegible] کلیسا کی ترجمانیوں کی مخالفت کی اور اُن لوگوں کو سخت سزائیں [illegible] کلیسا کی منظور شدہ تعلیمات مذہب کو قبول یا اختیار کرنے سے انکار کیا۔

[illegible] لیکن جب وحشیوں کی آمد شروع ہوئی اور عظیم الشان سلطنت منتشر ہونے لگی تو مغرب کے پادریوں میں حکمرانوں کی مداخلت کو روکنے کا [illegible] جن کی وقعت اب اُن کے دلوں سے محو ہو گئی تھی۔ انہوں نے [illegible] حکومت [illegible] سے آزاد ہونے کی کوشش کی اور اس کے بعد خود حکومت کی [illegible] جنکو کمزور ہو رہے [illegible] ریاستیں جن میں سلطنت روما منقسم ہو گئی تھی، ٹھیک طرح سے ایسا نہیں کر سکتی تھیں۔ ۵۰۲ء میں کلیسا کی کونسل منعقدہ روما نے اور ڈیکر [illegible] کو ناجائز قرار دیا اس بنیاد پر کہ کلیسا کے معاملات میں کوئی غیر پادری مداخلت کا حق نہیں رکھتا تھا۔ روما کے لاٹ پادریوں میں سے پوپ جیلاسیس اول نے جو ۴۹۶ء [illegible] اُن اصولوں کو جو کلیسا کے دعاوی کی بنیاد تھی بیان کیا جو حسب ذیل ہے۔

[illegible] دو مختلف طاقتیں حکمران ہیں۔ ایک پادریوں کی اور دوسری بادشاہوں کی۔ اوّل الذکر [illegible] فوقیت رکھتی ہے کیونکہ پادری خود شہنشاہوں تک کے طرز عمل کا خدا کے نزدیک [illegible] ہے۔ چونکہ [illegible] کسی کو انکار نہ تھا کہ انسان کے ابدی مفاد جو کلیسا کے اختیار [illegible] دنیاوی مفاد سے جن کا انتظام سلطنت کے ہاتھ میں تھا زیادہ اہم ہیں [illegible] خیال کیا گیا تھا کہ وہ صورت تنازع کلیسا اور اُس کے افسران [illegible] معاملات کو طے کر سکتے ہیں۔

[illegible] لیکن کلیسا کے لئے اپنے معاملات کو خود طے کرنے کا حق حاصل کرنا ایک

بات تھی اور یہ بالکل دوسری بات ہے کہ ان فرائض کی [illegible]
پیشتر انجام دیتی تھی یا جن کو آجکل ہماری سلطنتیں انجام دیتی ہیں [illegible]
اشاعت تعلیم کا انتظام کرنا اور مقدمات کی سماعت وغیرہ تمام کلیسا نے [illegible]
غصب نہیں کئے بلکہ جہاں کہیں کوئی مکمل اور باقاعدہ حکومت نہیں تھی کلیسا [illegible]
سے مغربی یورپ میں صدیوں تک سلطنت روما کی آخری تباہی کے بعد [illegible]
تھی اپنے آپ کو حکومت کے بجائے پیش کر دیا۔ مختلف بادشاہوں کی طاقت اُن کی [illegible]
سلطنتوں میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے شاذ و نادر ہی کافی ثابت ہوتی تھی۔ سلطنت کے
اندر مختلف مقامات پر بڑے بڑے زمیندار ہوتے تھے اور وہ جو چاہتے تھے کرتے تھے اور
اپنے نفاق و حسد کو باہمی لڑائیوں سے نکالتے تھے۔ لڑائی خاص کام سمجھا جاتا تھا اور مشغلہ کی
خاص تفریح تھی۔ بادشاہ امن و امان قائم رکھنے اور مظلوم کی حمایت کرنے میں نااہل ثابت ہوتا
تھا خواہ اُس کا دل انصاف اور امن کے قیام کے لئے کیسا ہی بے اختیار کیوں نہ ہو [illegible]

اس صورت میں قدرتی طور پر جہاں کہیں دھمکی یا ترغیب سے امن و امان قائم رکھنا [illegible]
حلفیہ معاہدوں کی تکمیل کرانا، مُردوں کی وصیت کا انتظام کرانا اور شادی، نکاح کی پابندیوں کو
پورا کرنا ممکن ہو سکا قابل تعریف اور منظم کلیسا کے ذمہ ہو گیا۔ اس نے بیکس بیواؤں اور یتیموں
کو اپنی حفاظت میں لے لیا اور خوب خیرات تقسیم کی۔ اس نے تعلیم کی اشاعت ایسے زمانہ میں
کی جبکہ بہت ہی کم غیر پادری اشخاص خواہ وہ کیسے ہی تونگر اور شریف ہوں معمولی لکھنا پڑھنا
جانتے تھے۔ ان حالات سے اس امر کی توجیہ خود بخود ہو جاتی ہے کہ کلیسا کیوں [illegible]
ہو گئی کہ اپنے اختیارات کو جو اُسے سلطنت روما کی ماتحتی میں حاصل تھے [illegible]
اس نے وہ خدمات اپنے سر کیوں لیں جو ہمارے نزدیک کسی مذہبی [illegible]
زیادہ تعلق رکھتی ہیں۔

پوپ کی طاقت کی ابتدا — اب ہم کو پوپ کی برتری کی [illegible]

[illegible] جھگڑا رہا خواہ وہ افراد ہوں یا قومیں جن سے وہ ہمیشہ سخت جھگڑتا اور لڑتا رہا [illegible] میں [illegible] ہو گیا۔

[illegible] اگرچہ ہم نیسیا کی کونسل کے قوانین میں یا تھیوڈوسیا کے ضابطہ میں جو ایک [illegible] کیا گیا، روما کے لاٹ پادری کی برتری کا کوئی نشان نہیں پاتے تاہم اس میں [illegible] عیسائی قرنوں میں شروع ہی سے وہ اور اُس کے تابعین ممتاز رہے ہیں۔ مغرب میں صرف [illegible] کلیسا ہی کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ اُس کی بنیاد حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے رکھی تھی۔

روایت کہ پیٹر روما کا پہلا لاٹ پادری تھا

انجیل مقدس میں بار بار روما میں پال کی موجودگی کا ذکر آیا ہے اور پیٹر کی موجودگی نتیجتاً نکلتی ہے۔ علاوہ ازیں ہمیشہ سے یہ روایت علی التواتر چلی آتی ہے اور جس کو تمام عیسائی کلیسا مسلمہ طور پر مانتی ہے کہ پیٹر، روما کا سب سے پہلا لاٹ پادری تھا۔ اگرچہ کوئی مکمل دستاویزی ثبوت اس اعتقاد کے ثابت کرنے کے لئے نہیں ہے لیکن یہ خیال عام طور پر کم از کم دوسری صدی کے اواسط کے شروع میں تسلیم کیا جاتا تھا۔ پھر روایت بھی متواتر چلی آتی ہے اور اس امر کا کوئی دوسرا دعویدار بھی نہیں ہے۔ خود عقیدہ بھی خواہ وہ اصلی واقعات سے مطابق ہو یا نہ ہو بلاشبہ ایک واقعہ اور نہایت تاریخی اہمیت کا واقعہ ہے۔ پیٹر کو دیگر حواریوں پر ایک قسم کی فوقیت حاصل تھی اور حضرت عیسیٰؑ نے اُس کو چند قوموں پر ترجیح دی تھی۔ انجیل مقدس کی ایک آیت میں جس نے سیاسی تاریخ پر نہایت طاقتور بادشاہ کے فرامین سے بھی زیادہ گہرا اثر ڈالا ہے حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں "اور میں تجھ سے بھی کہتا ہوں کہ تو پیٹر ہے اور اس چٹان پر میں اپنی گرجا تعمیر کروں گا اور دوزخ کے دروازے اُس کے مقابلہ میں مغلوب نہ ہوں گے اور میں تجھکو آسمانی بادشاہت کی کنجی دوں گا اور جو کچھ تو زمین پر باندھ دیگا ویسا آسمان پر بندھ جائے گا اور جو کچھ تو زمین پر کھول دیگا، آسمان پر بھی کھل جائے گا۔"

[illegible] پس مغرب میں قدرتاً اوّل اوّل رومن کلیسا، مادرِ کلیسا خیال کی گئی۔

اُس کے اصول نہایت خالص سمجھے جاتے تھے کیونکہ وہ [illegible] ہوتے چلے آئے تھے۔ اگر کوئی مختلف رائے کسی خاص مسئلہ کے متعلق ہوتی [illegible] کے سب روما کے لاٹ پادری سے اُن کی رائے حاصل کرنے کے لئے رجوع کیا [illegible] ازیں دنیا بھر کے دارالسلطنت کی شان و شوکت نے وہاں کے لاٹ پادری کو اُن کے [illegible] میں مفتخر کر دیا۔ تاہم ایک عرصہ کے بعد تمام دیگر پادری خصوصاً وہ جو مغربی [illegible] بغیر کسی شرط کے، روما کے لاٹ پادری کے حکم کو قطعی حکم ماننے کے لئے تیار ہو گئے اگرچہ [illegible] حیثیت کو ممتاز اور رومن فرقہ کو برتر سمجھتے تھے۔

روما کے ابتدائی لاٹ پادریوں کی گمنامی

کلیسا کے قیام کی پہلی تین صدیوں تک روما کے لاٹ پادریوں کے بارے میں نسبتاً ہم کو کچھ معلوم نہیں ہے۔ اگرچہ وہ اپنے مظلوم فرقہ کے مسلمہ سردار تھے لیکن اُن کا وہ سیاسی اقتدار نہ تھا جو بعد ازاں اُن کو میسر ہوا جب عیسائیت نے فوقیت حاصل کر لی اور سلطنتِ روما کا اضمحلال بجد ہو گیا۔

کلیسا کے مقدس باپوں کا زمانہ

مگر چوتھی اور پانچویں صدی کی شروع کی کلیسا کا حال ہم کو بہت زیادہ معلوم ہے کیونکہ نیسیا کی کونسل کے بعد جو صدی گزری وہ کلیسا کی ادبی تاریخ میں ملکہ الزبتھ کے زمانہ کے مشابہ ہے جو انگلستان میں گزرا۔ یہ زمانہ عیسائی دینیات کے بڑے "مقدس باپوں"[1] کا زمانہ تھا جن کو تمام علمائے دین اب تک اپنے مذہب کے پیشوا اور امام سمجھتے ہیں۔ ان میں سے خاص الخاص حسب ذیل اشخاص تھے:۔

اتھانیسیس (۳۷۳ء میں مرا) وہ شخص ہے جس نے ایرین فرقہ کے خلاف کتھولک [illegible] کی بنیاد ڈالی اور جس نے اس فرقہ کے خلاف اَن تھک جنگ برپا کی۔

بسیل (۳۷۹ء میں مرا) نے راہبانہ زندگی کو ترقی دی۔

---

[1] پادریوں کو مقدس باپ کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

[illegible] ۴۲۰ء میں مرا۔

[illegible] جیروم ۴۲۰ء میں مرا اسنے کتب آسمانی کو نئی لاطینی زبان میں لکھا اور یہ مستند نسخہ [illegible]

[illegible] بڑھکر آگسٹائن (۴۳۰-۳۵۴ء) سے سنہ ۴۳۰ء تک جسکی ضخیم تحریرات نے آج تک عیسائی [illegible] کے دماغوں پر اپنا سکہ بٹھا رکھا ہے۔

چونکہ کلیسا کے مقدس باپ صرف اصول مذہب سے خاص طور پر دلچسپی رکھتے تھے اس لئے وہ کلیسا کے نظام کے بارہ میں کچھ نہیں لکھتے اور یہ اُن کی تحریر سے واضح نہیں ہوتا کہ رُوما کے اسقف کو وہ برتر اور فائق جگہ اُسوقت دی گئی تھی یا نہیں جس پر پوپ بعد ازاں قابض ہو گئے۔ باوجود اس کے آگسٹائن اپنے ایک ہمعصر روما کے اسقف کو مغربی کلیسیا کا سردار لکھتا ہے اور بہت جلد اُس کی وفات کے بعد ایک ایسا شخص روما کا پادری ہوا جس کا حوصلہ، طاقت اور ذاتی شجاعت ایسی تھی جس نے اپنے جانشینوں کو شاہانِ شاہاں بنادیا۔

لیو اعظم ۴۴۰ء سے ۴۶۱ء تک

لیو اعظم کی تخت نشینی سے پوپوں کی تاریخ ایک معنی میں گویا شروع ہوئی۔ اُس کی فرمائش پر ویلنٹینین سوئم نے جو مغربی شہنشاہ تھا ۴۴۵ء میں ایک فرمان جاری کیا جس میں روما کے اسقف کی طاقت کو سب سے برتر قرار دیا اسوجہ سے کہ وہ پطرس کا جانشین تھا جو حواریوں میں اپنے صفات کے باعث سب پر فوق رکھتا تھا اور اس وجہ سے کہ شہر روما کی عظمت بھی اس امر کی مقتضی تھی اُس نے حکم دیا کہ تمام مغرب کے اسقف جو کچھ روما کا

ویلنٹینین سوئم کا فرمان

اسقف منظور کرے اُس کو قانون سمجھیں اور اگر کوئی اسقف روما کی طلب پر حاضر ہونے سے انکار کرے تو شاہی صوبہ دار اُس کو حکم کی اطاعت کے لئے مجبور کرے۔ لیکن چالسڈن کی کونسل نے جو چھ برس بعد منعقد ہوئی نئے روما کو جو آبنائے باسفورس [illegible] قسطنطنیہ مذہبی معاملات میں قدیم روما کے برابر کر دیا جو دریائے ٹائبر پر آباد

[illegible] کو لاطینی زبان میں پاپا یعنی باپ کہتے ہیں دراصل بالکل فطری طور پر تمام اسقفوں یہاں تک کہ تمام پادریوں

تھا۔ دونوں شہروں کے اسقف تمام دیگر پادریوں [illegible]

کا فرمان مغربی یا لاطینی کلیسا میں درجہ قبولیت کو پہنچا [illegible] مشرقی [illegible]

مرکز قسطنطنیہ تھا اپنے آپ کو علیحدہ کر رہی تھی۔ اگرچہ وہ اختیارات جن کا لیو اعظم مدعی تھا [illegible]

صاف طور پر بیان نہیں کئے گئے تھے اور وہ معینت کا زیادہ ہی [illegible]

یہ اختیارات محض مشیخت مآبی کا پتہ دیتے تھے تاہم روما کے لاٹ پادری کا [illegible]

وہ سنگیں قدم تھا جس نے مغربی کلیسا کو ایک سردار کی ماتحتی میں مجتمع کر دیا [illegible]

فرائض جو ابتدائی پوپوں کو ادا کرنے پڑے

لیو اعظم کی وفات کے بعد ہی اوڈوسیر نے شہنشاہوں کے مغربی خاندان کا خاتمہ کر دیا۔ بعد ازاں تھیوڈرک اور اس کے مشرقی گاتھ اٹلی میں آباد ہوئے جن کے بعد لمبرڈ آئے۔ اِن کی مداخلت اور بھی نامناسب حال تھی۔ اس [illegible] شغب میں روما بلکہ کل اٹلی کے لوگ پوپ کو اپنا قدرتی سردار ماننے لگے۔ مشرقی شہنشاہ بہت دور رہتا تھا اور اس کے افسران نے، جو وسط اٹلی کے ایک حصے پر روما اور ریونا کے ارد گرد قابض تھے پوپ کی امداد اور مشورہ کو خوشی منظور کر لیا۔ روما میں پوپ افسران شہر کے انتخاب کی نگرانی کرتا تھا اور بیت المال کے مصرف کے متعلق ہدایتیں دیتا تھا۔ اٹلی کے مختلف حصوں میں وقتاً فوقتاً روما کی بڑی گرجا کے نام بڑی بڑی جاگیریں کر دی گئی تھیں اُن کا انتظام اور اُن کی حفاظت بھی پوپ ہی کرتا تھا وہ جرمنوں سے صلح و آشتی کی گفت و گو [illegible]

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۵) کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ بعد کے اسقفوں کے لئے غالباً چھٹی صدی عیسوی [illegible] اس کے بعد بھی دو یا تین صدیوں تک صرف روما کے اسقفوں کے لیے محدود نہیں کیا گیا تھا۔ گریگوری ہفتم نے [illegible] اعلان کیا کہ یہ لفظ صرف روما کے اسقف کے لئے استعمال کیا جائے۔ ہم آئندہ روما کے اسقف کو پوپ [illegible] اگرچہ یہ فراموش نہ کرنا چاہئے کہ اس کی سرداری کلیسائے مغرب نے کچھ صدیوں [illegible] مغربی یورپ کے تمام اسقفوں پر استعمال کیا۔ مصنف

... کو اُن حکام ... روانہ کئے جاتے تھے ہدایات بھی دیتا تھا۔

... گرے گری اعظم اُن ضعف و دمن ہدایت مقتدر سرداران کلیسا میں ... سے تھا جس نے دنیا پر ظاہر کر دیا کہ وہ اپنے منصب جلیلہ کی بدولت ... عظیم الشان کام انجام دے سکتا ہے۔ شہنشاہ نے گرے گری کو جو ایک متمول رومی ... اعظم کے معزز عہدہ پر سرفراز فرمایا تھا لیکن اُس کو یہ خوف ہوا کہ مبادا وہ اپنے ... ایامِ نفس پرستی ... متکبر اور دنیادار ہو جائے۔ اُس کی نیک دل ماں اور آگسٹائن ... کی تحریرات کے مطالعہ نے اُس کو ترغیب دی کہ وہ اپنے باپ کے انتقال کے بعد تمام مال و منال کو سات خانقاہیں بنانے میں صرف کر دے۔ اِن میں سے ایک ... نے خاص گھر میں قائم کی اور خود اُس نے وہ وہ تکالیف برداشت کیں کہ اُن کے ... سے اُس کی صحت و تندرستی پھر کبھی اصلی حالت پر نہ آئی۔ ممکن تھا کہ وہ راہبانہ زندگی کے ... میں جلد موت کا شکار ہو جاتا اگر پوپ اُس کو قسطنطنیہ کے مشکل مشن کو انجام دینے کے لئے حکم نہ دیتا۔ وہاں اُس کو نازک اور پیچیدہ گفتگوئے صلح میں اپنی بڑی قابلیت کے اظہار کا ... موقع ملا۔

... جب گرے گری ۵۹۰ء میں پوپ منتخب کیا گیا اور اپنی خانقاہ ... کے ساتھ خیرباد کہا تو قدیم روما جو سلطنت کا دارالحکومت تھا پیشتر ہی سے ... کا روما بن گیا تھا یعنی عیسائی دنیا کا دارالحکومت ہو گیا تھا۔ دیوتاؤں کے مندروں ... سے عیسائی معبدوں کے لئے سامان مہیا کر دیا تھا۔ پیٹر اور پال دونوں حواریوں ... بھی کشش کے مرکز اور مغربی یورپ کے ہر حصہ کی زیارت گاہ ہونے والے ... جس وقت گرے گری نے اپنا عہدہ اختیار کیا، اُس وقت شہر میں طاعون بکثرت پھیل ... کی پُرانی ... وضع میں اُس نے ایک مذہبی جلوس اس غرض سے ... اللہ تعالیٰ وبا کو دور فرمائے۔ اُس وقت مقرب بارگاہ فرشتہ یعنی حضرت

میکائیل ہیلیڈریئن کے مجبوب دکھائی دیتے ...

کا قہر رحمت سے مبدل ہو گیا ہے۔ میں ...

ٹراجان کے روما کی تاریخ کو ہم الوداع کہتے ہیں اور ...

تاریخ کو شروع کرتے ہیں۔

گریگری کی تحریرات | قرون وسطیٰ میں گریگری کو ایک مصنف کی حیثیت سے ...

تھی۔ وہ آگسٹائن ایمبروز اور جیروم کے ساتھ ساتھ کلیسا کے چار بڑے علما یعنی ...

شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا عہد اس کے پیشرو ...

زمانہ سے کس قدر کم شائستہ تھا۔ اس کی نہایت مشہور کتاب کا نام ڈائی لاگ ہے جو عجوبات

اور قصائص کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے یہ یقین نہیں ہوتا کہ اس کا مصنف اپنے

زمانہ کا سب سے بڑا آدمی تھا یا یہ کتاب بجز ادنیٰ آدمیوں کے لیے لکھی گئی ہے۔ گریگری

نے کتاب یادگار قیصر پر ایک شرح لکھی ہے اس میں ناظرین کو ہدایت کی ہے کہ وہ قواعد کی

غلطیاں دیکھکر متعجب نہ ہوں کیونکہ ایسے مضمون کو لکھتے وقت مصنف اس کا خیال نہیں رکھتا کہ

فاعل و مفعول اور زمانہ حال و ماضی وغیرہ بجا طور پر استعمال ہوئے ہیں یا نہیں۔

گریگری مدبر کی حیثیت سے | گریگری کے خطوط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ...

پوپ کا عہدہ جبکہ اس پر کوئی واقعی قابل آدمی ممتاز ہو کیا معنی رکھتا ہے۔ اس نے ...

لقب "خادم الخدام خدا" اختیار کر کے جس کو پوپ ابتک استعمال کرتے ہیں ...

سلہ اصل کتاب میں حضرت میکائیل کا نام ہے۔ اس جگہ مناسب نام حضرت عزرائیل کا ہے ...

اسلامیہ اور عقائد عیسوی میں فرق ہے۔ مترجم۔

سلہ یہ بڑا مقبرہ دائرہ کی شکل میں ہے جو بعد ازاں پوپوں کا خاص قلعہ ہو گیا اور ...

کو فرشتہ کا قلعہ کہنے لگے۔ مولف

[illegible] یورپ کے اطراف وجوانب تک پھیل گیا۔ اُس کے سپرد شہر روما کی حکمرانی [illegible] ایک مشرقی شہنشاہوں کا قبضہ برائے نام رہ گیا تھا اور یہ سلسلہ ۱۸۷۰ء تک اُس کے [illegible] کے زمانہ تک برابر جاری رہا۔ اُس نے لمبرڈوں کو وسط اٹلی میں داخل ہونے سے روکا [illegible] وہ لوگ زیادہ تر اسی وجہ سے اُس کو فتح نہ کر سکے کہ پوپوں نے اُس کی دلیرانہ حفاظت کی چونکہ یہ فضلت فرائض حکومت میں داخل ہیں اس لئے ان کے اختیار کرنے سے گریگری پوپوں کی دنیاوی طاقت واقتدار کا بانی کہہ سکتے ہیں۔

گریگوری کی اشاعت مذہب عیسوی

اٹلی کی حدود کے باہر گریگری مشرقی شہنشاہ اور آسٹریشیا، نیوسٹریا اور برگنڈی کے حکمرانوں سے برابر مراسلت کرتا رہتا تھا۔ وہ اپنے اقتدار کو ہر جگہ اسقف کے عہدوں پر اچھے پادریوں کے انتخاب میں استعمال کرتا تھا اور ہر جگہ وہ خانقاہوں کے مفاد کی نگرانی کرتا تھا لیکن پوپوں کی تاریخ میں اُس کی خاص اہمیت اس وجہ سے ہے کہ اُس نے مذہب عیسوی کی اشاعت کا کام کیا اور بڑی بڑی جماعتیں اس مقصد کے لئے یورپ کے اطراف وجوانب میں روانہ کیں جن کے ذریعہ سے بڑے ممالک جو ایک دن انگلستان، فرانس اور جرمنی ہونے والے تھے رومن کلیسا اور اُس کے افسر اعلیٰ پوپ کی ماتحتی میں آگئے۔

گریگری جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ایک پُرجوش راہب تھا اور اُس نے کافروں کو عیسائی بنانے کے کام میں قدرتاً راہبوں پر ہی زیادہ تر اعتماد کیا۔ لہذا قبل اس کے کہ ہم اُس کی اشاعت مذہب کی وسعت پر نظر ڈالیں ہم کو راہبوں کی اصلیت اور اُن کے طرز عمل کو دیکھنا چاہیئے جو قرون وسطیٰ میں بہت بڑی چیز تھے۔

باب پنجم

راہب اور جرمنوں کا مذہب عیسوی قبول کرنا

ایک فرقہ کی حیثیت سے راہبوں کی اہمیت

راہبوں کا جو اقتدار صدیوں تک یورپ میں رہا اُن کی وسعت [illegible] ضرورت سے زیادہ اندازہ کرنا دشوار ہے۔ فرقہ ہائے بینی ڈکٹین، فرانسِس کنس، ڈومی نی کنس اور جیسوائٹ کے مختصر حالات میں بہت سے گرامی اشخاص کے نام نظر آتے ہیں۔ نہایت ممتاز فلسفی، سائنس داں، مورّخ، صناع، مشہور [illegible] کے زمرہ میں پائے جاتے ہیں۔ اُن اشخاص میں سے جن کے کارناموں کا ذکر ہم آئندہ [illegible] اجرام بیڈ، بونی فیس، ایبی لارڈ، تھامس ایکی ناس، راجر بیکن، [illegible] ایریس مس ـــــ یہ سب اور بہت سے دیگر اشخاص جو انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں [illegible] اور پیشرو رہے ہیں راہب تھے۔

رہبانیت بہت سے مختلف فرقوں کو پسند خاطر ہوئی

چونکہ رہبانیت لوگوں کے مختلف فرقوں کو پسند [illegible] اُس کی طاقت روز بروز افزوں ہوتی گئی۔ [illegible] ہونے لگی کیونکہ وحشیوں کے متواتر حملوں نے بدامنی کا بازار گرم [illegible] مذہبی لوگوں کی جائے پناہ بن گئی بلکہ اُن لوگوں کے لئے بھی جو [illegible] اور جو ایک سپاہی کی زندگی کو ناپسند کرتے تھے اور اُن خطرات اور اُس زمانہ کی [illegible] کا مقابلہ کرنے سے گھبراتے تھے محفوظ مقام بن گئی۔ راہبانہ زندگی [illegible] بھی تھی۔ وحشی اور غیر محتاط جنگجو اشخاص بھی اُن لوگوں کو لوٹنے یا اُن کی [illegible]

ہیں کہ ان کی بنا اتفاق پر ہے جو قدرت کی خاص رحمت ہے۔ خانقاہیں رہبانیت کی ایک طرح کا ... اور فقیروں کا ملجا و ماویٰ ہو گئیں اور اُن کی بدولت کاہلوں کو معاش کے لیے محنت سے نجات مل گئی ورنہ ان کو اپنی معاش حاصل کرنی پڑتی۔ لہذا خانقاہوں کی بہت سی تحریکات تھیں جن کی وجہ سے خانقاہیں پر ہو گئیں۔ بادشاہوں اور امرار نے اپنی روح کی بہبودی کے لیے خانقاہیں بنانے کے واسطے خوشی اور رضامندی سے جاگیریں وقف کر دیں اور کثرت سے پہاڑوں اور جنگلوں میں ایسے دور دراز مقامات ہو گئے جو گوشہ نشینوں اور عزلت پسندوں کو اپنی طرف کھینچتے تھے۔

رہبانیت کے قسم کی نوعیت

اول اول بڑے پیمانہ پر چوتھی صدی میں راہبانہ جماعتیں مصر میں قائم ہوئیں۔ ادھر جرمن اپنی پہلی بڑی فتح ایڈریانوپل پر حاصل کر رہے تھے ادھر سینٹ جیروم راہبانہ عیسائی زندگی کے فوائد ظاہر کرنے میں مصروف تھا جو مغرب میں ایک نئی چیز تھی۔ چھٹی صدی میں اس قدر کثرت سے خانقاہیں مغربی یورپ میں ہو گئیں کہ ان کثیر التعداد جماعتوں کے لیے خاص قواعد ترتیب دینے لازمی ہو گئے جو دنیا کے معمولی طریقوں سے کنارہ کشی اور خاص قسم کی زندگی بسر کرنا چاہتی تھیں۔ خانقاہوں کے وہ قواعد جو مشرق میں مستعمل تھے بیکار تھے کیونکہ مغرب کی آب و ہوا اور لاطینی لوگوں کا مزاج مشرق کے لوگوں سے بالکل مختلف تھا۔ پس سینٹ بینی ڈکٹ نے ۵۲۶ء کے قریب ایک قسم کا نظام مانٹی کیسی نو کی خانقاہ کے لیے ترتیب دیا جو جنوبی اطالیہ میں تھی اور جس کا وہ افسر اعلیٰ تھا۔ یہ نظام کچھ دور اندیشانہ تھا اور راہبانہ زندگی کی جملہ ضروریات کو کافی تھا کہ دوسری خانقاہوں نے بھی بہت جلد اس کو اختیار کر لیا اور رفتہ رفتہ ایک قانون ہو گیا جس کے مطابق تمام مغربی راہب اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔

قانون بینی ڈکٹ

سینٹ بینی ڈکٹ کا قانون اتنا ہی مشہور اور اہم ہے جتنا کسی سلطنت کا ہو گا۔ یہ قانون مفید اور فطری ہے۔ اس قانون میں یہ درج ہے کہ ہر شخص راہبانہ

زندگی کے لئے موزوں نہیں ہے پس جو شخص خانقاہ میں داخل [illegible]
امیدواری کرنی چاہیئے قبل اس کے کہ وہ مقدس امر ناقابل بازگشت [illegible]
بھائی ملکر ایک شخص کو اپنا سردار منتخب کریں گے اور جو ایبٹ کے نام سے [illegible]
اطاعت ہر شخص کو بے چون وچرا ہر معاملہ میں کرنی چاہیئے بشرطیکہ اُس کے عمل [illegible]
داخل نہ ہو۔ نماز اور عبادت کے ساتھ ساتھ راہبوں کو محنت اور مشقت کے کام بھی کرنے
چاہئیں اور زمین میں کاشت کرنی چاہیئے۔ اُن کو درس و تدریس میں بھی حصہ لینا چاہیئے [illegible]
لوگ محنت کا کام نہیں کرسکتے تھے اُن کو ہلکا کام مثلاً کتابوں کا نقل کرنا وغیرہ دیا جاتا [illegible]
راہب کو اجازت نہ تھی کہ وہ کسی چیز کو اپنی ملکیت کہہ سکے۔ وہ دائمی افلاس اور بے [illegible]
کا عہد کرتا تھا اور جس چیز کو وہ استعمال کرتا تھا خانقاہ کی ملکیت سمجھی جاتی تھی۔ افلاس و اطاعت
کے عہد و پیمان کے ساتھ ساتھ وہ پارسائی کا بھی عہد کرتا تھا جس سے وہ پابند ہو جاتا تھا کہ وہ
کبھی شادی نہ کرے گا۔ کیونکہ نہ صرف اسوجہ سے کہ تجرد کی زندگی قابل سے مقدس سمجھی جاتی
تھی بلکہ راہبانہ زندگی کا نظام و ترتیب بھی فی الحقیقت ناممکن ہوجاتا اگر راہب تجرد کی زندگی نہ
بسر کرتے۔ ان ممنوعات کے علاوہ راہبوں کو فرزانہ اور فطری زندگی بسر کرنے کا حکم تھا اور
اپنے جسموں کو بیجا استعمال کرنے یا اپنی طاقت کو اپنی ارواح کے مفروضہ فوائد کے لئے کثرت
سے روزہ رکھکر قربان کرنے کی اجازت نہ تھی۔ یہ دوراندیشانہ قواعد رہبانیت کی زیادتی
کے خلاف مدوّن کیئے گئے تھے جکی بکثرت مثالیں مشرق میں موجود تھیں۔

راہب کتابوں کی نقل کرتے ہیں اور اس طرح لاطینی مصنفین کی کتابیں قائم رہتی ہیں

یورپ پر بینی ڈکٹین راہبوں کا اثر بے اندازہ ہے۔ اُن میں
سے چوبیس[24] پوپ اور چیالیس[46] سو اسقف اور [illegible]
سے کم منتخب نہیں ہوئے اور ان میں سے [illegible]
مصنف ہوئے ہیں جن میں سے بعض بہت ممتاز ہیں۔ اُن کی [illegible]
اور لکھنے کے لئے آرام و سکون میسر ہوجاتا تھا اگرچہ اُس [illegible]

...کیا جاتا ہے کتابوں کی نقل کرنا راہبوں کا خاص کام تھا۔ بلاشبہ وہ اپنے کام کو ...بے جان ...کرتے تھے جو کم دلچسپی اور نافہمی کی وجہ سے ہوتی تھی۔ لیکن قلمی نسخوں کے عظیم ...نقصانات ...جو کتب خانوں کی تباہی اور مالکان کتب کی انفرادی عدم توجہی سے واقع ہوا یہ ...ضروری تھا کہ کتابوں کی نئی نقلیں کرائی جائیں۔ غلط اور نامکمل نقلیں بھی نہ ہونے سے بہتر ...انہیں راہبوں کی بدولت لاطینی علم ادب کا بڑا حصہ اب تک باقی ہے جو ان کے ...ناہموار ...شکستہ حالت میں ہم تک پہنچتا۔

یورپ کی مادی ترقی میں راہبوں نے مدد دی

راہبوں نے جسمانی محنت و مشقت کو جسکو وہ نجات کا ایک بڑا ذریعہ خیال کرتے تھے اُس بدنامی سے نکالنے میں مدد دی جسکی وہ پہلے زمانہ میں غلامی کی وجہ سے شکار ہو گئی تھی۔ انہوں نے اپنی خانقاہوں کے اردگرد عمدگی کے ساتھ کاشت کرنے کی مثال قائم کی اور اس طریقہ سے انہوں نے اُن ملکوں میں جہاں وہ آباد تھے کاشتکاری کے بہتر طریقے رائج کر دیئے۔ انہوں نے مسافروں کی ایسے زمانہ میں مہمان نوازی کی جب مسافر خانے اور سرائیں نہ تھیں اور اس طریقہ سے یورپ کے مختلف حصوں کے باہمی ارتباط کو ترقی دی۔

باقاعدہ اور دنیاوی پادریوں کی جماعت

مینی ڈکٹن راہب اور مابعد دیگر راہب، پوپ کی طاقت کے جوشیلے اور وفادار معاون تھے۔ رومن کلیسا نے جو زیادہ تر انہیں کی امداد سے قائم تھی اُن کی اس اعانت کی قدر کی جو اُسے دیکھے۔ اور اُن کو بھی وہ حقوق عطا کر دیئے جو پادریوں کو حاصل تھے۔ درحقیقت راہب، پادری شمار ہونے لگے اور "باقاعدہ" پادری کہلائے جانے لگے کیونکہ وہ ایک ضابطہ کے موافق زندگی بسر کرتے تھے اور نیز اُن کو دنیاوی پادریوں سے ممیز کرنے کے لئے بھی اس نام سے پکارنے لگے کیونکہ آخرالذکر دنیاوی زندگی بسر کرتے تھے اور کوئی ...عہد و پیمان نہیں کرتے تھے۔

راہب بلحاظ دنیاوی پابندی ایک مسئلہ کی ...کرتے ہیں

کلیسا جو اپنی رعایا پر اُسی وسیع اقتدار کو قائم رکھنے کی ہمیشہ متمنی تھی

جو سلطنت روما کو میسر تھا اور جس کی طاقت اس کے مذہبی [illegible]
سے جنکو مختلف خدمات ادا کرنی پڑتی تھیں، اور لوگوں سے [illegible]
یہ توقع کر سکتی تھی کہ وہ عیسوی عرفان کا نمونہ پیش کر سکیں جو اُس وقت علی زندگی کی [illegible]
خیال کیا جاتا تھا۔ دنیادار پادری کلیسا کی رسومات ادا کرتے تھے اُس کا انتظام کرتے [illegible]
کی جائداد کی حفاظت کرتے تھے اور "با قاعدہ پادری" ذاتی پاکیزگی اور ایثار نفس کی [illegible]
اپنی مثال سے پیش کرتے تھے۔ راہبانہ زندگی گویا ایک قسم کی مشنری تھی جو کلیسا کے پاس [illegible]
تھی اور ہمیشہ اُس کو اِس بات سے آگاہ کرتی رہتی تھی کہ عیسائی زندگی کو محض رسوم ادا کرنے [illegible]
نجات سمجھکر خراب نہ کیا جائے۔ یہ ذاتی ذمہ داری اور روحانی ترقی کا سبق دیتی تھی جس پر پروٹسٹنٹ
مذہب بہت زور دیتا ہے۔

راہب مشنریوں کی حیثیت میں

راہبوں کی پہلی بڑی خدمت اُن کا مذہب عیسوی کی اشاعت کرنا تھا۔ اِسی اشاعتِ مذہب کی بدولت رومن کلیسا کی آیندہ طاقت میں ترقی ہوئی کیونکہ راہبوں نے غیر عیسائی جرمنوں کو نہ صرف عیسائی بنایا بلکہ اُن کو پوپ کی وفادار رعایا بنا دیا۔ سب سے پہلے جن لوگوں نے اِس طرف توجہ کی وہ کافر جرمن تھے جنھوں نے ایک مرتبہ عیسائی برطانیہ کو فتح کیا تھا

ابتدائی اہل برطانیہ

وہ جزائر جو اب سلطنت برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ کے نام سے مشہور ہیں سن عیسوی کے شروع ہونے کے وقت کیلٹک فرقہ کے لوگوں سے آباد تھے جن کے رواج اور مذہب کا حال ہم کو کچھ معلوم نہیں ہے۔ جولیس سیزر نے ان جزائر کو فتح کرنا شروع کیا (۵۵ قبل سنہ عیسوی) لیکن رومی اپنی طاقت اُس دیوار کے اُدھر قائم کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہوئے [illegible] انہوں نے دریائے کلائڈ اور دریائے فرتھ آف فورتھ کے مابین شمالی جنگی کیلٹک قوموں کو [illegible] رکھنے کے لئے تعمیر کی تھی۔ دیوار کے جانب جنوب بھی ملک نے کامل طور پر [illegible] کو اختیار نہیں کیا تھا اور ویلز میں آج تک کیلٹک زبان بولی جاتی ہے۔

سیکسنس اور اینگلس برطانیہ کو فتح کرتے ہیں

پانچویں صدی کے شروع میں [illegible]

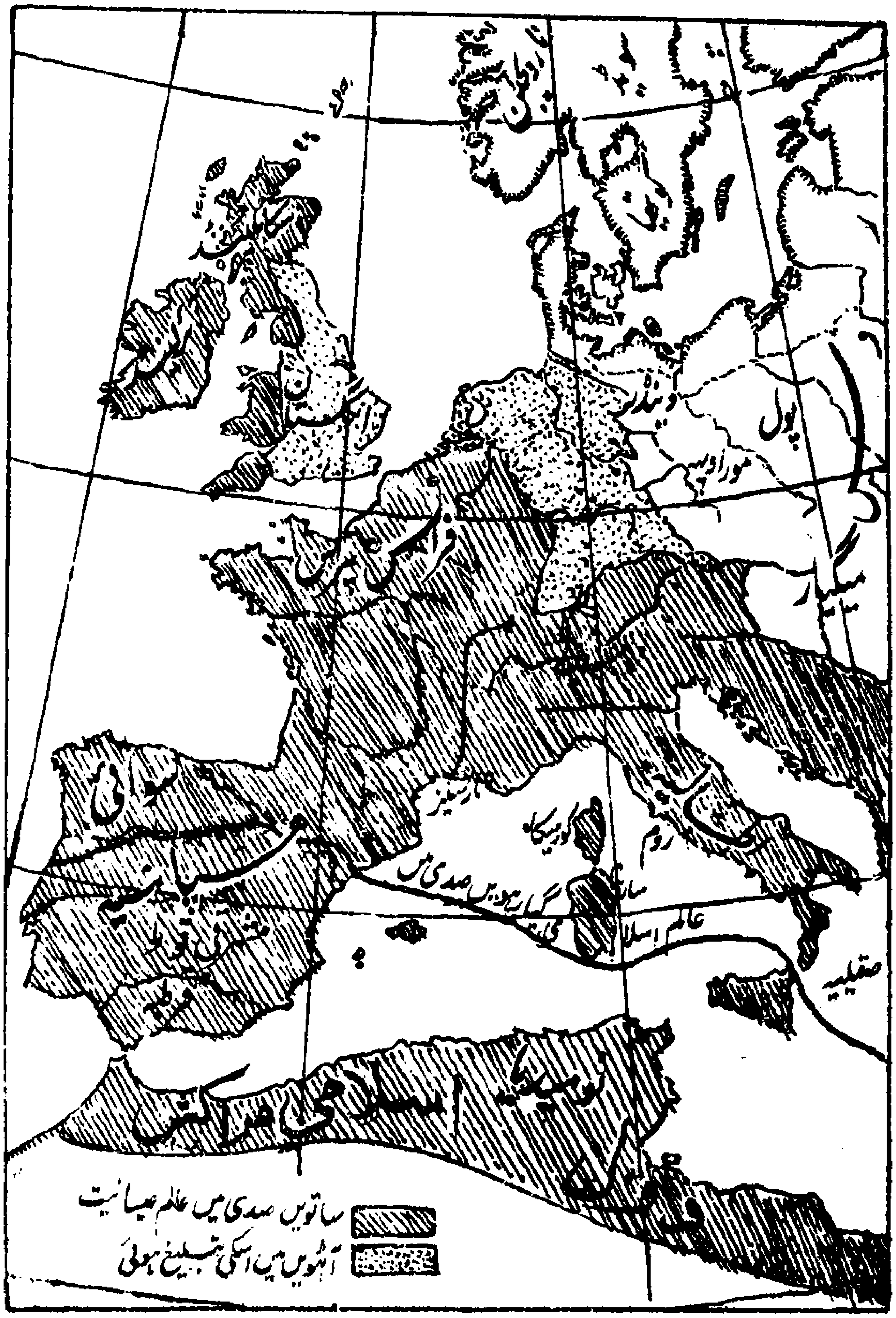
فرانس
ہسپانیہ
انگلستان
روم
کورسیکا
صقلیہ
پول
موراویہ
مارسیلز
گیارہویں صدی میں
عالم اسلام
ساتویں صدی میں عالم عیسائیت
آٹھویں میں اسکی تبلیغ ہوئی

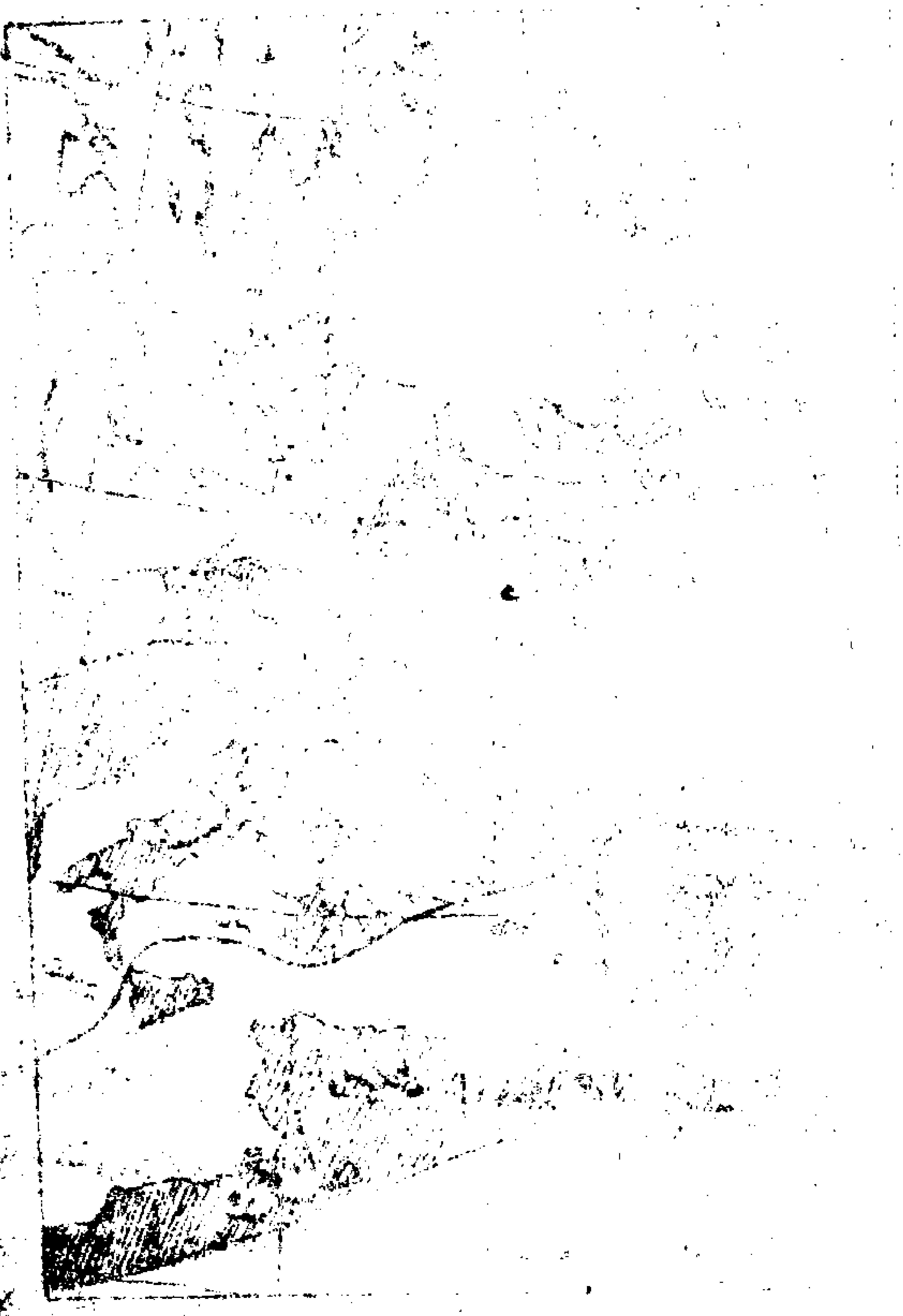

...رومی افواج کو برطانیہ سے براعظم پر اپنی حدود کی حفاظت کے لئے واپس بلالے۔ اس
...کو جرمنوں سے رفتہ رفتہ فتح ہونے کے لئے خالی کر دیا گیا خصوصاً سیکسنوں اور اینگلس
...جو جزیرہ نما شمالی میں ہو کر ڈنمارک کے جنوبی علاقہ سے آئے تھے۔ تقریباً تمام تحریرات جن سے پتہ چلتا
...رومیوں کی روانگی کے بعد دو صدیوں تک کیا کچھ گزرا غائب و معدوم ہو گئی ہیں۔ انگلستان کے
...اصلی کیلٹک باشندوں کی قسمت کا حال کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ یہ بعید از قیاس ہے کہ وہ سب کے سب
...جیسا کہ پیشتر خیال کیا جاتا تھا تہ تیغ کر دئے گئے یا اُن کو ویلز کے کوہی اضلاع کی جانب نکال دیا گیا۔
اغلب یہ ہے کہ وہ حاوی جرمنوں کے ساتھ ملکر رفتہ رفتہ انہیں میں مدغم ہو گئے اور ایک قوم بن گئے۔
سیکسن اور اینگل کے سرداروں نے چھوٹی چھوٹی سلطنتیں قائم کر لیں جن کی تعداد گرے گری اعظم
کے پوپ ہونے کے وقت سات یا آٹھ تھی۔

برطانیہ کا مذہب عیسوی قبول کرنا

گرے گری جبکہ وہ ابھی تک محض ایک راہب تھا بعض اینگلس کی خوبصورتی
سے جنکو اُس نے ایک دن روما کے غلام بازار میں دیکھا تھا متحیر ہوا۔ جب
اُسے معلوم ہوا کہ وہ کون ہیں تو اُسے افسوس ہوا کہ ایسے خوبصورت انسان ابتک شہزادۂ ظلمت
کی رعایا ہوں اور اگر اُس کو اجازت ملجاتی تو وہ خود ایک مشنری کی حیثیت سے اُن کی قوم کے پاس
جاتا۔ چنانچہ پوپ ہونے پر اُس نے چالیس راہب انگلستان کو اُن خانقاہوں میں سے ایک سے
جنکو اُس نے قائم کیا تھا ایک راہب آگسٹائن نامی کی ماتحتی میں روانہ کئے اور اُس کو انگلستان
کے لاٹ پادری کا خطاب پیشگی دیدیا۔ کینٹ کے کافر بادشاہ کی ملکہ جس کے ملک میں راہب خوف
و دہشت کے ساتھ اُترے (۵۹۷ء) عیسائن تھی اور جو ایک فرینک بادشاہ کی لڑکی تھی۔ اُس
کے اثر کی وجہ سے راہبوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا گیا اور کینٹربری کی ایک پُرانی گرجا اُن کے
حوالے کر دی گئی جو جرمنوں کے حملوں سے قبل رومیوں کے زمانہ میں تعمیر ہوئی تھی۔ یہاں انہوں
نے ایک خانقاہ بنائی اور اس مرکز سے پہلے کینٹ کو اور بعد ازاں تمام جزیرہ کو رفتہ رفتہ عیسائی
کیا۔ کینٹربری ہمیشہ سے اپنی ابتدائی فوقیت کو لئے ہوئے ہے اور اب بھی انگلستان کا مذہبی

دارالخلافت سمجھا جاتا ہے۔

آئرلینڈ کے راہب مگر صرف آگسٹائن اور اُس کے راہب ہی خدا پرست نہ تھے [illegible]
برطانیہ جبکہ ایک رومی صوبہ تھا عیسائی مذہب قبول کر چکا تھا اور بعض [illegible]
(جو ۴۶۹ء کے قریب فوت ہوا) کی ماتحتی میں آئرلینڈ کا سفر اختیار کیا تھا اور وہاں مذہب
کا مرکز قائم کر لیا تھا۔ جب جرمنوں نے برطانیہ پر قبضہ کر لیا اور اُس کو [illegible] تو آئرلینڈ
کے راہب اور پادری اس قدر دور تھے کہ وحشی اُن کو نہیں ستا سکے۔ وہ رومی کلیسا کی [illegible]
کو مطلق نہیں جانتے تھے پس وہ بعض صورتوں میں اُس کے رواجات سے الگ ہو گئے [illegible]
خوشی رومن کلیسا کے خلاف اور تاریخ پر کرتے تھے اور سر منڈانے کا مختلف طریقہ استعمال کرتے تھے
اس آئرلینڈ کی کلیسا کے مبلغین برطانیہ کے شمالی علاقوں کو عیسائی بنانے میں مصروف تھے اور رومی
عیسائی آگسٹائن کی زیر نگرانی اپنا کام جزیرہ کے جنوبی حصہ میں کر رہے تھے۔

رومی کلیسا اور آئرلینڈ کے راہبوں کے مابین نزاع ان دونوں فرقوں میں مقابلہ ہونا یقینی تھا۔ آئرلینڈ کے پادری
اگرچہ وہ پوپ کا بڑا احترام کرتے تھے اور بقیہ عیسائی کلیسا سے اپنے
آپ کو علیحدہ کرنا نہیں چاہتے تھے لیکن اپنے خاص رسوم کو بھی ترک کرنے اور روما کے منظور شدہ
رسوم کو اختیار کرنے پر رضامند نہ تھے۔ نہ وہ کینٹربری کے لاٹ پادری کو اپنا سردار ماننے کے لئے
تیار تھے جس کو پوپ نے برطانیہ کی کلیسا کا سردار بنا دیا تھا۔ اور پوپ ان علیحدہ شدہ
عیسائیوں کو اپنے بڑے نظام کا جس کا وہ اپنے آپ کو سردار رکھتا تھا جزو بنانا بہت ضروری
سمجھتا تھا۔ کسی ایک فریق نے بھی دوسرے کے حالات ملحوظ نہ رکھیں اور دونوں میں
ہر ایک اپنے اپنے رستہ پر چلتا رہا اور ایک دوسرے سے نہایت دشمنی رکھتا رہا۔

رومی کلیسا کی فتح آخر کار رومی کلیسا کو فتح ہوئی جیسا کہ آئندہ تمام حالات [illegible]
رہیں بسنہ ۶۶۴ء میں نارتھمبریا کے بادشاہ کے اثر سے جو پوپ سے [illegible]
خالف تھا رومن کیتھولک طرز کی عبادت وہٹبی کی مجلس میں تسلیم کی گئی [illegible]

[illegible] کے ساتھ آئرلینڈ کو واپس چلا گیا۔

[illegible] ایک بادشاہ نے وھٹ بی کی کونسل کے افتتاح پر کہا کہ "یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں وہ طریقہ عبادت بھی ایک ہی رکھیں اور ایک دوسرے سے [illegible] کی خوشی منانے کے طریقوں میں مختلف نہ ہوں کیونکہ ہم سب اُسی آسمانی بادشاہت کے [illegible] ہیں"۔ یہ بات کہ یورپ کا ایک دور دراز جزیرہ اُن رسومات سے علیحدہ اپنی روایات [illegible] کے جو تمام عیسائی دنیا کے معمول ہیں اُس کو نہایت ہٹ دھرمی معلوم ہوئی۔ کلیسا کی ضروری [illegible] یہی اعتقاد رکھنا اُس کی طاقت کے رازوں میں سے ایک ہے۔ پس انگلستان [illegible] روز افزوں مملکت کا جزو بن گیا جو رومن کیتھولک کے زیر اقتدار تھی اور سولھویں صدی کے ابتدائی حصہ تک جبکہ ہینری ہشتم نے بغاوت اختیار کی پوپ کا وفادار رہا جیسا کہ کوئی دیگر کیتھولک ملک رہا۔

انگلستان میں ابتدائی شائستگی	برطانیہ عظمیٰ میں مخالف کلیساؤں کے اتحاد نے روما اور اُس کے ادب و فنون اور شائستگی کے لئے عام ذوق و شوق پیدا کر دیا۔ لنڈس فارن،

دیر ماؤتھ اور انگلستان کی دیگر خانقاہیں علوم کے مرکز بن گئیں جن کا جواب غالباً باقی ماندہ یورپ میں نہ تھا۔ روما سے مسلسل اخلاص و ارتباط قائم رکھا گیا۔ معمار اور شیشہ گر مینل کے اُس جانب بلائے گئے تاکہ برطانیہ کی لکڑی کی گرجاؤں کو رومیوں کے طرز پر پتھر کی عمارات بنا دیں۔ [illegible] پادریوں کو لاطینی اور بعض اوقات یونانی زبانوں کی تعلیم دی جاتی تھی۔ قدیم زبانوں کی [illegible] کی نقول براعظم سے منگائی جاتی تھیں اور ان کی بہت سی نقلیں کی جاتی تھیں۔ ساتویں اور [illegible] آٹھویں صدی کا نہایت ممتاز عالم انگلستان کا راہب بیڈ تھا (جس کو اکثر قابل احترام بیڈ [illegible] ہیں ۶۷۳ء سے ۷۳۵ء تک) جس کی قابل تعریف کتاب "انگلستان میں کلیسا کی تاریخ" [illegible] اس زمانہ کے بارہ میں ہماری زیادہ تر معلومات اخذ کی گئی ہیں۔

[illegible] براعظم یورپ پر	مبلغین مینل کے اس طرف انگلستان سے کلیسا کا جوش و خروش

اپنے ساتھ لائے ۔ کلووس اور اُس کی کل سپاہ کے عیسائی ہو جانے کے بعد [illegible]
جانب شمال رہتے تھے بہت ہی نامکمل طریقہ پر عیسائی ہوئے تھے۔ کچھ [illegible]
سے چند سال قبل سینٹ کولمبن جو آئرلینڈ کے مبلغین میں سے تھا [illegible]
میں آیا ۔ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ خانقاہیں قائم کرتا ہوا چلا گیا اور لوگوں میں اُس کا [illegible]
احترام اُس کے سخت ایثار نفس اور اُن کرامات سے جو اُس نے دکھلائیں ہو گیا ۔ وہ [illegible]
کے علاقہ ایلپنی تک جو جھیل کان سٹینس کے اردگرد ہے پہنچ گیا۔ جب اُن کے کافر باشندوں نے [illegible]
اپنے علاقہ سے باہر نکال دیا تو اُس نے اپنی توجہ شمالی اٹلی کے لمبرڈوں کی طرف منعطف کی جہاں [illegible]
میں مرگیا۔ سینٹ گال جو اُس کے تابعین میں سے تھا جھیل کان سٹینس کے قریب رہتا تھا۔
اُس نے اس قدر شاگرد اور ہمراہی اپنے گرویدہ کر لئے کہ اُن سے ایک بڑی خانقاہ قائم ہو گئی جس کا
نام اُس کے نام پر رکھا گیا اور جو وسط یورپ میں نہایت مشہور خانقاہوں میں شمار ہونے لگی۔ آئرلینڈ
کے دیگر مبلغ تھیورنجیا اور ریوریا کے جنگلوں تک پہنچ گئے لیکن جرمن کلیسا کا اصل بانی
ایک انگریز مبلغ تھا۔

سینٹ بونی فیس جرمنوں کا حواری

۷۱۸ء میں سینٹ کولمبن کی وفات کے سو برس بعد سینٹ بونی فیس
ایک انگریز راہب کو پوپ نے جرمنوں کے حواری کی حیثیت سے بھیجا۔
چار برس کے بعد جو اُس نے اپنی آیندہ کوششوں کے میدان کی جانچ پڑتال میں صرف کئے [illegible]
روما کو واپس آیا اور وہاں مبلغین کا لاٹ پادری بنایا گیا۔ اُس نے پوپ کی اطاعت کی قسم [illegible]
جیسی قسم کھانے کے روما کے قرب وجوار کے پادری عادی تھے۔ واقعی پوپ کی کامل اطاعت
بونی فیس کے مذہب کا ایک جزو تھی اور رومی کلیسائی برتری کو ترقی دینے میں اُس نے ایک
طاقتور ایجنٹ کا کام دیا۔

چارلس مارٹل طاقتور فرینک خواجہ سرا کی زیر حفاظت بونی فیس نے اپنا تبلیغ [illegible]
اس قدر سرگرمی کے ساتھ انجام دیا کہ وہ تمام عیسائی فرقوں کو [illegible]

... پوپ کے قبضۂ اقتدار میں سے آیا اور اُن دور دراز جرمن فرقوں کو بھی جو ابتک قدیم ... کے عقائد رکھتے تھے عیسائی بنا لیا - اُس کے سرگرم طریقوں کا اظہار اِس قصہ سے ... ہوتا ہے کہ اُس نے اوڈن کے متبرک شاہ بلوط کو جو بمقام فرٹ زلر ہسی کے صوبہ میں تھا جڑ سے کاٹ ڈالا اور اُس کی لکڑی کو ایک گرجا بنانے میں صرف کیا جس کے نواح میں ایک خانقاہ جلد آباد ہو گئی۔ ۷۳۲ء میں بونی فیس ، مے نیس کے لاٹ پادری کے عہدہ پر ممتاز کیا گیا اور اُس نے نو عیسائی شدہ علاقہ میں سالزبرگ ، ریجنس برگ ، وورزبرگ ، ارفرٹ اور دیگر مقامات میں جرمن گرجائیں قائم کیں۔ اِس سے ہم اُس کی محنتوں کی وسعت کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔

> بونی فیس گال میں کلیسا کی اصلاح کرتا ہے اور اسکو پوپ کے زیر فرمان بناتا ہے

جرمن کلیسا کے نظام و ترکیب کے بعد اُس نے اپنی توجہ پوپ کی عین رضامندی کے ساتھ اور فرنیک فرمانرواؤں کی اعانت سے گال میں کلیسا کی عام اصلاح کی طرف مبذول کی۔ یہاں پادریوں کی جماعت نہایت بدوضع ہو گئی تھی اور گرجائیں اور خانقاہیں اُس زمانہ کی لگاتار بدامنی کے باعث اپنے مال و منال سے محروم ہو گئی تھیں۔ چارلس مارٹل کی امداد سے بونی فیس صورت معاملات کو بہتر کرنے میں کامیاب ہوا اور اُس کی کوششوں کی بدولت گال کی محترم کلیسا جو تقریباً اُسی قدر قدیم تھی جس قدر کہ خود روما کی کلیسا تھی پوپ کے زیر فرمان آ گئی۔ ۷۴۳ء میں گال کے مجتمع اسقفوں نے مذہب کی کیتھولک یکجہتی کو برقرار رکھنے اور سینٹ پیٹر کے پادری یعنی پوپ کے احکام پر سختی سے عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو پابند بنا لیا تاکہ وہ بھی پیٹر کے گلہ میں شامل ہو سکیں۔

باب ششم

چارلس مارٹل اور پپین

چارلس مارٹل، فرینک خواجہ سرا ۷۱۴ء سے ۷۴۱ء تک

جب پوپ مغربی کلیسا کا مسلمہ سربراہ بن رہا تھا تو فرینک سلطنتیں [illegible] یکے بعد دیگرے دو بڑے مدبروں چارلس مارٹل اور اس کے بیٹے پپن مختصر کے زیر فرمان آگئیں جنہوں نے شارلمین کی وسیع سلطنت کی بنیاد رکھی۔

ابتدائی قرونِ وسطیٰ میں کسی سلطنت کو متحد رکھنے کی دشواریاں

وہ مشکلات جن سے چارلس مارٹل کو سابقہ پڑا زیادہ تر اسی قسم کی تھیں جن سے آیندہ صدیوں تک مغربی یورپ کے بادشاہوں کو واسطہ رہا۔ سب سے اہم کام قرونِ وسطیٰ کے فرمانروا کا یہ تھا کہ وہ اپنی طاقت کا احساس اپنی تمام مملکت میں با اثر [illegible] سے متمول اور حریص افسروں، اسقفوں اور پادریوں کے جو بادشاہ کی تمام کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کے شایق رہتے تھے تاکہ اپنے آپ کو عملی طور پر اپنے اپنے علاقوں میں [illegible] فائق بنادیں قائم رکھ سکے۔

امرا اور امیر الامرا کی اصلیت

سرکاری افسروں کے دو فرقے جن کا ذکر اکثر ہوتا ہے امرا اور امیر الامرا تھے۔ ایک امیر یا کاؤنٹ عام طور پر اپنے ضلع میں جو تقسیم سلطنت [illegible] کی برابر تھا بادشاہ کا قائم مقام ہوتا تھا۔ امیروں کی ایک خاص تعداد پر بادشاہ ایک [illegible] امیر الامرا کو افسر مقرر کردیتا تھا۔ یہ دونوں خطاب جرمنوں نے رومی افسران سے [illegible] اگرچہ بادشاہ ان افسروں کو مقرر کرتا تھا اور جب چاہے اُنکو برطرف کرسکتا تھا لیکن ان کا [illegible] تھا کہ وہ اپنے اپنے عہدوں پر زندگی بھر مامور رہیں۔

چارلس کو اپنی دُھن ہر بویریا اور ایلمینیہ سکسنی کے ڈیوکوں سے نبرد آزما دیکھتے ہیں جن میں سے ہر ایک اپنے علاقہ میں جس پر وہ بادشاہ کی طرف سے حکومت کرنے کے لیے مامور تھا ایک علیحدہ اور خود مختار اپنے تئیں وطن بنانے کی کوشش کرتا تھا۔ ان باغی عامدین کے خلاف متواتر جنگ و جدل کے بعد تمام بیرونی اضلاع کو جو اپنا تعلق فرینک سلطنت سے قطع کرنے یا فراموش کرنے پر مائل تھے دبا رکھنے میں چارلس کامیاب ہوا۔

چارلس مارٹل کے لاٹ پادری۔ خواجہ سرا کے لیے لاٹ پادری بھی قریب قریب اتنے ہی تکلیف دہ تاج ہوئے تھے کہ ڈیوک اور بعد ازاں کاؤنٹ۔ یہ سچ ہے کہ لاٹ پادریوں کی نامزدگی چارلس نے اپنے اختیار میں رکھی اور پادریوں کی جماعت اور گرجا کے لوگوں کو اپنا سردار منتخب کرنے کا حق دینے سے انکار کر دیا حالانکہ کلیسا کے قواعد میں یہ مندرج تھا۔ لیکن جب اسقف کلیسا کی جاگیروں پر قابض ہو جاتا تھا اور اپنے وسیع اختیارات اور اقتدار کو کام میں لاتا تھا تو اُسے اکثر یہ ترغیب ہوتی تھی خصوصاً جبکہ وہ امرا کے فرقہ میں سے ہوتا تھا کہ وہ اپنے جلیل القدر عہدہ کے حقوق سے فائدہ اٹھا کر کلی طور پر اپنی جدا گانہ آزاد ریاست قائم کر لے۔ یہی حال طاقتور خانقاہوں کے مہتمموں کا بھی تھا۔ چارلس نے اِن خطرناک اسقفوں اور پادریوں کو قاطبتہً معزول کر دیا۔ اُس نے اُن کی جگہ اپنے دوستوں کو مقرر کر دیا اور آئینِ کلیسا کا قطعاً خیال نہ کیا۔ مثلاً اُس نے اپنے برادر زادہ کو پیرس، رون اور بیو کی گرجاؤں کے علاوہ دو خانقاہیں بھی دیدیں۔ تاہم یہ نئے پادری بھی پرانے پادریوں سے کچھ بہتر ثابت نہ ہوئے کیونکہ اپنی پادریانہ وضع کے باوجود آخرکار وہ غیر پادری ہی تھے جنہوں نے اپنے معمولی طریقہ پر جنگ و جدال اور شکار کو برقرار رکھا۔

چارلس کے کارناموں میں نہایت مشہور اُس کی وہ فیصلہ کن شکست تھی جو اُس نے مسلمانوں کے مقدمتہ الجیش کو دی۔ یہ لوگ اسپین سے گال میں پیشقدمی کرتے چلے جاتے تھے۔ لیکن اِس کے بیان میں کچھ لکھنے سے پیشتر ہمیں حملہ آوران اور اُن کے مذہب کا کچھ مختصر حال معلوم ہونا چاہیئے مسلمانوں کا ذکر جیسا کہ حضرت محمدؐ کے تابعین عام طور پر کہلائے جاتے ہیں ہماری مغربی

تاریخ میں خصوصاً صلیبی جنگوں کے دوران میں آپ کے [illegible]

حضرت محمد صلعم
۵۷۰ء سے ۶۳۲ء تک

جب گریگری اعظم روما میں انتقال کر رہا تھا اور پاپائے [illegible] درتیہ میں روحانی اور دنیاوی اقتدار چھوڑ رہا تھا تو ایک نوجوان [illegible] دور دراز مکہ مکرمہ میں زندگی کے اسرار پر غور کر رہا تھا اور ایک ایسی مذہبی طاقت کی بنیاد رکھ رہا تھا جو پوپوں کی طاقت کے ہمسر ہو گئی۔ حضرت محمدؐ کے زمانہ سے پیشتر بدوں نے دنیا کی تاریخ میں کوئی اہم کام انجام نہیں دیا تھا مختلف فرقے جو جابجا پھیلے ہوئے تھے ایک دوسرے سے جنگ و جدال کرتے رہتے تھے اور ہر ایک قبیلہ کا جداگانہ دیوتا تھا اور وہ اگر کبھی کرتے تھے تو اسی کی پرستش کرتے تھے لیکن جب ان بادیہ نشینوں[1] نے حضرت محمدؐ کو رسول خدا اور ان کے مذہب اسلام کو قبول کر لیا تو وہ اپنے مذہب کی اشاعت اور دنیا کو اپنا محکوم بنانے کے لئے ناقابل تسخیر طاقت ہو گئے۔

سن ہجری
۶۲۲ء

حضرت محمدؐ شریف خاندان سے تھے لیکن ناداری کی وجہ سے ایک متمول بیوہ کے ملازم ہو گئے جن کا نام حضرت خدیجۃ الکبریٰ تھا اور جو ان پر عاشق ہو گئیں بلعد ان کی بیوی بن گئیں۔ وہ پہلی مسلمان خاتون تھیں اور انہوں نے اپنے شوہر کی ہمت و جرأت کو قائم رکھا حالانکہ مکہ میں کوئی شخص بھی اس وقت ان کے الہامات کا معتقد نہ تھا اور نہ ان کی تعلیمات کو قبول کرتا تھا جن کو وہ براہ راست حضرت جبرئیلؑ سے حاصل کرنے کے مدعی تھے [illegible]

---

[1] اس موقع پر فردوسی کے اشعار جو اس نے سلطنت ایران کے شہنشاہ یزدگرد کی زبان سے ادا کئے ہیں جب حضرت سعد وقاص نے دعوت اسلام کا خط بھیجا ہے لائق اظہار ہیں۔

ز شیر شتر خوردن و سوسمار + عرب را بجائے رسید است کار

اونٹ کا دودھ اور گوہ کھاتے کھاتے + اب عرب کو یہ دن نصیب ہوا

کہ تخت کیاں را کنند آرزو + تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

کیانی تخت کی ہوس ہے + اے آسمان تجھ پر [illegible]

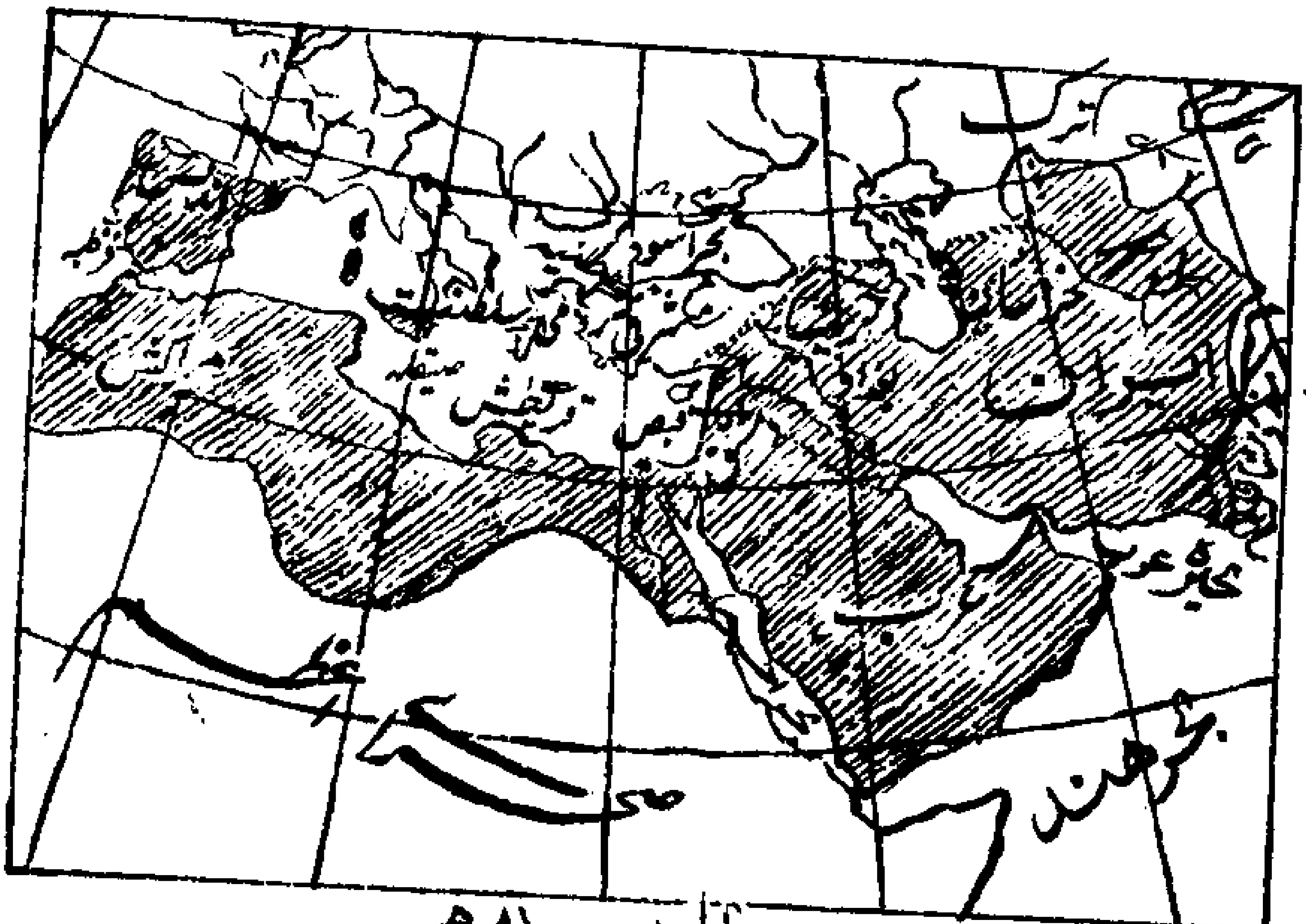

عالم اسلام

[illegible] کہ کثیر التعداد دشمن اُن کے قتل کرنے پر آمادہ ہیں پس وہ قریب کے شہر مدینہ میں ہجرت کر گئے جہاں کہ اُن کے بہت دوست تھے۔ یہ واقعہ جو ۶۲۲ء میں واقع ہوا ہجرت کہلاتا ہے اور ابھی سے مسلمان اپنے سال و ماہ کا حساب کرتے ہیں۔ مکہ کے لوگوں (کفار قریش) اور مدینہ کے مددگاروں (انصار) میں جنگ برپا ہو گئی۔ آٹھ برس گزرنے کے بعد وہ ایک فاتح سپاہ کی حیثیت میں مکہ میں داخل ہوئے جو عرب کا مذہبی مرکز تھا۔ اُن کی وفات سے قبل (۶۳۲ء) تمام عرب سرداران اُن کے زیر فرمان ہو گئے تھے۔ اور اُن کا مذہب اسلام (جس کے معنی اطاعت خدا کے ہیں) تمام جزیرہ نمائے عرب میں پھیل گیا تھا۔

قرآن شریف اور اسلام

حضرت محمدؐ پر وقتاً فوقتاً بیہوشی طاری ہو جاتی تھی جس کے بعد وہ اپنے شوقین سامعین (اصحاب) کو خدا کا پیغام سناتے تھے۔ اُن کی وفات کے بعد یہ الہامات ایک کتاب کی شکل میں جمع کئے گئے جس کو قرآن شریف کہتے ہیں اور جو مسلمانوں کی مقدس انجیل ہے۔ اس میں نئے مذہب کے تمام اصول اور وہ تمام قوانین درج ہیں جن کی پابندی ہر دیندار پر فرض ہے۔ یہ مذہب خدائے واحد" مٰلِکِ یَوْمِ الدین" اَلرَّحمٰن الرحیم" کی پرستش کرنا اور حضرت محمدؐ کو رسول اللہ جاننا سکھاتا ہے۔ یہ قیامت کے دن کو آنیوالا بتاتا ہے جبکہ ہر شخص اپنے اعمال کی سزا یا جزا پائیگا اور یا تو جنت الفردوس کے دروازے اُس پر کھل جائیں گے یا وہ ابدالآباد تک جہنم میں رہے گا۔ جو لوگ خدا کی راہ میں شہید ہوں گے مقام علیین میں رہیں گے جہاں وہ اپنے گزشتہ اعمالوں کی بدولت اس دنیا کے قصور سے چھوٹ جائیں گے اور زر نگار اور سنہری گدّوں پر آرام کریں گے اور اُن کی خدمت کے لئے حوریں ہوں گی۔ اسلام میں مذہب یہود و نصاریٰ کی بہت سی باتیں ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کو بھی اس میں جگہ دی گئی ہے لیکن وہ صرف انبیاء علیہم السّلام میں سے مثل حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ وغیرہ کے ایک نبی خیال کئے جاتے ہیں جنہوں نے مذہب آسمانی کی تعلیم بنی نوع انسان کو دی ہے۔

پادریوں کی کوئی جماعت نہ تھی اور نہ پیچیدہ اور دشوار رسوم کی تعلیم دی جاتی تھی [illegible]
کو ہر روز پانچ مرتبہ نماز پڑھنی چاہیئے اور اس کا منہ ہمیشہ مکہ (قبلہ) کی طرف ہونا چاہیئے [illegible]
ایک ماہ روزے رکھنے چاہئیں۔ اگر وہ تعلیم یافتہ ہو تو اُسے قرآن شریف ضرور پڑھنا چاہیئے [illegible]
نماز اور قرآن شریف پڑھنے کی جگہ ہے۔ کسی قسم کی قربان گاہیں یا مورتیاں [illegible]
نہ رکھنی چاہئیں۔

سلمانوں کی فتوحات | حضرت محمدؐ کے جانشین نے خلیفہ کا خطاب اختیار کیا۔ اُن کے عہد میں
عربوں نے بڑی ملکوں کو جو جانبِ شمال تھیں اور ایرانیوں اور رومی شہنشاہِ قسطنطنیہ کی ملکیت
میں تھیں فتح کر لیا۔ اُن کو عجیب و غریب کامیابی حاصل ہوئی۔ حضرت محمدؐ کی وفات کے بعد
دس سال کے اندر ایک سلطنتِ عظمیٰ جس کا دارالحکومت دمشق میں تھا قائم کر لی جہاں سے خلیفہ
عرب، ایران، شام اور مصر پر حکومت کرتا تھا۔ آئندہ قرنوں میں نئی فتوحات افریقہ کے ساحل
پر کی گئیں اور ۷۰۸ء میں طنجہ پر قبضہ کر لیا اور عرب آبنائے جبل الطارق کے اُوپر اسپین پر
نظر دوڑانے لگے۔

عرب اسپین میں | مغربی گاتھ کی سلطنت کی حالت اس قدر خراب تھی کہ جب چند عربوں اور [illegible]
کے دستہ افواج نے جو شمالی افریقہ کے باشندے تھے سمندر کو پار کرنے کی جرأت کی تو وہ اپنی
سلطنت کی حفاظت اُن کے مقابلہ میں نہ کر سکے۔ اسپین کے بعض شہر کچھ دنوں تک مقابلہ [illegible]
لائے لیکن حملہ آوروں کو کثیر التعداد یہودیوں سے مدد ملی جن کے ساتھ اُن کے عیسائی [illegible]
نے بُرا سلوک کیا تھا۔ رہی وہ کثیر التعداد کاشتکاروں کی جماعت جو اپنی جاگیروں پر
کام کرتے تھے، اُن پر آقاؤں کی تبدیلی کا کچھ اثر نہ ہوا۔ [illegible] میں عرب [illegible]
ایک بڑی لڑائی میں فتح حاصل کی اور جزیرہ نما میں رفتہ رفتہ [illegible]
رہے اور ملک پر اپنا قبضہ کرتے رہے۔ سات سال کے عرصہ میں [illegible]

...واپس ہو گئے۔ بعد ازاں انہوں نے کوہ پیرینیز کو طے کر کے شمال کا رستہ اختیار کیا ... کے ضلع پر قبضہ کر لیا۔ پہلو ستان ایکی ٹین کا ڈیوک اُن کو آگے بڑھنے سے ... میں انہوں نے ایک بڑی سپاہ فراہم کی۔ ڈیوک کو بورڈیو کے قریب شکست ... کی طرف رُخ کیا جہاں انہوں نے گرجا کو جلا دیا اور پھر وہ ٹورس کی جانب روانہ ہو گئے۔

...ٹورس ...شکست | چارلس مارٹل نے فوراً اعلان مشتہر کئے اور اُن سب لوگوں کو جو ہتھیار اٹھا سکتے تھے صلائے عام دی اور اُسی سال مسلمانوں کے مقابلہ کو آیا اور اُن کو ٹورس کے قریب پسپا کر دیا۔ دراصل ہم کو اس لڑائی کے مفصل حالات معلوم نہیں ہیں لیکن یہ بات یقینی ہے کہ مسلمان واپس ہو گئے اور پھر انہوں نے مغربی یورپ کے فتح کرنے کے لئے کوئی دوسری کوشش نہیں کی۔

...اور کارلومین | چارلس نے اپنی وفات سے قبل جو ۷۴۱ء میں ہوئی خواجہ سرا کے عہدہ پر اپنے دونوں بیٹوں پپن اور کارلومین کو نامزد کر دیا۔ دونوں بھائیوں نے برائے نام بادشاہ کو تخت پر بیٹھنے دیا لیکن اُسے کوئی کام کرنے کے لئے نہیں تھا جیسا کہ مورخ کہتا ہے "بلکہ اُس کو اپنے ...بادشاہ کہلائے جانے اور اپنے لمبے بال اور لمبی ڈاڑھی پر قانع ہونا پڑا۔ وہ تخت پر بیٹھتا ...مصنوعی بادشاہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ اُن سفیروں کو جو اطراف و جوانب سے آتے تھے اُنکی ...سنکر وہ جوابات دیتا تھا جنکی تعلیم اُس کو کر دی جاتی تھی گویا کہ وہ خود اپنی مرضی سے شاہی ...دے رہا ہے۔ دراصل وہ کچھ نہ تھا اور نام کا بادشاہ تھا اور اُسے بہت ہی قلیل تنخواہ ملتی ...خواجہ سرا کی مرضی پر موقوف تھی۔" ...نے خواجہ سرا تمام مخالفت کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ دینے ...کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد کارلومین نے جس سے ہر شخص متحیر ہوا، تخت چھوڑ دیا اور راہبانہ ...اختیار کیا۔ فرینک سلطنت کا تمام انتظام پپن نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ہم فرینک ...کی تحریر دیکھتے ہیں کہ "تمام ملک میں دو برس تک امن و امان رہا" (۷۴۹ء)

سے ۷۵۱ء تک)

پپن پوپ کی رضامندی سے خود تاجِ شاہانہ زیب سر کرتا ہے ۷۵۲ء	پپن نے اب اپنے آپ کو اس قابل سمجھا کہ [illegible] بادشاہ کو علیحدہ کردے اور خود قوم فرینک کی [illegible] بادشاہت اختیار کرلے۔ لیکن بالکل معطل بادشاہ کو بھی تخت سے

اتارنا ایک نازک مسئلہ تھا پس اُس نے کلیسا کے سردار سے مشورہ کرنا ضروری سمجھا۔ پپن کے [illegible] سوال کے جواب میں کہ آیا فرینک کے میروونگین بادشاہ کو جس کو کوئی طاقت حاصل نہیں سلطنت کرتے رہنا چاہیے، پوپ نے لکھا کہ "یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ جس کو سلطنت میں طاقت حاصل ہو وہی بادشاہ بھی ہونا چاہیے اور بادشاہ کہلایا جانا چاہیے بہ نسبت اُس شخص کے جو غلط طور پر بادشاہ کہلاتا ہے۔"

یہاں یہ امر قابلِ لحاظ ہے کہ پوپ نے پپن کو کسی معنی میں بھی بادشاہ نہیں بنایا جیسا کہ آئندہ مصنفین نے اس امر کا دعویٰ کیا ہے۔ اُس نے ایسے غصب کی منظوری دیدی جو عملی طور پر شدنی تھا اور جو قوم فرینک کی مرضی سے عمل میں آیا۔ اُمرا اور وزرا کی حفاظت میں ہو کر [illegible] سینٹ بونی فیس سے سر پر تیل ملوا کر اور پوپ کی برکتیں حاصل کرکے پپن ۷۵۲ء میں کیرولنگین خاندان کا پہلا بادشاہ بن بیٹھا۔ یہ خاندان پہلی چند نسلوں سے قوم فرینک پر عملی حکمران تھا۔

بادشاہت کا نیا نظریہ | بادشاہت کے نظریہ میں پوپ کی شرکت سے ایک بڑی اصولی تبدیلی واقع ہوئی۔ اس وقت تک جرمنوں کے بادشاہ منتخب فوجی سرداروں میں سے ہوتے تھے یا لوگوں کی رضامندی یا کم از کم امرا کی خوشنودیِ مزاج سے بادشاہ بنتے تھے۔ اُن کا [illegible] الہامی نہ ہوتا تھا بلکہ رائے عامہ پر مبنی ہوتا تھا جو دیگر مدعیانِ تاج و تخت کی کوشش [illegible] بیکار کرنے کے لئے کافی حکمت اور ہر دلعزیزی سے حاصل کی جاتی تھی۔ [illegible] تخت نشینی قدیم یہودیوں کے طریقہ کے مطابق سر پر تیل [illegible] پہلے یہ عمل سینٹ بونی فیس نے کیا بعد ازاں پوپ نے خود [illegible]

ملتا ہے "ایک جرمن سردار خدا کا مقبول بادشاہ بن گیا"۔ پوپ نے خدا کی لعنت اُس شخص پر بھی جو پپن کی مقدس اور عدل کی جگہ خود بادشاہ بننے یا بنانے کی کوشش کرے۔ بادشاہ کی اطاعت کرنا مذہبی فرض ہو گیا جب اُس نے اس کی منظوری حاصل کر لی تو کلیسا کی نظر میں پپن خدا کا خلیفہ فی الارض ہو گیا۔ آئندہ بادشاہوں کے اس خیال کی بنیاد کہ "خدا کی عنایت سے ہم فلاں کام کرتے ہیں" یہاں پائی جاتی ہے۔ اُن کے خلاف خواہ وہ کیسے ہی برے ہوں بغاوت کرنا نہ صرف سیاسی جرم تھا بلکہ گناہ بھی تھا۔

پپن کے غصب کی منظوری سے جو پوپ نے دی، اُن خوشگوار تعلقات کا پتہ چلتا ہے جو مغرب کی دو بڑی سے بڑی طاقتوں یعنی مضبوط و مستحکم فرینک سلطنت کے سردار اور کلیسا کے سردار کے درمیان تھے، ان خوشگوار تعلقات نے جلد اُس اتحاد کی صورت اختیار کر لی جو یورپ کی تاریخ میں اہمیت رکھتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ہم کو اُن تحریکات پر نظر ڈالنی چاہیے جنہوں نے پوپ کو اپنے قدیم بادشاہوں یعنی قسطنطنیہ کے قیصروں کی اطاعت ترک کرنے اور پپن اور اُس کے جانشینوں کی استعانت حاصل کرنے کی ترغیب دی۔

تصاویر اور مورتیوں کی تعظیم جو بحث و بت شکنی کے نام سے مشہور ہے۔

گریگری اعظم کی وفات کے بعد ایک صدی سے زائد عرصہ تک اس کے جانشین، شہنشاہ کی محترم رعایا کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے رہے۔ وہ ہمیشہ اُس کی امداد پر شمالی اٹلی کے لمبرڈوں کے خلاف بھروسہ کرتے رہے جو روما کو اپنے مقبوضات میں شامل کرنے کا منشا ظاہر کر رہے تھے۔ مگر ۷۲۵ء میں شہنشاہ لیو سوم نے یہ فرمان جاری کر کے کہ حضرت عیسیٰ اور اولیا کی مورتیوں کا احترام نہ کیا جائے، پوپ کو معاندانہ مخالفت کے لئے مجبور کیا۔ شہنشاہ ایک سمجھدار عیسائی تھا اور مسلمانوں کے ان طعنوں کو نہیں برداشت کر سکتا تھا کہ عیسائی

گبن مشہور انگریزی مورخ ہے جس نے سلطنت روما کے زوال کی تاریخ لکھی ہے (مترجم)۔

بت پرستوں کی مانند ہیں اور ہم تمام مورتیوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں ...
مقدس مورتیاں اُس کی سلطنت کے اندر گرجاؤں سے علیحدہ کر دی جائیں ...
کی تصاویر پر سفیدی کرادی جائے۔ اس فرمان نے قسطنطنیہ میں بھی سخت ...
جسقدر دور مغرب کی طرف کوئی جاتا وہ دیکھتا کہ اُسی قدر زیادہ مخالفت اس حکم کی کیجاتی تھی ...
فرمان کی تعمیل سے انکار کر دیا کیونکہ اُس نے کہا کہ شہنشاہ کو اُن رسوم میں دخل دینے کا کوئی حق
نہیں ہے جنکو کلیسا نے مقدس کر دیا ہے۔ اُس نے ایک کونسل منعقد کی جس نے اُن تمام
اشخاص کو عیسائیت سے خارج کر دیا جو مقدس مورتیوں کو پھینکیں یا تباہ و برباد کریں یا اُن کی
بے حرمتی کریں یا اُن کو بُرا بھلا کہیں۔ مغرب کی مخالفت کامیاب ہوئی اور مورتیاں بدستور
اپنی جگہ پر رہیں۔[1]

پوپ اور قوم لمبرڈ | اُس نفرت کے باوجود جو پوپوں کو بت شکن لیو اور اُس کے جانشینوں سے
ہوگئی تھی وہ کبھی اِس بات سے مایوس نہیں ہوئے کہ شہنشاہ لمبرڈوں کو روما سے دور رکھنے میں
اُن کی مدد نہ کرے گا۔ آخر کار قوم لمبرڈ کا فرمانروا ایک شخص ایس ٹلف ہوگیا جو ... تھا جس
نے کلیسا کے سردار کی دھمکیوں یا منت سماجت پر مطلق توجہ نہ کی۔ ... میں ایس ٹلف نے
ریوینا پر قبضہ کر لیا اور روما پر چڑھائی کی دھمکی دی۔ اُس نے یہ تجویز پیش کی کہ مشرقی شہنشاہ کے
بجائے خود اُس کا اقتدار قائم کیا جائے اور اٹلی کو جس کا دارالحکومت روما ہو ایک علیحدہ سلطنت
بنادی جائے۔ یہ وقت جزیرہ نمائے اٹلی کے لئے نازک تھا۔ کیا اٹلی گال کی طرح تمام جرمنی
کی ایک علیحدہ سلطنت ہونے والی تھی اور جیسا کہ فرانس نے کیا ہے ایک مخصوص تہذیب کا ترقی دینا
لمبرڈوں نے اتنی ترقی کر لی تھی کہ وہ ایک ایسی سلطنت کا جو بعد ازاں ایک قوم ہو جاتی انتظام ...

---

[1] ابتدائی مذہب پروٹسٹنٹ کی بڑی خصوصیت آٹھ سو سال بعد یہی تھی کہ اُس نے مورتیوں اور تصاویر پر ...
بلجیم اور ہالینڈ کی گرجاؤں کی زیب و زینت تیس لیو کے حملہ آوروں نے ...

بجے لیکن کلیسا کا طرز داراپنی آزادی کو اٹلی کے بادشاہ کی رعایا بن کر مخاطرہ میں ڈالنے پر
نہیں ہو سکتا تھا۔ لہذا یہ پوپ ہی تھا جس نے سلطنت اٹلی کے قیام کو اس موقع پر روکا اور
بنے اسی بنا پر اٹلی کے متحد ہونے کے رستہ میں ایک ہزار برس سے زائد عرصہ تک روڑے
ے یہانتک کہ آخر کار وکٹر ایمونیل نے کچھ بہت زمانہ نہیں گزرا پوپ کو اس کے مقبوضات
سے برطرف کر دیا۔ اپنے قدرتی محافظ شہنشاہ سے اپنی مصیبت میں بفائدہ التجا کرنے کے بعد
پوپ کو اس کے سوا کچھ بن نہ پڑا کہ وہ پپن سے امداد کا خواہاں ہو جس کی وفاداری پر اس کو

پوپ قوم فرینک سے امداد کا خواہاں ہوتا ہے

اعتماد کرنے کی ہر ایک وجہ تھی۔ چنانچہ وہ کوہ ایلپس کو عبور کر کے پہنچا اور فرینک بادشاہ نے اس کا نہایت عزت اور احترام سے استقبال
کیا جو اس کے ہمراہ اٹلی کو آیا اور روما کو ۷۵۴ء میں مصیبت سے نجات دی۔

پپن قوم لمبرڈ کو اپنا محکوم بناتا ہے

پپن نے مشکل سے کوہ ایلپس کو عبور کیا تھا کہ لمبرڈوں کے بادشاہ نے جو روما کو اپنے مقبوضات میں شامل کرنے کا بہت شایق تھا پھر "ابدی شہر" کا محاصرہ کیا
پوپ اسٹیفنس کے خطوط اس نازک وقت پر قوم فرینک کے بادشاہ کے نام اس زمانہ کی
خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں۔ پوپ نہایت زور سے لکھتا ہے کہ پپن کی تمام کامیابیاں سینٹ پیٹر
کی بدولت ہیں اور اب اس کو اس کے جانشین کی گلوخلاصی کے لئے جلد آنا چاہیئے۔ اگر بادشاہ
حواریوں کے شہزادہ کے شہر کو قوم لمبرڈ سے تباہ و برباد ہونے دیگا تو اس کی خود روح کو دوزخ
میں شیطان اور اس کے تباہ کن تابعین تکلیف و ایذا پہنچائیں گے۔ یہ وجوہ موثر ثابت ہوئیں۔
پپن نے فوراً دوسرے سفر اٹلی کی تیاری کی اور وہاں سے اس وقت تک واپس نہ گیا جب تک
قوم لمبرڈ کی سلطنت خود اس کی باجگزار نہ بن گئی جس طرح بویریا اور ایکیٹین پیشتر سے تھیں۔

پپن کا عطیہ

پپن نے بجائے اس کے کہ وہ ان اراضیات کو جنپر قوم لمبرڈ حال میں قابض ہو گئی
تھی مشرقی شہنشاہ کو واپس کرے اُن کو پوپ کے حوالہ کر دیا لیکن شرائط پر یہ ملیں ٹھیک معلوم نہیں
کیونکہ اصلی کی دستاویز کا پتہ نہیں چلتا۔ ان اہم اضافوں کی وجہ سے جو سینٹ پیٹر کی پہلی ملکتوں

میں ہوئے۔ پوپ بعد ازاں وسط اٹلی کے ایک بڑے ضلع کا جس کے تمام فرمانروا [illegible]
میں ریوینا سے روما کے ایک جنوبی مقام تک پھیلا ہوا تھا۔ اگر پپن نے جیسا کہ عام [illegible]
خیال ہے پوپ کو اس ضلع کا بادشاہ تسلیم کر لیا تھا تو یہ وہ پہلی سلطنت تھی جس کی قسمت میں یورپ کے نقشہ پر انیسویں صدی تک قائم رہنا لکھا تھا۔ ۱۸۶۰ء کے نقشۂ اٹلی میں بھی اس مملکت کو "کلیسائی ریاست" دکھلایا گیا ہے۔

پپن کے عہد کی اہمیت | پپن کا عہد کئی اعتبار سے قابلِ یادگار ہے۔ اس عہد میں فرینک سلطنت کی شاہی طاقت مستحکم ہوئی جو جلد مغربی یورپ کے زیادہ حصہ کو اپنے زیرِ فرمان کرنے والی تھی اور موجودہ ممالکِ فرانس، جرمنی اور آسٹریا کی ترقی کے لئے ایک زینہ بنانے والی تھی۔ اس عہد میں اٹلی کے معاملات میں ایک شمالی شہزادہ کی مداخلت کی پہلی مثال قائم ہوئی جو آئندہ فرانسیسی اور جرمن بادشاہوں کے لئے سدِ راہ ثابت ہوئی۔ آخری بات اس عہد کی یہ ہے کہ اب پوپ بھی ایک علیحدہ سلطنت کا مالک ہو گیا جو اپنے مختصر رقبہ کے باوجود یورپ کی نہایت اہم اور مستقل سلطنت ثابت ہوئی۔

پپن اور اُس کے بیٹے شارلمین نے پوپ کی منظوری کو جو اُن کے خطابِ شاہی کے لئے دی گئی اپنے لئے مفید سمجھا اور اُس کے مضر نتائج پر غور نہ کیا۔ تاہم یہ بالکل سچ ہے جیسا کہ گبن کہتا ہے کہ "سینٹ پیٹر کی پادریانہ سلطنت کے ماتحت اقوام دریائے ٹائبر کے کنارے پر اپنے بادشاہوں، اپنے قوانین اور اپنی قسمت کے فیصلوں کو تلاش کرنے کی عادی ہو گئیں"۔ آگے چلکر ہمیں اس مقولہ کا کافی ثبوت ملے گا۔

باب ہفتم

شارلمین

شارلمین جرمن اقوام کا سب سے پہلا تاریخی شخص ہے جس کا حال ہم کو قابلِ اطمینان طریقہ پر معلوم ہے۔ اگر اُس سے مقابلہ کیا جائے تو تھیوڈرک، چارلس مارٹل، پپن اور دیگر بقیہ اشخاص اُس کے سامنے ہیچ ہیں۔ اُن کے کارناموں کے بعض حالات کا پتہ تاریخ سے ضرور ملتا ہے لیکن اُن کے مزاج اور طرزِ عمل کے بارہ میں ہم کوئی صحیح رائے قائم نہیں کرسکتے۔

شارلمین کا حلیہ — شارلمین کا حلیہ جیسا کہ اُس کے وزیر نے بیان کیا ہے بادشاہ کے طرزِ عمل سے اس قدر مطابق ہے جو اُس نے اپنے عہدِ ہمایوں میں ظاہر کیا کہ ہم کو ضرور اُس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ طویل اور قد آور آدمی تھا۔ اُس کا چہرہ گول تھا، اُس کی آنکھیں بڑی بڑی اور چمکدار تھیں۔ اُس کی ناک معمول سے کسی قدر زیادہ بڑی تھی۔ اُس کا لہجہ صاف اور خوشگوار تھا۔ خواہ وہ بیٹھا ہو یا کھڑا ہو اُس کی صورت بارعب تھی کیونکہ تناسبِ اعضا اور اُس کے بدن کی خوبصورتی کی وجہ سے دیکھنے والوں کو یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ اُس کی گردن کسی قدر چھوٹی اور اُس کا جسم ضرورت سے زائد مضبوط تھا۔ اُس کا قدم بھاری پڑتا تھا اور اُس کی شکل مردانہ تھی۔ اُس کی آواز صاف تھی لیکن اس جسامت کے لحاظ سے کسی قدر کمزور تھی۔ وہ تمام جسمانی ورزشوں میں مشتاق تھا، گھوڑے کی سواری اور شکار کا شائق تھا اور ایک تیراک تھا۔ اُس کی عمدہ صحت اور اُس کی جسمانی چستی اور تکلیف کی برداشت ہی سے اُس بے نظیر چالاکی کی وجہ سمجھ میں آجاتی ہے جب سے وہ اپنی وسیع سلطنت میں دورہ کرتا تھا۔

اور نہایت دور دراز مقامات میں کثیر التعداد لڑائیاں لڑتا تھا جو حیرت انگیز [illegible] دیگرے ہوتی رہتی تھیں۔

اُس کی تعلیم اُس کی توجہ علم کی طرف اور اُس کی دلچسپی رفاہ عام کے کاموں میں

شارلمین ایک تعلیم یافتہ شخص تھا اور وہ جانتا تھا کہ علم کی [illegible] اور عالموں کی قدردانی کس طرح کی جا سکتی ہے۔ وہ کھانا کھانے کے وقت کوئی نہ کوئی کتاب سنتا تھا۔ اُس کو تاریخ سے بہت دلچسپی تھی اور سینٹ آگسٹائن کی کتاب موسوم بہ "خدا کا شہر" بہت پسند تھی۔ وہ لاطینی اچھی طرح بول سکتا تھا اور یونانی کو آسانی سے سمجھ لیتا تھا۔ اُس نے کوشش کی کہ اُسے لکھنا آجائے لیکن اُس نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں لکھنا شروع کیا اور اس لئے اپنے دستخط کرنے کے سوا وہ کچھ اور نہ سیکھ سکا۔ اُس نے عالموں کو اپنے دربار میں بلایا۔ اُن کی علمیت سے فائدہ اُٹھایا اور سر رشتہ تعلیم کے دوبارہ اجراء میں بہت کوشش کی۔ وہ عمارات اور دیگر رفاہ عام کے کاموں میں ہمیشہ مصروف رہتا تھا جن سے اُس کی سلطنت کی زیب و زینت بھی تھی اور فائدہ بھی تھا۔ اُس نے مشہور بڑی گرجا بمقام ایکس لا شپیل کا خود نقشہ تجویز کیا اور اُس کی تکمیل و آرائش میں نہایت دلچسپی ظاہر کی۔ اُس نے دو شاہی قصر تعمیر کرانے شروع کئے جو نہایت عمدگی اور [illegible] کاریگری کے ساتھ بنائے گئے۔ ایک مینز کے قریب اور دوسرا بمقام نموبی جن [illegible] ملک ہالینڈ میں تعمیر ہوا اور مینز پر دریائے رہائن کا ایک طویل پل بنوایا۔

قصے اور کہانیوں کا شارلمین

انسانوں کے دماغ پر جو گہرا اثر اُس کی سلطنت نے ڈالا [illegible] اُس کی وفات کے بعد وہ اور بھی زیادہ ہو گیا۔ وہ اُن تمام قصے کہانیوں کا سورما بن گیا جو خلاف تاریخ کارناموں اور مہمات سے پُر ہیں اور جن کا نہایت وثوق کے ساتھ صدیوں تک [illegible] اُس کے نہایت معتبر کاموں میں شمار ہوتا رہا۔ سینٹ گال کی خانقاہ کے ایک [illegible] کے خیال میں جس نے شارلمین کے حالات اُس کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد لکھے ہیں قوم فرینک کے بادشاہ نے تمام یورپ کو اپنی کثیر التعداد فوج [illegible]

ممالک جو شارلمین بھر میں معلوم ہوتی ہیں فتح کر ڈالا تھا۔ اُس کے درباری امرا مافوق طاقت رکھتے تھے چنانچہ وہ آئندہ صدیوں کے لئے نمونۂ شجاعت وجوانمردی قرار دیے گئے۔ قرونِ وسطیٰ کی تمام نظموں کی کتابوں میں شارلمین کا حال پایا جاتا ہے اگرچہ صحیح واقعات کو بہت توڑ مروڑ کر لکھا ہے لیکن اِس میں شک نہیں کہ شاندار ضرور ہے۔

شارلمین کے عہد کے مطالعہ سے ہم پر جو پہلا اثر پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ واقعی قابل الذکر شخص تھا۔ دنیا کی تاریخ میں بڑے لوگوں میں سے تھا اور استحقاقاً قرونِ وسطیٰ کا سورما تھا۔ یورپ کی ترقی کی شاہراہ پر جس قدر گہرا اثر اُس نے ڈالا ہے کسی دوسرے شخص سے ممکن نہیں ہوا۔ ہم اُس کا ذکر پہلے فاتح، پھر منتظم اور حکومت کے مختلف شعبوں کے موجد اور بالآخر علم و شائستگی کے مربی کی حیثیت سے کریں گے۔

شارلمین کا خیال ایک بڑی عیسائی سلطنت کے قیام کے بارہ میں

شارلمین کا منتہائے خیال تمام جرمن اقوام کو متحد کر کے ایک بڑی عیسائی سلطنت قائم کرنا تھا اور وہ اپنے اِس مقصد کے حصول میں حیرت انگیز طریقہ پر کامیاب ہوا۔ پپن کی سلطنت میں اُس ملک کا صرف ایک مختصر حصّہ جس کو اب جرمنی کہتے ہیں شامل تھا۔ فریسیا اور بویریا نے مذہب عیسوی قبول کر لیا تھا اور اُن کے دیسی فرمانروا شارلمین کے پیشروؤں کی کوششوں اور مبلغین کی سعی سے خصوصاً سینٹ بونی فیس کی کوشش سے قوم فرینک کی فوقیت اور برتری باقاعدہ تسلیم کرنے لگے تھے۔ ان دونوں نیم خودمختار ملکوں کے درمیان غیر مفتوح قوم سیکسن رہتی تھی۔ وہ ابتک قدیم مذہب کے پیرو تھے اور ابتک انہیں باتوں اور رسم و رواج کے پابند تھے جو رومی مورخ ٹیسی ٹس نے سات صدی پیشتر ان لوگوں میں دیکھے تھے۔

قوم سیکسن کو فتح کرنا

سیکسن اُس حصّہ ملک میں آباد تھے جو کسی قدر کولون کے مشرق میں دریائے ایلب تک اور شمال کی جانب اُس حد تک جہاں برمین اور ہیمبرگ کے بڑے شہر آباد ہیں چلا گیا ہے۔ سیکسنی کی موجودہ سلطنت مشکل سے اِن حدود کے اندر آسکتی ہے

سیکسنس کے یہاں نہ شہر تھے اور نہ سڑکیں تھیں لہذا اُن کو مغلوب کرنا نہایت مشکل [illegible]
مختصر سامان کو لے کر فوراً جنگلوں اور دلدلوں کی طرف پسپا ہو سکتے تھے جب وہ کسی [illegible]
میدان میں نہیں کر سکتے تھے لیکن اُن کو جب تک مغلوب نہ کیا گیا وہ برابر فرینک سلطنت کے
لئے ایک خطرہ ثابت ہوتے رہے لہذا اُن کے ملک کو فرینک سلطنت کی حدود میں [illegible]
کے لئے شامل کرنا ضرور تھا۔ شارلیمین نے اپنی سپاہیانہ زندگی میں کوئی دوسرا کام [illegible] بدلی
سے نہیں کیا جس قدر کہ سیک سنس کو مغلوب کرنا اور اسی وجہ سے اُس کی توجہ برسوں [illegible]
منعطف رہی۔ متواتر نئی بغاوتوں کو فرو کرنا پڑا اور آخر کار کلیسا کی بدولت نہ کہ شارلیمین کی [illegible]
کی شجاعت سے یہ عظیم نیک کام انجام کو پہنچا۔

سیک سنس کا عیسائی ہونا

کسی جگہ ہم کو کلیسا کے اقتدار کی اس سے بہتر مثال نہیں ملتی جیسی کہ شارلیمین
کے اُس کامل اعتماد سے جو اُس نے سیک سنس کے ساتھ برتاؤ کرنے میں کلیسا
پر ظاہر کیا۔ کسی قوم کی بغاوت کے بعد اُس نے باغیوں سے کلیسا کا احترام کرانا اور اُن کا
اصطباغ لینا اتنا ہی ضروری خیال کیا جتنا کہ اُن کا وفادار اور اطاعت گزار با جگزار رہنا۔ وہ [illegible]
اور گرجائیں بنانے میں ایسا ہی مصروف تھا جیسا کہ وہ قلعوں کے بنانے میں تھا۔ نو مفتوحہ سیکسنی
کی مملکت کے لئے جو قانون اُس نے [illegible]ء اور [illegible]ء کے درمیان جاری کیا اُس میں
"اُس شخص کے لئے سزائے موت تجویز کی گئی تھی جو اپنے مالک بادشاہ کے خلاف تھا [illegible]
یا اصطباغ لینے سے اپنے آپ کو مخفی رکھے یا انکار کرے یا اپنے قدیم مذہب [illegible]
نے سیک سنس کے عیسائی ہونے کو ایسا ضروری فرض منصبی سمجھا کہ اُس نے یہ فرمان جاری [illegible]
کہ جو شخص گرجا میں زبردستی داخل ہوگا یا کوئی چیز وہاں سے جبر لے جائے گا یا [illegible]
کے زمانہ میں گوشت کھانے سے پرہیز نہیں کرے گا اُس کو سزائے موت دی جائے گی [illegible]
قدیم مذہب کے طریقہ پر درختوں یا چشموں پر عہد و پیمان نہیں کر سکتا تھا اور نہ [illegible]
قدیم دعوتوں میں شریک ہو سکتا تھا کیونکہ عیسائی قدیم مذہب کے [illegible]

خدا اپنے بچوں کو اصطباغ کے لئے پیش کرنے سے باز رہ سکتا تھا بشرطیکہ وہ ایک سال کے ہوگئے ہوں ورنہ اُس کو سخت جرمانہ ادا کرنا پڑتا تھا۔

مقامی گرجاؤں کی امداد کے لئے اُن کے ہمسایوں کو تین سو ایکڑ زمین اور پادری کے لئے ایک مکان مہیا کرنا پڑتا تھا۔

"خدا کے حکم کے بموجب ہم بھی حکم دیتے ہیں کہ سب لوگ اپنی جائداد اور آمدنی کا دسواں حصّہ گرجاؤں اور پادریوں کو دیا کریں۔ تمام امرا اور آزاد اشخاص اور کاشتکاروں کو اپنی آمدنی کے بقدر جو ہر عیسائی کو اللہ تعالیٰ نے عنایت کی ہے ایک حصّہ خدا کو واپس دینا چاہئیے"۔

کلیسا اور حکومت کا باہم متفق ہو کر کام کرنا

یہ احکام قرونِ وسطیٰ کے اِس نظریہ کی خصوصیات ہیں کہ بادشاہ کی حکومت اور کلیسا دونوں لوگوں پر حکومت کرنے کے لئے متحد رہنی چاہئیں۔ کلیسا سے بے پروائی کرنے کو سلطنت اسی قدر بڑا جرم سمجھتی تھی جسقدر کہ بغاوت کو۔ اگرچہ دونوں شعبوں کے دعاوی میں بعض اوقات اختلاف ہو جاتا تھا لیکن بادشاہ کے افسروں یا پادریوں کے دماغ میں یہ سوال کبھی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ دینی یا دنیاوی حکومتیں دونوں لابد ہیں یا نہیں۔ کوئی طبقہ کبھی خیال نہیں کرتا تھا کہ ایک کا کام دوسرے کی مدد کے بغیر چل سکتا ہے۔

شمالی جرمنی میں شہروں کی بنیادیں پڑنا

فرنیک فتح سے قبل سیک سنس کے یہاں شہر نہ تھے۔ اب لاٹ پادری کے مقام کے گرد یا خانقاہ کے اِدھر اُدھر لوگ جمع ہونا شروع ہوئے اور قصبات اور شہر آباد ہونے لگے۔ ان میں سے خاص شہر برمین تھا جو اب تک جرمنی کے نہایت مشہور بندرگاہوں میں سے ہے۔

شارلمین قوم لمبرڈ کا بادشاہ بنتا ہے

یہ آپ کو یاد ہوگا کہ پپن نے پوپ سے وعدہ کر لیا تھا کہ وہ اُس کی حفاظت اُس کے دشمنوں کے مقابلہ میں کرتا رہیگا۔ قوم لمبرڈ کے بادشاہ نے شارلمین کی ظاہری مصروفیت سے جو اُس کو جرمن معاملات میں تھی فائدہ اُٹھانا

چاہا اور شہر روما پر پھر حملہ کر دیا۔ شارلیمن نے پوپ کی فوری امداد طلب کی جس نے اپنے وعدوں کی تکمیل کے لئے تیاری کی۔ اُس نے لمبرڈوں کے فرمانروا کو حکم دیا کہ جو شہر اُس نے پوپ سے لے لئے تھے وہ اُن کو پوپ کے حوالہ کر دے۔ اُس کے انکار کرنے پر شارلیمن نے ۷۷۳ء میں ایک بڑی جمعیت کے ساتھ لمبرڈی پر حملہ کیا اور مقام پویا پر جو دارالسلطنت تھا ایک بڑے محاصرہ کے بعد قابض ہو گیا۔ قوم لمبرڈ کا بادشاہ راہب ہونے کے لئے مجبور کیا گیا اور اُس کا خزانہ فرنیک سپاہیوں میں تقسیم کیا گیا۔ بعدازاں شارلیمن نے نہایت ضروری کام یہ کیا کہ ۷۷۴ء میں اُس نے اپنے آپ کو تمام لمبرڈ وزراء اور امراء سے قوم لمبرڈ کا بادشاہ منوا لیا۔

ایکی ٹین اور بویریا شارلیمن کی سلطنت کا جزو بن گئے

ایکی ٹین اور بویریا کے بڑے صوبے فرنیک سلطنت کے اب تک کبھی جزو لاینفک نہیں بنے تھے بلکہ اپنے اپنے دیسی امرا کے ماتحت شارلیمن کے وقت تک نیم خود مختار رہتے۔ ایکی ٹین جس کے امراء نے پین کو بہت دق اور پریشان کیا تھا ۷۶۹ء میں فرنیک سلطنت سے ملحق کر دیا گیا۔ بویریا کی نسبت شارلیمن نے خیال کیا کہ جب تک وہ اپنے امیر کے ماتحت رہے گا، فرنیک سلطنت کی حفاظت کیلئے قوم سلاف کے حملوں کے خلاف، جو سرحدوں پر برابر حملے کرتے رہتے تھے اُس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ پس اُس نے بویریا کے امیر کو مجبور کیا کہ وہ اپنے مقبوضات کو اُس کے حوالہ کر دے اور اپنے آپ کو ایک خانقاہ میں بند کر لے۔ اس کے بعد اُس نے اس ریاست کو اپنے امرا میں تقسیم کر دیا۔ اُس نے اسطرح اپنی سلطنت میں وہ ضلع بھی شامل کر لیا جو اُس کے نو مفتوحہ سیکسنوں اور لمبرڈوں کی سلطنت کے درمیان حائل تھا۔

شارلیمن کی خارجی حکمت عملی

ابتک ہم نے شارلیمن کے اُن تعلقات کا ذکر کیا ہے جو اُس کے اور جرمنوں کے مابین رہتے کیونکہ لمبرڈوں کی سلطنت بھی جرمنوں ہی نے قائم کی تھی۔ مگر اُس کو دوسرے لوگوں سے بھی سابقہ پڑا خصوصاً سلاف سے جو جانب مشرق آباد تھے اور ...

جو یلنڈ، بوہیمیا اور وسیع روسی سلطنت کو قائم کرنیوالے تھے اور سلطنت کی دوسری سرحد پر عربوں سے جو اسپین میں تھے۔ ان لوگوں کے خلاف سلطنت کی حفاظت کرنا ضروری تھا اور شارلمین کے عہد حکومت کا آخری حصہ اسی امر میں صرف ہوا جسکو ہم اُس کی خارجی حکمت عملی کہہ سکتے ہیں۔ صرف ایک لڑائی جو ۸۰۵ء میں ہوئی قوم سلاف کو مطیع کرنے میں جو بیک سنس کے شمال و مغرب میں رہتے تھے اور بوہیمیوں سے فرنیک بادشاہ کی برتری منوانے اور اُسے خراج ادا کرنے میں کافی ثابت ہوئی۔

مارچز اور مارگریوز | فرنیک سلطنت کی حفاظت کی ضرورت نے جو ان غیر جرمن قوموں کی ترقی سے کسی وقت مخاطرہ میں پڑ سکتی تھی، سلطنت کی سرحدوں پر مارچز کے قیام کی ترغیب دی یعنی وہ اضلاع جو مارچ یا مارگریو کے فوجی امرا کے ماتحت رہیں۔ اُن کا یہ کام تھا کہ سلطنت کے اندر مخالفانہ حملوں کو روکیں۔ ان لوگوں کی قابلیت پر اس امر کا بہت کچھ انحصار تھا لیکن اکثر صورتوں میں انہوں نے طاقتور خاندان قائم کر لئے اور بعد ازاں سلطنت کی طوائف الملوکی میں اپنے آپ کو بالکل خودمختار فرمانروا بنا کر مدد دی۔

شارلمین اسپین میں | ایک مجلس میں جو شارلمین نے ۷۷۷ء میں منعقد کی بعض سفیر اُن مسلمانوں کی جانب سے بھی اُس کی خدمت میں پیش ہوئے جو امیر قرطبہ[1] کے خلاف تھے۔ اور شارلمین کی وفادار رعایا بننے کے لئے تیار تھے بشرطیکہ وہ اُن کی امداد کے قصد سے وہاں جائے پس اُس نے اگلے سال اسپین کی مہم کا قصد کیا۔ فرنیک نے چند سال کی جنگ کے بعد دریائے ایبرو کا شمالی علاقہ فتح کر لیا اور شارلمین نے اسپین کا مارچ[2] قائم کر دیا۔ اس طریقہ سے اُس نے

---

[1] مسلمانوں کی سلطنت کا شیرازہ آٹھویں صدی میں منتشر ہو گیا تھا اور فرمانروائے اسپین نے سب سے پہلے خطاب امیر المومنین تقریباً ۷۵۵ء میں اختیار کیا اور بعد ازاں ۹۲۹ء میں خلیفہ کا خطاب اختیار کیا۔ دراصل اس خطاب سے تمام عرب سلطنت کا سردار مخاطب ہوتا تھا جس کا دارالحکومت پہلے دمشق میں اور بعد ازاں بغداد میں ہو گیا تھا۔ مؤلف

[2] یعنی سلطنت کا حفاظتی ضلع۔ مترجم۔

مسلمانوں کا جزیرہ نما سے بتدریج اخراج شروع کر دیا جو [illegible]
۱۴۹۲ء میں تکمیل کو پہنچا جب غرناطہ جو مسلمانوں کا آخری قلعہ تھا فتح ہو گیا۔

شارلیمین کو پوپ نے شہنشاہی کا تاج پہنایا

لیکن شارلیمین کے تمام کاموں میں سب سے زیادہ [illegible] کا مغربی سلطنت کو ۸۰۰ء میں دوبارہ قائم کرنا ہے۔ یہ اس طرح وقوع میں آیا۔ شارلیمین اُس سال روما کو پوپ لیو سوم اور اُس کے دشمنوں کی ایک بحث طلب بات کو طے کرنے گیا۔ نزاع کا قابلِ اطمینان فیصلہ ہونے پر پوپ نے اس خوشی میں بڑے دن کو سینٹ پیٹر کی گرجا میں نماز پڑھائی۔ جب شارلیمین قربان گاہ کے سامنے اس نماز کے درمیان جھک رہا تھا تو پوپ اُس کے قریب آیا اور اُس کے سر پر ایک تاج رکھدیا۔ اور اُسے حاضرین کے نعرہ ہائے خوشی میں "رومیوں کے شہنشاہ" کی حیثیت سے سلام کیا۔

شارلیمین خطابِ شہنشاہی کا مستحق تھا

اس غیر معمولی کارروائی نے جس کی وجہ کو شارلیمین نے بعد ازاں متواتر دہرایا اُس کو متحیر کردیا۔ وہ فرینک تاریخ موسومہ لارش کی تاریخ میں حسبِ ذیل طور پر مندرج ہیں:۔

"یونانیوں میں شہنشاہ کا لقب ختم ہو گیا تھا کیونکہ وہ ایک عورت (آئی رین) کے زیرِ فرماں رہتے تھے۔ لہذا لیو کو جو حواری کا بنایا ہوا پوپ تھا اور مقدس باپوں کو جو لاٹ پادری تھے اور اُس کے مشیر تھے اور نیز تمام عیسائیوں کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ وہ شارلیمین کو جو فرینک بادشاہ تھا شہنشاہ کے لقب سے ملقب کریں۔ کیونکہ وہ خود روما پر قابض تھا جہاں قدیم شہنشاہ یا قیصر ہمیشہ رہتے تھے۔ علاوہ ازیں اُس کے مقبوضات میں اٹلی، گال اور جرمنی بھی شامل تھے لہذا خدا نے چونکہ اُسے یہ تمام مملکتیں عطا فرمائی تھیں، سب لوگوں کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ وہ شہنشاہی کا خطاب بھی منظور کرلے جبکہ یہ خطاب تمام عیسائی دنیا کی خواہش پر اُسے پیش کیا گیا تھا۔"

شارلیمین نے بہت شان اور خوبصورتی کے ساتھ اس عزت کو جو اُسے بخشی [illegible]

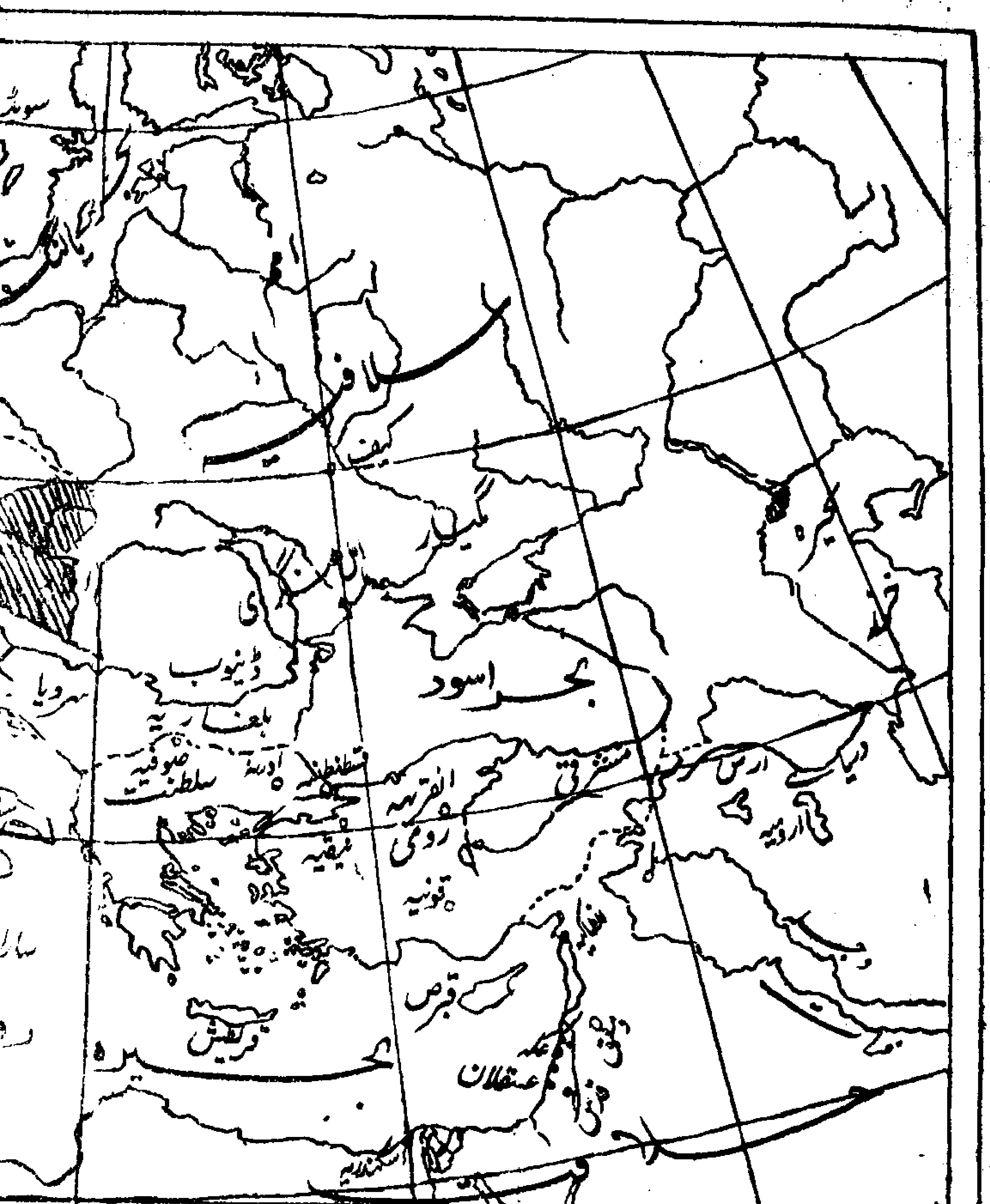

یورپ شارلمین کے عہد سلطن

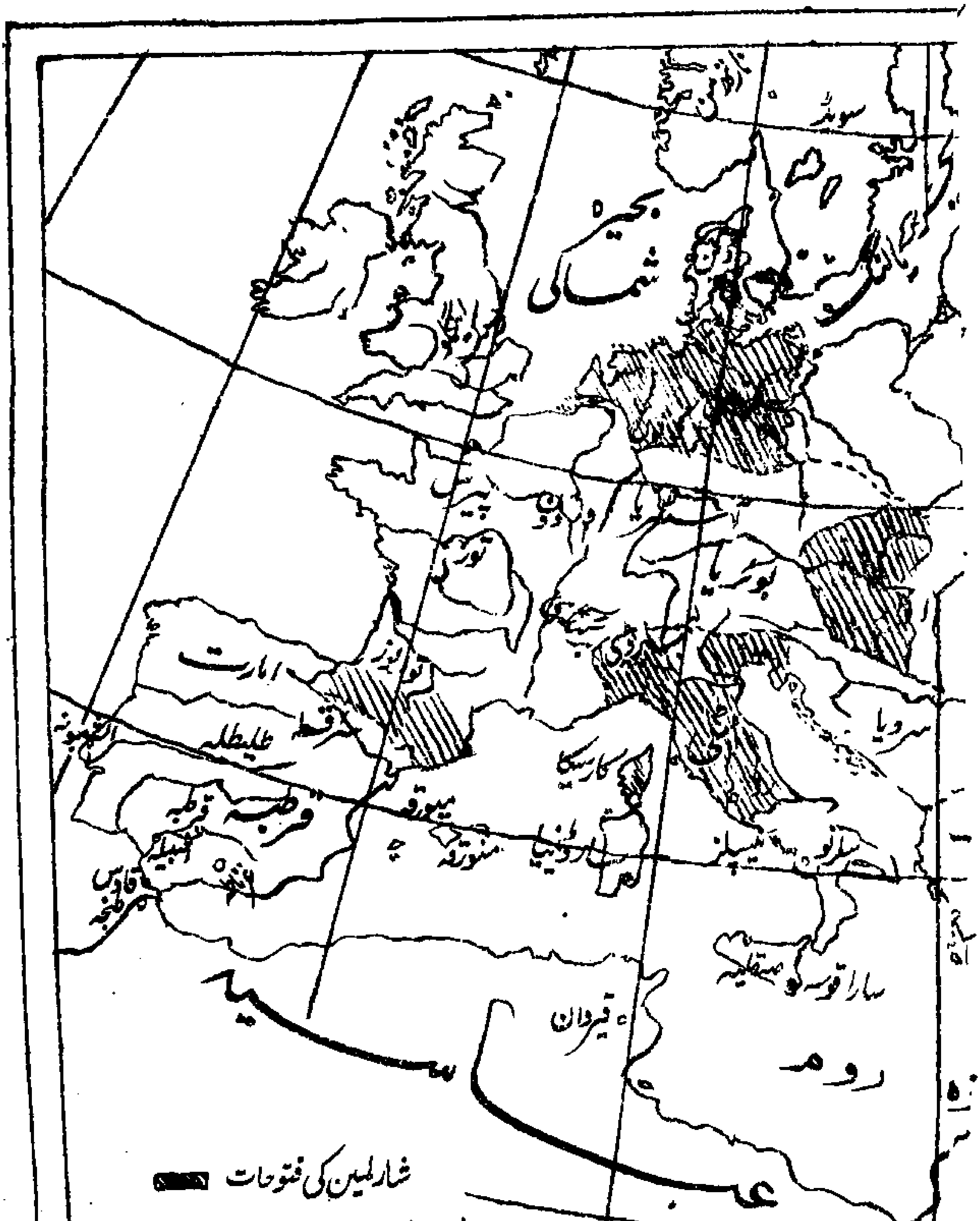

...کے عہد سلطنت میں

... کے خطاب کا اُسے حق بھی ہوتا تو ان حالات کے تحت ہوئے ایسا کرنے ... کی ... ضرورت بھی تھی۔ پوپ کی تاجپوشی سے قبل وہ صرف فرینک اور لمبرڈوں ... تھا لیکن اُس کی فتوحات نے اُس کو ایک ہمہ گیر خطاب کا مستحق بنا دیا تھا جو اُس کی ... باشندوں کے لئے بھی موزوں ہو۔ نیز مغربی کلیسا کے نقطۂ خیال سے اُسوقت ... سے کہ شہنشاہ لیو نے اپنا فرمان مورتیوں کی تحریم کے خلاف جاری کیا تھا، قسطنطنیہ ... شہنشاہی کی طاقت کافروں کے ہاتھوں میں تھی۔ اِس سے بھی بڑھکر یہ زیادہ خراب بات ... تخت پر شارلمین کی تاجپوشی سے کچھ ہی پہلے ایک غاصب بیٹھا تھا۔ وہ غاصب بد ذات ... ملکہ ایرین تھی جس نے اپنے بیٹے قسطنطین ششم کو تخت سے اُتار دیا تھا اور اندھا کر دیا تھا۔ لہذا شارلمین کی تاجپوشی محض مغرب کی حقیقی سیاسی حالتوں کو تسلیم کرنا تھا۔

رومی سلطنت کا تسلسل — اب مغرب میں جو سلطنت دوبارہ قائم کی گئی وہ اُس رومی سلطنت کے سلسلہ میں شمار کی جاتی ہے جس کی بنیاد آگسٹس نے رکھی تھی۔ شارلمین کو قسطنطین ششم کا جس کو ملکہ ایرین نے تخت سے اُتار دیا تھا فوری جانشین سمجھا گیا۔ تاہم اِس مفروضہ تسلسل کی بجائے کہنا غیر ضروری ہے کہ نئے شہنشاہ کا عہد مارکس آریلیس یا قسطنطین کے عہد سے کچھ بھی مشابہت رکھتا تھا۔ اوّل تو یہ کہ مشرقی شہنشاہ صدیوں تک قسطنطنیہ میں حکمرانی کرتے رہے بلا لحاظ اِس کے کہ شارلمین اور اُس کے جانشین کون ہیں۔ دوئم یہ کہ جرمن بادشاہ جنہوں نے تاجِ شاہی شارلمین کے بعد پہنا وہ عام طور پر جرمنی اور شمالی اٹلی پر حکمرانی کرنے کے لئے بھی کافی ... نہ تھے بقیہ مغربی یورپ کا تو کیا ذکر۔ تاہم مغربی سلطنت جو بارھویں صدی میں ... رومی سلطنت کے نام سے موسوم ہوئی ایکہزار سال سے زائد عرصہ تک قائم رہی۔

... جرمن حکمرانوں ... مصیبت ثابت ہوا — خطاب شہنشاہی کا اختیار کرنا جرمن حکمرانوں کے لئے مصیبتوں کا سامنا تھا۔ اِس خطاب کی وجہ سے انہیں متواتر بیکار کوشش کرنی ... پڑی ... ان کی قدرتی حدود کے باہر بھی اپنا اقتدار قائم رکھیں۔ علاوہ ازیں ...

حالات نے جنہوں نے شارلیمین کو تاج شہنشاہی قبول کرایا پاپوں کو بھی ... دیدیا کہ انہوں نے شہنشاہی طاقت کو قدیم شرقی شہنشاہوں کے خاندان سے ... میں منتقل کردی اور یہ اُن کے اِس حق کا کہ جسکو وہ چاہیں شہنشاہ بنادیں ثبوت ہے۔ اِن ... سے جو اِس سے پیدا ہوئیں شہنشاہوں کو بہت سے جی اکتانیوالے سفر روما کے لئے کرنے پڑے اور بہت سے ناملائم جھگڑے عیسائی دنیا کے دنیاوی اور دینی سرداروں میں پیدا ہوگئے۔

شارلیمین کا طرز حکومت | اِس وسیع اور مختلف الحال سلطنت پر حکومت کرنے کا کام اتنی ... مشکل تھا کہ اُن تھک اور نہایت ہوشیار شارلیمین پر بھی اِس کا اثر پڑا۔ یہ کام اُس کے جانشینوں کے بوتہ کا نہ تھا۔ وہی دقتیں پیش آئیں جن سے چارلس مارٹل اور پپن کو سابقہ پڑا تھا سب سے بڑھکر یہ کہ شاہی مالگزاری کم تھی اور افسران نہایت طاقتور تھے جو اپنے بادشاہ کے احکام اور مفاد کی پروانہ کرتے تھے۔ شارلیمین کا مشہور تدبر تھا اور کسی بات سے واضح نہیں ہوتا جتنا کہ اُن آئین سے جو اُس نے اپنی سلطنت کے دور دراز مقامات تک اپنے قبضہ کو وسیع اور قائم رکھنے کے لئے وضع کئے تھے۔

شارلیمین کے مزرعے | قرونِ وسطیٰ کے دیگر فرمانرواؤں کی طرح اُس کی آمدنی کا ذریعہ اُس کی شاہی جائداد تھی کیونکہ وہ عام ٹیکس رائج نہ تھا جو رومی سلطنت کے زمانہ میں تھا۔ لہذا ... غور اور دیکھ بھال کے ساتھ اپنے کثیر التعداد مزرعوں کو کاشت کراتا تھا اور وہ ایک مرغی یا ایک انڈے سے بھی جو اُس کا حق تھا محروم نہ رہتا تھا۔ اُس کے کھیتوں کے قواعد تک محفوظ ہیں جو اُس کے زمانہ کی حالت پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔

امرا کے خطاب کی اصلیت | وہ افسران جن پر فرینک بادشاہ اعتماد کرنے پر مجبور تھے ... امرا میں سے تھے جو بادشاہ کے دست و بازو اور زبان تھے۔ جہاں کہیں وہ خود نہ جاسکتا تھا وہ امن و امان قائم رکھتے تھے۔ معدلت گستری کے کاموں کو اپنے اپنے ... میں دیکھتے بھالتے تھے اور بادشاہ کی ضرورت کے وقت افواج بھرتی کرتے تھے ...

ان خطابات ... جن کا ذکر پیشتر ہو چکا ہے ۔ یہ خطابات یعنی کاؤنٹ، مارگریو یا مارکوئس معہ ... کے یورپ میں ابتک شرفاء کی ذات سے وابستہ سمجھے جاتے ہیں ۔ اگرچہ اب ان ... سے حکومت کے فرائض متعلق نہیں ہیں بجز اس کے کہ جب یہ خطاب یافتہ دارالامرا میں ... کی اجازت حاصل کریں ۔

... امرا کی نگرانی کے لئے شارلمین نے شاہی اہل کمیشن مقرر کئے جن کو وہ اپنی ... ہر حصہ میں بھیجتا تھا تاکہ وہ تحقیقات کرنے کے بعد رپورٹ کریں کہ مختلف اضلاع میں ... جہاں وہ بھیجے جاتے تھے کس طرح کام ہو رہا ہے ۔ وہ دو دو بھیجے جاتے تھے جن میں سے ایک پادری ہوتا تھا اور ایک غیر پادری تاکہ وہ بھی ایک دوسرے کی نگرانی کرسکیں ۔ ان کے حلقے ہر سال بدل دئے جاتے تھے تاکہ وہ امرا سے سازش کرنے کا موقع نہ حاصل کرلیں جن کے کام کی دیکھ بھال کرنا انکا خاص فرض منصبی تھا ۔

مغرب میں رومی سلطنت از سر نو قائم ہونے سے شارلمین کے طرز حکومت میں کوئی فرق نہیں آیا بجز اس کے کہ اس نے اپنی تمام رعایا کو حکم دیا کہ جو شخص بارہ برس سے زیادہ عمر کا ہو ... اطاعت شہنشاہ کی قسم کھائے ۔ امیروں اور پادریوں کی اہم مجالس ہر موسم بہار یا موسم گرما میں منعقد کرتا تھا جن میں سلطنت کے مفاد پر غور کیا جاتا تھا ۔ اپنے مشیروں کی صلاح سے اس نے غیر معمولی سلسلہ قوانین جاری کیا جن میں سے بعض ابتک موجود ہیں ۔ لاٹ پادریوں اور پادریوں سے وہ اخراجات کی ضروریات پر بحث کرتا تھا اور پادریوں اور غیر پادریوں کی عمدہ درسگاہوں کی ضرورت پر ان سے مشورہ لیتا تھا ۔ ان اصلاحات سے جن کو اس نے جاری کرنا چاہا ہمیں یہ معلوم کرنے کا موقع ملجاتا ہے کہ یورپ چار صدیوں کی بدامنی کے بعد کس حال کو پہنچ گیا تھا ۔

... سے قبل ... علمی

شارلمین پہلا نامور بادشاہ تھا جس نے تھیوڈرک کے بعد کتابی تعلیم کی طرف اپنی توجہ مبذول کی جس کی حالت بوئی تھیس کی وفات کے بعد ... دفع ہوئی تھی نہایت خراب ہو گئی تھی ۔ تقریباً سنہ ۶۰۰ء میں کاغذ کی

فراہمی کا سلسلہ جو یونان سے مصر کے فتح ہوجانے کی وجہ سے منقطع ہوگیا تھا بحال نہیں ہوا تھا اس لئے لکھنے کے واسطے بہت قیمتی کھالوں کے ٹکڑے رہ گئے تھے جو درختوں کی چھالوں سے زیادہ پائدار تھے لیکن ان کی قیمت نے کتابوں کی تعداد میں اضافہ ہونے دیا۔ عالم راہبان جو بینی ڈکٹین تھے اپنی فرانسیسی ادب کی بڑی تاریخ میں آٹھویں صدی جو شارلمین کی تاجپوشی سے کچھ ہی پہلے گذری تھی نہایت جہالت اور تاریکی کا زمانہ جانتے ہیں میرو ونگین عہد کی دستاویزات سے اکثر اُس جہالت اور بے پروائی کا پتہ لگتا ہے جو اُن کاتبوں میں موجود تھیں۔

وہ عناصر علم جن کو کلیسا نے محفوظ رکھا

لیکن تصویر کے اس تاریک پہلو کے باوجود تصویر کا دوسرا رُخ امید افزا تھا۔ شارلمین کے وقت سے پیشتر بھی یہ بات صریح تھی کہ دنیا لامحدود زمانہ تک جہالت کی شاہراہ پر نہیں چلیگی۔ لاطینی زبان فراموش نہیں کی جاسکتی تھی کیونکہ وہ کلیسا کی زبان تھی اور اُس کی تمام سرکاری مراسلت اسی زبان میں ہوتی تھی۔ مذہب عیسوی کی تعلیمات انجیل اور دیگر لاطینی کتابوں میں مل سکتی تھیں اور کلیسا کی مذہبی کتابوں کا ایک علم ادب علیحدہ بن گیا تھا۔ پس یہ نہایت ضروری تھا کہ کلیسا ایک قسم کی تعلیم کو قائم رکھے تاکہ اُس کی پیچیدہ نمازیں ادا کی جاسکیں اور وہ وسیع فرائض ادا ہوتے رہیں جن کا بار گراں اُس نے اپنے سر پر اُٹھایا تھا۔ کلیسا کے عہدہ افسران کے لئے خواہ وہ کسی قسم کے ہوں لاطینی قدیم کتابیں پڑھنے کی تعلیم لازمی تھی۔ کچھ کتابیں قدیم زمانہ کی واقفیت کے لئے بھی پڑھنی پڑتی تھیں جن کا ذکر پیشتر کیا جاچکا ہے اور اگرچہ وہ نہایت ناکافی اور نامکمل تھیں تاہم وہ گذشتہ زمانہ کی یاد دلاتی تھیں۔ اُن میں کم از کم علم کے مختلف صیغوں کے نام ضرور تھے اور حساب اور علم فلکیات کی اتنی معلومات ضرور مندرج تھیں کہ کسی دور و دراز مقام کا ایک پادری ہر سال ایسٹر کی تاریخ کا پتہ لگا سکے۔

شارلمین کے وہ خطوط پادریوں میں تعلیم کے فقدان پر

شارلمین پہلا دنیاوی فرماں روا تھا جس نے ...

[illegible] سے مستثنیٰ نہ تھا۔ اور قبل اس کے کہ وہ شہنشاہ
[illegible] خطوط لکھے۔ ایک بڑے لاٹ پادری کو اُس نے ایک

[illegible]

[illegible] برسوں میں ہمارے پاس خانقاہوں سے اکثر خطوط آئے کہ تمام راہبین جو وہاں
[illegible] متبرک نمازیں ہماری طرف سے ادا کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان
[illegible] بہت ہیں لیکن ادائے مطالب کا طریقہ نہایت بھدا ہے کیونکہ
[illegible] جو خیالات دماغ میں پیدا کرتی ہے، زبان اُن کی تعلیم کی کمی کی
[illegible] ادا کرنے سے قاصر ہے چنانچہ کوئی خط غلطیوں سے پاک نہیں ہوتا۔ پس اس کا یہ
[illegible] ہوا کہ جب خطوط لکھنے میں ضرورت سے زیادہ علم کی کمی پائی جاتی ہے،
[illegible] کتابوں کے سمجھنے میں بھی ضرورت سے زیادہ علم کی کمی نہ ہو۔ یہ بات ہم سب
[illegible] جانتے ہیں کہ جہاں گفتگو کی غلطیاں خوفناک ہیں عقل و فہم کی غلطیاں اور بھی زیادہ
[illegible] ہیں۔ پس ہم آپ سے باصرار کہتے ہیں کہ نہ صرف خطوط کی تعلیم سے بے پروائی نہ کیجائے
[illegible] خدا کو خوش کرنے کی غرض سے آپ تحصیل علم کی کوشش میں توجہ سے
[illegible] تاکہ آپ زیادہ آسانی اور صحت کے ساتھ مقدس کتابوں کے اسرار سے واقف
[illegible]

[illegible] وہ تحریر کرتا ہے "ہم نہایت جوش و خروش کے ساتھ علم کی ترقی میں
[illegible] آباؤ اجداد کی غفلت سے قریب قریب مفقود ہو گیا ہے اور ہم اپنی
[illegible] سب لوگوں کو بھی جو ادب و فنون کی تکمیل کے لائق ہوں اسطرف
[illegible] ہیں۔ اسی خیال سے خدا کے بھروسہ پر ہم نے نہایت غور و خوض کے بعد توریت
[illegible] کی جہالت کے باعث ہو گئی تھیں درست کر دیا ہے"
[illegible] کلیسا کا یہی فرض نہیں ہے کہ وہ اپنے افسران کی تعلیم کا خیال رکھے بلکہ

اُس کا یہ بھی فرض ہے کہ سب لوگوں کے لئے کم از کم ابتدائی تعلیم کا سامان بہم پہنچائے
کی بنا پر اُس نے ۷۸۹ء میں پادریوں کو یہ حکم دیا کہ وہ آزاد آدمیوں اور کاشتکاروں کے
بچوں کو جو اُن کے قرب و جوار میں ہوں جمع کریں اور اسکول قائم کر کے اُن میں
لکھنا پڑھنا سکھائیں۔

خانقاہوں کے مدارس اور شاہی مدرسہ کا قیام

شارلمین کی تجویز کے مطابق پادریوں اور لاٹ پادریوں نے
مدارس جاری کر دئے۔ یہ بات یقینی ہے کہ تعلیم کے مشہور گڑھ
فلڈا، کوربی، آرلیئنس اور دیگر مقامات پر اُس کے عہد میں موجود تھے۔ تعلیمی مقصد میں شہنشاہی
محل کے مدرسہ کے قیام سے اور بھی زیادہ کامیابی ہوئی جو شارلمین نے خود اپنے اور ا
امرا کے بچوں کی تعلیم کے لئے جاری کیا تھا۔ اُس نے ایک انگریز کو جس کا نام ایلی کوان تھا
اُس کا مدرسِ اعلیٰ مقرر کیا اور نامور اشخاص کو اٹلی اور دیگر مقامات سے اُستاد مقرر کر کے طلب کیا
ان میں سے نہایت مشہور پالس ڈائی کونس مورخ تھا جس نے لمبرڈوں کی تاریخ لکھی اور
جس کی بدولت لمبرڈوں کے بارہ میں تقریباً تمام واقفیت ہم کو حاصل ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ شارلمین کے دل پر نقلِ کتب میں متواتر غلطیوں کے امکان کا خاص
اثر پڑا۔ اور یہ کام اکثر جاہل اور بے پروا اشخاص کے سپرد کر دیا جاتا تھا۔ مدرسوں کے قیام
کی تجویز کے بعد وہ لکھتا ہے "غور کے ساتھ بھجنوں کو درست کرو، نیز اُن نشانات کو جو علم نجوم
سے تعلق رکھتے ہیں۔ لاطینی قواعد اور مذہبی کتابیں جو ہر خانقاہ یا گرجا میں استعمال کی جاتی
ہیں درست ہونی چاہئیں کیونکہ جو لوگ خدا کی عبادت صحیح طور پر کرنا چاہتے ہیں وہ اکثر غلط طور
پر کرتے ہیں کیونکہ کتابیں اغلاط سے پُر ہیں۔ اور اپنے لڑکوں کو نہ غلط لکھنے دو اور نہ غلط پڑھنے
دو۔ اگر انجیل مقدس یا بھجنوں کی کتاب یا نماز کی کتاب کی ضرورت ہو تو بالغ آدمیوں سے
بڑی محنت کے ساتھ نقل کراؤ۔ یہ حفظ ما تقدم نہایت مناسب تھا کیونکہ گزشتہ زمانے کے علم
کو صحیح صحیح قائم رکھنا بھی ایسا ہی ضروری تھا جیسا کہ تعلیم کی طرف توجہ کرنا۔ یہی قابل لحاظ

...علم یونان و روما کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اُس نے اِس بات کو کافی ... صرف اتنی لاطینی زبان سیکھ لیں کہ وہ انجیل مقدس اور نماز کی کتاب کو اچھی ... سکیں۔

شارلمین کے عہد میں جو امید افزا ابتدائی دماغی دلچسپی اور احیائے تعلیم کی خاطر ہوئی وہ اپنے ... نتائج میں بالکل ثابت ہوئی۔ یہ سچ ہے کہ نویں صدی میں چند قابل الذکر اشخاص پیدا ... جنہوں نے ایسی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں جن سے اُن کی دماغی تربیت اور واقعہ نگاری ... چلتا ہے لیکن شارلمین کی سلطنت کے حصے بخرے ہونے نے اُس کے جانشینوں کی مابین ... ہونے نے، نئے وحشیوں کی آمد نے اور اُس گڑبڑ نے جو نافرمان امرا کی وجہ سے ... اور جو کبھی کو اپنا آقا ماننے کے لئے تیار نہ تھے، ان سب باتوں نے بل کر دنیا کو کم از کم ... دو صدی پیچھے دھکیل دیا۔ واقعی دسویں صدی اور گیارہویں صدی کا ابتدائی نصف ... ایک نظر میں ساتویں اور آٹھویں صدیوں سے کچھ بہتر نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن جہالت اور ... ایسی بھی کبھی نہ پھیلی جیسی کہ وہ شارلمین سے پیشتر یورپ پر طاری تھی۔

-----×××-----

باب ہشتم

شارلمین کی سلطنت کا منتشر ہونا

لوئی مقدس شارلمین کا جانشین ہوتا ہے

اب دنیا کے لئے یہ سوال نہایت اہم تھا کہ شارلمین کی وسیع سلطنت اُس کی وفات کے بعد بدستور قائم رہے یا چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہوجاوے۔ اُس کو خود بھی اس کے متحد رہنے کی توقع نہ تھی کیونکہ ۸۰۶ء میں اُس نے اس سلطنت کو اپنے تینوں بیٹوں میں اپنی مرضی کے مطابق تقسیم کردیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُس نے اپنے عمر بھر کے کام کو صرف اس غرض سے برباد کردیا کہ ایک یہ روایت چلی آتی تھی کہ ہر بادشاہ اپنے مقبوضات کو اپنے بیٹوں میں تقسیم کردیتا تھا یا یہ وجہ تھی کہ اُس کو یقین تھا کہ اس قدر وسیع اور مختلف الاقوام سلطنت متفق نہیں ہوسکتی تھی۔ بہرصورت اُس کے دو بڑے بیٹوں کی وفات نے اُس کے اکلوتے بیٹے لوئی کو اپنے باپ کا جانشین بادشاہ اور شہنشاہ دونوں حیثیتوں سے بنادیا۔

لوئی مقدس کے بیٹوں میں شارلمین کی سلطنت تقسیم ہوگئی

لوئی مقدس بمشکل چند سال تخت نشین رہا تھا کہ اُس نے نہایت ضروری سوال طے کرنا چاہا وہ یہ کہ اُس کے بیٹوں میں سے ایک کو اُس کی وفات کے بعد کونسا حصہ ملنا چاہیئے۔ چونکہ وہ اس قدر حریص تھے کہ اپنے باپ کی مرضی پر کاربند نہیں ہوسکتے تھے اس لئے ۸۱۷ء سے ۸۴۳ء تک کم از کم چھ مختلف تقسیمیں ہوئیں۔ ہم ان پیچیدہ اور عارضی تقاسیم کا پتہ لگانے کے لئے توقف کرنا نہیں چاہتے یا اُس کے بیٹوں کی سرکشی کے حالات پر وقت صرف کرنا نہیں چاہتے جنہوں نے ... اور ...

[illegible] تمام کر دی۔ لوئی مقدس کی وفات کے موقع پر جو سنہ ۸۴۰ء میں آئی
[illegible] لوئی جرمن، بویریا پر قابض تھا اور مختلف موقعوں پر سلطنت کے اُن حصوں میں
[illegible] وہ تسلیم کیا جا چکا تھا جو اب جرمنی میں شامل ہیں۔ سب سے چھوٹا بیٹا چارلس گنجا
[illegible] مقبوضات کے تمام مغربی حصہ پر حکمراں ہو گیا۔ اور لوتھیر جو سب سے بڑا تھا وہ شہنشاہ
[illegible] اور اٹلی اور نیز اُس ضلع پر جو دونوں چھوٹے بھائیوں کے مقبوضات کے درمیان تھا
حکومت کرنے لگا۔ چارلس اور لوئی دونوں لوتھیر کی ان کوششوں کے خلاف کہ وہ اپنی برتری
شہنشاہ کی حیثیت سے قائم کرے فوراً متحد ہو گئے اور اس کو فان ٹینے پر سنہ ۸۴۱ء میں شکست دی۔
وردون کا صلحنامہ جو اس کے بعد ہوا مغربی یورپ کی تاریخ میں نہایت قابل یادگار چیزوں
میں سے ہے۔

صلحنامہ وردون سنہ ۸۴۳ء | صلح کی گفتگو سے جو صلحنامہ وردون پر ختم ہوئی تینوں فریق اس امر پر بالکل
رضامند ہو گئے کہ اٹلی، لوتھیر کے پاس رہے، ایکی ٹین، چارلس گنجے کے قبضہ میں رہے اور بویریا
کا لوئی جرمن مالک رہے۔ لیکن بقیہ سلطنت کو منقسم کرنا کار دشوار کا مضمون تھا۔ اُس وقت یہ
مناسب معلوم ہوا کہ بڑا بھائی شہنشاہ کی حیثیت سے، اٹلی کے علاوہ فرنیک مقبوضات کا درمیانی
حصہ بھی رکھے اور دونوں دارالسلطنت اکس لاشپل بھی اُسی کے پاس رہے۔ نہایت مصنوعی قسم کی ایک
سلطنت قائم کی گئی جو روما سے شمالی ہالینڈ تک وسیع تھی اور جس میں کوئی قدرتی اتفاق زبان یا
رواج کے لحاظ سے نہ تھا۔ لوئی جرمن کو بویریا کے علاوہ لمبرڈی کے شمال کا علاقہ اور دریائے
رائن کے مشرق کا علاقہ بھی دیا گیا۔ چارلس گنجے کی سلطنت میں وہ علاقہ شامل تھا جو آجکل
فرانس کہلایا جاتا ہے اور فلانڈرس اور اسپینش مارچ بھی اُس کے مقبوضات میں داخل تھے۔
معلوم ہوتا ہے کہ وردون کی صلح کا بڑا مقصد ایک مغربی اور مشرقی فرنیک سلطنت کے
قائم کرنا تھا چنانچہ اُن میں سے ایک فرانس اور دوسری جرمنی بن گئی۔ چارلس گنجے کی سلطنت میں
جو زبانیں بکثرت بولی جاتی تھیں وہ تقریری لاطینی سے براہ راست ماخوذ تھیں اور رفتہ رفتہ

فرانسیسی اور پرووِنشیل ہو گئیں۔ برخلاف اس کے لوئی جرمن کی سلطنت میں تباہی [illegible]
جرمن تھی۔ ان ممالک کے درمیان جو تنگ علاقہ تھا اور لوتھیر کے حصے میں آیا تھا وہ [illegible]
یا سلطنت لوتھیر کہلانے لگا۔ یہ نام بتدریج لوتھارنجیا اور بعد ازاں لورین ہی گیا۔ یہ [illegible]
ہے کہ یہ علاقہ وہ درمیانی قابل بحث اراضی ہے جس پر فرانسیسی اور جرمن اب تک باہم [illegible]
لڑتے رہے ہیں۔

اسٹراس برگ کا عہد و پیمان

اسٹراس برگ کی عہد و پیمان میں (۸۴۲ء) جس کا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔ ایک عجیب اور اہم ثبوت اختلاف السنہ کا ہے۔ وردون کی مصالحت سے قبل ہی دونوں چھوٹے بھائیوں نے یہ باہمی عہد و پیمان مناسب تصور کیا کہ وہ ایک خاص مجمع کے سامنے لوتھیر کے دعاوی کے خلاف ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔ اول دونوں بھائیوں نے اپنے اپنے لشکریوں سے خاص اُن کی زبان میں مخاطب ہو کر کہا کہ اگر میں اپنے بھائی کی حمایت نہ کروں تو تم سب لوگ میری اطاعت کے فرض سے سبکدوش سمجھے جاؤ گے۔ پھر لوئی نے لنگورومنا[1] زبان میں جیسا کہ مورخ کہتا ہے قسم کھائی تاکہ اُس کے بھائی کے لشکری اُس کی بات سمجھ سکیں اور چارلس نے لنگوتیوڈسکا زبان میں لوئی کے لشکریوں کو سمجھانے کے لئے قسم کھائی۔ خوش قسمتی سے اِن دونوں قسموں کی پوری عبارت محفوظ ہے۔ چند الفاظ کے سوا وہ نہایت دلچسپ اور اہم ابتدائی نمونے اُس زبان کے ہیں جو بعد ازاں عوام کی زبان ہو گئی اور جس کی تحریر کے رواج کی اُس وقت صرف ابتدا ہوئی تھی۔ غالباً اس سے پیشتر جرمن زبان شاذ و نادر تحریر میں آئی ہو گی کیونکہ جو لوگ لکھنا جانتے تھے وہ سب لاطینی زبان میں تحریر کرتے تھے۔ یہی حال رومن زبان کا ہے (جس سے موجودہ فرانسیسی زبان پیدا ہوئی ہے) جو

[1] جو شخص لاطینی اور فرانسیسی سے واقف ہوتا تھا وہ لنگورومنا زبان کی قسم سمجھ سکتا تھا اور جو جرمن زبان جانتا تھا وہ لنگوتیوڈسکا آسانی سے سمجھ سکتا تھا۔ (مترجم)

... سے بہت علیحدہ ہو گئی تھی۔

... اٹلی کے ... تھے	جب لوتھیر مر گیا (۸۵۵ء) تو اُس کے تین بیٹے اٹلی اور وسطی حصہ سلطنت کے مالک ہوئے۔ ۸۷۰ء تک اِن میں سے دو فوت ہو چکے تھے اور اُن کے چچا چارلس دی بالڈ (گنجا) اور لوئی جرمن نے وسطی سلطنت کو

... سے باہمی تقسیم کرنے اور اپنے قبضہ میں لانے کے لئے کچھ تامل نہ کیا۔ اٹلی، لوتھیر کے بقیہ اکلوتے بیٹے کے لئے چھوڑ دی گئی اور تاج شہنشاہی بھی اُسی کے پاس رہنے دیا جو آئندہ ایک صدی تک بے نتیجہ رہا۔ اس کا یہ اثر ضرور ہوا کہ ۸۷۰ء ہی میں مغربی یورپ تین بڑے علاقوں میں منقسم ہو گیا جو تعجب سے آجکل کی موجودہ یورپ کی تین بڑی سلطنتوں یعنی فرانس، جرمنی اور اٹلی کے بالکل مطابق تھے۔

سلطنت عارضی طور پر چارلس دی فیٹ (موٹا) کے عہد میں متحد ہو گئی	لوئی جرمن کا جانشین اُس کا بیٹا چارلس دی فیٹ مشرقی فرینک سلطنت میں ہوا۔ ۸۸۴ء میں چارلس دی بالڈ کے بیٹے اور پوتوں کے انتقال کی وجہ سے اُسکا کوئی ممبر خاندان بجز ایک پانچ برس کے بچے کے[1] باقی نہ رہا۔ پس

مغربی فرینک سلطنت کے اُمراء نے چارلس دی فیٹ کو اپنا بادشاہ بنانے کی دعوت دی۔ اسطرح یہ واقعہ ہوا کہ شارلمین کی تمام سلطنت پھر دو یا تین برس تک ایک ہی حکمراں کے زیر فرماں رہی۔

---

[1] حسب ذیل شجرہ سے شارلمین کی اولاد کا باہمی تعلق ظاہر ہو گا۔

شارلمین (۸۱۴ء میں مرا)
│
لوئی مقدس (۸۴۰ء میں مرا)
├── لوتھیر (۸۵۵ء میں مرا)
├── لوئی دی جرمن (۸۷۶ء میں مرا)
│   ├── کارلومین (۸۸۰ء میں مرا)
│   │   └── آرنلف (۸۹۹ء میں مرا)
│   ├── لوئی (۸۸۲ء میں مرا)
│   └── چارلس دی فیٹ (۸۸۷ء میں معزول ہوا)
└── چارلس دی بالڈ (۸۷۷ء میں مرا)
    └── لوئی دی سٹیمرر (۸۷۹ء میں فوت ہوا)
        ├── لوئی (۸۸۲ء میں مرا)
        ├── کارلومین (۸۸۴ء میں فوت ہوا)
        └── چارلس دی سمپل (۹۲۹ء میں مرا)

آرنلف کا بیٹا: ... دی چائلڈ (۹۱۱ء میں مرا)

چارلس دی فیٹ اور اہل شمال

چارلس دی فیٹ بیمار رہتا تھا اور ایک نالائق شہنشاہ ... کی حفاظت اور انتظام کرنے کے بالکل ناقابل تھا۔ اس کی کمزوری ... اس کے کمزور صلحناموں سے پائی جاتی ہے جو اس نے اہلِ شمال کے ساتھ کئے ... کے خلاف اپنے کاونٹ اوڈو کی ماتحتی میں ایک دلیرانہ مقابلہ کر رہا تھا تو چارلس نے ایک لشکر کے سردار بننے کی بجائے اور اس کی معاونت کرنے کی جگہ حملہ آوروں کو خاصی سو پونڈ ... ادا کرنے کے لئے رضامندی ظاہر کی بشرطیکہ وہ اپنا محاصرہ اٹھالیں۔ بعد ازاں ان کو ... سلطنت کے اندر یعنی برگنڈی میں موسم سرما بسر کرنے کی اجازت دیدی جہاں وہ حسب اختیار لوٹ مار کرتے اور آبادیوں کو پھونکتے جلاتے رہے۔

چارلس دی فیٹ تخت سے معزول کر دیا گیا اور آرنلف اس کا جانشین ہوا

اس ذلیل صلحنامہ سے مغربی فرینک امرا کو اس قدر نفرت ہوگئی کہ وہ خوشی سے اس سازش میں شریک ہوگئے جو چارلس کے بھتیجے یعنی کارنتھیا کے بہادر آرنلف نے کی اور جو مصمم ارادہ کر چکا تھا کہ اپنے نالائق چچا کی جگہ خود سریر آرائے سلطنت ہو۔ چارلس ۸۸۷ء میں معزول کر دیا گیا اور اس کے سابق رفقا نے بھی کنارہ کشی اختیار کی ... کے سوا پھر کوئی شخص شارلمین کی سلطنت کے مشرقی، مغربی اور جنوبی حصوں کو تھوڑے دنوں کے لئے بھی اپنے قبضہ و اقتدار میں نہیں لا سکا۔ آرنلف اگرچہ نام کے لحاظ سے شہنشاہ تھا لیکن فرینک سلطنت کے تمام حصوں میں بادشاہ تسلیم کئے جانے کی بھی مشکل سے توقع کر سکتا تھا۔ بولنے نام متحد ہونا بھی ناممکن تھا۔ جیسا کہ اس زمانہ کا ایک مورخ لکھتا ہے "جب آرنلف اپنا وقت گزارتا تھا بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں قائم ہو رہی تھیں"۔

سلطنت برگنڈی یا آرلس کی اصلیت

مغربی فرینک سلطنت میں شمالی حصہ کے امرا نے اوڈو کو جو پیرس کے محاصرہ کا سورما تھا اپنا بادشاہ منتخب کیا۔ لیکن جنوب میں وہ ... من چلا امیر جس کا نام بوسو آف وائنا تھا پوپ کو یہ ترغیب دینے میں کامیاب ہوا کہ وہ اس ...

[illegible] وفات کے بعد جیسل
[illegible] نے بحال کرنے کی توقع رکھتا تھا اپنے خاص حکران
[illegible] مملکت اونیزو ناجنہ چیپر جنوبیہ تک دو سو حکمراں تھا بعد ازاں
[illegible] کی متحدہ سلطنت بن گئی۔

[illegible] کے معزول ہونے سے پیشتر بہت سے کاؤنٹ اور دیگر
[illegible] نے اپنے بادشاہ کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر اپنے اپنے علاقوں کا
[illegible] کر دیا اگرچہ انہوں نے بادشاہ کا لقب اختیار نہ کیا۔ مشرقی فرینک
[illegible] جرمن فرقوں نے جن پر شارلمین نے قابو پالیا تھا خصوصاً اہل بویریا
[illegible] اپنی قدیم قومی آزادی کو از سر نو حاصل کرنا شروع کر دیا۔ اٹلی میں سلطنت کی
[illegible] زیادہ نمایاں تھی۔

[illegible] جو کچھ اوپر بیان ہوا اُس سے ظاہر ہے کہ کسی حکمراں نے بھی جسکے ہاتوں
[illegible] سلطنت کی عنانِ حکومت رہی اپنے آپ کو ایک ایسی عظیم الشان مملکت کا
[illegible] ہے کافی دانشمند اور طاقتور فرماں روا ثابت نہیں کیا تاکہ بخوبی ملک کا
[illegible] کے موجودہ معنی میں ایک منتظم سلطنت کے قیام کے رستہ میں جو مشکلات حائل
[illegible] التحصیل تھیں۔ اول تو یہ قریب قریب ناممکن تھا کہ ایک وسیع سلطنت
[illegible] ہیں۔ عجیب و غریب سڑکیں جو رومیوں نے تیار کی تھیں عام
[illegible] ہو گئی تھیں کیونکہ سلطنت کی جانب سے اب انجنیران کی حفاظت
[illegible] اور پلوں کی مرمت کے لئے نہیں رکھی جاتی تھی۔ شارلمین
[illegible] میں جو قدیم رومی سلطنت کی حدود کے باہر تھے ذرائع سفر گال
[illegible] خراب ہوں گے کیوں کہ وہاں رومی سڑکوں کی ہوا

سرکاری افسروں یا فوجوں کے قیام کے لئے موجود کی کمی

... کے وقت کے علاوہ ... ملازموں ... سے بھی سابقہ پڑتا تھا جن کی وجہ سے وہ ... بڑی جماعت کی خدمات حاصل کرنے سے محروم رہتا تھا اور جن کو ... ہے۔ علاوہ ازیں وہ اسی وجہ سے مستقل فوج بھی نہیں رکھ سکتا تھا جو اُن کے ... طاقتور اور بے چین امرا کی جن کا شعار زندگی جنگ و جدل تھا مسلسل نافرمانی کے لئے ضروری تھی۔

نارتھ مین اہل شمال اسلاف اہل ہنگری اور عربوں کے حملے

فرینک سلطنت میں تمام جوانب سے متواتر حملوں نے ... طوائف الملوکی قائم کردی۔ شمال کی جانب سے یعنی نومارک ناروے اور سویڈن کی طرف سے اسکینڈی نیویا کے لٹیرے جو نارتھ مین کہلاتے تھے آئے۔ ہوشیار اور جانباز جہاز راں تھے جنہوں نے نہ صرف بحیرۂ شمال کے سواحل کی آبادی کو ... اور پریشان کیا بلکہ وہ دریاؤں میں بھی آنے لگے اور خشکی کے اندر پیرس تک شہروں کو ... اور اُن کو جلا کر خاک سیاہ کرنے لگے۔ سلطنت کی شرقی سرحد پر جن قوم سلاف سے مسلسل ... میں مصروف رہنے پر مجبور کئے گئے۔ اس کے بعد اہل ہنگری جو ایک وحشی قوم تھی اپنے ... حملے وسط جرمنی اور شمالی اٹلی میں کرنے لگے۔ جنوب کی جانب سے اہل عرب آئے ... سسلی پر ۸۲۷ء میں قبضہ کرلیا اور جنوبی اٹلی اور فرانس کو خود روما پر بھی حملہ کر کے خوفزدہ ...

بڑے بڑے زمینداروں کی روز افزوں طاقت اور خودمختاری

ایک ایسے طاقتور بادشاہ کی عدم موجودگی میں جس کے پاس ... اور قواعد داں فوج ہو ہر ضلع اپنی آپ حفاظت کرنے کے ... دیا گیا تھا۔ بلاشبہ بہت سے کاؤنٹ، مارگریو، لاٹ پادری اور دیگر بڑے زمیندار اصل ... بتدریج خودمختار شہزادے بن گئے تھے اپنے ارد گرد کے لوگوں کی وفاداری اسلاف کو ... سے بچانے اور قلعوں کو جائے پناہ کے طور پر جبکہ اہل ملک سخت مصیبت میں گرفتار ... کی وجہ سے حاصل کرلی تھی۔ یہ حالات اس امر کی توجیہ کرتے ہیں کہ کیوں اس ...

... ایک بادشاہ اور اس کے افسران سے ... نمایاں تھی۔ قرون وسطیٰ کے امراء کے مضبوط ... تمام مغربی یورپ میں موجود تھے ہرگز بادشاہ کی خوشنودی ... ان کی تاخت وتاراج کے لئے کافی طاقتور ہوتا۔ ان سے یہ صاف ... کے مالک مکمل طور پر خود مختار فرمانروا تھے۔

... یا جرمنی یا فرانس میں قرون وسطیٰ کے کسی قلعہ کے کھنڈر کو دیکھتا ہے جو کسی ... کی طرح بنا ہو معلوم ہوتا ہے اور جس میں صرف ایک طرف سے جانے کا راستہ ... سے قرب وجوار کا ملک نظر آتا ہے وہ بجز اس کے اور کوئی رائے قائم نہیں کر سکتا ... اس کے گنبد اور پشتے اور اس کی خندقیں اور ٹوٹنے والے پل کسی امن پسند ... کے آرام دہ مسکن نہیں تھے بلکہ کسی فرمانروا کے محفوظ شاہی محل تھے۔ ہم بڑے کمرہ کو مسلح ... سے بھرا ہوا تصور کر سکتے ہیں جو اپنے مالکوں کی خاطر جب وہ کسی ہمسایہ امیر پر حملہ کرنا چاہتا ... کے لئے آمادہ رہتے تھے اور جو یہ بھی جانتے تھے کہ اگر وہ اس سے بغاوت کرنے کی ... کریں گے تو ان کا آقا ان کو زمین کے زیر دوز تنگ وتاریک قید خانوں میں ڈال دیگا۔

زمیندار اور ان کی اراضی | قرون وسطیٰ کے امیر کی حیثیت اور فیوڈلزم کی اصلیت سمجھنے کے لئے ... پہلے زمینداروں کی حالت پر غور کرنا چاہئے۔ مغربی یورپ کا حصہ اعظم شارلمین کے ... بڑی بڑی ریاستوں میں جو ندی قریب سے مشابہ تھیں منقسم پایا جاتا ہے۔ یہ ریاستیں ... ان کا حال ہمیں معلوم نہیں۔ یہ ریاستیں یا جاگیریں جیسا کہ ان کو کہا جاتا ہے ... کاشتکاروں سے بوئی جاتی تھیں جو زمین سے متعلق ہوتے تھے اور اراضی کے مالک ... رہتے تھے۔ وہ زمیندار کے ایسے حصہ کو بھی کاشت کرتے تھے جس کو مالک اپنے

حاصل خاص کرلی تھی اور اپنی امیدوں کی ضرورت [illegible]

جیسے ہم قرون وسطیٰ کے ملکی زمینداروں کا ذکر کرتے ہیں [illegible]

میں تھے ایک بادشاہ کا مالک ہوتا تھا اور جاگیر کی معاوضت کے [illegible]

بنا دی تھی کہ وہ اپنے ضلع [illegible] زمینداروں یا [illegible]

معافیات | عہد شارلیمین سے بھی قبل یہ رواج چلا [illegible] خاص [illegible]

خاص خاص لوگوں کو ایک غیر معمولی حق عطا کر دیا جاتا تھا جس سے ان کی اراضی [illegible]

کی آمد و رفت سے بری کر دی جاتی تھیں۔ کوئی سرکاری افسر جس کو محصولات [illegible]

وصول کرنے یا بادشاہ اور اس کے توابعین کے لئے جبکہ وہ [illegible]

یا اور کسی قسم کی ضروریات حاصل کرنے کا اختیار ہوتا تھا اُن اراضیات یا قریوں سے جو کسی

سے یا ایسے شخص سے جو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے متعلق ہوتی تھیں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ بظاہر

مستثنیات بادشاہ کے افسران کی تعدی سے بچنے اور مختلف جرمانے اور فیس ہضم کرنے کی غرض

سے بڑی سر گردانی اور کوشش سے حاصل کی جاتی تھیں اور ان سے ان کا یہ مقصد نہ تھا کہ [illegible]

حکومت کے حقوق کو غصب کر لیں لیکن نتیجہ یہی ہوا کہ خانقاہوں اور ان اشخاص [illegible]

کے واجبات سے اس طرح مستثنیٰ کر دیئے گئے تھے اپنے اختیارات کو بتدریج خروج کر

اب تک وہ اپنا حق سمجھ کر نہیں بلکہ بادشاہ کے قائم مقام بنکر اُن اختیارات کو استعمال کرتے

یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ وہ افراد جن کو یہ حقوق حاصل تھے مرکزی طاقت سے [illegible]

خود مختار ہو جاتے تھے۔ یہ سچ ہے کہ کثیر التعداد مالکان اراضی جو بادشاہ کے افسران کے

اختیارات سے باہر نہ تھے اور خود بادشاہ کے اکثر افسران خصوصاً کاؤنٹ اور [illegible]

بادشاہوں کے قبضہ و اقتدار سے باہر ہو جاتے تھے اور اپنے علاقوں کے فرمانروا بن جاتے

سلہ اس قسم کی اماضیات یا ریاست کا ذکر باب ہژدہم میں بعد ازاں کیا جائے گا۔ مؤلف

[illegible] نے موقع حاصل تھے کہ وہ اُن اختیارات کو
[illegible] کے خود مختار سمجھا جاتے تھے اپنے خاص فوائد کے لئے
[illegible] نے اپنے کاؤنٹوں اور مارگریوں کو اپنی سلطنت کے متمول
[illegible] سے منتخب کیا تھا جو کہ اُس کے پاس روپیہ نہ تھا وہ عام طور پر انکی خدمات
[illegible] جاگیریں عطا کرتا تھا جس سے اُن کی خود مختاری میں اور اضافہ ہو جاتا تھا۔ وہ
[illegible] عہدہ یا منصب کو اور اپنی جاگیر کو نجی جائداد سمجھنے لگے اور وہ طبعاً اپنے بعد اپنے
[illegible] منتقل کرنے لگے ۔ شارلیمین اپنے نائبین پر پیغام رسانوں یا شاہی کمشنروں کے
[illegible] اقتدار قائم رکھتا تھا۔ اُس کی وفات کے بعد اُس کا یہ طریقہ متروک ہو گیا اور
[illegible] بادشاہی اقتدار کو بحال کرنا نہایت دشوار کام ہو گیا۔

[illegible] سے مطلق سلطنت [illegible] شاہی اقتدار [illegible] فیوڈلزم

لیکن ہم کو یہ نتیجہ اخذ نہیں کرنا چاہئے کہ بد امنی کی صدیوں میں جو شارلیمین کی سلطنت کے منتشر ہونے کے بعد گزریں حکومت بالکل مفقود ہو گئی تھی یا یہ چھوٹی چھوٹی مقامی حکومتوں میں منقسم ہو گئی تھی جو ایک دوسرے سے بالکل غیر متعلق اور خود مختار تھیں۔ اوّل تو بادشاہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ قدیم [illegible] حکومت کا مالک ہوتا تھا خواہ وہ کیسا ہی کمزور ہو یا اُن ذرائع کے بغیر ہو جن سے وہ اپنے حقوق حاصل کر سکے اور اپنی زیادہ طاقتور رعایا کو وفاشعار بننے کے لئے مجبور کر سکے۔ تاہم آخر کار وہ بادشاہ ہی ہوتا تھا جس کے سر پر کلیسا تیل ڈال کر اُس کو خدا کا مقبول بادشاہ بنا دیتی تھی اور کلیسا دنیا میں خدا کی قائم مقام سمجھی جاتی تھی۔ وہ ایک فیوڈل[1] لارڈ سے کچھ نہ کچھ زیادہ ہوتا تھا۔ [illegible] کی قسمت میں آخر کار حاوی ہونا لکھا تھا اور وہ انگلستان، فرانس اور اسپین اور بالآخر [illegible] جرمنی میں غالب آئے اور انہوں نے اُن قلعوں کو جڑ بنیاد سے اُکھاڑ ڈالا جنکی دیواروں

---

[1] [illegible]

کے اندر ان سب کے متعدد ہزار امرا ایک حد تک شاہی طاقت سے [illegible]

فیوڈلزم ۱ دوسری بات یہ تھی کہ کثیر التعداد خود مختار مالکانِ اراضی پیدا [illegible] کر دئے گئے تھے جس شخص کے پاس اس کی ضرورت سے زیادہ زمین ہوتی تھی وہ اس کا کچھ حصہ دوسرے شخص کو اس شرط پر دے دیتا تھا کہ وہ شخص جو زمین لیتا تھا اس بات کا عہد و پیمان کرتا تھا اپنے معطی کا وفادار رہے گا اور چند خاص خدمات ادا کرے گا مثلاً اس کی طرف سے جنگ و جدل کرنا اس کو مشورہ دینا اور اس کو اس کی خاص مصیبتوں میں امداد دینا۔ اس طریقہ سے آقا و خدمتگار کا تعلق پیدا ہوا۔ تمام مالکانِ اراضی یا بادشاہ کے یا دوسرے مالکانِ اراضی کے خدمتگار ہوتے تھے اور نتیجتاً سب لوگ اپنے عہد و پیمان کی وجہ سے ایک دوسرے سے وفادار رہنے کے پابند تھے اور ایک دوسرے کے مفاد کا لحاظ رکھتے تھے۔ یہ طریقہ جس کو فیوڈلزم کہتے ہیں سلطنت کی بجائے قائم ہو گیا اور اس کا قائم مقام بن گیا۔ نجی معاہدوں نے جو ایک مالکِ اراضی اور دوسرے مالکِ اراضی کے مابین ہوتے تھے اس کمزور تعلق کی جگہ لے لی جو رعایا اور بادشاہ کے درمیان تھا۔

حکومت کا فیوڈل انداز اور اراضی حاصل کرنے کا فیوڈل طریقہ کچھ ایسے غیر مانوس سے اور بالتشبیہ ہیں کہ ہمارے لئے انکو سمجھنا دشوار ہے۔ لیکن جب تک ہم ان کو نہ سمجھیں یورپ کے گزشتہ ہزار برس کی تاریخ کا جزو اعظم قریب قریب بے معنی رہ جائیگا۔

باب نہم

فیوڈلزم

[illegible]

فیوڈلزم اُن خاص حالتوں کا قدرتی نتیجہ تھا جو مغربی یورپ میں نویں اور دسویں صدیوں میں پائی جاتی تھیں۔ مگر اُس کے خاص عناصر اُس زمانہ میں دریافت نہ کئے گئے تھے اور نہ ایجاد کئے گئے تھے بلکہ وہ صرف جمع ہو گئے تھے تاکہ وقتی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ لہذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن رسم و رواج پر اختصار کے ساتھ غور کیا جائے جو گزشتہ سلطنتِ روما میں موجود تھے اور حملہ آور ان جرمنوں میں پائے جاتے تھے اور جن سے حسب ذیل امور اخذ کئے جا سکتے ہیں:۔

(۱) قرونِ وسطیٰ کے مالکانِ اراضی کا اپنی زمین کو اس طریقہ سے دوسروں کو دیدینے کا رواج کہ برائے نام ملکیت تو مالکِ اراضی کی رہی لیکن تمام مقاصد و اغراض کے لئے اراضی حاصل کرنے والے حقیقی مالک بن گئے اور

(۲) آقا و خدمتگزار کا تعلق۔

گزشتہ سلطنتِ روما میں اراضی حوالہ کرنے کے طریقے

ہم بیان کر چکے ہیں کہ وحشیوں کے حملوں سے قبل سلطنتِ روما کے اکثر چھوٹے چھوٹے زمینداروں نے اپنے لئے یہ بہتر سمجھا کہ اپنی اراضی کی ملکیت کو قرب وجوار کے زیادہ طاقتور مالکانِ اراضی کے نام منتقل کر دیں۔ مزدوروں کی قلت ان علاقوں میں اس قدر کم ہو گئی تھی کہ نیا مالک اگرچہ زمین پر اپنا نام درج کرا لیتا تھا [illegible] اجازت دیدیتا تھا کہ وہ بلا لگان اُس کو کاشت کرتا رہے گویا وہ اب تک

اُس زمین کا مالک ہے۔ وحشیوں کے حملوں سے غیر محفوظ چھوٹے زمینداروں کی ملکیت [illegible] خانقاہیں اُس کے لئے نئی جائے پناہ بن گئیں تھیں۔ رہبان خوشی سے غیر منقولہ جائداد کو قبول کرتے تھے جبکو اصل مالک اپنی عاقبت کی بہتری کے لئے اور اُس ولی کی شفاعت حاصل کرنے کے لئے جسکے نام پر خانقاہ معنون ہوتی تھی اس غرض مجوزہ پر دیدیتا تھا کہ پادری پہلے مالک کو اراضی کاشت کرنے کی اجازت دیدے اور اُس کا یہ حق برقرار رکھے۔ اگرچہ وہ اب مالک اراضی نہیں ہوتا تھا لیکن وہ اُس کی پیداوار سے متمتع ہوتا تھا اور ہر سال خانقاہ کی ملکیت تسلیم کرنے کی غرض سے بہت ہی تھوڑا لگان ادا کرتا تھا۔ اراضی کا استعمال یا اُس کی پیداوار جو خانقاہ اراضی کے پہلے مالک کو عطا کر دیتی تھی اُس کا نام بینی فی سیم تھا۔ یہی لفظ اُن مختلف جاگیروں کے لئے بھی استعمال ہوتا تھا جن کو گرجائیں اپنے وسیع مقبوضات میں سے لوگوں کو محدود وقت تک اور مختلف شرائط پر دیدیتی تھیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ فرینک بادشاہوں اور دوسرے بڑے بڑے علاقہ داروں نے بھی اپنی اراضیات کو اسی قسم کے طریقہ پر دیدیا تھا۔ قرونِ وسطیٰ کی زمینداری کی ترقی کا پہلا زینہ بھی یہی طریقہ ہے۔

آقا اور خدمت گزار کے تعلق کی اصلیت

بینی فی سیم کے ساتھ ساتھ ایک اور صیغہ جاری ہو گیا جس سے مالکان اراضی (آقا) اور خدمت گزار کا آیندہ تعلق بآسانی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ گزشتہ سلطنت روما میں آزاد شدہ آدمی جو کسی زمین کا مالک نہیں تھا اور اپنی روزی کمانے کے قابل نہیں رہتا تھا کسی مالدار اور طاقتور ہمسایہ کے متوسلین میں ہو جاتا تھا جو اُس کو کھانا اور کپڑے اور اُس کی حفاظت کا اقرار اس شرط پر کرتا تھا کہ وہ اپنے مربی کا وفادار رہیگا اور اُن سب سے محبت کریگا جن سے اُس کا مربی محبت رکھتا ہے اور اُن سب سے نفرت کریگا جن سے آخر الذکر نفرت کرتا ہے۔[1]

---

[1] اس بات سے کہ رومی سلطنت نے اس رواج کی مخالفت کی تھی [illegible]

... میں ایک ... رواج تھا اور وہ ان رومی رواج سے اسقدر مشابہ
... باشندوں نے یہ طے کرنا دشوار سمجھا کہ ہم اسے رومی صیغہ یا
... کی ترقی میں وہ وہی زیادہ اثر بتاتین سنے ٹسی ٹس لکھتا ہے
... کسی ... کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا عادی تھا جو اپنے وفادار
... میں ... کرتا تھا کہ وہ ان کے ہمراہ لڑیں گے۔ اس عہد و پیمان کو جس کو
... ہی ... کہتا ہے جرمن معمولی بات نہیں سمجھتے تھے بلکہ نہایت اہم اور محترم
... تھے ہر سردار اور سپاہی کے لئے باعث افتخار تھی۔ گزشتہ تعلق کی طرح جو آقا اور
... میں ہوتا تھا یہ بھی خاص اہتمام کے ساتھ انجام پذیر ہوتی تھی اور وفاداری کا رشتہ
... مضبوط کر دیا جاتا تھا۔ باہمی امداد اور استعانت کی ذمہ داریاں جو کسی سردار اور اسکے
... میں قائم ہوتی تھیں نہایت مستحکم اور متبرک خیال کی جاتی تھیں۔

... اگرچہ ہو کے اور بے خانماں شخص میں جو کسی متمول رومی زمیندار کا
عاجز خدمتی ہو جاتا تھا اور کسی شریف نوجوان جنگجو میں جو کسی ممتاز فوجی
سردار کے شریک حال رہتا تھا بہت بڑا فرق تھا لیکن یہ دونوں
... فیوڈل طریقہ کو پھیلانے میں مدد دیتے ہیں جس سے ایک شخص دوسرے کا "آدمی"
... ہو جاتا تھا۔ جب شارلیمین کی وفات کے بعد آدمی کومی تے ٹس اور
... کو باہم ... اور اپنی اراضی کے کسی جزو کی پیداوار کو اس شرط پر
... اُن کا وفادار اور صادق مددگار رہے یعنی اُن کا باجگزار ہو جائے تو ہم
... ہیں کہ اراضی کی ملکیت کا فیوڈل طریقہ وجود میں آ رہا تھا۔

... ہوتا ہے کہ مقامی حاکموں اپنے خدمتیوں کو شاہی ٹیکس فراہم کرنے والوں اور دوسرے
... میں ... کرتے تھے۔ مولف۔

فیوڈلزم کی تدریجی ترقی | فیوڈلزم کسی بادشاہت کے فرمان یا کسی عام [illegible]
اراضی میں باہم ہو گیا ہو جاری نہیں ہوا۔ یہ بتدریج طور پر بغیر کسی [illegible]
کے بغیر ترقی پذیر ہوتا گیا صرف اس وجہ سے کہ یہ طریقہ اُن حالات کے [illegible]
آرام دہ اور فطری معلوم ہوا۔ وسیع ریاست کے مالک نے اپنی اراضی کو بطور جاگیر [illegible]
کرنا اپنے لئے مفید سمجھا جو جنگ میں اُس کی معاونت کا اقرار کرتے تھے۔ اُس کے [illegible]
ہوتے تھے، ضرورت کے وقت اُس کے قلعہ کی حفاظت کرتے تھے اور روپیہ سے اُس کی
امداد کرتے تھے اگر کسی غیر معمولی خرچ کا بار اُس پر پڑ جاتا تھا۔

فیف یا جاگیر | جو اراضی ان شرائط مذکورہ پر دی جاتی تھی اُس کو فیف کہتے تھے۔ وہ شخص جو فیف
پر قابض ہوتا تھا خود بھی آقا بن جاتا تھا اگر وہ اس کا کوئی جزو اپنے کسی جاگیردار کو انہیں شرائط پر
دیدیتا تھا جن شرائط پر وہ اپنے آقا یا مربی سے اس کو لیتا تھا۔ اس قسم کی اراضی کو سب فیف
کہتے تھے اور جاگیردار کا جاگیردار ایک ماتحت خدمتگزار یا شکمی کاشتکار کہلاتا تھا۔ ایک دوسری بھی
صورت تھی جس کی وجہ سے جاگیرداروں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ چھوٹی چھوٹی ریاستوں
کے مالک عام طور پر غیر محفوظ حالت میں تھے اور اپنے آپ کو بڑے بڑے امراء کی دستبرد
سے محفوظ رکھنے کے ناقابل تھے۔ لہذا انہوں نے اپنے لئے یہ مناسب سمجھا کہ اپنی اراضی
کو کسی ہمسایہ امیر کے ہاتھوں میں دیدیں اور پھر اُس کو اُس سے بطور فیف کے واپس لے لیں
وہ اس طرح اُس کے جاگیردار بن جاتے تھے اور اُس کی حفاظت میں آ جاتے تھے [illegible]

جو کچھ اوپر بیان ہوا اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرون وسطیٰ میں فیوڈلزم [illegible]
سرسے پاؤں تک اور جڑ تک ایک ساتھ ترقی کرتا رہا۔ [illegible]

(۱) بڑے بڑے زمینداروں نے اپنے اپنے علاقوں میں نئی نئی جاگیریں [illegible]
اور اُن کو نئے جاگیرداروں کے حوالے کر دیا۔

(۲) وہ لوگ جن کے پاس چھوٹے چھوٹے قطعات تھے اُن کو [illegible]

... کو تقسیم کرنے کے قوانین کے باعث جاگیریں ٹکڑے

... حصوں کو تقسیم کر کے ماتحت فیف قائم کر سکتا تھا اور اُن

... کا معاوضہ حاصل کرنے کا موقع اسی قدر ہوتا تھا جاگیرداروں کے طور پر

... ملک فرانس میں یہ قاعدہ ہو گیا تھا کہ "کوئی اراضی بغیر کسی مالک کے نہ رہے"۔

... قریب انہی حالتوں کے مطابق تھی جو اُس زمانہ میں تمام مغربی یورپ میں موجود

... یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ جاگیر یعنی فی سیم کے برخلاف کچھ مدت تک عطا نہیں کی جاتی تھی یا عطیہ زندگی بھر کے لئے نہیں ہوتی تھی کہ اُس ... کے بعد پھر اصلی مالک کی طرف عود کرے۔ برعکس اس کے یہ جاگیردار کے خاندان میں ... بعد بڑے سے بڑے بیٹے کو نسلاً بعد نسلٍ ملتی رہتی تھی۔ جب تک جاگیردار اپنے آقا کا وفادار اور مطیع رہتا تھا اور خدمات معہودہ بجالاتا تھا اور اُس کے جانشین اطاعت گزار رہتے تھے اور اُن شرائط پر عمل درآمد کرتے رہتے تھے جن پر فیف یا جاگیر دراصل عطا کی گئی تھی تو نہ ... جانشین اُس کے متعلقہ اراضی پر باضابطہ قابض رہ سکتے تھے۔ کوئی خاص تاریخ جس پر یہ ... جاگیروں کو بطور میراث سمجھا جانے مقرر نہیں کی جا سکتی۔ تاہم یہ کہنا ٹھیک ہے کہ ... صدی میں یہ قاعدہ جاری ہو گیا تھا۔

... بعد بڑے بڑے اُمرا نے اپنی اراضی پر اپنا قبضہ رکھنے کے نقصان کو جو اُن ... اُن کے خاندانوں میں موروثی جائداد کی طرح منتقل ہوتی رہتی تھی صریح طور پر محسوس ... جس چیز سے ایک متمتع ہوتا رہا ہے وہ اُس کے بچوں کو ملے ورنہ عام طور پر ... اس قدر عالمگیر تھا کہ آقا کی مخالفت کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اصلی ... کے مالک کے پاس کچھ نہ رہا بجز اُن خدمات اور واجبات کے جن کی

ادائیگی کی تصرف یعنی باجگزار نے جاگیر حاصل کر لی تھی [illegible]

درحقیقت باجگزار کی ملکیت ہو گئی اور آقا کے ہاتھ میں [illegible]

رہ گئی۔ آجکل کسی زمین کا مالک یا تو خود اُس کو اپنے استعمال میں لاتا ہے [illegible]

لگان پر بطور ٹھیکہ کے دیدیتا ہے لیکن قرونِ وسطیٰ میں زیادہ تر اراضی اُن لوگوں کے [illegible]

جو درحقیقت نہ اس کے مالک تھے اپنا باقاعدہ لگان ادا کرتے تھے تاہم اصلی مالک [illegible]

اس پر بھی اُن کو اراضی سے محروم نہیں کر سکتے تھے۔

بادشاہ کے ماتحت باجگزار اُس کے قبضہ میں نہیں ہوتے تھے

ظاہر ہے کہ بڑے بڑے باجگزار جو اپنی جاگیریں بادشاہ سے [illegible] حاصل کرتے تھے قریب قریب خود مختار ہو گئے جب انکی جاگیریں اُن کو ابد الآباد تک مل گئیں۔ اُن کے باجگزار بھی چونکہ وہ بادشاہ سے کوئی [illegible] تعلق نہ رکھتے تھے شاہی اقتدار سے بالکل علیحدہ تھے۔ نویں صدی سے تیرہویں صدی میں ایک [illegible] یا شاہ جرمنی بڑے حصہ سلطنت پر جس میں وہ رعایا آباد تھی جو ایک قانونی بادشاہ کی حیثیت سے اُس کی اطاعت گزار تھی حکومت نہیں کرتا تھا۔ اگرچہ وہ اُس کو ٹیکس ضرور ادا کرتی تھی اور سلطنت کے سردار کی حیثیت سے اُس کے جھنڈے کے نیچے لڑنے کے لئے پابند تھی۔ ایک فیوڈل مالک اراضی کی حیثیت سے بادشاہ خود بھی بعض خدمات اور اُن کی وفاداری اپنے باجگزاروں سے طلب کرنے کا حق رکھتا تھا لیکن لوگوں کی بڑی جماعت جن پر وہ برائے نام حکمران [illegible] خواہ وہ امرا میں سے تھے یا نہ تھے براہ راست بادشاہ کو کچھ نہ دیتے تھے کیونکہ وہ دیگر فیوڈل مالکانِ اراضی کی زمینوں پر رہتے تھے اور وہ کم و بیش بادشاہ کی اطاعت سے آزاد تھے۔

یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ فیوڈل رواج میں کلی یگانگت [illegible] بتانا ہے کہ ایک [illegible] کی حدود کے اندر بھی اور مغربی یورپ کے تمام ممالک کا تو کیا ذکر شکل [illegible] کی تبدریج اور بے قاعدہ ترقی کے بارہ میں کافی لکھا جا چکا ہے۔ تاہم [illegible] کی حکومت کے صیغوں میں ایک قابل الذکر مماثلت و مشابہت تھی [illegible]

... ذرائع ... ان عام حالتوں کا انداز
... پائی جاتی تھیں ۔
... شبہ فیف تھی اور اسی سے اُس کا نام نکلا ہے ۔ لفظ کے
... معنوں میں فیف اُس زمین کو کہتے ہیں جس کا استمراری استعمال اُس
... کسی دوسرے شخص کو اس شرط پر دیدیا ہو کہ اُس کا لینے والا اُس کے مالک
... جو شخص باجگزار بننا چاہتا تھا اپنے آقا کے سامنے جھکتا تھا
اور اُس کا احترام اپنے ہاتوں کو اپنے آقا کے ہاتوں میں دیکر کرتا تھا اور اپنے
... آقا کا آدمی " فلاں فلاں فیف یا جاگیر کے لئے ظاہر کرتا تھا ۔ بعد ازاں
... باجگزار کو بوسۂ امن وامان دیتا تھا اور اُس کو نیچے سے اٹھاتا تھا ۔ پھر باجگزار وفاشعاری
... انجیل پر اُٹھاتا تھا یا کسی مقدس یادگار پر اور نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنے آپ کو
ان تمام ... کے ادا کرنے کا جو اُس کے آقا کے ہیں پابند بناتا تھا ۔ یہ احترام کرنے کا
عمل جو ... ہاتوں کو اپنے آقا کے ہاتوں میں دیکر وفاشعاری کا حلف اٹھانے سے ظاہر
... باجگزار کی طرف سے پہلی اور نہایت ضروری خدمت تھی جو فیوڈل تعلق پیدا
... کوئی باجگزار اپنی جاگیر کے لئے وقتِ انتقالِ جائداد اُس احترام سے انکار
... بغاوت اور خود مختاری کے اعلان کے برابر سمجھا جاتا تھا ۔
... باجگزار کی خدمات بجد مختلف تھیں ۔ احترام سے بعض اوقات اس سے
... ہوتی تھی کہ باجگزار اپنے آپ کو صرف اس قدر پابند کرے
... کوئی حملہ نہ کرے گا اور نہ نقصان پہنچائیگا یا اُس کے مفاد
... کسی دوسرے طریقے سے کوئی کوشش نہ کرے گا ۔ باجگزار سے امید کیجاتی تھی
... حال ہوگا جب کوئی مہم درپیش ہوگی اگرچہ یہ بھی عام طریقہ تھا کہ کوئی
... اپنے صرفے سے خدمت کرنے کے لئے مجبور نہ تھا ۔ اُس مدت

کے تیں سکے لحاظ سے بھی جو کسی باجگزار کو اپنے آقا کی طرف سے ملتی تھی
مختلف تھی ۔ فوجی خدمات کا کم زمانہ آقا کے لئے بیحد تکلیف دہ ثابت ہوا
میں یہ عام رواج ہو گیا کہ بادشاہ اور بڑے امراء لشکریوں کی ایک جماعت لازم رکھتے
وہ ہر وقت اور کسی مدت تک بھروسہ کر سکتے تھے اور اُن کو روپیہ کی جاگیریں
روپیہ کی جاگیریں | تھے ۔ ایک نائٹ (سردار لشکر) کو کچھ آمدنی اس شرط پر دی جاتی
کہ معطی لہٗ نہ صرف اپنے آقا کا باجگزار رہے گا بلکہ اُس کے واسطے جب کبھی ضرورت ہو گی
وہ لڑنے کے لئے تیار رہے گا ۔

دیگر فیوڈل خدمات | اُس فوجی خدمت کے علاوہ جو باجگزار کو اپنے آقا کی کرنی پڑتی تھی اُس
سے یہ بھی توقع کی جاتی تھی کہ بر وقت طلبی وہ آقا کے دربار میں حاضر ہو جہاں وہ دیگر باجگزاروں
کے پاس بیٹھتا تھا تاکہ اُن معاملات پر جن میں اُن جیسے دیگر باجگزار غور و فکر کر رہے تھے اپنی
رائے دے اور دوسروں کی رائے سنے[1] ۔ علاوہ ازیں جب کبھی اُس کا آقا اُس سے صلاح
لے اُس کو مشورہ دینا پڑتا تھا اور خاص خاص موقعوں پر حاضر ہونا پڑتا تھا ۔ بعض صورتوں
میں باجگزار اپنے آقا کو روپیہ بھی پیش کرتے تھے اور اُن کو بذات خود اُس کی خدمت کی بجا
ادائیگی زر | پڑتی تھی ۔ مثلاً جب جاگیر کسی آقا یا باجگزار کے مرتے پر منتقل ہوتی تھی یا جاگیر
فروخت کی جاتی تھی یا آقا کو اپنے سب سے بڑے بیٹے کو نائٹ (سردار لشکر) بنانا ہوتا تھا یا غیر معمولی
خرچ کی ضرورت ہوتی تھی یا اپنی لڑکی کو جہیز دینا تھا یا جب وہ قید ہو جاتا تھا تو اُس کا فدیہ
ادا کرنا ضروری ہوتا تھا ۔ اور سب سے آخر یہ کہ باجگزار اپنے آقا کی دعوت کرتا تھا اگر
اُس کا آقا اُس کی طرف سے گذرے ۔ بعض فیوڈل معاہدوں میں ہدایت ملتی تھی کہ ...

---

[1] فیوڈل دربار خصوصاً بڑے امراء اور خود بادشاہ کے دربار بعد ازاں حقیقی حکومت کے مرکز بن گئے جو
عدالتی، مالی اور انتظامی جماعتیں سیاسی خدمات بھی انجام دیتی تھیں ۔ مصنف

...بہت ...کے ...میں اپنے ...اٹھا سکتا ہے اور اس کو کیا کیا خوراک
... ہاتھ ...

... بعض ... کی جاگیریں ڈیوک اور کاؤنٹ سے لیکر جو براہ راست بادشاہ ... جاگیر حاصل کرتے تھے اور عملی طور پر خود مختار شہزادہ کے اختیارات برتتے تھے ایک معمولی ... کا بعض ... کے قطعات زمین کے کاشتکار یا صرف ... ہوتے تھے اور جو اسکے ... کے گھوڑے کے خرچ کے لئے بمشکل کافی ہوتی تھی جس پر سوار ہو کر وہ اپنے ... خدمت ادا کیا تھا اس وقت موجود تھیں۔

... قرون وسطی کے زمرۂ امراء میں شریک ہونے کے لئے عام طور پر یہ ضروری خیال کیا جاتا تھا کہ وہ کسی ایسی جاگیر پر قابض ہو جس کے متعلق صرف معزز خدمات ہوں اور وہ ... نہ ہوں جو کسی کاشتکار یا سرف کے لئے رائج تھیں۔ علاوہ ازیں ایک امیر آزاد بھی ... ہوا ... پاس کم از کم اس کے گزر اوقات اور اس کے گھوڑے کے خرچ کے لئے کافی ... کو کسی قسم کی محنت نہ کرنی پڑے۔

... بعض خاص حقوق سے امراء مستفید ہوتے تھے جو اُن کو غیر امراء طبقہ سے ممتاز ... ان میں سے اکثر حقوق فرانس میں انقلاب فرانس تک قائم رہے اور براعظم میں بھی ... اٹلی اور جرمنی میں انیسویں صدی تک بدستور برقرار رہے۔ ٹیکس ... سب سے بڑا حق تھا۔

... امیر ... قائم کرنے کی خواہش قدرتاً ہوتی ہے اور شاید یہ سوال پیدا ... ہوتا ہے کہ ڈیوک (...) کاؤنٹ (امیر) اور مارکوئس (امیر) میں کیا ... جیسے کہ اٹھارویں صدی سے قبل خاص مقررہ درجے نہ تھے۔ مثال کے طور پر ... غیر ... شخص ہو اور اس کی جاگیر صد شارلین کے ضلع ... ہو یا وہ بہت سے قدیم اضلاع کا مالک ہو اور اس کی طاقت ایک ڈیوک کے

برابر ہو مگر عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ڈیوک کاؤنٹ [illegible] اور [illegible] تھے جو بادشاہ سے بلا واسطہ جاگیریں حاصل کرتے تھے۔ ان کے بعد درجہ دوم [illegible] طبقہ تھا جو عام طور پر بادشاہ کے ماتحت باجگزار ہوتے تھے اور ان کے نیچے کے [illegible] (سردار لشکر) ہوتے تھے۔

فیوڈل رجسٹران شرائط اراضی اور فیوڈل طریقہ کی پیچیدگی نے فیوڈل آقاؤں کے [illegible] مقبوضات کے باقاعدہ رجسٹران رکھنے کو لازمی کر دیا۔ ان رجسٹروں میں سے بہت کم موجود [illegible] لیکن ہم کو خوش قسمتی سے شیمپین کے کاؤنٹ کا رجسٹر مل گیا ہے جو تیرہویں صدی کے آغاز کا [illegible] اس سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ فیوڈلزم عملی طور پر دراصل کیا تھا اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ فیوڈل زمانہ میں کسی ملک کا قابل اطمینان نقشہ تیار کرنا ناممکن تھا۔

شیمپین کے امراء کے مقبوضات کی ترقی اس عہد کی حالت کو ظاہر کرتی ہے دسویں صدی کے افتتاح پر اس عہد کی تاریخوں میں ہم کو ایک حریص ٹرائیز کے کاؤنٹ کا حال معلوم ہوتا ہے جس کا نام رابرٹ تھا اور جو ۹۲۳ء میں فوت ہوا جب وہ چارلس دی سمپل سے فرانس کا تاج شاہی چھیننے کی کوشش میں تھا۔ اس کا علاقہ اس کے داماد کو پہنچا جس کے دیگر مقبوضات میں پیشتر ہی سے چیٹیوڑی اور میئو کے علاقے شامل تھے۔ اس کے بیٹے نے اپنے ورثہ میں ان تینوں علاقوں کو پایا اور دانشمندانہ طریقہ سے غصب کر کے اپنے علاقے کو بہت افزوں ترقی دی یہ بتدریج ہڑپ کرنے کا طریقہ نسلاً بعد نسل جاری رہا یہاں تک کہ ایک مکمل علاقہ امرائے شیمپین کے قبضہ میں آ گیا جنہوں نے یہ نام بارہویں صدی کے افتتاح پر اختیار کر لیا تھا۔ [illegible] فرانس اور جرمنی میں فیوڈل ریاستیں قائم ہوئیں۔ فیوڈل امراء کے بعض خاندان [illegible] ہوئے کچھ تو چالاکی اور جبر سے اور کچھ بلاشبہ خوش قسمتی سے ایک بہت بڑے علاقے [illegible] سے دبا بیٹھے جس طرح کہ شاہ فرانس بعد ازاں خود فرانس کے اچھے بڑے حصے پر [illegible] قابض ہو گیا۔

[illegible] سے ظاہر ہوتا ہے کہ امرائے شیم پین کے مقبوضات
[illegible] چھبیس اضلاع پر منقسم تھے جن میں سے ہر ایک کے وسط میں
[illegible] نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ یہ تقسیم اصلی علاقوں کے تقریباً مشابہ
[illegible] امرائے شیم پین یکجا اور متحد کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ یہ تمام قسمتیں یا اضلاع
[illegible] کیونکہ اپنی بہت سی جاگیروں کے واسطے امیر شیم پین نے شاہ فرانس
[illegible] کیا تھا لیکن وہ بادشاہ کے علاوہ کم از کم نو دیگر رؤسا کا باجگزار تھا۔ اپنی جاگیر
[illegible] میں غالباً اُس کا شہر ٹرائیز بھی شامل تھا اُس نے برگنڈی کے ڈیوک سے
[illegible] کیا تھا جیسی لیکن لے پڑے اور بعض دیگر قصبات اُس نے رہمیس کے اسقف اعظم
[illegible] پکڑ لیے تھے۔ وہ سینس کے اسقف اعظم کا، چار دوسرے ہمسایہ اسقفوں کا اور
[illegible] کی بڑی خانقاہ کے ایبٹ کا بھی باجگزار تھا۔ اُس نے ان تمام اشخاص سے
[illegible] کیا تھا کہ وہ اُن کا وفادار اور خالص مددگار رہے گا اور جب اُس کے مختلف آقا
ایک دوسرے سے لڑنے لگے ہونگے تو اس امر کا پتہ لگانا نہایت ہی مشکل ہوگا کہ وہ کس کی امداد
[illegible] تاہم اُس کی حالت دیگر بڑے فیوڈل رؤسا کی حالت کے مطابق تھی۔

لیکن رجسٹر کا خاص مقصد یہ ظاہر کرنا نہیں تھا کہ کاؤنٹ کے کیا کیا فرائض تھے بلکہ یہ
مقصد تھا کہ خاص اُس کے کثیر التعداد باجگزاروں کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اُس رجسٹر سے
[illegible] ہوتا ہے کہ اُس نے اپنی جاگیروں کو ماتحت باجگزاروں میں تقسیم کر دیا تھا اور اپنے مختلف
[illegible] کم از کم دو ہزار باجگزار نائیٹوں پر تقسیم کر رکھا تھا۔ اس رجسٹر میں وہ تمام
[illegible] جن پر ان نائیٹوں میں سے ہر ایک کو اراضی دی گئی تھی۔ بعض تو صرف کاؤنٹ
[illegible] تھے۔ بعض نے یہ اقرار کیا تھا کہ ہر سال ایک مدت معینہ تک جنگ میں
[illegible] گے۔ بعضوں کو ایک مقررہ زمانہ تک اُس کے قلعہ کی حفاظت کرنی
[illegible] کے بہت سے باجگزار دوسرے رؤسا سے بھی زمین لے چکے تھے

کیونکہ ایسا کوئی قاعدہ نہیں تھا کہ جس سے ماتحت باجگزار ... قریب و جوار کے بڑے زمیندار سے جاگیر نہ حاصل کر سکے۔ بس یہ بھی ہوتا تھا کہ ... کے چند باجگزار ان اشخاص سے زمین حاصل کر لیتے تھے جن سے خود کاشتکار نے حاصل کی تھی۔

> اراضی کے علاوہ دیگر اشیا کو بھی فیوڈل طریقہ پر دیا گیا

یہ ظاہر ہے کہ امرائے شمین باجگزاروں کی اس تعداد پر قانع نہ تھے جو انہوں نے اپنی اراضی کو ماتحت باجگزاروں میں تقسیم کر کے حاصل کی تھی۔ جس طرح اراضی کے استعمال کے لیے آقا کا احترام کیا جاتا تھا اسی طرح یہ احترام مقررہ آمدنی کے لیے یا چند سیر غلہ کے لئے بھی جو آقا ہر سال مرحمت کیا کرتا تھا وہی احترام حاصل کیا جا سکتا تھا۔ پس روپیہ، مکانات، گیہوں، جوار، شراب، چونے حتیٰ کہ نصف شہد کی مکھیاں جو کسی خاص جنگل میں ہوں یہ سب فیوڈل طریقہ پر تقسیم ہوتی تھیں۔ یہ طریقہ ہم کو زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے کہ سپاہیوں کو تنخواہ پر نوکر رکھ لیا جائے لیکن تیرہویں صدی میں فیوڈلزم کی روایات لوگوں کے دل و دماغ پر اتنا اثر کئے ہوئے تھیں کہ انہیں جتنے امداد درکار ہو اُن کو باجگزار بنا لینا فطری معلوم ہوتا تھا۔ روپیہ کے ادا کرنے کا صرف وعدہ باجگزار کو کافی طور پر پابند نہیں کر سکتا تھا۔ خدمت کرنے کا حلف اٹھانا معاہدہ کو سب سے زیادہ مضبوط و مستحکم بنا دیتا تھا جو کسی اور طرح پختہ نہیں خیال کیا جاتا تھا۔

لہٰذا اس سے ظاہر ہے کہ کوئی وارثوں کی باقاعدہ جماعت نہیں تھی جیسا کہ بعض مورخوں نے خیال کیا ہے جس میں بادشاہ سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ نائٹ بھی شامل ہوں جو فیوڈل امرا میں سے تھے۔ بلکہ اس بات نے کہ باجگزار اکثر مختلف رؤسا سے اراضی حاصل کرتے تھے فیوڈل تعلقات کو بے حد پیچیدہ بنا دیا۔ جو خاکہ حسب ذیل درج ہے اگرچہ یہ کسی مقررہ وقت کی حالت کے مطابق نہیں ہے لیکن اس سے فیوڈل تعلقات کی پیچیدگی ظاہر ہو جائے گی۔

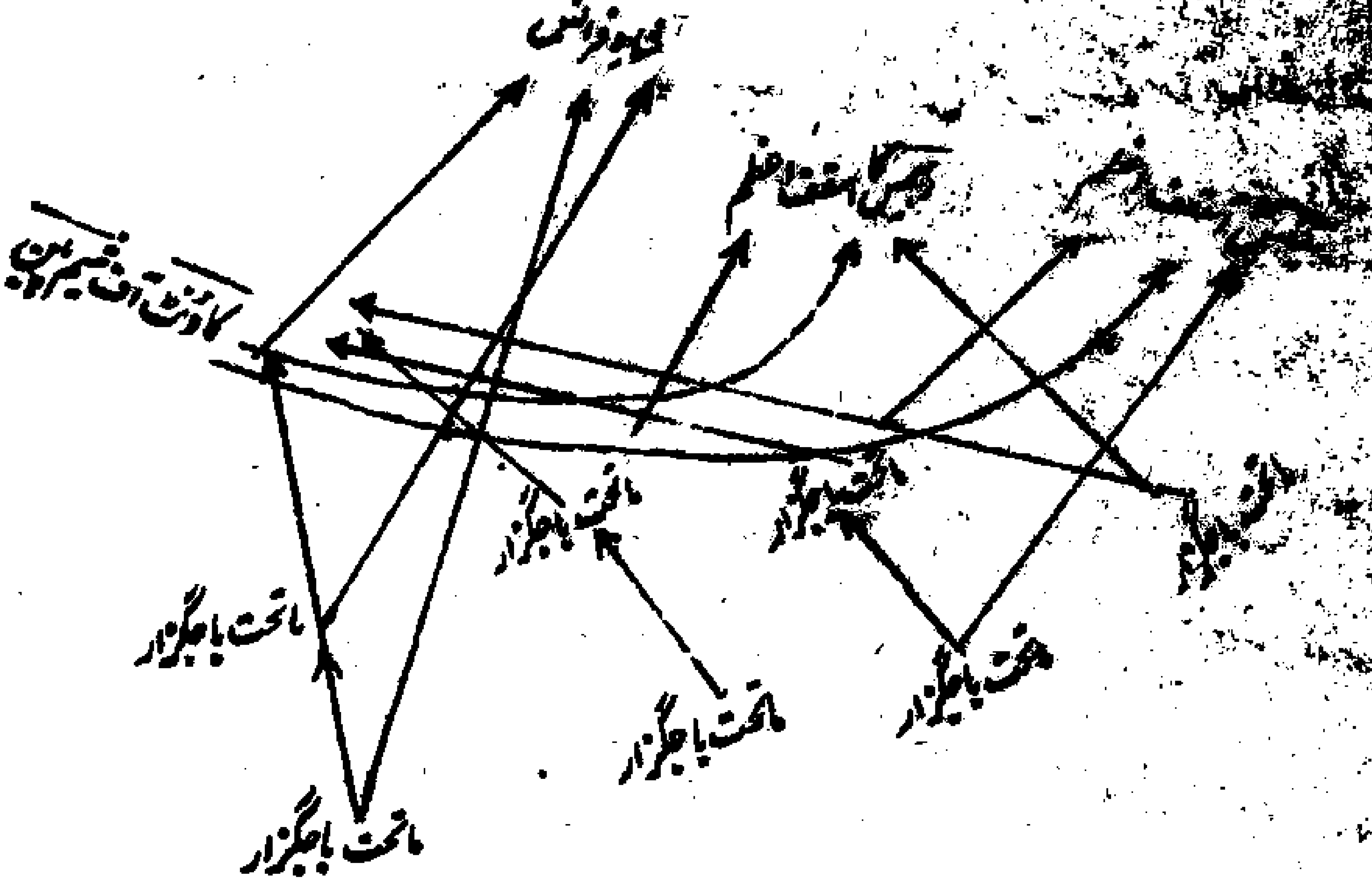

نوٹ ۔ تیر کے نشان سے ظاہر ہوتا ہے جس سے باجگزار ایک یا ایک سے زائد جاگیر حاصل کرتے تھے ۔

فیوڈل سسٹم (اقتدار و اطاعت شعاری کا طریقہ) صرف [illegible] پر قائم رہا

اگر کوئی شخص اُن قواعد کو پڑھے جو فیوڈل مقننوں نے بنائے ہیں اور باجگزار کے کل فرائض کے حالات غور سے پڑھے جو اُس [illegible] کے معاہدوں میں مذکور ہیں تو وہ یہ نتیجہ نکالیگا کہ ہر شے اِس قدر باریک بینی اور سختی کے ساتھ [illegible] کی جاتی تھی کہ امن وامان اور آزادی قائم رکھنے کے لئے فیوڈل تعلق کافی تھا۔ لیکن [illegible] حالت معلوم کرنے کے لئے صرف اُس زمانہ کی کسی تاریخ کو پڑھکر دیکھئے تو یہ ظاہر ہوجائیگا [illegible] کو چھوڑکر تقریباً ہر کام میں جبر اور زور درکار ہوتا تھا۔ فیوڈل ذمہ داریاں کبھی پوری نہیں [illegible] تھیں البتہ اُس وقت اُن کی تکمیل ہوتی تھی جب آقا کافی طاقتور ہوتا تھا اور اپنے [illegible] سے بجبر خدمت لے سکتا تھا۔ باجگزار ہونے کا معاہدہ اور اطاعت شعاری کا تعلق [illegible] کا اصل اُصول تھا ہمیشہ ٹوٹتا رہتا تھا اور عہد وپیمان کے پابند نہ باجگزار رہتے [illegible]

[illegible] یہ اکثر ہوتا تھا کہ ایک باجگزار اپنے آقا سے مطمئن نہیں رہتا تھا اور وہ اپنی

وفاداری کو دوسرے زمین کے یہاں منتقل کر دیتا تھا۔ بعض صورتوں میں اُس کو ایسا کرنے کا حق حاصل تھا مثلاً ایسے موقع پر جب اُس کا آقا اپنے دربار میں اُس کے ساتھ انصاف کرنے سے انکار کر دے۔ لیکن ایسی تبدیلیاں عام طور پر اُن فوائد کی غرض سے عمل میں آ جاتی تھیں جن کو حاصل کرنے کی بیوفا جاگیرار کو توقع ہوتی تھی۔ اُس زمانہ کی تحریرات انکار احترام سے پُر ہیں جو سب سے زیادہ معمولی طریقہ فیوڈل تعلق کو قطع کرنے کا تھا۔ جس قدر جلد کسی جاگیرار کو یہ محسوس ہو جاتا تھا کہ وہ اپنے آقا کی ناخوشی کا مقابلہ کرنے کے قابل ہے یا اُس کا آقا ایک بیکس نابالغ ہے وہ اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیتا تھا اور اُس کی فیوڈل برتری کو تسلیم نہیں کرتا تھا جس سے اُس نے زمینداری حاصل کی تھی۔

فیوڈل دنیا کا قانون جنگ تھا

ہم کہہ سکتے ہیں کہ فیوڈل دنیا کا قانون اپنی تمام شکلوں میں جنگ تھا۔ بیچین امرا کا شغل لڑائی تھی جو زمین پر قابض رہتے تھے اور اپنی حکومت کے اقتدار سے کام لیتے تھے۔ کسی جنگجو قوم کی سخت و شدید عادات اور نااتفاقی جو بیجا تعریفات حقوق یا خود غرضی اور طمع سے پیدا ہوتی تھی اِن سب سے ہمیشہ خون آشام لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں جن میں ہر آقا اپنے دشمنوں کے مقابلے میں اپنے تمام جاگیرداروں کو لڑاتا تھا۔ ایک حوصلہ مند جاگیرار کو کم ازکم ایک مرتبہ ضرور لڑائی کرنی پڑتی تھی۔ اوّل اپنے ہر ایک آقا سے دوسرے پادریوں اور ایبٹوں سے جن سے اُسے سابقہ پڑتا تھا اور جن کے اقتدار کو وہ خاص طور سے ناپسند کرتا تھا تیسرے اپنے جیسے جاگیرداروں سے اور سب سے آخر میں خود اپنے جاگیرداروں سے۔ فیوڈل تعلقات صلح اور اتفاق کی ذمہ داری پیدا کرنے کی بجائے باہمی مجادلہ کے مستقل سبب ہو گئے۔ ہر شخص اپنے ہمسایہ کی عارضی یا مستقل کمزوری سے فائدہ اٹھانے کا متمنی رہتا تھا۔ یہ نزمستہ نااتفاقی ایک ہی خاندان کے افراد میں بھی اپنا اثر کئے ہوئے تھی۔ بیٹا میراث کے ایک جزو سے فوراً متمتع ہونا چاہتا تھا اور اپنے باپ سے لڑتا تھا چھوٹے بھائی بڑے بھائیوں سے لڑتے تھے اور بھتیجے اپنے چچاؤں سے جنگ و جدل کرتے

...کی نگاہیں رہتے تھے۔
...تھا چونکہ باجگزاروں کو اپنی عدالت میں بہ جبر طلب کر کے اُن کے تنازعات
...داری کے ساتھ طے کر سکتا تھا۔ لیکن اکثر تو وہ اِس قابل نہ ہوتا تھا اور اگر
...صحیح کرنے کی طرف مائل نہ ہوتا تھا اور اگر ایسا کرتا بھی تھا تو اکثر اُس کو اپنی فیصلوں
...کے لئے وقت اُٹھانی پڑتی تھی۔ پس باجگزاروں کو اپنے اپنے معاملات خود طے کرنے
...کی آزادی حاصل تھی اِس سے اُن کی زندگی کا خاص مقصد باہمی جنگ وجدل ہو گیا
...نے گویا علانیہ جنگ کی اجازت دے رکھی تھی۔ تیرہویں صدی کے بڑے ضابطۂ فرانس
...اور گولڈن بل (طلائی گوشوارہ) میں جو ۱۳۵۶ء میں جرمنی کے واسطے مجموعۂ قوانین بنایا
گیا تھا قرب وجوار کی لڑائی ممنوع نہیں تھی۔ البتہ اِس بات پر زور دیا گیا تھا کہ لڑائی عمدہ
...شریفانہ طریقہ پر ہونی چاہیے۔

کھیل اور بازیاں — کھیل اور بازیاں فوجی ورزشیں تھیں یعنی کھیل کی لڑائیاں تھیں تاکہ اُس
...نے لطف زمانہ کو جو اکثر حقیقی لڑائیوں کے مابین آتا رہتا تھا دلچسپی کے ساتھ گزار دیا جائے۔
...کھیل اور بازیاں بھی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی تھیں جن میں بعض اوقات مخالف امرا
...سام سپاہ شامل ہوتی تھی۔ ان خراب کھیلوں کو پوپوں، کونسلوں اور بادشاہوں
...بھی حقارت سے دیکھا اور بُرا کہا لیکن آخرالذکر خود بھی کھیلوں کے ایسے شائق تھے
...اپنے احکام کو جو ان کھیلوں کی ممانعت کے بارہ میں صادر کئے جاتے تھے فوراً
...منسوخ کر دیتے تھے۔

...جدل کے عظیم ...امن وامان پر تسلیم ... — متواتر باہمی جنگ وجدل کا نقصان عظیم اور امن وامان کی ضرورت
گیارہویں صدی کے آغاز ہی سے نمایاں ہو گئی تھی۔ تمام شور وشغب
کے باوجود بنی نوع انسان ترقی کر رہی تھی۔ تجارت اور روشن خیالی
...افزوں تھی اور نئے شہروں کی ترقی کے لئے شاہراہ تیار ہو رہی تھی۔ و

اشخاص جو سکون بخش پیشوں اور کاموں میں مصروف تھے مروجہ بدامنی کو ناقابلِ برداشت ... کلیسا جیسا کہ اُس کے لئے مناسب تھا امن و امان قائم رکھنے میں اُن تمام کوشش ... اور پادریوں کے لئے کوئی چیز ٹروس آف گاڈ (خدا کی عارضی صلح) اسے زیادہ قابلِ تعریف تھی۔ اِس فرمان کی رو سے تمام مخالفین اور جھگڑے ہر پنجشنبہ کی رات سے ہر دو شنبہ کی صبح تک بند رہنے چاہئیں اور کثیر التعداد روزوں کے دنوں میں بھی یہ شور و شغب نہ ہونا چاہئے۔ کلیسا کی کونسل اور تمام پادری فیوڈل آقاؤں سے ہفتہ وار صلح کو قائم رکھنے کا حلف لیتے تھے اور خوفناک سزائے اخراج کے ذریعہ سے انہوں نے کچھ کامیابی بھی حاصل کی۔ ۱۰۹۶ء میں صلیبی لڑائیوں کے شروع ہوتے ہی پوپوں نے عام صلح کے قیام میں کوشش کی تاکہ ترکوں کے خلاف لوگوں کی جنگجویانہ عادت سے کام لیا جا سکے۔

اسی کے ساتھ ساتھ کم از کم فرانس اور انگلستان میں بادشاہ کی طاقت امن و امان قائم رکھنے میں با اثر ہو گئی تھی۔ بادشاہ نے کوشش کی کہ ہر قسم کی پیچیدگی کو جو مخالف باجگزاروں میں پیدا ہو اسلحہ کے ذریعہ سے مروجہ طریقہ پر دور نہ کی جائے۔ اپنی فوجی طاقت کو بڑھا کر جو اُس کی فرمانبرداری تھی بادشاہ نے مجبور کیا کہ تمام نزاعی معاملات عدالتوں سے طے کرائے جائیں لیکن سینٹ لوئی (جو ۱۲۷۰ء میں فوت ہوا) اور جس نے عام امن و امان قائم کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کی اپنے مقصد کو درجۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب نہ ہوا۔ اِن حالات کا بتدریج بہتر ہونا عام ترقی اور تجارت و صنعت و حرفت کی گرم بازاری پر موقوف رہا جن کی وجہ سے جنگجو امرا روز بروز ناقابلِ برداشت سمجھے گئے۔

باب دہم

فرانس کی ترقی

...سلطنتوں کے ... کے مطالعہ کی اہمیت

قرونِ وسطیٰ کی تاریخ کا کوئی حصّہ اسقدر دلچسپ یا اہم نہیں ہے جسقدر کہ وہ حصّہ جس میں موجودہ قومی حکومت کی بتدریج ترقی کا ذکر ہے اور جو فیوڈل بدامنی سے جس میں شارلمین کی سلطنت اُس کی وفات کے ...صدی میں مبتلا ہو گئی تھی نجات پانے کے بعد حاصل ہوئی۔ کسی شخص کو یہ دعویٰ نکرنا چاہئے کہ وہ مغربی یورپ کی تاریخ کے عناصر کو بخوبی سمجھتا ہے جب تک کہ وہ اس قابل نہ ہو کہ ان سلطنتوں کے مختلف مدارج کو صاف طور پر بیان کرسکے جو آج کل یورپ کے نقشہ پر نظر آتی ہیں یعنی جمہوری سلطنت فرانس، جرمن سلطنت، آسٹریا ہنگری، اٹلی، برطانیہ عظمیٰ اور اسپین کی سلطنتیں کس طرح نویں صدی کے یورپ کی بدنظمی سے نکلکر منظم سلطنتیں بنیں۔

گذشتہ ابواب میں جو کچھ بیان کیا جاچکا ہے اُس سے یہ نتیجہ ظاہر ہوتا ہے کہ چارلس دی فیٹ (فربہ) کے معزول ہونے کے بعد دو تین صدیوں تک مغربی یورپ کی سیاسی تاریخ درحقیقت صرف کثیر التعداد فیوڈل رؤسا کی تاریخ تھی۔ اگرچہ قرونِ وسطیٰ کے یورپ کے بادشاہ بعض اوقات اپنے قوی باجگزاروں سے کم طاقتور ہوتے تھے تاہم اُن کی تاریخ ...کے باجگزاروں کی تاریخ سے زیادہ اہم ہے کیونکہ آخرکار یہ بادشاہ ہی تھے نہ کہ اُنکے ...ڈیوک اور کاؤنٹ جنھوں نے کامیابی حاصل کی اور موجودہ معنی کے لحاظ سے قومی ... کی بدولت ہوا کہ یورپ کی بڑی سلطنتیں خصوصاً فرانس، اسپین اور

انگلستان پیدا ہو گئیں۔

خاندان کیسرو لنگین اور خاندان اوڈو کے مابین نزاع

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں مغربی فرینک سلطنت کے شمالی حصے نے ۸۸۸ء میں ناقابل چارلس دی فیٹ (فربہ) کی بجائے بجائے جو پیرس ، ایلائے اور آرلینس کا کاؤنٹ تھا اپنا بادشاہ منتخب کر لیا۔ وہ ایک طاقتور اور اُس کے قبضہ میں علاوہ اُن مملکتوں کے جن پر وہ بحیثیت کاؤنٹ حکمرانی کرتا تھا وسیع تھے لیکن اپنی اس عمدہ حیثیت کے باوجود اپنی سلطنت کے جنوبی حصہ میں کسی عملی اختیار کو میں ناکام رہا۔ شمال میں بھی اُسے متواتر مخالفت سے سابقہ پڑا کیونکہ وہ امراجنھوں نے اُس کو کیا تھا اُس کو اپنی آزادی میں مخل ہونے کی اجازت دینے کا خیال نہ رکھتے تھے۔ آخر کار چارلس سمپل جو چارلس دی بالڈ کا اکلوتا باقی پوتا تھا اوڈو کی بجائے بادشاہ منتخب کیا گیا۔

ہیو کیپیٹ کا انتخاب جو کیپٹین میں سب سے پہلا بادشاہ تھا ۹۸۷ء

سو برس تک تاج شاہی شارلمین اور اوڈو کے خاندان میں گھومتا رہا۔ پیرس کے امرا لائق اور معقول اشخاص تھے اور پچھلے کیرولنگین بادشاہ غریب اور بدقسمت تھے۔ بالآخر آخر الذکر اپنے طاقتور رقیبوں کا شکار ہو گئے جنھوں نے ۹۸۷ء میں تخت پر واقعی قبضہ کر لیا اور ہیو کیپیٹ ابل گال ، برٹنی ، نارمنس ، ایکی ٹینس ، گاتھس ، اسپنیارڈس اور گیسکنس مختصر یہ کہ اُن تمام لوگوں کا بادشاہ منتخب کیا گیا جو بعد کے جانشینوں کے زمانہ میں ایک بڑی فرانسیسی قوم بن گئے۔

مغربی فرینک سلطنت فرانس کہلائی جانے لگی

ہیو نے فرانس کے ڈیوک کا خطاب ورثتاً پایا تھا جس کو اُس کے مورثوں نے بادشاہ کے فوجی نمایندوں کی حیثیت سے پچھلے کیرولنگین شاہان فرانس سے جو دراصل دریائے سین کے شمال میں ایک ضلع تھا حاصل کیا تھا۔ رفتہ رفتہ لفظ فرانس کا اطلاق اُن تمام مقبوضات پر ہونے لگا جن پر فرانس کے ڈیوک بادشاہ کی حیثیت سے حکومت کرنے لگے۔ پس ہم آیندہ مغربی فرینک سلطنت کو فرانس کہیں گے۔

شاہی لیاقت قائم کرنے کی دشواری۔

لیکن یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیے کہ

[illegible] ہے کہ فرانس سے نصف علاقہ کی ایک حقیقی
[illegible] کہ تقریباً دو برس تک خاندانِ کیپیٹ نے اصلی شاہی
[illegible] درحقیقت صورتِ معاملات بد سے بدتر ہو گئی یہاں تک کہ
[illegible] قابض تھے اور وہ ان کا مقبوضہ کہا جاتا تھا وہ بھی ان کے ہاتھ
[illegible] نائب حکمرانوں کے موروثی خاندان پیدا ہو گئے جنکو جڑ بنیاد سے
[illegible] ایک مرتبہ قدم جما چکے تھے ناممکن تھا۔ کیپیٹ کے علاقے میں مخالفوں
[illegible] جو بڑے شہروں کی تجارت کے لئے مستقل رُکاوٹ تھے اور دیہاتی
[illegible] کے لئے ناقابل برداشت طاعون کی مانند تھے۔ مختصر یہ کہ شاہ فرانس اپنے شاہی
[illegible] جو اپنے محدود علاقہ میں بھی نقل و حرکت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ
[illegible] نہایت طاقتور باجگزاروں کا آقا تھا پیرس سے باہر نکلنے کی ہمت قلعوں کی افواج
[illegible] کئے بغیر نہیں کر سکتا تھا جنکو جماعتِ امرا نے تعمیر کیا تھا اور جو پادری، سوداگر
[illegible] کے لئے یکساں دہشت ناک تھے۔ روپیہ یا سپاہ کے بغیر بادشاہ اپنی محدود وراثت
[illegible] ضائع کیا کرتا تھا۔ دور دراز جاگیروں میں جو حدودِ سلطنت پر واقع تھیں
[illegible] مالک میں بادشاہ کا وقار قائم تھا لیکن اندرون ملک اُس کی اطاعت اور عزت
[illegible] کی جاتی تھی۔ دارالسلطنت کے فوراً باہر دشمن کی جاگیر شروع ہو جاتی تھی۔

[illegible]

دسویں صدی میں نارمنڈی، برٹنی، فلانڈرس اور برگنڈی
کی جاگیروں نے ایک شکل اختیار کر لی تھی۔ یہ اور وہ جاگیریں
[illegible] کی بڑائی [illegible] ریاست منقسم ہو گئی تھی ترقی کرتے کرتے چھوٹی چھوٹی قومیں بن گئیں
[illegible] ایک قابل حکمرانوں کے خاندان کے ہاتھ میں تھی۔ ہر ریاست اپنے خاص
[illegible] جن کے بعض نشانات کا کھوج ایک سیاح اب بھی فرانس
[illegible] ان چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کی بنیاد ان امرا کے بعض خاندانوں نے

ڈالی تھی جس میں غیر معمولی طاقت یا تنہ معاملہ ...
جاگیروں میں اضافہ کر لیا تھا۔ جو لوگ نافرمان ہو گئے ان کے ...
تاراج کر دیئے اور اس طرح اپنے باجگزاروں پر انہوں نے ...
یا اسی کی جاگیریں ماتحت باجگزاروں کو عطا کر کے انہیں سنئے ...
حاصل کر لئے۔

نارمنڈی | ان ماتحت قوموں میں نارمنڈی سے زیادہ اہم اور دلچسپ اور کوئی تھی۔ نارتھ مین عرصہ تک اُن لوگوں کے لیئے جو جزیرۂ شمال کے قرب وجوار میں ... قہرِ خدا یا ایک بلائے عظیم ثابت ہوتے رہے جب تک کہ اُن کے سرداروں میں سے ایک شخص رولو یا رولف نے چارلس دی سمپل (سادہ لوح) سے ۹۱۱ء میں ایک ساحلی ضلع برٹینی کے شمال میں نہ لے لیا جہاں کہ وہ اور اس کے توابعین آرام سے سکونت اختیار کر سکیں۔ رولو نے ڈیوک آف نارمنس کا خطاب اختیار کر لیا اور مذہب عیسوی اپنی قوم میں جاری کر دیا۔ ایک معتدبہ وقت تک اِن نئے آئیوالوں نے اپنی اسکینڈی نیویا کی روایات اور زبان قائم رکھی۔ رفتہ رفتہ انہوں نے اپنے ہمسایوں کی شائستگی اختیار کر لی اور بارھویں صدی تک اُن کا ... نوان یورپ کے نہایت روشن خیال شہروں میں شمار ہونے لگا۔ نارمنڈی شاہان فرانس کے لیئے بیحد تکالیف کا سرچشمہ بنگئی تھی جب کہ ۱۰۶۶ء میں ڈیوک ولیم فاتح نے انگلستان کو اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا تھا کیونکہ وہ اس قدر طاقتور ہو گیا تھا کہ ... مشکل سے یہ توقع کر سکتا تھا کہ وہ اپنے نارمن ڈیوکوں پر اپنا اقتدار قائم رکھ سکے گا۔

برٹینی | جزیرہ نمائے برٹینی جس میں کیلٹک لوگ آباد تھے جو برطانیہ کے ابتدائی ... کی قوم سے تھے، اور اسکینڈی نیویا کے لیٹروں کے حملوں سے ... ایک وقت ایسا آیا کہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ ضلع نارمنڈی کا ضمیمہ بن جائے گا ... ایک "دلیر ایلین" نامی جس کی ڈاڑھی بل کھائے ہوئے تھی ...

...ن کنٹرول دیا گیا اور فیوڈلزم نے قدیم
...علاقہ پینچ کہلانے لگا۔ سولہویں صدی کے افتتاح
...ن کی سلطنت کا جزو بن گیا۔

...دریائے ... اور ... کے درمیانی زیریں علاقہ پر اہل شمال کے دباؤ
... وہاں کے باشندے قدیم رومی قلعوں میں پناہ گزیں ہونے لگے اور اُن
... اس طریقہ سے مل جلکر رہنے کے عادی ہو گئے اور اسطرح بلد اِن
... وغیرہ آباد ہو گئے جو رفتہ رفتہ صنعت و حرفت اور تجارت کے
... گئے۔ اس ضلع کے اونچے گھرانوں کے بانیوں نے اپنا اقتدار اسکینڈنیویا
... گروں سے ملک کو محفوظ رکھنے کی وجہ سے حاصل کیا۔ فلانڈرس کے کاؤنٹ اس
... کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے لیکن چھوٹے چھوٹے کاؤنٹ جو اندرونِ ملک
... تھے وہ اُن سے بالکل آزاد تھے لہذا باہمی لڑائیاں اکثر خونریزیوں کا باعث
ہوئی تھیں۔

... برگنڈی مشتبہ لفظ ہے کیونکہ یہ نام اُس علاقہ کے مختلف حصوں سے منسوب
... برگنڈیوں کی سلطنت میں شامل تھا اور جس کو کلودس نے اپنی فرینک سلطنت
... کے وقت اپنا باجگزار بنا لیا تھا۔ نویں صدی کے خاتمہ کے قریب ہم پہلے پہل
... برگنڈی کا نام سنتے ہیں جو بادشاہ کا فوجی نمائندہ تھا (جیسا کہ شروع شروع
... ڈیوک تھے) برگنڈی کے ڈیوک اپنے باجگزاروں کو اپنے قابو میں اس حد
... کہ وہ خود مختار ہو جاتے۔ لہذا وہ فرانس کے بادشاہوں کی اطاعت پر
... ہم برگنڈی کا ذکر بعد ازاں کریں گے۔

... لیکی ٹین کی قدیم ریاست (جو بعد ازاں گین کہلانے لگی)
... جس میں موجودہ وسطی اور جنوبی فرانس کا جزوِ اعظم شامل

تھا ۹۸۳ء میں ناپید ہوگئی تھی لیکن خطاب ڈیوک آف ... [illegible]
کو بادشاہ مرحمت کرتا رہتا تھا جنہوں نے بتدریج اپنی طاقت ... [illegible]
تک وسعت دیدی تھی۔ جانب جنوب دمشرق ٹولوس کے کاؤنٹوں نے ... [illegible]
کو جو عشقیہ[1] شاعری کے غیر معمولی علم ادب کا مرکز ہونیوالی تھی مستحکم کرنا شروع کردیا ... [illegible]
علاقہ کا ذکر فیوڈلزم کی بحث میں پیشتر آچکا ہے۔

جن مملکتوں پر ہیوکیپیٹ اور اُس کے فوری جانشینوں نے حکمرانی کرنے کی کوشش ... [illegible]
سب کا ذکر اوپر کردیا گیا ہے۔ دریائے سون اور رہون کے مشرقی اضلاع جا[...]
میں شامل ہیں ۹۳۳ء میں آرلس کی سلطنت کا جزو بنائے گئے تھے جن کو برگنڈی[2] بھی ...
اور جو ۱۰۳۲ء میں جرمن بادشاہ کے قبضہ میں آگئی تھی۔

کیپیٹین بادشاہوں کی پیچیدہ حیثیت

کیپیٹین فرمانرواؤں کی حیثیت پیچیدہ تھی۔ پیرس اور آرلینس وغیرہ کے کاؤنٹوں کی حیثیت سے وہ ایک فیوڈل امیر کے تمام معمولی حقوق [...] مستفید ہوتے تھے؛ فرانس کے ڈیوکوں کی حیثیت سے دریائے سین کے شمالی ضلع پر [...] اپنا مشتبہ اقتدار قائم رکھہ سکتے تھے، بڑے فیوڈل شہزادوں مثلاً نارمنڈی کے ڈیوک [...] اور شیم پین کے کاؤنٹوں اور بقایا امرا کے آقاؤں کی حیثیت سے وہ اُن سے اپنا احترام کرا[...] تھے اور ان عائدین سلطنت سے فیوڈل خدمات لے سکتے تھے لیکن علاوہ ان تمام حقوق [...] جو اُن کو بحیثیت فیوڈل آقاؤں کے حاصل تھے وہ دیگر حقوق شاہانہ بھی رکھتے تھے ... [illegible] کلیسا کے ذریعہ سے پپن اور شارلیمین کی طرح مقدس بنادی جاتی تھی۔ پس وہ ... [illegible] کی جانب سے کلیسا کے محافظ اور تمام مصیبت زدہ اور مظلومین سلطنت کے ... [illegible]

---

[1] اصل کتاب میں لفظ تروبے ڈور ہے یعنی وہ طبقہ شعرا جو فرانس کے جنوب میں محبت پر نظمیں لکھتے ... [illegible]

[2] یہ برگنڈی اس برگنڈی سے جس کا ابھی ذکر ہوا مختلف ہے ... [illegible]

[illegible] بڑے سے بڑے باجگزاروں سے زیادہ بلند مرتبہ
[illegible] کی معیت کے علاوہ وہ اُن سب سے جہاں تک اُن کی رسائی
[illegible] بالا تر تھے۔

[illegible] ان کے بڑے بڑے باجگزار اس نظریہ پر عمل کرتے تھے کہ بادشاہ صرف [illegible] ہے۔ بادشاہ خود بھی اپنی حیثیت کے دونوں نقطۂ خیال کو تسلیم کرتا تھا اور اُس [illegible] کے قدیم نظریے اور اپنی فیوڈل سرداری کے خیال سے یکساں فائدہ اُٹھانے [illegible] کی اور اپنے مقبوضات پر حتی المقدور اپنا روز افزوں قابو برقرار رکھا۔ تین سو برس سے [illegible] وراثت خاندان کپیشین کی اولاد نرینہ برابر بادشاہ ہوتی رہی۔ علاوہ ازیں ایسا بھی [illegible] ہوا کہ کسی بچے کے کمزور ہاتھوں میں تاج شاہی چھوڑا گیا ہو۔ چودہویں صدی کے افتتاح [illegible] میں کسی کو شک باقی نہ رہا تھا کہ آخر کار بادشاہ فیوڈل امرا پر غالب آئیگا۔

[illegible] ۱۱۰۸ء تا ۱۱۳۷ء

فرانس کے بادشاہوں میں سب سے پہلے لوئی فربہ (۱۱۰۸ء تا ۱۱۳۷ء) نے اپنی خاص ریاست کے فتح کرنے کی اہم مہم کو کامیابی کے ساتھ [illegible] ایک چست و چالاک سپاہی تھا اور اُس نے ذرائع مراسلت کو جو اُس کے منتشر [illegible] مقبوضات کے مابین تھے آزاد رکھنے کی کوشش کی اور غاصب قلعہ داروں کی طاقت کو [illegible] بھی کی لیکن اُس نے صرف ابتدا کر دی تھی۔ یہ بات اُس کے مشہور پوتے فلپ [illegible] (۱۱۸۰ء تا ۱۲۲۳ء) کے لئے مقدر ہو چکی تھی کہ وہ فرانس کی ریاست کو ایک حقیقی [illegible] بنا دے۔

[illegible]

فلپ کو اپنے خاندان کے پیشرو بادشاہوں سے زیادہ سخت مشکل کام کرنا پڑا۔ اُس کی تخت نشینی سے قبل اُن شاہی شادیوں سے [illegible] سیاسی تاریخ پر بڑا اثر ڈالتی رہی ہیں وسطی، مغربی اور جنوبی فرانس کی [illegible] کو شاہ انگلستان ہنری دوم کے ہاتھوں میں دیدیا تھا جو اب مغربی

یورپ کی سب سے زیادہ وسیع سلطنت پر فرماں روا تھا۔ ہنری کا باپ
تھا جس نے فرانسیسی بادشاہوں کے بڑے باجگزاروں میں سے ایک
اور مین کا کاؤنٹ تھا۔ لہٰذا ہنری نے اپنی ماں کی طرف سے انگلستان
کے تمام مقبوضات یعنی انگلستان، ریاست نارمنڈی، اقتدار برٹینی اور باپ کی طرف سے
اور آنژو کی ریاستیں ورثہ میں پائی تھیں۔ اور نیز اپنی شادی کی بنا پر جو اُس نے ایلینر
وہ گیین (اُس وقت اُس کا نام ایکی ٹین تھا) کے ڈیوکوں کی وارثہ تھی۔ یہ ریاست
اس طریقہ سے وہ جنوبی فرانس پر مع پوآئے ٹو اور گیسکنی کے قابض ہو گیا۔ ہنری دوم تاج
انگلستان میں اپنی بڑی اہمیت کے باوجود پیدائش اور ہمدردی دونوں کے لحاظ سے اُسی قدر
فرانسیسی تھا جس قدر کہ انگریز لہٰذا وہ نصف سے زائد وقت اور توجہ اپنے فرانسیسی مقبوضات
پر صرف کرتا تھا۔

فلپ اور پلان ٹےجی نیٹس

پس اس طرح شاہ فرانس کو یکایک ایک نئی مخالف ریاست سے
سابقہ پڑا جو ایک قابل اور محنتی حکمراں کے ماتحت تھی اور اُس کے مغربی حدود سے ملحق تھی۔
جس علاقہ کا وہ بادشاہ تھا اُس کا نصف سے زائد حصہ اس ریاست میں شامل تھا۔ فلپ
کی زندگی کا خاص مقصد پلان ٹےجی نیٹس سے نبرد آزمائی تھا جس میں اُس کو زیادہ تر امداد
اپنے دشمنوں کی باہمی جنگ و جدل سے ملی۔ ہنری دوم نے اپنے فرانسیسی مقبوضات کو اپنے
تین بیٹوں جافری، رچرڈ اور جان پر تقسیم کر دیا اور جو حکومت اُس کو اُس وقت حاصل تھی اُنکی
تفویض میں کر دی۔ فلپ نے بھائیوں اور باپ کے باہمی متواتر تنازعات سے فائدہ اٹھایا۔
اُس نے رچرڈ شیر دل کی طرفداری اُس کے باپ کے مقابلہ میں کی۔ جان لیک لینڈ
(بلا اراضی) کی جو سب سے چھوٹا بھائی تھا رچرڈ کے خلاف حمایت کی و قس علیٰ ہٰذا۔ اگرچہ

ملہ دیکھو نمبر ۲ صفحہ ۱۴۰ مترجم۔

... نے جی نیٹ کی طاقتور بادشاہت فرانس کے شاہی خاندان کو ... مقبوضات ہر سمت سے ان کی ریاست سے گھرے ہوئے تھے ... ہو سکتا تھا۔

... ہنری دوئم کی زندگی تک پلان ٹے جی نیٹس کو فرانس سے خارج کرنے ... کو کمزور بنانے کا کوئی موقع نہ تھا لیکن جب اُس کا بے پروا بیٹا رچرڈ اوّل ... بھی کہتے ہیں تخت نشین ہوا تو فرانسیسی بادشاہ کی امیدیں تعجب خیز طریقے پر ... معلوم ہوئیں۔ رچرڈ نے اپنی سلطنت اُس کے حال پر چھوڑ کر مقدس سرزمین کی جانب صلیبی لڑائیوں میں شریک ہونے کے لئے رُخ کیا۔ اُس نے فلپ کو اپنے شریک حال بننے کی ترغیب دی لیکن رچرڈ کا برتاؤ ناقابل برداشت اور حاکمانہ تھا اور فلپ نہایت حوصلہ مند تھا اس لئے دونوں زیادہ عرصہ تک متحد نہیں رہ سکتے تھے۔ شاہ فرانس جو جسمانی لحاظ سے کمزور تھا بیمار پڑ گیا اور اُسے اپنی واپسی کے لئے یہ اچھا بہانہ ہاتھ آگیا۔ پس وہ گھر واپس آیا اور اپنے طاقتور باجگزار کے خلاف سازشیں اور دقتیں پیدا کرنی شروع کر دیں۔ جب رچرڈ خود چند سال کی بہادرانہ لیکن بے نتیجہ جنگ کے بعد واپس آیا تو اُس نے اپنے آپ کو فلپ کے ساتھ جنگ میں مبتلا پایا جسکے دوران میں وہ مرگیا۔

جان کے ہاتھ سے اُسکے خاندان کے مقبوضات نکل گئے

رچرڈ کے چھوٹے بھائی جان نے جو انگلستان کے بادشاہوں میں سب سے زیادہ قابل نفرت ہونے کی شہرت رکھتا ہے فلپ کے لئے فوراً ایسا عمدہ حیلہ مہیا کر دیا کہ جس سے اُس نے پلان ٹے جی نیٹ مقبوضات کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا۔ جان کی طرف یہ شبہ کیا جاتا تھا کہ اُس نے اپنے بھتیجے آرتھر کے بیرحمانہ قتل میں بے رحمی سے کام لیا جو جافری کا بیٹا تھا اور مین، آنژو اور ٹورین کے اُمرا اُس کے

... ہنری ہشتم ...

باجگزار ہو چکے تھے۔ علاوہ ازیں وہ اس سے کم درجے کے ایک ... ایک شریف عورت کو جو اُس کے ایک باجگزار سے منسوب ہو چکی تھی ... کر لی تھی۔ فلپ نے جو جان کا آقا سمجھا جاتا تھا اُس کو فرانس کی عدالت میں ... کے لئے طلب کیا۔ جان کے اس انکار پر کہ نہ وہ عدالت میں آئے گا اور نہ اپنے جرائم ... کے لئے فرانسیسی بادشاہ کا احترام کرے گا اور نہ حلف وفاداری اٹھائے گا فلپ نے ... کو حکم دیدیا کہ وہ تقریباً تمام پلان ٹےجی نیٹ کے مقبوضات کو ضبط کرنے کا فرمان جاری کر دے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور شاہِ انگلستان کے قبضہ میں صرف گوئنے جنوب مغربی فرانس رہ گیا۔

فلپ کو نہ صرف وادیٔ لوائر پر بلکہ خود نارمنڈی پر قبضہ کرنے میں کچھ بھی دقت نہ ہوئی۔ کیونکہ نارمنڈی نے پلان ٹےجی نیٹس کی بجائے اُس کو اپنا سردار ماننے میں کچھ مخالفت نہ کی اس وجہ سے کہ نارمنس سے متواتر بجبر شاہِ انگلستان روپیہ وصول کرتا رہتا تھا۔ رچرڈ کی وفات کے چھ برس بعد انگریزی بادشاہ بلا عظم کی اپنی تمام جاگیروں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ سب سے پہلی مرتبہ کیپیٹین مقبوضات فرانس کی بڑی فیوڈل ریاستوں میں کیا بلحاظ وسعت اور کیا بلحاظ تمول خاص الخاص ہو گئے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ فلپ بر خلاف اپنے بزرگوں کے اپنی نئی فتوحات کا نہ صرف بادشاہ تھا بلکہ خود نارمنڈی کا ڈیوک اور آنژو اور مین وغیرہ کا کاؤنٹ تھا۔ اُس کے مقبوضات کی حدود یعنی وہ اراضیات جن پر وہ براہ راست بحیثیت فیوڈل آقا کے حکمراں تھا اب سمندر تک وسیع ہو گئی تھیں۔

فلپ شاہی طاقت کو مستحکم کرتا ہے اور نیز شاہی مقبوضات میں اضافہ کرتا ہے

فلپ نے شاہی مقبوضات کو نہ صرف وسعت دی بلکہ اپنی ... حکومت کو بھی اپنی رعایا کے تمام طبقوں پر مضبوط ... شہروں کی اہمیت کو بھی تسلیم کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے ... پیشتر سے ترقی کر رہے تھے۔ اُن اضلاع میں جن کا الحاق اُس نے ...

[illegible] نے اُن کی حفاظت خود اپنے ہاتھ
[illegible] اور اس طرح سے اُن فیوڈل رؤسا کے
[illegible] ریاستوں میں شہزادے ہوتے تھے۔

[illegible] کے بیٹے لوئی ہشتم کی خاص ایجاد شاہی جاگیروں کی پیدائش تھی۔
[illegible] نے اپنے چھوٹے بیٹوں کو مرحمت کیں جن میں سے ایک آرٹواسے کا
[illegible] دوسرا [illegible] کا کاؤنٹ اور تیسرا آورنین کا کاؤنٹ بنا دیا گیا۔ مورخ
[illegible] فیوڈل خیالات [illegible] آغاز اور نہایت برا اجرا سمجھتے ہیں۔
[illegible] ضعف سلطنت [illegible] کے استحکام میں نقص پیدا ہوا بلکہ شاہی خاندان کے خود افراد
میں باہمی تنازع کا بیج بویا گیا۔

[illegible] | [illegible] کے پوتے لوئی نہم یا سینٹ لوئی ۱۲۲۶ء تا ۱۲۷۰ء کی دراز
سلطنت بہت سے نقطۂ خیال سے نہایت دلچسپ ہے۔ فرانس
[illegible] کے تمام سلسلہ میں سینٹ لوئی غالباً خود سب سے زیادہ شجاع اور ہردلعزیز
شخص [illegible] کی نیکیاں اور صفات اپنے پیشرووں کی نسبت بہت زیادہ تحریر کی گئی
[illegible] اُس کے [illegible] سے تعلق ہے جو اُس نے فرانسیسی بادشاہت
[illegible] فرانس کے امرا کی بغاوت کے بعد جو انگلستان کے بادشاہ
[illegible] سے متحد ہو کر ہوئی تھی اور جس کو لوئی نے بآسانی فرو کر دیا اُس نے
نہایت فراخ دلی اور عیسائی حمیت کے ساتھ پلان ٹے جی نیٹس سے
[illegible] تصفیہ کرنے میں کوشش کی یعنی شاہ انگلستان ہنری،
[illegible] کی [illegible] کے لیے اُس کی اطاعت کا حلف اُٹھائے اور پلان ٹے
[illegible] جو بر اعظم [illegible] دست بردار
[illegible]

بلیس بادشاہ کی طاقت کو بڑھانے میں مدد دیتے ہیں

علاوہ ان اہم ملکی تصفیوں کے ... کرنے میں اور بادشاہ کی طاقت کو مستحکم کرنے میں ... آگسٹس نے ایک نیا عہدہ بلیس کا قائم کر دیا تھا جو شاہ لوئی کے ... تھا - یہ حکام تنخواہ دار تھے اور اکثر ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتے رہتے تھے تاکہ ... جڑ نہ پکڑ جائیں اور طاقتور فیوڈل خاندان نہ قائم کر لیں جیسا کہ کاؤنٹ کر لیتے تھے جو ... دراصل شاہی افسران تھے - لوئی نے بلیس کے صیغہ کو جاری رکھا اور اس کو وسعت ... اس طریقہ سے وہ اپنے مقبوضات پر کافی قبضہ و اقتدار رکھتا تھا اور اس امر کی جانچ پڑتال کرتا رہتا تھا کہ سب کے ساتھ انصاف کیا جاتا ہے اور سرکاری مالگزاری ٹھیک ٹھیک پوری ادا ہوتی رہتی ہے -

لوئی نہم کی حکومت

تیرہویں صدی سے قبل فرانس میں حکومت کے موجودہ معنوں میں کوئی حکومت نہ تھی - بادشاہ اپنے معمولی فرائض بحیثیت فرمانروا کے ادا کرنے میں بھی بڑے باجگزاروں، پادریوں اور دیگر اپنے مصاحبین کی کونسل کی صلاح اور مدد کا محتاج رہتا تھا - یہ کونسل کوئی باقاعدہ جماعت نہیں ہوتی تھی اور یہ حکومت کے تمام امور ایک قسم کو دوسری قسم سے ممیز کئے بغیر انجام دیتی تھی - لوئی نہم کے عہد میں یہ جماعت تین جماعتوں پر اپنی اپنی مختلف خدمات کے لحاظ سے منقسم ہو گئی - اول جماعت، شاہی کونسل تھی جو بادشاہ کو سلطنت کے ... امور طے کرنے میں مدد دیتی تھی - دوئم محکمہ حساب تھا جس کی تفویض میں مالگزاری کا کام ... اور تیسری کونسل پارلیمان تھی - یہ ایک عدالت العالیہ تھی جس میں قانون دان شامل ... جوں جوں زمانہ گزرتا گیا یہ پیچ در پیچ ہوتی گئی - بادشاہ کے ہمرکاب رہنے کی بجائے ... کہ اب تک ہوتا تھا اس نے اپنا مستقر پیرس میں دریائے سین کے ایک جزیرے ... جہاں کہ بڑا دار العدالت (پیلے ڈی جسٹس) اب تک موجود ہے - اپیلیں کا باقاعدہ ... عدالتوں کے خلاف شاہی عدالتوں میں کئے جاتے تھے قائم ہو گیا - اس سے ...

[illegible] میں بھی تحکم اور دخل افزدن ہوگئی - یہ بھی فرمان جاری [illegible] کے مقبوضات میں مرّوج رہیں گے اور یہ روپیہ تمام سلطنت [illegible] کیا جائیگا اگرچہ باجگزاروں کا روپیہ بھی اُن کی علیحدہ علیحدہ ریاستوں میں [illegible] چلیگا۔

[illegible]

بیتنخ دیبی کا پوتا فلپ دی فیر رحیین ۱ ایک فرانسیسی بادشاہ [illegible] سے پہلا نمونہ ہے جو مطلق العنان بادشاہ تھا اور جو اپنے [illegible] کی تعمیل کرانے کے ذرائع رکھتا تھا - اُس نے نہایت عمدہ اور منظم حکومت ورثہ میں پائی تھی جو شارلمین کے زمانہ سے ابتک قائم ہوئی تھی۔ اُس کے گرد قانون دانوں کی ایک جماعت رہتی تھی جس نے بادشاہ کے حقوق اور اختیارات کے خیالات رومی قانون سے اخذ کئے تھے۔ وہ قدرتی طور پر ہر اُس شے کو شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے جو بادشاہ کی اعلیٰ طاقت میں مخل ہو - پس انہوں نے بادشاہ کو تمام حکومت اپنے ہاتوں میں بلالحاظ اس امر کے کہ اُس کے باجگزاروں اور پادریوں کو کیا کیا حقوق حاصل تھے لے لینے کی جرأت دلائی۔

عوام الناس کا [illegible] تیسرے طبقہ کا عام کونسل میں شامل ہونا ۱۳۰۲ء

فلپ کی اِس کوشش سے کہ پادریوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی آمدنی میں سے حکومت کی امداد کے لئے ایک حصّہ دیا کریں پوپ سے مناقشہ خرید لیا جس کی تفصیل کسی آئندہ باب میں کی [illegible] کلیسا کے سردار کے خلاف تمام قوم کی امداد حاصل کرنے کی غرض سے بادشاہ نے [illegible] سلطنت کی بڑی کونسل ۱۳۰۲ء میں طلب کی - اُس نے پہلی مرتبہ شہروں کے نمایندوں کو [illegible] اور پادریوں کے علاوہ جن سے بادشاہ ابتک عرصہ دراز سے مشورہ لینے کے عادی [illegible] طلب کیا۔ اُس وقت جبکہ فرانسیسی عام کونسل[1] یا قومی جماعت عوام الناس کے

---

[1] [illegible] یہ تیسرے کہلاتی جاتی تھی کہ سلطنت کی تین کونسلوں کے قائم مقاموں کے عام اجلاس سے بنتی ہے (دیکھو صفحہ آیندہ)

قائم مقاموں کی شرکت سے ایک صورت نقیاد کر لی تھی انگلستان اپنی [illegible]
مصروف تھا۔ اگرچہ دونوں جماعتوں کی تاریخ ایک مصرف [illegible]
چلکر معلوم ہوگا۔

اِن عاقلانہ ذرائع سے جن کا ذکر کیا گیا ہے فرانسیسی بادشاہوں نے اپنی [illegible]
فیوڈل بدامنی سے بچایا اور مغربی یورپ کی سب سے زیادہ طاقتور [illegible] دشاہت کی بنیاد [illegible]
لیکن یہ سوال کہ ہمسایہ بادشاہ جو چینل کے اُس پار تھا کہاں تک اپنی طاقت کو بڑا [illegible]
دے سکتا ہے جواب کے بغیر ہی رہا۔ فرانس اور انگلستان کی [illegible] پورے طور پر [illegible]
تھیں لہذا چودھویں اور پندرھویں صدیوں میں نہایت برباد کن لڑائیاں ہوئیں جن سے
فرانس نے آخر کار فتحیابی کے ساتھ نجات پائی۔ اب ہم کو اُس ملک کے انگریزی ریاست
کی ترقی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۱) تمیز کر سکیں۔ اس امر کے بھی کچھ ضعیف اور دھندلے نشانات پائے جاتے ہیں کہ فلپ نے چند شہریوں کو [illegible]
۱۳۰۲ء سے قبل بھی طلب کیا تھا۔ مؤلف۔

باب یازدہم

انگلستان قرون وسطیٰ میں

[illegible] مغربی یورپ کا وہ ملک جس کی تاریخ انگریزی زبان بولنے والی اقوام کو نہایت دلچسپ معلوم ہوتی ہے واقعی انگلستان ہے۔ ممالک متحدہ امریکہ اور انگلستان کی وسیع نوآبادیوں نے اپنی زبان، خیالات اور رواجات، علم ادب، قوانین اور حکومت کے متعدد شعبوں کی بہت سی خصوصیات کو انگلستان سے ورثہ میں پایا ہے لیکن اس جگہ یہ ممکن نہیں ہے کہ انگلستان کے حالات مکمل طور پر بیان کئے جائیں۔ صرف اس قدر اس کا ذکر کیا جائیگا جس قدر کہ اس کا تعلق یورپ کی عام ترقی سے رہا ہے۔ اس ترقی میں انگلستان نے اپنی تجارت و صنعت و حرفت اور نوآبادیوں سے بہت مدد دی ہے اور نیز اس بات سے کہ اس نے عوام کو شریک سلطنت بنا کر ایک نمونہ پیش کر دیا۔

[illegible] جزیرہ برطانیہ کا جرمن اینگلس اور سیکسنس سے مفتوح ہونا پیشتر بیان ہو چکا ہے نیز ان قدیم مذہب کے پیروؤں کا کلیسائے روما کے نمائندوں سے مذہب عیسوی [illegible] بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ حملہ آوروں نے جو مختلف سلطنتیں قائم کیں ان سب کو [illegible] ایگبرٹ [illegible] ویسکس کی جنوبی سلطنت کے ماتحت لے آیا لیکن جرمنوں کی طویل [illegible] ابھی ختم نہ ہوئے تھے اور ملک جزواً بھی متحد نہ ہوا تھا کہ نارتھمینو یا ڈینس نے جیسا کہ انگریز ان کو کہتے تھے اور جو فرانس کو [illegible] انگلستان پر بھی حملے کرنے شروع کر دیئے۔ بہت جلد انھوں نے

مستقل سکونت اختیار کرلی اور دریائے ٹیمس کے ایک بڑے شمالی علاقہ کو فتح کر لیا۔ آلفریڈ نے ایک بڑی جنگ میں اُن کو شکست دی۔ یہ وہ پہلا انگریزی بادشاہ ہے جس کا حال قابل اطمینان طریقہ پر معلوم ہے۔ اُس نے ڈینس کو عیسائی بننے کے لئے مجبور کیا اور اُس ایک حد فاصل اپنی سلطنت و ی سکیس اور اُن کے درمیان ایک خط کو قائم کیا جو لنڈن سے جزیرہ میں ہوتا ہوا چیسٹر تک جاتا تھا۔

آلفریڈ انگریزی زبان کی ترقی میں نمایاں حصہ لیتا ہے

آلفریڈ تعلیم میں اُسی قدر دلچسپی لیتا تھا جس قدر کہ شارلمین کو تعلیم کا شوق تھا۔ اُس نے عالم راہبوں کو براعظم اور ویلز سے نوجوانوں کی تعلیم کے لئے طلب کیا۔ اُس کی یہ خواہش تھی کہ تمام آزاد اشخاص اور خصوصاً جو تعلیم کے بار کے متحمل ہو سکتے ہوں پورے طور پر انگریزی سیکھنے کے لئے مجبور کئے جائیں اور جو لوگ پادری بننا چاہیں اُن کو لاطینی بھی سیکھنی چاہیئے۔ اُس نے خود بوتھیس کی کتاب موسومہ اطمینان فلسفہ اور دیگر کتب لاطینی انگریزی میں ترجمہ کیں اور بلاشبہ مشہور کتاب تاریخ اینگلوسیکسنز کی تالیف میں حوصلہ افزائی کی جو موجودہ زبان میں سب سے پہلی تاریخ ہے۔

انگلستان آلفریڈ اعظم کی وفات سے نارمن فتوحات تک ۹۰۱ء۔ ۱۰۶۶ء

نویں صدی کے آخر میں ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کی سلطنتوں کے قیام سے اسکینڈی نیویا (سویڈن اور ناروے) کے بہت سے ناخوش سرداروں نے قسمت آزمائی کے لئے ملک سے باہر جانا شروع کیا پس آلفریڈ کی وفات (۹۰۱ء) کے بعد سے ایک صدی سے زائد عرصہ تک اہل ڈنمارک کے حملے ہوتے رہے اور ڈین جلد دیہ ایک قسم کا ٹیکس تھا جو لوگوں سے وصول کر کے حملہ آوران کو بوقت ضرورت ادا کر دیا جاتا تھا کہ وہ رخصت ہو جائیں اکثر ہمیں سننے میں آتا ہے۔ آخر کار ایک ڈنمارک کا بادشاہ جس کا نام کینیوٹ تھا ۱۰۱۶ء میں انگلستان کا بادشاہ ہونے میں کامیاب ہوا۔ ڈنمارک کا خاندان صرف چند برس تک انگلستان میں حکمران رہا۔ اس کے بعد ایک آخری کمزور سیکسن بادشاہ ایڈورڈ...

... کے بعد ۱۰۶۶ء میں ولیم ڈیوک آف نارمنڈی
... انگلستان کا بادشاہ ہو گیا۔ نارمن حملے سے انگلستان کی تاریخ
... ختم ہو جاتا ہے۔ یہ وہ عہد تھا جس میں انگریزی قوم ایک
... قبل اس کے کہ ہم ولیم فاتح کے کارناموں کا ذکر کریں ہم کو ایک نظر
... حالات پر بھی ہیں کہ اُس نے اُس کو پایا ڈالنی چاہیے۔

ولیم فاتح کی تخت نشینی کے وقت بھی برطانیہ اعظم انہیں تین بڑے حصوں پر منقسم تھا جو ابتک موجود ہیں چھوٹی چھوٹی سلطنتیں غائب ہو گئی تھیں اور ... جانب شمال دریائے ٹوئیڈ تک پھیلا ہوا تھا جو اُس کو سلطنت اسکاٹلینڈ سے، جیسا کہ ... علیحدہ کرتی تھی۔ مغرب کی جانب ویلز تھا جس میں اُسوقت اصلی باشندگان برطانیہ آباد تھے جیسا کہ ابتک ہیں اور جو جرمنوں کے حملوں کے وقت اُن کی تیغ خون آشام سے بچ رہے تھے۔ ... ڈنمارک آبادی کے بڑے حصّہ کا جزو بن گئے تھے اور تمام انگلستان ایک بادشاہ کی حکومت میں آگیا تھا۔ بادشاہ کی طاقت جوں جوں زمانہ گزرتا گیا ترقی پذیر رہی۔ اگرچہ ... اہم معاملات کو صرف کونسل (ویٹی نیج موٹ) کے مشورہ سے طے کرنے کا پابند تھا جس میں ... شاہی افسران، پادری اور اُمرا شریک ہوتے تھے۔ سلطنت شائرس[1] (اضلاع) میں تقسیم تھی جیسی کہ ابتک ہے اور ان میں سے ہر ایک میں مقامی مجلس ہوتی تھی جو ایک قسم کی پارلیمنٹ تھی تاکہ مقامی معاملات طے کرتی رہے۔

... وہٹ بی کی کونسل میں پوپ کی جماعت کی فتحیابی کے بعد کلیسا کا نظام باقاعدہ مرتب

---

[1] ... اضلاع ... کہ نام آئرلینڈ اعظم ... ہے اور اُن کے بہت سے ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا تعلق ... سلطنتوں سے بھی تھا۔ ... اسیکس، ایسیکس، کینٹ اور نارتھمبرلینڈ پیش کئے جا سکتے ہیں۔

مؤلف

رکھا گیا اور بعد یوں بھی کہ باہمی اتحاد [illegible]

نہیں ہونے دیا۔ اگرچہ پیچھے ہو کر یورپ کے بعض ملکوں میں [illegible]

انگریزوں نے ایک بڑی قوم بننے کی ایک قابل تعریف [illegible]

فیوڈلزم انگلستان میں

انگلستان میں بھی فیوڈلزم جیسا کہ فرانس [illegible]
اپنے فیوڈل خیالات بھی لائے لیکن ان کی آمد سے قبل بھی [illegible]
وجود کا پتہ چلتا ہے علیحدہ علیحدہ اضلاع [illegible]
کے خوفناک رقیب ہو گئے اور بادشاہوں کو ان لوگوں پر جو ان کی [illegible] ریاستوں [illegible]
بجے حکمرانی کرنے کا حق عطا کرنے کی عادت [illegible] سلطنت کی [illegible]
اُس زمانہ میں اُن کی [illegible] انگلستان کے بڑے [illegible]
رکھتے تھے جو فیوڈل آقاؤں کو چینل کی دوسری جانب حاصل تھے۔

تاجِ انگلستان کے لئے اول ہیرلڈ اور ڈیوک ولیم آف نارمنڈی کے مابین جنگ

جیسا کہ پیشتر ذکر کیا جا چکا ہے ولیم آف نارمنڈی نے دعویٰ کیا کہ وہ تاج انگلستان کا مستحق ہے [illegible] کر لیا کہ جو اشخاص انگلستان میں [illegible] کے [illegible]
سے منکر ہیں وہ باغی ہیں بہر حال اُس کے دعوے کی بنیاد کے [illegible]
آگاہی نہیں ہے۔ یہ ایک قصہ مشہور ہے کہ وہ [illegible]
آیا تھا اور اس شرط پر اُس کا باجگزار ہو گیا تھا کہ اگر [illegible]
جانشین مقرر کر دیگا لیکن ہیرلڈ اول [illegible] کی وفات
قبل اپنی طاقت کو اس طرح مستحکم کر لیا تھا کہ دوسری تین بڑی ریاستیں اپنے بھائیوں کے
قبضہ میں کر دی تھیں، تاج انگلستان پر قبضہ کر لیا اور ولیم [illegible] کی طرف [illegible]
تاج کو اُس کے حوالہ کر دینے پر مطلق توجہ نہ کی۔

پوپ ولیم کے دعوے کی تائید کرتا ہے

پس ولیم نے پوپ سے اپیل کیا اور یہ وعدہ کیا کہ اگر وہ انگلستان [illegible]

[illegible] وارث بادیگا۔ اینڈاوپب ایلگر انڈر دو ئم

[illegible] امیر اُن ایام بدپنتہری سے خدا کی رحمت بھی جو ولیم

[illegible] ستان پر کرے۔ اسی لحاظ سے انگلستان کی فتح ایک مذہبی

[illegible] بھی مقصود ہو گئی تھی بہت سے جانباز ولیم کے جھنڈے کے نیچے آکر جمع

[illegible] انگریزی سپاہیوں سے برتر ثابت ہوئے جو پیدل تھے اور

[illegible] دست بدست کی لڑائی کے اور کسی طرح فائدہ میں نہیں رہ سکتے

[illegible] جنگ سینلاک میں مارا گیا اور اُس کی فوج کو شکست ہوئی۔ چند ہفتوں میں بااثر

امرا اور چھوٹی ریاستوں نے ولیم کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا اور لندن نے اپنے

دروازے اُس کے لئے کھول دیئے۔ اُس کی تاجپوشی بمقام ویسٹ منسٹر

[illegible] میں بڑے دن کو ہوئی۔

[illegible] اگلے چند برسوں میں ولیم کو بڑے امرا کی جس مخالفت اور جن بغاوتوں سے سابقہ پڑا

[illegible] تمام طرح نہیں لگا سکتے۔ اُس کو اپنا اقتدار قائم رکھنا دوبر امشکل ہو گیا کیونکہ

[illegible] ایک تک نارمنڈی کے اُس کو وہاں کی مشکلات کا بھی مقابلہ کرنا پڑا۔ یہ کہنا

[illegible] ہے کہ وہ اپنے تمام دشمنوں کے مقابلے میں آخر کار کامیاب رہا۔

ولیم کی حکمت عملی دربارہ انگلستان سے نہایت تدبر ظاہر ہوتا ہے۔

اُس نے نارمن فیوڈلزم جاری کر دیا جس کا وہ عادی تھا لیکن ساتھ

[illegible] خیال رکھا کہ اس سے اُس کی طاقت کمزور نہ ہو جائے۔ وہ انگریز جنہوں نے جنگ

[illegible] اُس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا باغی قرار دیئے گئے لیکن اُن کی جاگیریں

[illegible] بحال رہنے کی اجازت دی گئی کہ وہ اُن کو بادشاہ سے بطور رئیس کے باجگزار

[illegible] ایک مشہور شہر ہے۔ مؤلف۔

ے حاصل کریں۔ ان لوگوں کی جاگیریں جو ...

یا پچھلی بغاوتوں میں شریک رہے تھے اور خاندان ... کی ...

اپنے وفادار تابعین میں اُن کو تقسیم کر دیا ... انگریز ...

انگریزوں سے بہت زیادہ تھی ...

انگریزی رواجات میں مداخلت کے بغیر وہ تاج کی فوقیت سب سے منواتا ہے

ولیم نے اعلان کیا کہ وہ انگریزی رواجات کو ... جس طرح ایڈورڈ دی کنفیسر ... تھا اُسی طرح وہ بھی کرے گا ... انگریزوں ... کوشش کی، شیئر موٹ و مجلس ہنڈی ... کو قائم رکھا اور انگریزی رواجات پر کار بند رہا لیکن ... قدر مضبوط آدمی تھا کہ وہ اپنی رعایا کے بس میں نہیں آسکتا تھا۔ جہاں اُس نے ... اور بعض شائرس (اضلاع) میں مقرر رکھے (شیکواب کا مدعیٰ کہتے ہیں) وہاں اُس نے دیگر شاہی افسران کو جن کو شریف کہتے تھے اُن کا نگران حال بنایا۔ اُس نے کسی ایک شخص کو بہت سی ریاستیں کسی ایک جگہ ملک میں نہیں دیں تاکہ وہ ناقابل علاج طریقہ پر ... چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی امداد حاصل کرنے کے لئے اور بڑے زمینداروں کا باہم اتفاق اپنے خلاف روکنے کے لئے اُس نے انگلستان کے ہر زمیندار سے حلف وفاداری براہ راست اٹھوایا۔ تاریخ اینگلو سیکسن ... میں یہ الفاظ درج ہیں ...

ولیم حلف وفاداری اپنے ماتحت جاگیرداروں سے بھی لیتا ہے

وہ اِدھر اُدھر گھومتا رہا یہاں تک کہ وہ ... اگست کو سالسبری میں ... وہاں اُس کے دانشمند آدمی یعنی مشیر ... جمع ہوئے ... انگلستان کے زمیندار وہاں ... آدمی تھے اور تمام اُس کے سامنے جھکے اور اُس کے ... انہوں نے ... کا حلف اٹھایا کہ وہ باقی تمام آدمیوں کے خلاف اُس کے ساتھ وفادار رہیں گے ...

ڈومسڈے بک

ولیم کو اپنی تمام مملکت کا کُل مال معلوم کرنے کا ...

[illegible] ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان کی کل اراضیات

[illegible] کی قسمت اور کاشتکاران اور اُن کا حلیہ وغیرہ اُن کے موجودہ

[illegible] نام مع فتح انگلستان سے قبل جو اُن پر قابض تھا درج ہوتا تھا۔ یہ سلطنت

[illegible] بھی جو ولیم کے ٹیکس وصول کنندگان کے لئے مفید اور کارآمد

[illegible] سکتے ہیں [illegible] بھی دستور رہا چنانچہ اگرچہ بدقسمتی سے اُس کے بعض

[illegible] نہیں آسکتے۔

[illegible] سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اُس کے مقاصد کو

[illegible] کی ترقی میں کوشاں تھا۔ اُس نے لین فرینک ایک باشندہ

[illegible] کی شہرت [illegible] بیک کا [illegible] طلب کیا اور اُس کو کنیٹربری کا لاٹ

[illegible] بادشاہ نے پادریوں کو اپنے خاص معاملات خود طے کرنے کی اجازت دیدی اور

[illegible] عدالتیں مقرر کر دیں جو مختلف قسم کے مقدمات طے کرتی تھیں۔ لیکن اُسقف سے

[illegible] ٹیکس [illegible] طرح لیا جاتا تھا جس طرح کسی غیر پادری باجگزار سے اور ولیم

[illegible] انگریزی معاملات میں اُس کی اجازت کے بغیر دخل دینے کی ممانعت کر دی تھی۔

[illegible] بادشاہ کی اجازت کے بغیر انگلستان کی سرزمین پر قدم نہیں

[illegible] اُس کی منظوری کے بغیر انگریزی کلیسا میں وصول نہیں کیا

[illegible] کے ملازمین اُس کی رضامندی کے بغیر مذہب سے خارج کئے جا سکتے تھے۔

[illegible] نے یہ مطالبہ کیا کہ وہ اُس اراضی کا جو اُس نے پوپ کی حمایت میں فتح کی

[illegible] باجگزار بن جائے تو ولیم نے ایسا کرنے سے فوراً انکار کر دیا۔

[illegible] ظاہر ہے کہ نارمن فتح سے صرف خاندان کی تبدیلی عمل میں نہیں آئی انگریزوں

[illegible] میں ایک نئے عنصر کا اضافہ ہو گیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کس قدر نارمن لوگ

[illegible] انگلستان میں آ گئے لیکن بظاہر معتدبہ تعداد میں آئے اور ان کا اثر اور

اقتدار انگریزی دربار اور حکومت پر بہت زیادہ تھا [illegible]
ایبٹ اور حکومت کے افسران عملی طور پر سب نارمن ہو گئے تھے [illegible]
قلعے اور محلات تعمیر کرتے تھے اور گرجائیں، قبرستان اور دار العجز بناتے تھے [illegible]
انگلستان میں بکثرت تعمیر ہوتے تھے وہ سب نارمنڈی کو نمونہ [illegible] انگلستان میں [illegible]
سوداگر نارمن شہروں رواں اور کین سے لندن اور دیگر انگلستان کے شہروں میں [illegible]
کے لئے چلے آئے تھے اور فلانڈرس کے کپڑا بننے والے مختلف شہروں [illegible]
اضلاع میں آکر بس گئے۔ کچھ عرصہ تک یہ نئے آنیوالے ایک علیحدہ جماعت رہے لیکن [illegible]
صدی سے قبل وہ انگریزوں کی بڑی جماعت میں ایسے جذب ہو گئے کہ ان میں اور انگریزوں میں
جن کے درمیان وہ رہنے کے لئے آئے تھے کوئی امتیازی نہ رہا۔ تاہم انہوں نے [illegible] قوم کو
زیادہ مضبوط، زیادہ محنتی، زیادہ عاقل بنا دیا اور مختلف پیشوں اور دلچسپیوں میں [illegible] کر دیا۔

ولیم روفس ۱۰۸۷ء۔ ۱۱۰۰ء اور ہنری اول ۱۱۰۰ء۔ ۱۱۳۵ء

ولیم فاتح کے جانشین اس کے دو بیٹے ولیم دوم اور ہنری اول [illegible]
ہوئے۔ آخر الذکر کی وفات پر ملک میں خانہ جنگی ہو گئی کیونکہ
بعض امرا نے فاتح کے نواسے اسٹیفن کی حمایت کی اور بعض نے اس کی پوتی میٹلڈا کی طرفداری
کی۔ اسٹیفن کے بعد جب ہنری دوم جو میٹلڈا کا بیٹا تھا بادشاہ
۱۱۵۴ء میں ہوا تو اس نے سلطنت کو نہایت خراب حالت میں
پایا۔ امرا نے موجودہ بدامنی سے فائدہ اٹھا کر اپنے [illegible]

خانہ جنگی کا خاتمہ ہنری دوم کی تخت نشینی سے ہوا ۱۱۵۴ء۔ ۱۱۸۹ء

لہ ولیم فاتح اوّل (۱۰۶۶ء۔ ۱۰۸۷ء)

ولیم روفس (۱۰۸۷ء۔ ۱۱۰۰ء) — ہنری اوّل (۱۱۰۰ء۔ ۱۱۳۵ء) — [illegible]

میٹلڈا زوجہ جافری پلان ٹی جنٹ (کاؤنٹ آف انجو)

ہنری دوم (۱۱۵۴ء۔ ۱۱۸۹ء) پہلا پلان ٹی جنٹ بادشاہ

[illegible] بڑا عظم حصہ تاج کے مدعیوں نے تنخواہ دار

[illegible] ہوگئے

[illegible] سخت تدبیر اختیار کیں۔ اُس نے اُن قلعوں کو جو بغیر اجازت

بنائے گئے تھے [illegible] اکھڑوا دیا۔ تنخواہ دار فوجی سپاہیوں کو علیحدہ

[illegible] کے مطابق جن [illegible] اسٹیفن اور [illegible] نے اُن کو دے تھے۔ ہنری دوم

[illegible] اپنی انتھک طاقت اور عقل کی تیزی سے کام لیکر انگلستان

[illegible] قائم کرے اور بڑا عظم کی وسیع مملکتوں پر جو اُسے ورثہ میں ملی تھیں یا گینی کے

[illegible] کی وارثہ سے شادی کرنے کی وجہ سے اُس کے ہاتھ آگئی تھیں حکمرانی کرے۔ اگرچہ اُس

[illegible] جنگل کے اُس پار گزارا تاہم وہ انگلستان کے تمام بڑے فرمانرواؤں

کی [illegible] شمار کیا جاتا ہے۔

[illegible] اپنی رعایا کے تمام تنازعات کو طے کرنے کا حق قائم رکھنے اور نجی جنگ و جدل

کے رواج کو دور کرنے کے لئے (اور یہ برائی تمام بڑا عظم میں اُسوقت موجود

تھی) [illegible] نے شاہی عدالتوں کے طرزِ عمل میں اصلاح اور ترقی کرنے کی فکر کی۔ اُس نے یہ انتظام

کیا کہ جج ملک میں باقاعدہ دورہ کیا کریں تاکہ وہ ہر سال کم از کم ایک مرتبہ موقع پر مقدمات طے

کیا کریں۔ [illegible] نے [illegible] مشہور و معروف شاہی عدالت قائم کی جو بقیہ دیگر مقدمات کو جو بادشاہ کے

[illegible] آتے تھے طے کرتی تھی۔

[illegible] اس میں پانچ جج کچہری کرتے تھے جو اُسکی کونسل سے لئے جاتے تھے اور

[illegible] تین غیر پادری ہوتے تھے۔ ہم اپنی بڑی عدالت کی شروعات ہر مقام

[illegible] جاتے ہیں جس کے ممبران باقاعدہ حلف اُٹھاتے تھے اور ایسے بدمعاشوں

[illegible] تھے الزام قائم کرتے تھے۔

[illegible] جیوری کی ابتدا اور [illegible] جو دراصل ملزم کے مقدمہ کی

سماعت کرتی تھی لاپتہ ہے۔ ہنری دوم نے ان کی بنیاد پر ... طرز سماعت بنا دیا جو پہلے خاص حالتوں میں رعایتاً کسی ملزم کے ساتھ ... بارہ ممبران کو جن سے غیر جانبداری کا حلف لیا جاتا تھا کسی متنازعہ شخص کی بیگناہی ... تجویز کرانے کی خدمت سپرد کر دینے کا طریقہ پہلے طریقوں سے بہت مختلف تھا۔ یہ طریقہ ... سماعت مقدمہ کے مشابہ تھا جہاں جج اپنا فیصلہ دیتے تھے۔ یہ قدیم ... کے طریقہ کی مانند تھا جہاں کہ خیال کیا جاتا تھا کہ خدا اپنا فیصلہ دیگا۔ ہنری کے ججوں کے فیصلے تمام ... میں ایسے عمدہ اور باہم دگر متفق تھے کہ وہ دیوانی کے قانون کی بنیاد بن گئے جو اب اُن تمام ممالک میں جہاں انگریزی بولی جاتی ہے استعمال ہوتے ہیں۔

ہنری دوم اور تھامس اے بیکیٹ | ہنری کی سلطنت میں تھامس اے بیکیٹ کے مشہور جھگڑے نے بڑی درہمی و برہمی پیدا کر دی۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُس زمانہ کے بادشاہ پادریوں پر کس قدر اعتماد رکھتے تھے اور اُن کی سلطنت کا کس قدر انحصار اُن پر تھا۔ بیکیٹ لندن میں پیدا ہوا تھا وہ ابتدا میں کلیسا کے معمولی عہدہ داروں میں تھا لیکن بتدریج تاج کی حمایت کرنے کی وجہ سے اُس کا اقتدار بڑھتا گیا۔ اُس نے ہنری کو تخت دلانے میں مدد دی۔ لہٰذا نئے بادشاہ نے اُس کو اپنا چانسلر مقرر کیا۔

بیکیٹ بحیثیت چانسلر | بیکیٹ ایک قابل وزیر ثابت ہوا اور بادشاہ کے حامی کی حیثیت کلیسا کے خلاف بھی کرتا رہا حالانکہ وہ کلیسا کا ایک عہدہ دار تھا وہ شکار اور جنگ کا شائق تھا۔ ... گرجاؤں کی آمدنی کے ذریعہ سے جو اُس کے قبضہ میں تھیں بڑی شان و شوکت کا دربار رکھتا تھا۔ ... نے خیال کیا کہ انگریزی پادریوں کے لئے اُس کے دانشمند اور وفادار چانسلر سے بہتر کوئی سردار نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اُس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ بیکیٹ کو کنٹربری کا لاٹ پادری ... اُس زمانہ کے بادشاہ اکثر اپنے عمدہ افسروں کو پادریوں میں سے منتخب ... فاتح کا خاص وزیر رہ چکا تھا۔ اس رواج کی بہت ہی عمدہ ... ہنری ...

[illegible] خطرناک بھی نہ ہوتے تھے جیسے کہ فوجی
[illegible] لازمی نہیں ہوجاتے تھے۔

بیکٹ کو کنٹربری کا لاٹ پادری مقرر کرکے ہنری کا ارادہ تھا کہ وہ کلیسا پر اپنا [illegible] قائم کرلے۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ پادری مجرموں کے مقدمات کی سماعت شاہی عدالتیں کیا کریں اور اُن کو مثل دیگر مجرموں کے [illegible] وہ تمام فیوڈل خدمات ادا کرنے کے لئے مجبور [illegible] سے اپیل پوپ کے یہاں نہ کیا کریں۔ لیکن بیکٹ نے اپنی چانسلرشپ سے [illegible] اپنی عیش و عشرت کی زندگی کو ترک کردیا اور کلیسا کی آزادی برقرار رکھنے میں [illegible] کی تجویز کی مخالفت کی۔ دنیوی سلطنت پر روحانی طاقت کی فضیلت کا بڑے زور شور سے [illegible] کرنے لگا۔ بعض غضبناک اور مایوس بادشاہ کے خوف سے فرانس بھاگ گیا اور پوپ کی حمایت میں چلا گیا۔

[illegible] بادشاہ کی ظاہری مصالحت کے باوجود بیکٹ بعض بڑے انگریزی پادریوں کو مذہب عیسوی سے خارج یا اُن کو معطل کرتا رہا اور جیسا کہ ہنری کو یقین تھا وہ اُس کے بیٹے کو تاج سے محروم رکھنے کی سازش کرتا رہا۔ اپنے تابعین کی جماعت میں جب ہنری نے غصے کی حالت میں کہا "کیا کوئی شخص نہیں ہے جو مجھے اس کمبخت پادری سے نجات دلائے" بدقسمتی سے بعض سرداروں نے ان الفاظ کے لفظی معنی لئے [illegible] کو کنٹربری کے گرجا میں جہاں وہ واپس چلا گیا تھا قتل کر ڈالا۔ بادشاہ دراصل [illegible] نہیں چاہتا تھا [illegible] کا رنج اور پشیمانی جبکہ اُس نے اس خوفناک [illegible] کا نتیجہ سنا [illegible] واقعی اصلی اور سچا تھا۔ پوپ نے بادشاہ [illegible] کی تجویز کی لیکن ہنری نے پوپ کے نمایندوں سے بحلف یہ [illegible] کی مرگ کا ہرگز خواہاں نہ تھا اور وہ کنٹربری کی تمام جائداد

جو اُس نے ضبط کر لی تھی واپس کر دیگا اور سیسلی کے تعاون …

دیگا اور خود بھی صلیبی جنگ میں شریک ہونے کا قصد کیا …

رچرڈ شیر دل ۱۱۸۹ء تا ۱۱۹۹ء

ہنری کی عمر کے آخری سال فرانس کے فلپ آگسٹس کی … خود اُس کے لڑکوں کی سازشوں اور جھگڑوں سے جن کا ذکر … بے لطف ہو گئے تھے۔ اُس کا جانشین اُس کا بیٹا عجیب و غریب رچرڈ شیر دل ہوا جو … کے نہایت عجیب اشخاص میں سے ہے لیکن وہ ایک کمزور حکمران تھا جس نے اپنی … حکومت کے صرف چند ماہ انگلستان میں گزارے۔ وہ ۱۱۹۹ء میں مر گیا اور اُس کی …

جان ۱۱۹۹ء تا ۱۲۱۶ء

اُس کا بھائی جان تخت نشین ہوا جو تمام بادشاہوں میں متفقہ طور پر نہایت قابلِ نفرت بادشاہ ہوا ہے۔ تاہم اُس کا عہدِ سلطنت انگلستان کی تاریخ میں قابلِ تذکرہ ہے … سب سے پہلے اُس کے قبضے سے برِ اعظم پر جو اُس کے خاندان کے مقبوضات نارمنڈی، برٹنی، آنژو وغیرہ تھے نکل گئے۔ بعد ازاں رعایا کی بغاوت پر جس نے اُن کے استبداد کو اور زیادہ برداشت کرنے سے انکار کر دیا وہ مجبور ہوا کہ گریٹ چارٹر (منشورِ عظمٰی) عطا کرے۔ چینل کے ادھر جو مقبوضات اُس کے قبضے سے نکل گئے اُن کا ذکر تو ہو چکا ہے اب صرف انگریزوں کی آزادی کے بڑے منشور عمل کا بیان کرنا باقی رہ گیا ہے۔

آزادی کے منشور عمل کا عطا کرنا ۱۲۱۵ء

جب ۱۲۱۳ء میں جان نے اپنے انگریزی باجگزاروں کو سمندر پار اپنے گم شدہ مقبوضات کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے طلب کیا تو انھوں نے جان کی معیت سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ اُن کی فیوڈل خدمات اُن کے ملک کے اندر ہی تک محدود ہیں اور وہ بیرونِ ملک لڑنے کے لئے پابند نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں انھوں نے ایک نمایاں بے چینی کا اظہار کیا جو جان کے استبداد اور شاہی طاقت کی حدود سے … پیدا ہو گئی تھی۔ حالانکہ ابتدائی نابالغ بادشاہ پر بھی اُن حدود کا خیال … امرا کی ایک جماعت کا جلسہ ہوا جنھوں نے حلف اُٹھایا کہ وہ بادشاہ کو …

کے منشور کا پابند ہو جائے جس میں وہ سب باتیں درج
... بادشاہ لازم کی جائیں۔ جان کے خلاف نبرد آزمائی کرنا
... عوام کی بہبود پر ... دور نہیں ہے اُس کے مقابلہ میں
... دونوں حصہ کو انہوں نے بادشاہ کو یہ حلف اٹھانے کے لئے
... حقوق کی نگہداشت کریگا جن کو انہوں نے نہایت احتیاط کے ساتھ
... قلمبند کیا تھا۔

ملف انگلستان کی تاریخ میں غالباً نہایت مشہور دستاویز یہی بڑا
منشور ہے۔ اُس زمانہ کے اہم اور دلچسپ حکومت کے سوالات کا
... بیان ہے۔ درحقیقت کل قوم نہ صرف چند امرا نے یہ بڑا عہدنامہ ایک ظالم
... سے لیا تھا۔ عوام الناس کے حقوق کی بھی امرا کے حقوق کے ساتھ حفاظت کیگئی
... جس طرح بادشاہ اپنے باجگزاروں کی رسوم اور آزادیوں کا لحاظ کرنے کا وعدہ
کرتا ہے اور اپنے حقوق کو بیجا استعمال کرنے سے محترز ہوتا ہے اُسی طرح باجگزاران بھی اپنے
... اور آدمیوں کے حقوق کو ملحوظ رکھنے کا حلف اٹھاتے ہیں۔ تاجر کا مال
... منشور کی بنا پر ضبط نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ کاشتکار کے آلات کشاورزی
... منشور کی وجہ سے بہ جبر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ بادشاہ کوئی ٹیکس سوائے
... امداد کے وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے البتہ قوم کی بڑی کونسل کی
... وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اس کونسل میں پادری اور بڑے بڑے امرا اور نیز

... مقرر ... (۲) بڑی لڑکی کی شادی کرے (۳) نیز خود بادشاہ کا فدیہ

وہ باجگزار جو اپنی جاگیریں براہ راست بادشاہ سے [illegible]

اس منشور عمل میں کوئی شے اس شرط سے زیادہ قابل [illegible]

کیا جائے گا نہ قید کیا جائیگا اور نہ اُس کا مال ضبط کیا جائے گا جب تک [illegible] عدالت [illegible]

کا فیصلہ نہ ہولے ۔ اس چارٹر (منشور عمل) کی اہمیت سمجھنے کے لیے ہم کو [illegible]

کا جو فشنہ ؟ میں حاصل ہوا خیال کرنا چاہیے ۔ بادشاہ کو اس وقت تک [illegible] اختیارات

تھے کہ وہ جس کو چاہے گرفتار کرا سکتا تھا اور اُس کو جب تک جی چاہے قید [illegible]

مقدمہ کی سماعت کے بغیر اور نیز اُس کو اُس کے جرم کی اطلاع کئے بغیر رکھ سکتا [illegible]

اس بڑے منشور عمل نے یہ بھی شرط لگائی کہ بادشاہ سوداگروں کو [illegible] آزادی [illegible]

کی اجازت دے اور مختلف شہروں کے حقوق کی حفاظت کرے اور اُس کے افسران بھی اپنے

ماتحتوں پر جابرانہ اختیارات استعمال کرنے سے باز رکھے گئے ۔

اسٹبس صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ چارٹر اعظم قوم کا پہلا بڑا پبلک کام ہے جو اُس نے اپنی ایک صورت اختیار کر لینے کے بعد کیا اور اُس کام کا تکملہ ہے جس کے لئے [illegible] بادشاہ پادری اور مقنن ایک صدی سے محنت کر رہے تھے ۔ اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے کسی نسل یا خاندان کا امتیاز کیا جا سکے یا انگریزی اور نارمن قانون کے اختلافات ظاہر ہوسکیں ۔ یہ ایک لحاظ سے قومی زندگی کے زمانہ کا خلاصہ ہے اور دوسرے لحاظ سے ایک نئے عہد کی ابتدا ہے جو ختم ہونے والے زمانہ سے کچھ کم پُر از واقعات نہیں ہے ۔

جان نے اقرار صلح کرنے کے باوجود اپنی فطری دغابازی کے ساتھ چارٹر کے شرائط سے گریز کرنے کی ایک بیکار کوشش کی لیکن نہ وہ خود اور نہ اُس کے جانشین اس دستاویز کو بالکل رد کر سکے ۔ بعد ازاں وہ وقت بھی آیا جب انگلستان کے بادشاہوں نے [illegible] شرائط سے پہلوتہی کی اور مطلق العنان بادشاہوں کی طرح حکومت کرنی [illegible] ہمیشہ جلد یا بدیر چارٹر کا خیال کرتے تھے اور اس طرح سے [illegible]

[illegible] جان کے بیٹے ہنری سوئم کے طویل عہد میں انگلستان نے اپنی [illegible] بلکہ جو علامت ہے جس سے نہ صرف تاریخ انگلستان میں نہایت [illegible] بنیاد کے تقریباً ہر مہذب ملک میں اِس قسم کی جماعتوں کے لیے ایک [illegible] اِس شوق سے کہ غیر ملکیوں کو عہدے دیے جائیں اور اُس کے اِس [illegible] اپنے اختیارات کو کام میں لانے جنکو ٹھیک طور پر برتنے کی نہ اُس میں [illegible] اُن کو بجا طور پر کام میں لانے کی طاقت تھی اور نیز اُس کی رضامندی سے جو اُس نے پوپ [illegible] انگلستان میں ٹیکس وصول کرنے کی دیدی تھی، امرا کو تاج کے خلاف مخالفت کرنے پر آمادہ کیا۔ امرا اور شہری جو بادشاہ کی مطلق العنان طاقتوں کی روک تھام کرنا چاہتے تھے اُس فوج میں شامل ہو گئے جو جنگ امرا کے نام سے موسوم ہے انہوں نے سائمن ڈی مانٹ فورٹ کو جو [illegible] قوم تھا اپنا سردار بنایا اور وہ ایک بہادر اور بے غرض مؤید حقوق قوم ثابت ہوا۔

ہنری کی پارلیمنٹ

[illegible] سیکسنوں کے عہد کی قدیم وانیج موٹ نیز نارمن بادشاہوں کی بڑی کونسل [illegible] پادریوں اور امیروں کی انجمن تھی جس کو بادشاہ وقتاً فوقتاً اپنے مشورہ، امداد اور گورنمنٹ کے اہم کاموں کی منظوری کے لیے طلب کرتا تھا۔ ہنری کے عہد میں اُس کے اجلاس بہت جلد جلد ہوئے اور اُس کے مباحثے نہایت زور شور کے ساتھ ہوئے اور لفظ پارلیمنٹ اُس پر چسپاں ہونے لگا۔

سائمن ڈی مانٹ فورٹ [illegible] پارلیمنٹ میں طلب کرتا ہے

۱۲۶۵ء میں ایک مشہور پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا جس میں سائمن ڈی مانٹ فورٹ کے اثر سے ایک نہایت اہم اور نیا طبقۂ ممبران بھی موجود تھا اور جس کی بدولت آئندہ اُس کی عظمت ہوئی۔ امرا اور پادریوں سے [illegible] شہریوں کو بھی حکم دیا گیا تھا کہ وہ دو سادہ نائٹ ہر کاونٹی سے اور دو شہری ہر مرفہ الحال [illegible] پارلیمنٹ میں شریک ہونے اور وہاں کے مباحثوں میں حصہ لینے کی غرض سے

ایڈورڈ اول کی ماڈل پارلیمنٹ

آیندہ بادشاہ ایڈورڈ اول نے بھی [illegible] بلاشبہ شہروں کے نمایندوں کو طلب کیا کیونکہ بھی [illegible] وہ یہ چاہتا تھا کہ حکومت کے اخراجات کے لیے اُن سے روپیہ کی منظوری [illegible] یہی چاہتا تھا کہ جب کبھی میں کوئی اہم کام کروں جس کا اثر تمام سلطنت پر ہو تو تمام [illegible] حاصل کرنی چاہیے۔ ۱۲۹۵ء کی ماڈل (نمونہ) پارلیمنٹ سے عوام یا لوگوں کے نمایندے اور امرا کے ساتھ برابر شامل ہوتے رہے جب کبھی انگلستان کی ایسی ہی جماعت کا اجلاس [illegible] ہم آیندہ دکھلائیں گے کہ کس طرح ایڈورڈ کے بیٹے کے عہد میں دارالعوام اور دارالامرا ظہور میں آئے۔

انگلستان چودھویں صدی میں

جیسا کہ ایک نامور مورخ گرین صاحب کہتے ہیں "ایڈورڈ اول کے عہد سلطنت سے ہم موجودہ انگلستان کو دیکھتے ہیں۔ بادشاہ، امرا، عوام، عدالت ہائے انصاف، کلیسا اور سلطنت کے تعلقات اور ایک بڑی حد تک خود [illegible] کی ساخت ان سب نے اُسی زمانہ میں اپنی وہ شکل اختیار کر لی تھی جو اب تک موجود ہے۔ علاوہ ازیں انگریزی زبان بھی وہ ذریعۂ اظہار مطالب ہونے والی تھی جس کو ہم آجکل استعمال کرتے ہیں

باب دوازدہم

جرمنی اور اٹلی دسویں اور گیارہویں صدی میں

شارلمین کی سلطنت کے مشرقی یا جرمن حصہ میں بادشاہت کی تاریخ فرانس کی بادشاہت کی تاریخ سے بہت مختلف ہے جس کا ذکر پچھلے باب میں [کیا جا چکا] ہے۔ چار صدیوں کی لڑائی کے بعد تیرہویں صدی میں یہ واضح ہو گیا تھا کہ لوئی جرمن (شارلمین کا پوتا) کے جانشین جرمنی کو ایسی سلطنت نہیں بنا سکتے تھے جیسی کہ سینٹ لوئی نے [فرانس] کو [illegible] چھوڑی تھی۔ تیرہویں صدی سے نپولین کے زمانہ تک سیاسی لحاظ سے کوئی جرمنی نہ تھی بلکہ وہ عملی خود مختار چھوٹی بڑی ریاستوں کا ایک مجموعہ تھی۔ صرف ایک یا دو نسل گزری [illegible] کہ پروشیا کی ماتحتی میں جو ایسی سلطنت ہے کہ شارلمین کے عہد سے صدیوں بعد تک اس کا نام بھی نہیں سنا گیا، یہی خود مختار سلطنتیں، صوبے اور آزاد شہر ایک رفتہ سے منسلک کر دیے گئے [illegible] جس کا نام اب سلطنت جرمنی ہو گیا ہے اور جنگ یورپ ۱۹۱۴ء سے وہاں بھی جمہوری سلطنت قائم ہو گئی ہے۔

شارلمین کی سلطنت کے مشرقی حصے کے نقشے سے اس کی وفات کے [illegible] صدی بعد ظاہر ہوتا ہے کہ کل مملکت چند بڑے علاقوں میں منقسم ہو گئی تھی جن پر ڈیوک حکمران [illegible] سیکسنی اور بویریا میں بجز نام کے اور ہر طرح بادشاہ تھے۔ یہ تعلقے کس طرح پیدا [illegible] ایک پیچیدہ مسئلہ ہے لیکن کم از کم دو باتیں صاف اور صریح ہیں جن سے ان کی پیدائش [illegible] ہے۔ اوّل تو لوئی جرمن کے کمزور جانشینوں کی ماتحتی میں مختلف قوموں

کی خودمختارانہ اسپرٹ (روح) سے جن کو شارلیمن نے بجا کر [illegible]

خاطر اپنے خاص سرداروں کی سرداری قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے [illegible]

کرنے کے لئے بیرونی متواتر حملوں کی بنا پر مجبور ہوئے۔ اول تارتری [illegible]

ہوئے جو قوم سلاف سے تھے۔ بعد ازاں تکلیف دہ ہنگیرین سواروں نے پریشان کیا جو [illegible]

سے زائد فرانس کے مغرب تک پہنچ گئے۔ چونکہ کوئی مستحکم مرکزی طاقت لوگوں کی [illegible]

کے لئے موجود نہ تھی اس لئے یہ قدرتی امر تھا کہ انہوں نے اپنی رہبری اور استعانت کے

اپنے مقامی سرداروں پر نظر دوڑائی [illegible]

[illegible] ہنری اول ۹۱۹ء تا ۹۳۶ء | یہ خودمختار تعلقے جبکہ جرمنی آئن کو [illegible] بادشاہوں کی

ملک جرمنی پر مضبوط گرفت ہونے میں حائل ہوئے۔ چنانچہ اُن کے [illegible] جو جبر [illegible]

بات تھی انہوں نے کر ڈالی یعنی انہوں نے ایک قسم کا نیم خود مختار نظام قائم کر دیا۔ لہذا جب ہنری اول

نے طاقت [illegible] ہنری اول کو ۹۱۹ء میں سیکسنی کے ڈیوک خاندان نے بادشاہ منتخب کیا

تو اُس نے دانشمندی سے چند ڈیوکوں کو اُن کی طاقت سے محروم کرنے کی [illegible]

وہ اُن کی امداد حملہ آوروں کے خلاف جو چاروں طرف سے [illegible] خاص [illegible] ضروری

سمجھتا تھا۔ پس اُس نے قوم سلاف کی آئندہ محکومیت نیز ہنگیرین کی [illegible]

شاہراہ بنا دی لیکن حملہ آوروں کو ملک سے قطعی شکست دے کر [illegible] واقعی [illegible]

کی بنیاد رکھنے کا کام اُس نے اپنے نامور بیٹے آٹو اول کے لئے چھوڑ دیا۔ [illegible]

آٹو اعظم ۹۳۶ء تا ۹۷۳ء | جرمنی کی تاریخ میں [illegible] آٹو اول [illegible]

[illegible]

[illegible] جس نے چارلس دی [illegible] کی [illegible] میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بھائی ان کی طرف سے لڑنے کی کوشش نہیں کی لیکن
[illegible] اور تیسری نسل [illegible] کے قبضہ میں پہلے آیا اور ڈیوک ہوں
[illegible] پہلا اس نے اپنے بھائی ہنسری کو بویریا کا ڈیوک بنا دیا
[illegible] معاف کر دیا۔ اس نے اپنے دغاباز اور نافرمان داماد کونرڈ کی جگہ
[illegible] نہ ہوت بلکہ اپنے علاتی بھائی کاون کے لاطے پادری برونو کو لورین
[illegible] کے خاندان یا تو موت کی وجہ سے ختم ہو گئے یا اُن کا
[illegible] کی وجہ سے چھین لیا گیا۔ کسی خاندان میں بھی قابل حکمرانوں کا سلسلہ تا دیر قائم
[illegible] تمام تعلقے یکے بعد دیگرے متواتر بادشاہ کے ہاتوں میں آتے گئے جس نے ایجا اس
[illegible] کہ وہ جسے چاہے انکو دے سکتا ہے۔

[illegible] صدی کے درمیان میں جرمنی کی شمالی اور مشرقی حدود اب تک بہت ناکافی طور
[illegible] حدوں پر قوم سلاف دریائے ایلب کے اُدھر جس میں سے بہت سے
[illegible] تھے برابر حملے کرتے رہتے تھے۔ آٹو اول نے اِن فرقوں سے جنگ
[illegible] کیا۔ اس نے کئی جگہ قلعے قائم کئیں جیسے براندن برگ میولبرگ وغیرہ
[illegible] اُس ضلع میں قائم کیں جو آجکل سلطنت جرمنی کا سیاسی مرکز ہے اور اُس علاقہ کو نوآباد
[illegible] بنانے میں جو دریائے ایلب اور دریائے اوڈر کے درمیان ہے بیحد مستعدی
[illegible]

[illegible] علاوہ ازیں اُس نے ہمیشہ کے لئے ہنگریوں کے حملوں کا خاتمہ کر دیا۔
[illegible] نے اُن کو آگسبرگ کے قریب ۹۵۵ء ایک بڑی لڑائی
[illegible] اور اُن کا تعاقب جرمنی کی حدود تک کیا۔ ہنگیرین اور میگیار جیسا کہ اُن کو
[illegible] اپنے خاص ملک میں آباد ہو گئے اور اُس قومی ترقی کی
[illegible] کر دیں جس نے اُن کو آج کل کے یورپ کے مشرقی حصہ میں نہایت

اہم عناصر میں سے بنادیا۔ وہ علاقہ جو بویرین ڈیوک کی ملکیت میں تھا ... مارچ (یعنی حفاظتی ضلع) کے نام سے بنادیا گیا اور ... [illegible]

آٹو اٹلی کے معاملات میں دخل دیتا ہے

لیکن آٹو کے کارناموں میں نہایت قابل ذکر اٹلی کے معاملات کی مداخلت ہے جس کی وجہ سے اس نے وہ تاج شہنشاہی حاصل کیا جس کو شارلمین پہن چکا تھا۔ یورپ کی تاریخ میں کوئی باب اس قدر دھندلا اور ... ہے جتنا کہ چارلس دی فیٹ (فربہ) کے عزل ۸۸۷ء کے بعد اٹلی اور پوپ ... کا بیان ہے۔ ہم کو اس بارہ میں بہت کم حال معلوم ہے لیکن ہم ڈیوک آف اسپالیٹو کو جو فریولی کا مارکوئس تھا اور برگنڈین شہزادوں کو جو کوہ الپس کے ادھر تھے مختلف اوقات میں اٹلی کا تاج سر پر رکھتے ہوئے سنتے ہیں۔ مسلمانوں کے حملوں نے اس ابتری میں اور اضافہ کر دیا تھا یہاں تک کہ جرمنی اور فرانس باوجود اپنی متواتر لڑائیوں کے اٹلی کی بدامنی کے مقابلہ میں قریب قریب خاموش اور پُرامن نظر آتے ہیں۔ چارلس دی فیٹ کے بعد کی نسل نے پوپ کو تین اٹلی کے بادشاہوں کو تاج شہنشاہ پہناتے دیکھا۔ بعد ازاں ایک نسل تک مغربی ... خطاب شہنشاہی بالکل معدوم ہوگیا یہاں تک کہ اس کو آخر کار جرمنی کے آٹو نے پھر اختیار کیا۔

آٹو شہنشاہ بنایا گیا ۹۶۲ء

ایک حریص تاجدار کے لئے اٹلی ایک دلفریب میدان کارزار تھا۔ آٹو نے سب سے پہلے کوہ الپس کو ۹۵۱ء میں عبور کیا اور جلد ملازم ہوئے ... شاہان اٹلی میں سے ایک کی بیوہ سے شادی کر لی اور باضابطہ تاج شاہی حاصل کئے بغیر ... عام طور پر شاہ اٹلی تسلیم کیا جاتا تھا۔ اس کے بیٹے کی بغاوت نے اُسے جرمنی واپس ... لئے مجبور کیا لیکن ایک قرن کے بعد پوپ نے اُسے اپنی امداد کے لئے بلایا ... طلبی کی فوراً تعمیل کی اور پوپ کو اس کے دشمنوں سے آزاد کیا جا ... میں ۹۶۲ء میں شہنشاہ کا تاج پہنایا گیا۔

...میں بعد الٰہین کی طرح آٹو اعظم کی تاجپوشی بھی نہایت ... اعظم ... بے شہنشاہی کا تاج اختیار کر کے اس نے اپنے جانشینوں ... اور عظیم بار ڈال دیا کہ وہ آخر کار اس کے نیچے دب گئے تین صدیوں ... کو قائم رکھنے کی سعی کی اور ساتھ ہی ساتھ اٹلی اور پوپوں پر اپنا اقتدار ... ختم ہونے والی خانہ جنگی اور بے شمار قربانیوں کے بعد ان کے ہاتھ سے ... گیا ... ان کے قبضے سے جاتی رہی پوپوں نے بالکلیہ خود مختاری اختیار کر لی ... کی جائے جاگیر تھی ایک مستحکم سلطنت ہونے کی بجائے چھوٹی چھوٹی کمزور ریاستوں ... تقسیم ہو گئی۔

آٹو کے خود تجربوں سے پوپ کے ساتھ اس کے تعلقات کے بُرے نتائج کی ایک مثال فراہم کی جا سکتی ہے، گو اُسے تاج شہنشاہی کے لئے پوپ کا مرہون منت ہونا چاہئے تھا۔ اُس ... ابھی ... پیٹھ پھیری تھی کہ پوپ نے اپنے معاہدوں کی خلاف ورزی شروع کر دی ... کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ روما کو پھر جلد واپس آئے اور ایک کونسل پوپ کے معزول کرنے کے لئے طلب کرے، جس کے طرز عمل نے واقعی اُس کو اس ... تھا ... لیکن مذہبوں نے آٹو کے منتخب شدہ پوپ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ... پھر تعداد واپس آنا پڑا۔ اُس نے شہر کا محاصرہ کیا تا کہ اُس کا بنایا ہوا پوپ سب لوگ تسلیم ... کے بعد تیسری مہم کی اور ضرورت پیش آئی تاکہ شہنشاہ کے پوپوں میں سے ایک ... کو اُس کی جگہ قائم کر دیا جائے جس کو مقامی ٹکڑیوں نے روما سے باہر نکال دیا تھا۔
... کے جانشین شہنشاہوں کو بھی عام طور پر اسی قسم کے خرچیلے اور تکلیف دہ سفر روما کو ... تاج شہنشاہی پہننے کے لئے، اور بعد ازاں دوسرے سفر یا تو کسی مخالف ... کے لئے یا کسی وفادار پوپ کو قرب و جوار کے رؤسا کے ظلم سے بچانے

سکے ملائے بکے گئے ... معاف نیت تکلیف دہ نہیں [illegible]
پیچھے ایک سرکش امرا کی جماعت چھوڑ جاتا تھا جو ہمیشہ [illegible]
بغاوت کرنے کے لئے آمادہ رہتی تھی

مقدس سلطنت روما

آٹو کے جانشین اپنا پرانا خطاب شاہ مشرقی فرینکیہ [illegible]
جب وہ پوپ سے روما میں باقاعدہ تاجپوشی کرا لیتے تھے تو [illegible]
"رومیوں کا ابدی مقدس شہنشاہ"[1] اختیار کر لیتے تھے۔ ان کی مقدس سلطنت [illegible]
بعد ازاں اس کا یہ نام ہو گیا اور جو کم از کم نام کے لحاظ سے [illegible]
رہی شارلمین کی سلطنت کی نسبت قدیم رومیوں کی سلطنت سے اور بھی کم مشابہ تھی۔ جرمنی اور
اٹلی کے بادشاہوں کی حیثیت سے وہ عملی طور پر وہ تمام اختیارات رکھتے تھے جو ان کو بحیثیت شہنشاہ
حاصل ہوتے تھے بجز اس مہلک حق کے کہ انہوں نے پوپ کے انتخاب میں حصہ لینے کا دعوی
کیا۔ ہم آئندہ دکھلائیں گے کہ گھر پر اپنی رعایا کو مرعوب رکھنے اور ایک بڑی سلطنت قائم کرنے کی
بجائے جرمن شہنشاہوں نے اپنی طاقت پوپوں کے ساتھ نا متناہی جنگ میں صرف کی جو انجام کار
ان سے زیادہ مضبوط ثابت ہوئے اور بالآخر انہوں نے سلطنت کو ایک خواب و خیال
بنا کر چھوڑا۔

آٹو اعظم کے فوری جانشینوں کا ذکر کرنے کے لئے ہماری کتاب میں گنجائش نہیں [illegible]

---

[1] ہنری دوم (۱۰۰۲ء تا ۱۰۲۴ء) اور اس کے جانشینوں نے شہنشاہی کا خطاب خود اختیار کرنے کی جرات نہ کی جب تک کہ [illegible]
میں تاجپوشی نہ ہو لیکن روما کی بادشاہت کا دعوی کرنے کا شوق رکھ کر کیونکہ وہ جرمنی کے تاج کا جزو [illegible]
سے قبل رومیوں کا بادشاہ کہلانا شروع کر دیا تھا۔ یہ طریقہ لوتھر کے زمانہ تک جاری رہا جبکہ میکسیملین اول نے [illegible]
قبل اپنے آپ کو "منتخب شہنشاہ" کہلانے کی اجازت پوپ سے حاصل کی تھی [illegible]
انتخاب پر قبول کر لیتے تھے۔ مؤلف۔

[illegible] اور ایسے بھی تھے خصوصاً سلاف کے حلقوں کے واسطہ
[illegible] کانرڈ دوم (۱۰۲۴ء-۱۰۳۹ء) اور ہنری سوم (۱۰۳۹ء-۱۰۵۶ء)
[illegible] میں خیال کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں نے فرینکونین خاندان کے پہلے دو بادشاہ تھے
[illegible] سیکسن خاندان کے ختم ہو جانے پر ۱۰۲۴ء میں اس کی جگہ قائم ہوا تھا۔

[illegible] سلطنت برگنڈی ایک خوشگوار معاہدہ کی رو سے کانرڈ دوم کے قبضہ میں ۱۰۳۲ء میں آگئی۔ یہ بڑی اور اہم مملکت عرصہ تک سلطنت کا جزو [illegible] جرمنی اور اٹلی کے باہمی ارتباط میں زیادہ آسانی رہی اور یہ جرمنی اور فرانس کے درمیان حد فاصل رہی۔ سلطنت کے مشرقی حدود پر دسویں صدی کے پچھلے نصف [illegible] سلاف نے پولینڈ کی سلطنت باقاعدہ بنالی تھی اور اس کے بادشاہ اگرچہ وہ اکثر شہنشاہ سے نبرد آزمائی کرتے رہتے تھے عام طور پر اس کو اپنا سردار تسلیم کرتے تھے۔ کانرڈ نے آٹو اعظم کی حکمت عملی کا اتباع کیا اور قدیم خود مختار ریاستوں کو اپنے بیٹے اور جانشین ہنری سوم کے ہاتھوں میں جس قدر ممکن ہو سکا لے آیا۔ ہنری سوم فرینکونیا، سوابیا اور بویریا کا ڈیوک بنا دیا گیا تھا۔ یہ طریقہ شاہی طاقت کے لئے نہایت مستحکم بنیادوں میں سے تھا۔

[illegible] ۱۰۵۶ء
کانرڈ دوم اور ہنری سوم کی قابلیت اور طاقت کے باوجود بھی یہ بات کہ سلطنت مغربی یورپ کی بڑی طاقت گیارہویں صدی کے پہلے نصف حصہ میں سمجھی جاتی ہے زیادہ تر اس وجہ سے ہے کہ کوئی مضبوط رقیب طاقت اس وقت نہ تھی۔ فرانس کے بادشاہ اس وقت تک نوابان جرمنی پر غالب نہ آسکے تھے اور اگرچہ اٹلی شہنشاہ کے اقتدار اور قبضہ کی مخالفت کرتی تھی لیکن متحد ہو کر کبھی انہوں نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند نہ کیا۔

ہنری سوم اور کلیسا
نہایت اہم سوال جس سے ہنری سوم کو سابقہ پڑا کلیسا کی ایک بڑی اصلاح کا سوال تھا۔ یہ خیال پہلے سے دلوں میں جاگزیں تھا۔ اور اگر اس پر عمل کیا جاتا تو وہ [illegible] نہ صرف یہی ہوتا بلکہ جرمنی کے اسقفوں اور ایبٹوں پر سے بھی ہٹا دیتا

جن کو انہوں نے جاگیریں اور اختیارات عطا کر کے ...
خاص طور پر شہنشاہ کے خلاف نہ تھی لیکن جیسا کہ ظاہر ہوگا اُس پر کافی ...
اُن تبدیلیوں سے جو جماعت مصلحین نے پیش کیں زیادہ گہرا اثر پڑا ...

| کلیسا کی دولت | اصلاح اور اُس دور نزاع کے سمجھنے کی غرض سے ...

کے درمیان جاری رہا اور جس کا لازمی نتیجہ اوّل الذکر تھی ہم کو ایک لمحہ کے لئے ...
زمانہ کی کلیسا کی حالت پر غور کرنے کے لئے توقف کرنا چاہئے۔ پیاپی تمام طاقت ...
کو خیسر باد کہتی ہوئی اور تنزل پذیر معلوم ہوتی ہے۔ ٹھیک اُسی طرح جس طرح کہ ...
فیوڈل حصوں میں منقسم ہوگئی تھی۔ یہ حالت اِس وجہ سے پیدا ہوئی کہ پادریوں کے قبضے میں
بڑی بڑی جاگیریں تھیں۔ بادشاہوں، شہزادوں اور بڑے بڑے تعلقہ داروں نے ...
تک یہ ایک قابل تعریف کام سمجھا کہ گرجاؤں اور خانقاہوں کو جاگیریں عطا کی جائیں۔ پس مغربی
یورپ میں ایک معتدبہ حصہ اراضی پادریوں کے ہاتھوں میں آگیا تھا۔

| کلیسا کی اراضی بھی فیوڈل سسٹم کی پابند ہوگئی | جب مالکان اراضی نے اراضی کو لینا اور دینا بحیثیت ایک جاگیر کے شروع کر دیا تو کلیسا کی جائداد بھی فطرتاً فیوڈل تعلقات سے

وابستہ ہوگئی۔ ایک بادشاہ یا کوئی اور مالک اراضی پادریوں کو بھی جاگیریں عطا کرتا تھا
جس طرح کہ وہ غیر پادریوں کو دیتا تھا۔ اُسقف کسی جاگیر کے لئے اُس کی تکریم کرتا ...
اُس کے ساتھ وفاشعاری کا حلف اٹھانے سے بادشاہ یا دیگر فیوڈل آقا کا ...
جس طرح کہ کوئی اور شخص باجگزار بن جاتا تھا۔ بعض اوقات ایک بیت اپنی خانقاہ کو ...
قرب وجوار کے رئیس کی حفاظت میں دے دیتا تھا اس طرح کہ وہ اپنی اراضی ...
حوالہ کر دیتا تھا اور پھر اُس سے بطور جاگیر کے واپس لے لیتا تھا۔

| پادریوں کی جاگیریں موروثی نہ تھیں | لیکن معمولی جاگیروں اور کلیسا کی اراضی میں ایک ... کلیسا کے قانون کے مطابق اُسقف ... خلاف ...

۔۔۔ کسی ۔۔۔ جس کو وہ اپنی جائداد منتقل کر سکیں نتیجہ یہ ہوا کہ جب کوئی زمیندار ۔۔۔ کوئی پادری منتخب کیا جاتا تھا تاکہ وہ اُس کی جائداد سے مستفید ہو اور اُس ۔۔۔ رہے ۔۔۔ کلیسا کا یہ قاعدہ جاری تھا کہ کسی گرجا کی جماعت یا دریان ایک ۔۔۔ منتخب کرتی تھی اور اُس کی پسندیدگی کی تصدیق لوگوں سے کرائی جاتی تھی جیسا کہ ۔۔۔ لکھا ہے "لہٰذا ایک اسقف خدا کی کلیسا میں مقرر کیا جاتا ہے جب لوگ اُس ۔۔۔ سے چاہتے ہیں اور جماعت یا دریان متفقہ طور پر اُس کا انتخاب کرلیتی ہے"۔ رہے ۔۔۔ خانقاہ کے راہبوں نے سینٹ بنی ڈکٹ کے قواعد کی رو سے منتخب کئے جاتے ۔۔۔

اسقف اور ایبٹ عملی طور پر فیوڈل ۔۔۔ منتخب کئے جانے لگے

ان قواعد کے باوجود دسویں اور گیارہویں صدیوں میں اسقفوں اور ایبٹوں کو تمام اغراض و مقاصد کے لحاظ سے مختلف بادشاہ اور فیوڈل رؤسا منتخب کرنے لگے۔ یہ سچ ہے کہ ظاہری شکلیں ایک باقاعدہ انتخاب کی بدستور جاری رہیں لیکن فیوڈل رئیس صاف اور صریح طور پر کہدیتا تھا کہ وہ کس کو منتخب کرانا چاہتا ہے اور اگر اُس کے خلاف کسی کو منتخب کرلیا جاتا تھا تو وہ ایسے یا گرجا کی متعلقہ اراضی کو اُس کے حوالے کرنے سے صاف انکار کردیتا تھا۔ اس طریقہ سے ایک رئیس ۔۔۔ ن کی پسندیدگی پر حاوی تھا کیونکہ کسی شخص کو واقعی اسقف یا ایبٹ ہونے کے لئے صرف منتخب ہونا ہی ضروری تھا بلکہ کسی اسقف یا ایبٹ کے موزوں اختیارات معہ اراضیات کو حاصل کرنے ضروری تھے۔

اختیار حوالگی

چونکہ دنیاداروں کے نزدیک کلیسا کے عہدوں سے جو روحانی اختیارات ۔۔۔ کچھ دلفریب نہ تھے اگر کوئی جائداد اُن کے ساتھ نہ ہوتی؛ اس لئے فیوڈل ۔۔۔ درحقیقت ایسی حالت میں مختار کل وجزو تھا۔ اگر اُس کا نامزد شدہ شخص منتخب کرلیا جاتا تھا تو ۔۔۔ کے بعد اراضی متعلقہ کلیسا کی باختیار حوالگی کردیتا تھا۔ نیا اسقف یا ایبٹ

اُن کی تحریم کرکے پہلے فیوڈل آقا آدمی نجلنا تھا اور... عہدہ اُس کو عطا کردیتا تھا یہ روحانی حقوق اور جائداد میں کوئی ... رئیس اکثر ان دونوں کو عطا کرتا تھا اس طرح کہ اسقف کو انگشتری اور صلیب ... دیتا تھا اور یہ دونوں مذہبی اختیارات کی علامات تھیں۔ یہ کافی دل ہلا دینے والا تھا کہ ایک رئیس جو اکثر صرف ایک سیدھا سادہ سپاہی ہوتا تھا اسقفوں کے انتخاب کو جس ... چلے عمل میں لائے۔ لیکن یہ اور بھی زیادہ دل ہلا دینے والا خیال ہے کہ ... نشانات کے ساتھ روحانی اختیارات بھی عطا کرنے کا اپنے آپ کو اہل سمجھتا تھا لیکن ... سے بھی بڑھکر یہ خراب حالت تھی کہ بعض اوقات خود رئیس اپنے آرام و آسائش کے لحاظ سے اپنے آپ اسقف بنجاتا تھا۔

کلیسا کا رجحان اپنی جائداد کی طرف۔ کلیسا نے خود قدرتی طور پر جائداد متعلقہ گرجا کو ایک تعلق سمجھا اور عہدہ روحانی حقوق کو اصلی شے خیال کیا۔ اور چونکہ صرف پادریوں کی جماعت ان حقوق کو جائز طور پر عطا کر سکتی تھی یہ قدرتی بات تھی کہ پادریوں کے عہدے اور ... وہ خود عطا کرنے کا دعویٰ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جس کو وہ چاہیں یہ منصب عطا کر سکتے ہیں اور کسی غیر پادری سے انہیں مشورہ لینے کی ضرورت نہیں۔

بادشاہ کا رجحان۔ اس دعوے کے خلاف بادشاہ یہ کہتا تھا کہ ایک سیدھا سادہ پادری یا ایک مقدس راہب کسی طرح ایک فیوڈل علاقہ کے مفاد کا انتظام کرنے کے قابل لازمی طور پر نہیں ہے جیسی کہ جرمنی میں اور نیز دیگر مقامات پر گیارھویں صدی میں بڑی بڑی ... اسی اعتراض گرجاؤں کی ہو گئی تھیں۔

اسقفوں کی پیچیدہ حیثیت جرمنی اور دیگر مقامات میں۔ مختصر یہ کہ اسقفوں نے اپنے آپ کو جس حیثیت میں پایا وہ بہت پیچیدہ تھی۔

... بحیثیت کلیسا کے عہدہ داروں کے اسقف کو چاہیے تھا کہ ... روحانی ...

... تھا لہٰذا وہ دیکھتے کہ محتاج خانوں کے پادری مناسب ... ان کو مذہبی عطا کیے جاتے ہیں۔ وہ چند مقدمات بھی ... کرتا تھا اور کلیسا کی رسومات ادا کرتا تھا۔

... متعلقہ گرجا کا انتظام کرتا تھا جو بعض دفعہ جاگیر بھی ہوتی تھیں اور بعض اوقات ... ہیں۔

... لوگوں نے فیوڈل شرائط پر اُس کی گرجا کو جاگیریں عطا کی تھیں وہ اُن کے ... سے مروجہ فیوڈل مطالبات بھی ادا کرنے کا پابند تھا اور اس خدمت سے بھی ... کہ اپنے آقا کے لئے سپاہ فراہم کرے۔

... جرمنی میں گیارہویں صدی کی ابتداء سے بادشاہ نے یہ بات آرام دہ خیال کی کہ انھوں کو بہت سی صورتوں میں اُس ضلع کے کاؤنٹ کے اختیارات بھی دیدے جن میں اُن کی ... تھی۔ اس طریقے سے وہ ٹیکس بھی وصول کرتے تھے ٹکسال میں سکہ بھی بنواتے تھے اور حکومت کی دیگر اہم خدمات بھی انجام دیتے تھے۔ جب کوئی پادری اپنے عہدہ پر سرفراز ہوتا تھا تو ... کو یہ تمام تعینات خود حاصل ہو جاتی تھیں خواہ وہ روحانی خدمات ہوں یا حکومت کے فرائض ...

... بادشاہ کی شرکت، حوالگی اختیارات میں ممنوع کر دینے کے یہ معنی تھے کہ اُس کو نہ صرف ... فیوڈل حقوق سے محروم کر دیا جائے بلکہ اُس کے افسران پر بھی اُس کی حکومت نہ رہی کیونکہ ... بعض اوقات ایبٹ (خانقاہ کا پادری) بھی بجز نام کے اور ہر طرح کاؤنٹ تھے۔ ... بادشاہ پادریوں پر اعتماد کلی رکھتا تھا خواہ وہ جرمنی میں ہوں یا فرانس میں تاکہ اُسکے ... اور اُن میں توازن قوت قائم رہے جو ہمیشہ بادشاہ کے صرفہ پر اپنی طاقت ... کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ لہٰذا وہ ضرورتاً اس کا نہایت خیال رکھتا تھا کہ کلیسا ... مستحق لوگ کے ہاتھ میں آ سکتے ہیں۔

پادریوں کی شادی سے کلیسا کی دولت کو صدمہ پہنچا ہے

ایک اور خطرہ سے کلیسا کی [illegible] کی دبکی ہوئی۔ دسویں اور گیارھویں صدی [illegible] کو شادی کی ممانعت ہے، اٹلی، جرمنی، فرانس اور انگلستان میں بکثرت [illegible] کے پڑا رہا۔ اُس زمانہ کے سخت نقادوں کی نظر میں پادریوں کا یہ عمل [illegible] سمجھا جاتا تھا جن کو وہ یہ سمجھتے تھے کہ وہ خاندان کے تفکرات سے آزاد ہوں اور [illegible] میں مشغول رہیں۔ اس سوال کا دوسرا پہلو بھی تھا۔ یہ بھی ظاہر تھا کہ کلیسا کی جائداد جلد [illegible] ہوجائے گی اگر پادریوں کو شادی کی اجازت دیدی گئی۔ کیونکہ وہ اپنے بچوں کی [illegible] اور گزارہ کی قدرتاً خواہش کرینگے۔ جس طرح فیوڈل اراضیات موروثی ہوگئی تھیں اُسی طرح کلیسا کی جاگیریں بھی موروثی ہوجائیں گی تاوقتیکہ پادریوں کو مجبور نہ کیا جائے کہ وہ شادی سے باز رہیں۔

کلیسا کے عہدوں کی خرید و فروخت

کلیسا کی جائداد کا فیوڈل رشتہ سے منسلک ہونا اور پادریوں کی شادی [illegible] ان دونوں کے علاوہ کلیسا کی خرابی اور کمزوری کا تیسرا بڑا اور [illegible] ذریعہ کلیسا کے عہدوں کی خرید و فروخت کی ترغیب تھا۔ اگر اسقفوں، ابیٹوں اور پادریوں کی خدمات اور ذمہ داریاں ہمیشہ مشکل اور سخت ہوتیں اور اُن کا معاوضہ گزر اوقات کے لئے مشکل

لے ابتداہی سے تجرد بعض عیسائیوں کے نزدیک ازدواج کی نسبت زیادہ بہتر معلوم ہوا۔ رفتہ رفتہ رہبانیت کے زیر اثر [illegible] پادریوں نے بخوشی شادی سے نفرت ظاہر کی یا اگر پہلے شادی شدہ تھے تو انہوں نے پادری ہونے کے بعد اپنی بیویوں سے [illegible] کلیسا نے پادری کیلئے شادی کو بہت بُرا سمجھا اور ہر درجہ کے پادریوں کے لئے شادی کو قابلِ [illegible] کسی مورخ کے لئے [illegible] کے ممالک میں کہاں تک پادری صاحبان اس قاعدہ کے پابند ہوں مشکل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دسویں اور گیارھویں صدی [illegible] دیگر مقامات پر کثیر التعداد پادری شادی شدہ تھے۔ بالآخر کلیسا نے اپنے عہدہ داروں کی شادیاں ناجائز قرار دیدے [illegible] کی بیوی کو خواہ وہ کیسی ہی نیک اور پارسا کیوں نہ ہو "لونڈی" کا نفرت انگیز نام دیا جائے [illegible]

کی اس عہدے تے رشوت دینے کی ترغیب ہوتی۔ لیکن
... عہدہ ... ہوتی تھی اور بعض اوقات بہت زیادہ ہوتی تھی
... کے ... کی خدمات کسی بھلے شخص کے نزدیک خواہ کیسی ہی سنجیدہ ہوں
... ان کو ... ترک کر سکتے تھے۔ ایک بڑی جائداد کی مالگزاری، ایک بڑے
... اور حکومت کے حقوق، جو عہدہ کے ساتھ وابستہ تھے، سب سے زیادہ
... افراد کو بھی یہ ترغیب دینے کے لئے کافی تھے کہ وہ ایک دوسرے سے
... حاصل کرنے میں مقابلہ کریں۔ بادشاہ یا شہزادہ جس کو حق حوالگی جائداد و اختیارات
... کسی نہ کسی ایسے شخص کو وہ اہم عہدہ عطا کرنے کے لئے تلاش کر لیتا تھا جو اس کا
... بھی دے سکے۔

... کلیسا کے عہدوں کی خرید و فروخت نہایت شرمناک فعل سمجھا جاتا تھا۔
... کو سیمونی کہتے تھے۔ یہ نام سیمن ساحر سے اخذ کیا گیا ہے جس نے حواریوں کے افعال کے
... کے مطابق پطرس کو روپیہ دینا چاہا اگر وہ اس کو ان لوگوں میں مقدس روح پھونکنے کی
... دے جن پر وہ اپنا قبضہ کر سکے۔ چونکہ حواری نے اس پہلے سیمونسٹ کو ملامت کی، پس
... وقت سے کلیسا اُن لوگوں کو بُرا کہتی ہے جو اُس کے متبرک اختیارات خریدنا چاہیں۔ "تیری
... تیرے ساتھ فنا ہو جائیگی کیونکہ تو نے خدا کے عطیہ کو روپیہ سے حاصل کرنے کا خیال
...

بلا شبہ بہت کم لوگوں نے کلیسا کے عہدے خدا کا عطیہ یعنی مذہبی عہدہ حاصل کرنے کی نیت سے خریدے۔ درحقیقت مالگزاری اور عزت دو باتیں تھیں جنکی بدولت لوگ ان عہدوں کے متمنی

علاوہ ازیں جب کوئی بادشاہ یا رئیس اُس شخص سے جس کے لئے عہدہ مہیا کیا جاتا تھا
... اپنے آپ کو عہدہ کا بائع نہیں سمجھتا تھا۔ وہ صرف اُس کے فوائد میں

شرکت کرتا تھا۔ عہد وسطی میں کوئی معاملہ بغیر مخلوط تیری کی شرکت کے
کلیسا کی اراضیات کا انتظام معقول تھا اور بشاس کم تھا ... پادری جو
متعین کیا جاتا تھا وہ اپنی ضرورت سے زیادہ مانگ لیا کرتا تھا ...
تھی کہ وہ شاہی خزانہ میں بھی کچھ ادا کرے جو عام طور پر خالی رہتا تھا ...

چھوٹے درجے کے پادریوں کو بھوٹی نے خراب کردیا

لہذا بھوٹی کی خرابی کافی طور پر لائق توجہ تھی اور ان حالات کے ہوتے ہوئے شاید ناقابل علاج تھی۔ بہر حال یہ تھا ... کی حالت تھی کیونکہ یہ پادریوں کے نیچے کے طبقے میں بھی اثر کر گئی اور تمام جماعت پادریان کو ... کردیا۔ ایک اُسقف جو اپنا عہدہ حاصل کرنے میں صرف کثیر کرتا تھا قدرتاً پادریوں سے کچھ روپیہ حاصل کرنے کی توقع رکھتا تھا جن کا تقرر اُسکے اختیار میں تھا۔ پادری اپنے نمبر میں ... مذہبی فرائض کی ادائیگی کا معاوضہ ناجائز طور پر لیتا تھا۔ اپنی گرجا کے متعلق لوگوں کے مُردے دفن کرنے، اُن کی شادی کرنے اور اُن کو بپتسمہ دینے میں اُن سے روپیہ لیتا تھا۔

پس گیارھویں صدی کے افتتاح پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کلیسا اپنی جاگیروں کی وجہ سے فیوڈلزم کی بدامنی کی حالت میں جس کا ذکر کیا جا چکا ہے پھنسنے والی تھی۔ بہت سی ایسی علامات تھیں جن سے پایا جاتا تھا کہ اُس کے بڑے عہدہ دار بادشاہوں اور شہزادوں کے صرف ... ہوجائیں گے اور اُس بڑی بین الاقوامی انسٹی ٹیوشن کے نمایندے نہیں رہینگے جو پوپ کی زیر سایہ تھی۔ دسویں صدی میں نہ صرف روما کے لاٹ پادری کا اقتدار کوہ ایلپس کے ... کی گرجاؤں پر کچھ باقی نہ رہا تھا بلکہ وہ خود وسطاٹلی کے بعض امرا کے ہاتھوں میں تھا۔ ... تواریخ میں اُس کی اہمیت ریمس یا مینس کے لاٹ پادریوں کی نسبت بہت کم ہے۔ تاریخ میں اس سے زیادہ غیر معمولی کوئی انقلاب نہیں ہے کہ دسویں صدی کے ... پھر یورپین معاملات میں ایک برتر جگہ پر کریں۔

تین رقیب پوپ

روما کے ایک شریف خاندان نے پوپوں کا انتخاب ...

[illegible] نام اپنے لیے استعمال کرتا تھا۔ اُسی سال [illegible]

[illegible] بنایا ایک غیر پادری کلیسا کی سرداری کے معزز عہدہ پر سرفراز [illegible] ایک لڑکا جس کی بارہ سال کی عمر تھی جس کا نام بینی ڈکٹ نہم تھا اور جو علاوہ [illegible] سال بیہودہ ثابت ہوا پوپ بنا دیا گیا۔ اُس کے طاقتور خاندان نے پوپ کی [illegible] تک قائم رکھا۔ یہاں تک کہ اُس نے اپنی شادی کی تجویز کی۔ اس واقعہ [illegible] روما کی رعایا کو جن سے بھی جو کبھی ضرورت سے زیادہ کسی بات کا احساس نہیں [illegible] اُس کو شہر سے باہر نکال دیا۔ ایک ہمسایہ متمول پادری نے بعد ازاں کوشش کرکے [illegible] منتخب کیا۔ فوراً ایک تیسرا دعویدار پیدا ہوا جو عالم اور مقدس پادری تھا اور جس نے بینی ڈکٹ نہم کے عہدہ کو زر کثیر سے خرید لیا اور خود گریگری ششم کا خطاب اختیار کیا۔

پوپ کے معاملات میں ہنری سوم کی مداخلت [illegible]

معاملات کی اس حالت نے شہنشاہ ہنری سوم کے نزدیک اُس کی مداخلت کی ضرورت پیدا کردی۔ پس وہ اٹلی گیا اور روما کے شمال میں ایک مقام سٹری پر ۱۰۴۶ء میں ایک کونسل منعقد کی جہاں دعویداروں میں سے دو کو معزول کردیا گیا۔ گریگری ششم نے جو اپنے رقیبوں کی نسبت زیادہ نیک تھا نہ صرف اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا بلکہ اپنے لباس پوپ کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے اور تسلیم کیا کہ پوپ کی عظمت خرید کر ایک گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اگرچہ ایسا کرنے میں اُس کی نیت نیک تھی۔ تب شہنشاہ نے ایک لائق جرمن اسقف کو پوپ منتخب کرایا جس کا پہلا کام ہنری اور اس کی ملکہ اگنیس کی تاجپوشی تھی۔

ہنری سوم کا اٹلی میں ایسے نازک وقت پر آنا اور تین رقیب پوپوں کے سوال کا تصفیہ کرنا اپنے خاندان کے تمام عہد وسطیٰ کی تاریخ کے نہایت اہم واقعات میں سے ہے۔ اٹلی [illegible] معاملات کی ملکت سے ارفع اور اعلیٰ رتبہ پر پوپ کی طاقت کو پہنچا کر ہنری [illegible] شہنشاہ کی طاقت کے خلاف ایک رقیب پیدا کرلیا جس کی قسمت پہلی دوسری

صدی کے ختم ہونے سے پیشتر اُس پر غالب آنا کچھ تھا ... بڑی طاقت ہو گئی۔

پوپ کی برتری مغربی یورپ پر قائم کرنے میں جو مشکلات حائل ہوئیں اُن پر غالب آنا

تقریباً دو سو برس تک پوپوں نے تمام یورپ کی بہتری کی کوشش نہیں اختیار کی تھی۔ یہ ایک عظیم کام تھا کہ کلیسا کو ایک بین الاقوامی بنا دیا جائے جس کا دارالحکومت قدیم دنیا کے مرکز روما میں۔ درحقیقت اِس بارہ میں جو مشکلات تھیں وہ قریب قریب ناقابل علاج معلوم ہوتی تھیں۔ بڑے بڑے لاٹ پادری جو پوپ کی طاقت کے اتنے ہی دشمن تھے جتنے کہ بڑے بڑے جاگیردار شاہی طاقت تھے محکوم اور تابع فرماں ہونے لازمی تھے۔ قومی رغبتیں اور رجحان جو کلیسائی یکجہتی کے خلاف ہوں اُن پر غلبہ حاصل ہونا چاہیئے۔ بادشاہ شہزادے اور دیگر فیوڈل رؤسا جو اختیارات کلیسا کے عہدہ داروں کے انتخاب میں استعمال کرتے تھے اُن سے محروم کئے جائیں۔ سیمونی معہ اُس کے بُرے اخلاقی اثر کے موقوف ہونی چاہیئے۔ پادریوں کی شادیاں روکنی چاہئیں تاکہ کلیسائی جائداد تباہ و برباد نہ ہو۔ پادریوں کی تمام جماعت معمولی پادری سے لیکر لاٹ پادری تک بدچلنی اور دنیاداری سے جن کی باعث لوگوں کی نظروں میں اُن کی وقعت قائم نہیں رہتی آزاد کی جائے۔

یہ سچ ہے کہ ہنری سوئم نے اپنی بقیہ زندگی میں خود اپنے ہاتھ میں پوپوں کے انتخاب کو رکھا لیکن وہ خلوص اور نیک نیتی سے کلیسا کی بہتری میں دلچسپی لیتا تھا اور اُس نے پوپ کے عہدہ پر قابل اور خود مختار جرمن پادریوں کا انتخاب کیا۔ اِن میں سے لیونہم

لیونہم ۱۰۴۹ء۔ ۱۰۵۴ء

(۱۰۴۹ء۔ ۱۰۵۴ء) نہایت نامور شخص تھا۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے واضح طور پر دکھلا دیا کہ ایک زمانہ میں پوپ نہ صرف کلیسا کا واقعی سردار اور بادشاہ ہو جائے گا بلکہ بادشاہوں اور شہنشاہوں پر بھی حکومت کر سکے گا جیسا کہ وہ پادریوں اور بشپوں پر کرتا ہے۔ لیو نے اپنے آپ کو صرف اس بنا پر کہ شہنشاہ نے اُسے مقرر کیا تھا پوپ نہیں سمجھا۔ اُس کا یہ خیال تھا کہ شہنشاہ کو اُس کی حمایت اور حفاظت کرنی چاہیئے لیکن اُس کو پوپ بنانا نہیں چاہیئے۔ ...

[illegible] اور کلیسا کے قاعدہ کے مطابق روما کے لوگوں نے اُسے باقاعدہ

[illegible]

[illegible] خود فرانس جرمنی اور ہنگری کا سفر اختیار کیا تاکہ کونسل طلب کرکے [illegible] پادریوں کی شادی کے روکنے کی تدابیر کی جائیں لیکن یہ ذاتی جستجو پوپ [illegible] آخر کار عمدہ ثابت نہ ہوئی۔ اگر اور کسی وجہ سے نہیں تو اس وجہ سے کہ وہ عام [illegible] سال ہوئے تھے جن کو سفر کرنا دشوار اور اکثر خطرناک معلوم ہوتا ہوگا۔ لیئو کے جانشینوں [illegible] اپنے پیغامبروں پر بھروسہ کیا جنکو انہوں نے وسیع اختیارات دیدئے اور جن کو انہوں نے مغربی یورپ کے تمام حصوں میں روانہ کیا قریب قریب اُسی طریقہ سے جس طریقہ سے کہ شارلمین [illegible] اپنے شاہی کمشنر بھیجے تھے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ لیئو نہم پر اس جاکش حکمت عملی کو اختیار کرنے میں ایک ماتحت پادری کا جس کا نام ہلڈبرانڈ تھا اثر پڑا تھا۔ ہلڈبرانڈ کی قسمت میں بھی خود بڑے پوپوں میں سے با اختیار خطاب گریگری ہفتم ہونا لکھا تھا اور عہد وسطی کی کلیسا کی ساخت میں شریک ہونا لکھا تھا اور جو بحیثیت ایک مدبر کے قیصر، شارلمین، رشلیو اور بسمارک کی برابر تھا۔

[illegible] پوپوں کے انتخاب کو خاص پادریوں کے ہاتھ میں دیتا ہے

پہلا بڑا قدم نکولس دوئم نے کلیسا کو غیر پادریوں کے قبضہ سے آزاد کرانے کے لئے اُٹھایا۔ ۱۰۵۹ء میں اُس نے ایک مشہور فرمان جاری کیا جس سے اُس نے روما کے لوگوں اور شہنشاہ دونوں کے ہاتھوں سے کلیسا کے سردار کا انتخاب کرنا چھین لیا۔ اور اس انتخاب کو خاص طور پر اور ہمیشہ کے واسطے کارڈنل[1] (خاص [illegible]) کے ہاتھوں میں دیدیا جو رومن پادری تھے۔ بظاہر اس فرمان کا مقصد تمام غیر پادریوں کی مداخلت کو رفع کرنا تھا خواہ وہ دور و دراز شہنشاہ کی ہو یا مقامی امرا کی ہو یا رومی عوام الناس کی

---

[1] [illegible] کی تعداد [illegible] تک مختلف رہی بعدازاں چھ اسقف پچاس پادری اور چودہ ماتحت پادری کارڈنل ہوتے

ہو۔ کارڈینلس کا کالج ابتک جاری ہے اور ابتک پوپ کا انتخاب کرتا ہے۔

زاہدانہ اصلاحات کی مخالفت

جماعت مصلحین نے جو پوپوں کی حکمت عملی کی ہادی تھی [illegible] سردار کو دنیاداروں کے قبضہ سے آزادی دیدی تھی کیونکہ اس نے انتخاب کو [illegible] کی جماعت کے سپرد کردیا تھا۔ اب اس نے تمام کلیسا کو دنیائے دنی کی [illegible] تفکرات سے آزاد کرانا چاہا۔ اوّل سختی کے ساتھ شادی شدہ پادری کو مذہبی خدمات [illegible] کی ممانعت کردی اور اُس کے توابعین سے باصرار کہا گیا کہ وہ ایسے پادری کی پیروی کرنے سے انکار کردیا کریں۔ دوسرے بادشاہوں اور فیوڈل رؤسا کو ابیوٹس اور پادریوں کے [illegible] کے حقوق سے محروم کردیا اور اب اُن کے انتخاب پر اُن کا کوئی اثر اور اقتدار نہ رہا کیونکہ یہی اثر اور اقتدار پادریوں میں دنیاداری کے ہونے کا خاص سبب تھا۔ قدرتاً پوپ کے نئے طریقہ انتخاب کی نسبت اِن آخری تدابیر کی بہت زیادہ عام طور پر مخالفت کی گئی۔ میلان سے ایک شادی شدہ پادری کو خارج کرنے کی کوشش نے ایک عام بغاوت پیدا کردی اور پوپ کے پیغامبر نے اپنی زندگی کو واقعی مخاطرہ میں پایا۔ وہ فرامین جن میں پادریوں کو اپنی اراضیات اور عہدوں کو غیر پادریوں سے حاصل کرنے کی ممانعت کیگئی تھی۔ اُن کی نسبت نہ پادریوں نے کچھ توجہ کی اور نہ فیوڈل رؤسا نے انہیں کچھ وقعت دی۔ اس کام کی عظمت جس کو پوپوں نے اختیار کیا تھا سب سے پہلے پورے طور پر اُس وقت نمایاں ہوئی جبکہ ہلڈبرانڈ خود کرسی پوپ پر ۱۰۷۳ء میں بطور گریگری ہفتم کے جلوہ گر ہوا۔

باب سیزدہم

گریگری ہفتم اور ہنری چہارم کے مابین نزاع

[illegible] گریگری ہفتم کی تحریرات میں ایک بہت مختصر تحریر ہے جس میں پوپ کے جملہ اختیارات کا خلاصہ درج ہے اور جس کو ڈکٹیٹس کہتے ہیں۔ اس کے خاص دعاوی [illegible] ہیں۔ پوپ کا خطاب بے نظیر ہے اور صرف وہی دنیا بھر کا ایسا لاٹ پادری ہے [illegible] اور پادریوں کو معزول کرسکتا ہے، مقرر کرسکتا ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ ان کا تبادلہ کرسکتا ہے۔ اس کی منظوری کے بغیر کلیسا کی کوئی کونسل دنیائے عیسائیت کی [illegible] نہیں ہوسکتی۔ رومن کلیسا نے کبھی غلطی نہیں کی (معصوم ہے) اور نہ یہ ابدالآباد تک کبھی غلطی [illegible] ہمیشہ معصوم رہیگی۔ کوئی شخص کیتھولک عیسائی نہیں ہے جو رومن کلیسا کے ساتھ [illegible] کوئی کتاب اس وقت تک مستند نہیں ہوسکتی جب تک کہ اسے پوپ نے منظور نہ کرلیا ہو۔

[illegible] گریگری پوپ کی کامل برتری کلیسا پر بیان کرنے سے نہیں اکتاتا۔ وہ اس سے بھی [illegible] آگے بڑھتا ہے اور اس کا یہ حق بھی تسلیم کراتا ہے کہ وہ نیکی اور حق کی جانب داری کرکے [illegible] کو بھی جہاں ضرورت ہو تنبیہ و تادیب کرسکتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ صرف پوپ وہ شخص ہے [illegible] سے تمام شہزادے گرے رہتے ہیں اور وہ شہنشاہوں کو معزول کرسکتا ہے اور رعایا [illegible] کی اطاعت سے بری کرسکتا ہے۔ کوئی شخص اس کو برا کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا [illegible]۔ کوئی شخص پوپ کے حکم سے سرتابی نہیں کرسکتا، اگرچہ

پوپ تمام دیگر دنیاوی طاقتوں کے فرمانوں کو منسوخ کر دے۔ ور اُن کی مرضی اور ... کرنے کا مجاز نہیں۔

عہد وسطیٰ اِس شاہی حکومت کی ناقابلیت

یہ دعاوی کسی غیر محتاط ظالم کی طرف سے نہیں ہیں ملکی حکومت کے ... اِدّعا ہے جس کے حامی آیندہ نسلوں کے بعض نہایت ... دل اور ... اشخاص بھی ہوئے ہیں۔ قبل اِس کے کہ ہم گریے گری کے نقطۂ حیثیت پوپ پر نکتہ چینی کرنے کی جرأت کریں ہم کو دو اہم باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔ اوّل یہ کہ بہت سے مصنفین جبکہ وہ قرونِ وسطیٰ کا ذکر کرتے ہیں جس چیز کو سلطنت کہتے ہیں ہمارے لحاظ سے کوئی باقاعدہ حکومت نہ تھی۔ یہ صرف ایک چھوٹی فیوڈل رؤسا کی حکومت تھی جن کی زندگی کا اصل اصول بدامنی تھا۔ جب ایک موقع پر گریے گری نے شاہی حکومت کو شیاطین کی ایجاد بتلایا تو یہ نتیجہ اُس نے اپنے زمانہ کے بادشاہوں کے چال چلن کو دیکھ کر قدرتی طور پر اخذ کیا تھا۔ دوسرے یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنی چاہیئے کہ گریے گری یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ کلیسا شاہی حکومت کرے بلکہ یہ کہ پوپ کو جو ہر عیسائی کی ابدی بہتری کا ذمہ دار ہے یہ حق حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ گنہگار اور بدکار بادشاہ کو تادیب و تنبیہ کر سکے اور ظالمانہ قانون کو تسلیم نہ کرے۔ اگر کسی طرح بھی کامیابی نہ ہو تو اُس نے بدچلن اور شریر النفس بادشاہ کی اطاعت سے قوم کو آزاد کرنے کے حق کا اِدّعا کیا جو اِس دنیا میں بادشاہ کے لئے مصیبت تھی اور دوسری دنیا میں اُس کے لئے سزائے دوزخ تیار تھی۔

گریے گری ہفتم پوپ کی طاقت کے نظریہ کو عملی لباس پہناتا ہے

فوراً اپنے انتخاب پوپ کے بعد گریے گری نے اپنے ... بلند خیالات کو کہ دنیا کا روحانی سردار کیا کیا کام انجام دے عملی لباس پہنانا شروع کیا۔ اُس نے اپنے قاصدوں کو تمام یورپ میں بھیجنا شروع کر دیا اور اس وقت سے آیندہ زمانہ تک یہی قاصد اُس کی حکومت کے طاقتور ذرائع ہو گئے۔ اُس نے ... فرانس و انگلستان اور نوجوان جرمن فرمانروا ہنری چہارم کو ہدایت کی کہ وہ اپنے ... سے تائب ہوں اور ایماندار اور عادل بنیں اور اُس کی نصیحتوں پر عمل کریں ...

[illegible] بادشاہ کی طاقتیں دونوں خدا نے قائم کی ہیں اور
[illegible] بڑی ہے ... کہ سورج اور چاند فلکی اجسام میں سب سے
[illegible] کی طاقت سے بڑی ہے کیونکہ یہ اُس طاقت کا
[illegible] کو بادشاہ کی حالت بحیثیت ایک بھیڑ کے جسکی نگہبانی اُس کے
[illegible] پیش کرنے ہوں گے۔ شاہِ فرانس کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ عمومی
[illegible] عیسائیت سے خارج کر دیا جائے گا اور اُس کی رعایا اپنے حلفِ وفاداری
[illegible] گی۔ گریگری کے یہ تمام کارنامے دنیاوی طمع کی غرض سے نہیں تھے
[illegible] اور نوعِ انسان کی خدمت کے یقین پر مبنی تھے۔

[illegible]

ظاہر ہے کہ گریگری کی تجویزِ اصلاح میں مغربی یورپ کی تمام سلطنتیں شامل
تھیں لیکن حالات کچھ ایسے تھے کہ نہایت نمایاں طور پر اُس میں اور شہنشاہ
[illegible] یہ اس طرح واقع ہوا۔ ہنری سوم ۱۰۵۶ء میں مر گیا تھا اور اُس نے
[illegible] بیوی اگنیس اور چھ برس کا بچہ چھوڑا تھا جو جرمن بادشاہ کے حقوق کو جنہیں
[illegible] کیا گیا تھا، اُن جھگڑوں پر قائم رکھنے والا تھا جن کا انتظام آٹو اعظم جیسا
[illegible] بادشاہ بھی مشکل سے کر سکا۔

[illegible]

۱۰۶۵ء میں پندرہ برس کا لڑکا بالغ قرار دیا گیا اور اُس کی عمر بھر کی مشکلات
سیکسنی کی بڑی بغاوت سے شروع ہوئیں۔ اُنہوں نے نوجوان بادشاہ
[illegible] میں قلعے بنانے اور اُن میں ایسے سپاہی رکھنے کا الزام لگایا جو لوگوں کو لوٹتے کھسوٹتے
[illegible] مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھا۔ اُن کے نزدیک سیکسنس ایک قوم مظلوم تھے
[illegible] بادشاہ نے اپنے بُرے مشیروں کی صلاح سے جبر و تعدی کی تھی۔
[illegible] اور مصائب کا حال پڑھتا ہے تو اُسے یہ معجزہ معلوم ہوتا ہے
[illegible] بادشاہ قائم رکھ سکا۔ [illegible] صدمات سے چور، ہر شخص ناقابلِ اعتماد،

اور خود اپنی رعایا کے ہاتوں ایک جگہ سے دوسری ...
کے ساتھ لکھتا ہے۔ "ہم نے خدا کے خلاف گناہ کیا ہے اور ...
تیرا بیٹا کہلانے کے قابل نہیں ہیں۔" لیکن ہر گز بیکٹنوں جب ...
کے لئے خوش ہو جاتا تھا تو وہ پوپ کی اطاعت کے وعدہ کو ...
اُن مشیروں سے برابر صلاح لیتا رہا جنکو پوپ نے عیسائیت سے خارج کر دیا ...
اور اٹلی میں پوپ کی ممانعتوں کے باوجود اہم گرجاؤں میں پادری مقرر کرتا رہا۔

کسی غیر پادری سے حوالگی اختیارات کی نئی ممانعت	گریگری کے پیشرو پوپوں نے چند مرتبہ پادریوں کو غیر ... سے اختیارات حاصل کرنے کی طریقہ کی ممانعت کر دی تھی ... نے اِس ممانعت کو ۱۰۷۵ء میں دوبارہ جاری کیا ...

وقت جبکہ ہنری سے بدمزگی پیدا ہو گئی تھی۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں حوالگی اختیارات ...
کلیسا کے افسر کا جاگیروں اور حقوق متعلقہ منصب کو کسی بادشاہ یا دیگر رئیس سے جائز طور پر حاصل کر...
تھا۔ گریگری نے حوالگی اختیارات کسی غیر پادری سے حاصل کرنے کی ممانعت سے ...
پیدا کر دیا۔ اسقف اور ایبٹ اکثر گورنمنٹ کے بھی عہدہ دار تھے جو جرمنی اور اٹلی میں ...
اختیارات رکھتے تھے۔ بادشاہ اِن کی صلاح اور امداد پر نہ صرف اعتماد کرتا تھا بلکہ وہ اُس کے ...
معاون و مددگار ہوتے تھے جب وہ اپنے باجگزاروں سے برسرپیکار ہوتا تھا۔

پوپ کے قاصدوں کی بدزبانی سے ہنری چہارم غضب ناک ہو گیا	گریگری نے تین سفیر ۱۰۷۵ء کے آخر میں ایک ... چٹھی کے ساتھ روانہ کئے۔ جس میں اُس نے ...

کے بُرے چال چلن کی نسبت ملامت کی تھی۔ لیکن بظاہر اُس کو یہ توقع نہ تھی کہ ...
کچھ اثر کرے گی کیونکہ اُس نے اپنے سفرا کو ہدایت کر دی تھی کہ اگر ...
لیں جو یا تو بالکلیہ اُس میں فرمانبرداری پیدا کر دینے والی تھی یا ...
کر دینے والی تھی۔ سفرا کو سمجھا دیا گیا تھا کہ وہ بادشاہ سے ...

... ابی ہے کہ انہ مشہور ہیں کہ وہ صرف عیسائیت ہی سے
... شاہی اعزازات سے محروم کر دینے کے لایق ہے۔
ہنری کی بد زبانی نے نہ صرف بادشاہ کے غصہ کو مشتعل کر دیا بلکہ
بہت سے اسقفوں اور پادریوں کو اُس کا طرفدار بنا دیا۔ ایک
کونسل جس کو ہنری نے ۱۰۷۶ء میں بمقام ورمس طلب کیا،
... جرمن پادری جمع ہوئے۔ چنانچہ اُس میں گریگری کو بوجہ اُس کے
... معزول کر دیا۔ اور اُس کے خلاف بہت سے بدچلنی اور حرص وطمع کے
... الزامات قائم کئے گئے۔ پادریوں نے اُس کی اطاعت کرنے سے انکار کر دیا اور
... لکھ دیا کہ اب وہ اُن کا پوپ نہیں ہے۔ پہلی نظر میں یہ بہت تعجب انگیز معلوم
... کہ جرمن پادریوں کی فوری امداد کلیسا کے سردار کے خلاف بادشاہ کو مل جائے لیکن یہ بھی
... ہے کہ پادریوں کو اُن کے مناصب جلیلہ بادشاہ سے نہ کہ پوپ سے ملے تھے۔
... چٹھی میں جو اُس نے گریگری کو لکھی، ہنری لکھتا ہے کہ اُس نے اپنے آپ کو چونکہ
... ظاہر کیا اور پوپ کی عزت کی حفاظت کا شوق ظاہر کیا اس لئے پوپ نے اُس کی
... خوف بھول گیا ہے۔ چٹھی کے آخر الفاظ یہ ہیں "تونے شاہی طاقت کے خلاف
... کرنے میں کوئی تامل نہیں کیا حالانکہ یہ طاقت ہم کو خدا نے عطا فرمائی ہے۔ تونے
... کہ ہم کو اُس سے محروم کرنے کی دھمکی دی گویا کہ ہم نے اپنی سلطنت تجھ سے حاصل کی
... بادشاہت اور سلطنت تیرے ہاتھ میں ہے اور خدا کے قبضہ میں نہیں ہے۔ میں
... کے فضل سے بادشاہ ہوں مع اپنے تمام پادریوں کے تجھ سے کہتا ہوں نیچے اتر اپنے
... اپنے تخت سے اور تمام نسلوں کی لعنتیں تجھ پر ہوں۔"

... نے معزول کر دیا

گریگری نے ہنری اور جرمن پادریوں کو فوری اور فیصلہ کن
جواب لکھا جنہوں نے اُس کو معزول کیا تھا "اے پیٹر! جو

حواریوں میں افضل ہے ہماری ہدایت پر ...
چونکہ یہ اختیار خصوصاً خدا نے مجھکو دیدیا ہے کہ دنیا اور ...
اُجسے چاہے سزا دوں جسے چاہے ...
کے واسطے اور خدائے قادر باپ بیٹے اور مقدس روح کے نام پر ...
ذریعہ سے ہنری بادشاہ سے جو ہنری شہنشاہ کا بیٹا ہے اور جو ہنری کلیسا کے خلاف ...
گستاخی کے ساتھ پیش آیا ہے جرمنی اور اٹلی کی حکومت کو واپس لیتا ہوں جس ...
کو اُس حلف وفاداری سے بری کرتا ہوں جو انہوں نے اُس کے لئے اٹھایا ہے یا ...
اور میں ہر شخص کو اُس کی اطاعت بحیثیت بادشاہ کرنے سے ممانعت کرتا ہوں ...
سے ارتباط قائم رکھنے پر اور نیز بکثرت کارہائے ناملائم کرنے پر اُس پر لعنت بھیجی گئی اور ...
عیسائیت سے بھی خارج کیا گیا۔

جرمن شہزادوں کا رجحان | کچھ عرصہ تک جبکہ پوپ نے اُسے معزول کیا ہر شخص ہنری کے خلاف ہو گیا
اب پادریوں نے بھی کنارہ کشی اختیار کی۔ پوپ کی مداخلت پر ناک بھوں چڑھانے کی بجائے ...
سیکسنوں نے اور بہت سے دیگر باجگزاران ہنری نے یقین کیا کہ اب ...
کہ ہنری کو علیحدہ کردیں اور زیادہ خوشگوار فرمانروا منتخب کرلیں لیکن ...
بڑے جرمن باجگزاروں نے ہنری کو دوسرا موقع دینا طے کیا۔ اُس کو چاہئے کہ وہ ...
خدمات ادا کرنے سے پرہیز کرے تاوقتیکہ وہ پوپ سے صلح نہ کرلے۔ اگر ...
ہونے پر بھی وہ ایسا کرنے سے باز رہا تو اُس کا تخت ضبط سمجھا جائیگا۔ علاوہ ...
آنے کی دعوت دیگئی تاکہ وہ شہزادوں سے مشورہ کرے کہ آیا ہنری کو دوبارہ ...
دیا جائے یا اُس کی جگہ کوئی اور منتخب کیا جائے۔ اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ ...
شاہی حکومت کو اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتا ہے۔

ہنری پوپ کی اطاعت مقام کینوسا پر کرتا ہے۔ ... | ہنری نے پوپ کی آمد سے ...

[illegible] کو مجبور کر کے قلعہ کینوسا کے سامنے ایک عاجز امیدوار
[illegible] میز اسبرگنس کے رستے میں قیام کیا تھا۔ تین
[illegible] کے موٹے جھوٹے لباس میں بند دروازے
[illegible] رہا۔ بالآخر گریگوری کو اس کے ہاتھ مصاحبین نے ترغیب دی کہ وہ نادم
[illegible] کی اجازت دے۔ نہایت متلون چہرے مہرے کے اس طاقتور شہزادہ کا نظارہ
[illegible] کانپتے ہوئے چھوٹے آدمی کے سامنے کھڑا تھا جو اپنے
[illegible] تھا۔ ہمیشہ کلیسا کی طاقت کا عروج اور اس کی لعنتوں کے مکمل اثر کا
[illegible] کے خلاف دنیا کے بڑے بڑے گردن کشوں کو بھی بجز توبہ اور استغفار کے
[illegible] طاقت میسر نہیں تھا۔

[illegible] منتخب کیا گیا — جرمن شہزادوں کو وہ معافی جو ہنری نے مقام کینوسا پر حاصل کی تھی اطمینان بخش ثابت نہ ہوئی۔ کیونکہ ان کا یہ مطالبہ کرنے سے کہ وہ کلیسا سے صلح کرے اس کی تکالیف میں اور اضافہ [illegible] لہٰذا انہوں نے دوسرے فرمانروا کو منتخب کر لیا اور اگلے تین یا چار برس تک [illegible] بادشاہوں کے توابعین میں خونخوار جھگڑے ہوتے رہے۔ گریگوری ۱۰۸۰ء تک

ہنری کو پھر مذہب عیسوی [illegible] خارج کر دیا — غیر جانبدار رہا۔ لیکن پھر اس نے ہنری اور اس کے تمام توابعین کو لعنت کی زنجیر سے وابستہ کر دیا اور مذہب عیسوی سے خارج کر دیا۔ [illegible] نے اعلان کر دیا کہ وہ دینی شاہی طاقت سے محروم کر دیا گیا ہے اور تمام عیسائیوں کو اس [illegible] اطاعت کرنے سے روک دیا۔

[illegible] — پہلے اخراج سے دوسرے اخراج کا اثر بالکل مختلف ہوا۔ ہنری کے دوستوں کی تعداد بجائے کم ہونے کے زیادہ ہو گئی۔ جرمن پادری پھر خواب سے [illegible] اور انہوں نے [illegible] گستاخ ہلڈبرانڈ کو معزول کر دیا۔ ہنری کا رقیب لڑائی میں [illegible] اور ہنری اپنے ساتھ ایک مخالف پوپ کو اٹلی لے گیا تاکہ اسے وہاں پوپ بنا دے اور

خود تاج شہنشاہی حاصل کرے۔ گریگری دوم [illegible]
کے قبضہ میں آگیا اور گریگری فرار ہو گیا اور جلد مر گیا [illegible]
انصاف سے محبت کی ہے اور ظلم سے نفرت کی ہے لہذا میں ایک جلاوطن [illegible]
انصاف پسند مورخ ان الفاظ کی راستی میں کچھ شک نہ کرے گا۔

ہنری چہارم کی دیگر مشکلات

گریگری کی وفات سے ہنری کی مشکلات کا خاتمہ نہیں [illegible]
نے اپنی عمر کے بقیہ بیس برس اپنے حقوق بحیثیت شاہ جرمنی و اٹلی کو دونوں کی دونوں [illegible]
نافرمان رعایا کے خلاف قائم رکھنے میں صرف کیے۔ جرمنی میں اس کے خاص دشمن سیکسنی [illegible]
اس کے نامطمئن باجگزار تھے۔ اٹلی میں پوپ زیادہ فرمانروا کی حیثیت عملی طور پر قائم کر رہا تھا اور اپنی
خود ایک چھوٹی ریاست بنا رہا تھا۔ علاوہ ازیں وہ ہمیشہ لمبرڈوں کے شہروں کی جو طلیان غیر ملکی شہنشاہ
کی مخالفت میں، کرنے کے لیے تیار رہتا جو روز بروز طاقتور ہوتے جا رہے تھے اور دن بدن کسی
جرمن بادشاہ کی حکومت پر کم رضامند ہوتے جا رہے تھے۔

اٹلی میں اور خود گھر میں بغاوت ہنری کے بیٹوں کی دغابازی

اس کے دشمنانِ اٹلی کے اتحاد نے ہنری کو اٹلی میں [illegible] میں پھر
طلب کر لیا۔ اگرچہ وہ جرمنی کو جو پورے طور پر مغلوب نہ ہوئی تھی چھوڑنے
پر مجبور کیا گیا تھا۔ اس کو اطالیوں نے سخت شکست دی اور لمبرڈوں کے شہروں نے اپنا
پہلا اتحاد اپنے غیر ملکی بادشاہ کے خلاف قائم کرنے کا موقع پایا۔ ۱۰۹۳ء میں ملان، کریمونا، لوڈی اور
پیاسینزا اپنے تحفظ کے لئے ایک جارحانہ و مدافعانہ اتحاد میں شامل ہو گئے۔ اٹلی میں سات برس
تک بیکار مارے مارے پھرنے کے بعد ہنری غمگینی کے ساتھ جرمنی کو واپس چلا گیا اور [illegible]
دشمنوں کے ہاتوں میں چھوڑ گیا۔ لیکن اس نے گھر پر بھی کوئی اطمینان کی حالت [illegible]
غیر قانع باجگزاروں نے اس کے بیٹے کو ترغیب دی جس کا وہ اپنا ولی عہد مقرر کر چکا [illegible]
اپنے باپ کے خلاف بغاوت کرے۔ لہذا باہمی جنگ شروع ہو گئی۔ [illegible]
افسوسناک عزلِ شاہ ہونے لگے۔

[illegible] سے بہت
[illegible] تھا۔

[illegible] کے بعد کا کارِ نمایاں جس سے ہمیں خاص دلچسپی
[illegible] کے سوال کا تصفیہ تھا۔ پوپ پاشال دوئم نے اُن پادریوں کو جن کو بادشاہ
[illegible] کر دیا تھا تسلیم کر لیا اس شرط پر کہ وہ نیک آدمی ہوں اور یہ تجویز کی کہ گرے گری
[illegible] پادری کی جوانگی اختیارات کے متعلق ہیں عمل کیا جائے۔ پادری اب نہ اُمرا
[illegible] کریں اور نہ اُن کے خونخوار ہاتوں میں اپنے ہاتھ دیں جو قربان گاہ کی خدمت کرنے سے
[illegible] ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہنری پنجم نے یہ اعلان کیا کہ تاوقتیکہ پادری وفاداری
کا حلف نہ اٹھائیں اُن کو اراضی، شہر، قلعے، ٹیکس اور حقوق جو گرجاؤں کے متعلق ہیں نہ دیے
جا سکیں۔

[illegible] پادریوں کی جوانگی اختیارات کے
سوال کا تصفیہ۔ ورمس کے صلحنامہ میں
[illegible]

کچھ پریشانیوں کے بعد بالآخر ورمس کا صلحنامہ ۱۱۲۲ء میں تحریر
ہوا جس نے جرمنی میں جوانگی اختیارات کی بحث کا خاتمہ کر دیا۔
شہنشاہ نے وعدہ کیا کہ وہ کلیسا کو مطلق آزادی دیدیگا
کہ اپنے اسقفوں، ایبٹوں اور پادریوں کو انتخاب کرے اور اپنے قدیم دعوے کو کہ انگشتری
اور عصائے صلیب دار جو روحانی علامات ہیں اُن کو خود دیا کرے گا واپس لے لیا لیکن یہ شرط
[illegible] کہ بادشاہ کی موجودگی میں انتخابات عمل میں آئیں گے اور اُس کو اجازت دیگئی تھی کہ وہ
[illegible] پادری یا ایبٹ کو جاگیر عطا کرتے وقت اور دنیاوی حقوق دیتے وقت اُنسے شاہی
[illegible] شاہی کی تعظیم کرائے۔ اس طریقہ سے پادریوں کے روحانی حقوق اُن
[illegible] ان ہی عطا کرنے لگے جو پادری ہوتے تھے۔ اور اگرچہ بادشاہ اب بھی
[illegible] کو اس طرح بیکار کر سکتا تھا کہ منتخب شدہ پادری کو دنیاوی حقوق جن کی
[illegible] عطا نہ کرے۔ تاہم اُس کے قبضہ سے براہ راست ایبٹوں اور پادریوں

کا تقرر نکل گیا۔ رہا شہنشاہ کا قبضہ تو آہستہ آہستہ پوپ کی طاقت [illegible]
کے وقت سے شہنشاہ کی منظوری کے بغیر عام طور پر پاپائے اعظم منتخب [illegible]
کوئی شخص اب یہ یقین نہیں کرتا تھا کہ پوپ کے انتخاب میں شہنشاہ کی منظوری ضروری [illegible]

[illegible]

باب چہاردہم

ہوہن شٹافن شہنشاہ اور پوپ

فریڈرک اول عرف باربروسا یعنی "سرخ ریش" جو جرمنی کا بادشاہ ۱۱۵۲ء میں ہوا، تمام جرمن شہنشاہوں میں سب سے زیادہ دلچسپ شخص ہے اور جو حالات اُس کے عہد کے ہم تک پہنچے ہیں اُن سے بارھویں صدی کے وسط میں جبکہ یورپ کی حالت تھی وہ بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ اُس کے ظہور سے ہم کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم اُس دور دراز زمانہ سے جو عہد تاریک (ازمنہ مظلمہ) کے نام سے موسوم ہے آگے بڑھ گئے ہیں۔ چھٹی صدی سے بارھویں صدی تک تقریباً تمام واقفیت جو کچھ ہم کو یورپ کی تاریخ سے ہے وہ راہبوں کی ناقابل وثوق اور نامکمل تحریرات کی بدولت ہے جن کے مصنف اکثر ضعیف الاعتقاد ہوتے تھے اور عموماً جن واقعات کو وہ ضبط تحریر میں لاتے تھے اُن کی جائے وقوع سے بہت دور ہوتے تھے۔ لیکن بارھویں صدی کے پچھلے نصف حصہ میں تاریخی واقفیت بہت زیادہ اور مختلف النوع ہو جاتی ہے۔ ہم کو شہری زندگی کے حالات معلوم ہونے لگتے ہیں اور راہبوں کی تحریرات پر اب ہم اکتفا نہیں کرتے۔ پہلا مورخ جس میں تاریخ نویسی کے لئے ایک حد تک فلسفیانہ گرفت موجود تھی آٹو آف فریزنگ تھا۔

آٹو فریزنگ نے اپنے بھتیجے فریڈرک باربروسا اور اُس کی تاریخ عالم اُس زمانہ کی تحریرات میں بہترین تصنیف ہے جس کا اب ہم ذکر کریں گے۔

فریڈرک کی یہ آرزو تھی کہ وہ رومی سلطنت کو اُس کی

قدیم شان وشوکت اور اقتدار کو بحال کرے۔ وہ اپنے آپ کو [illegible]
جانشین سمجھتا تھا۔ وہ اپنے عہدہ کو بھی الہامی سمجھتا تھا۔ [illegible]
اپنے انتخاب کی اطلاع دیتے ہوئے اس نے لکھا کہ "خدا نے اس [illegible]
اس نے پوپ کی منظوری کی خواہش نہیں کی جیسا کہ اس کے پیشرو [illegible]
اس عمر بھر کی کوشش میں کہ وہ تمام حقوق شہنشاہی جن کو وہ ایسا سمجھتا تھا قائم رہیں اس کو [illegible]
مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اس کو جرمنی میں اپنے باغی طاقتی جاگیرداروں کی نگرانی کرنی پڑی
سلسلہ دار دلاور پوپوں کی مخالفت سے سابقہ پڑا جو پوپ کی طاقت کے بڑے سے بڑے
دعاوی کی حمایت کرنے کے لیے تیار تھے۔ علاوہ ازیں اس نے لمبرڈی کے شہروں کو
ناقابل تسخیر دشمن پایا جنہوں نے آخر کار اس کو شکست فاش دی۔

تاریخ میں شہر اپنے کارنامے دکھلانے لگے

نہایت نمایاں اختلاف جو فریڈرک سے قبل کے زمانہ اور اس
کے بعد سے اب تک کے قرنوں میں ہے وہ شہری زندگی کی ترقی
ہے مع ان تمام معنوں کے جو آج اس کے معنی لیے جا سکتے ہیں۔ اب تک ہم شہنشاہوں
پوپوں، پادریوں اور فیوڈل روسا کے حالات پڑھتے رہے ہیں۔ اب آئندہ شہروں کے
حالات بھی ان میں اضافہ کر لیجیے جیسا کہ فریڈرک نے افسوس کے ساتھ یہ بات معلوم اور
محسوس کی۔

لمبرڈی کے شہروں کی حکومت جزواً جمہوریت پر مبنی تھی۔

عہد شارلمین کے بعد لمبرڈی کے شہروں کی حکومت [illegible]
علی الترتیب پادریوں کے ہاتھوں میں آ گئی [illegible]
حقوق اور اختیارات استعمال کرتے تھے۔ پادریوں کی نگرانی میں شہروں [illegible]
کے اندر مرفہ الحال ہونا شروع کر دیا اور اپنے اقتدار کو قرب وجوار [illegible]
بھی وسعت دی۔ جب صنعت وحرفت اور تجارت میں ترقی ہوئی [illegible] مرفہ الحال
اور نیز زیادہ غریب طبقوں نے بھی حکومت پر اپنا اقتدار [illegible]

[illegible] کے قبضے کو برباد کر دیا اور اُس کو واجبات

[illegible] ادا کرنے سے انکار پر وہ پادری کے خلاف بھڑکا دیا

[illegible] پادری، ڈیوک یا کاؤنٹ مخل نہ ہوگا۔ دوسرے

[illegible] حکومت کو غیر آباد کیا اور عملی طور پر اُن سب شہروں میں حکومت بالآخر جنگی

[illegible] ہو گئی جو شہری منتخب کرتے تھے جو حکومت میں دخل دینے کی

[illegible]

[illegible]

شہر کے معاملات میں زیادہ غریب کاریگروں کو رائے دینے کا بالکل حق نہیں دیا گیا تھا۔ اُن کی کبھی کبھی کی بغاوتوں نے اور امرا کی خونریزیوں کے باہمی مناقشات نے جنہوں نے بجائے اپنی جاگیروں میں رہنے کے شہروں میں سکونت اختیار کر لی تھی ایک ایسا شور و شغب پیدا کر دیا جس کو ہم اپنے موجودہ زمانے کے شہروں میں ناقابلِ برداشت خیال کریں گے۔ قرب و جوار کے شہروں سے سخت [illegible] کی بنا پر یہ اور بھی ترقی پذیر ہو جاتا تھا۔ تاہم ناقابلِ یقین بدامنی کے باوجود جو اندرون [illegible] شہروں میں تھی اٹلی کے شہر صنعت و حرفت اور علم و فن کے مرکز بن گئے جن کا جواب تاریخ میں سوائے یونان کے مشہور شہروں کے اور کہیں نہیں ملتا۔ علاوہ ازیں وہ اپنی آزادی خود مختاری چند صدیوں تک قائم رکھ سکے۔ فریڈرک کی مشکلات شہنشاہ کی حیثیت سے اٹلی [illegible] شہروں کی سخت مخالفت کے باعث جن کا پوپ ہمیشہ ایک بلحاظ طرفدار رہتا تھا [illegible] شہروں اور پوپ کا باہمی مشترک فائدہ تھا کہ شاہ جرمنی کی طاقت [illegible] محض برائے نام رہے۔

[illegible]

البتہ شہروں میں میلان نہایت طاقتور تھا اور اُس کے ہمسایوں [illegible] میں سے خوشی کے ساتھ بے اعتنائی کی کیونکہ وہ اپنے اقتدار کو [illegible] کرتا رہتا تھا۔ لوڈی کے دو پناہ گزینوں نے تمام منتخب شدہ

شہنشاہ کو اطلاع دی کہ میلان سے ... کی انتہا ... [illegible]

کرنے والے شہر کے پاس پہنچ کر اُن کی ... [illegible]

کچل ڈالا۔ دوسرے شہروں کی ... شہنشاہ کی ... [illegible]

کرنے کے لئے تیار تھا کہ وہ اُسے ... [illegible]

کی خواہش نے اور میلان کے اس گستاخانہ طرزِ عمل کی ... [illegible]

میں اُس کی چھ مہمات کی پہلی مہم پر بلا لیا۔ جن میں اُس کی سلطنت کے بہت [illegible]

صرف ہوئے ... [illegible]

فریڈرک نے اپنا خیمہ رن کیگلیا کے میدان میں نصب کیا اور ... [illegible]

کے نمائندوں سے ملاقات کی جنہوں نے اپنے ہمسایوں خصوصاً ... [illegible]

بہت اور سخت شکایتیں کیں۔ ان بحری تجارت کرنے والے شہروں کی ... تجارت کا اندازہ

اس سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ جینوا نے ... [illegible]

نے پیویا کی شکایت پر ٹورٹونا کا محاصرہ کر کے اور اُس کو تباہ کر کے ... [illegible]

پیدا کر دیا۔ لیکن جب وہ روما کی طرف بڑھا تو ... [illegible]

اس بنا پر سزا دی کہ انہوں نے شہنشاہ کو ... [illegible]

نے ٹورٹونا کے بےکس شہریوں کی بھی مدد کی تاکہ وہ اپنا شہر دوبارہ تعمیر کر لیں ... [illegible]

فریڈرک اور پوپ ہیڈرین

جب پوپ ہیڈرین چہارم اور شہنشاہ پہلے ... [illegible]

کیونکہ فریڈرک نے پوپ کی رکاب تھامنے میں تامل کیا تھا ... [illegible]

جب اُسے معلوم ہوا کہ وہاں کا یہی دستور تھا۔ ہیڈرین ... [illegible]

روما میں ایک یادگار انقلاب ہونے والا تھا۔ ... [illegible]

حکومت قائم کرنے میں ساعی اور کوشاں تھا جیسی کہ ... [illegible]

مہذب دنیا پر حکمران تھی۔ یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ ... [illegible]

[illegible] امداد دی تھی۔ اپنی تاجپوشی کے بعد شہنشاہ نے جرمنی کو

[illegible] کے ساتھ جیسا چاہیے برتاؤ کرنے کے

[illegible] سے تھوڑے عرصہ بعد فریڈرک کے نہایت بڑے

[illegible]

[illegible] فریڈرک اٹلی کو واپس آیا اور رانکیلیا پر ایک بڑی مجلس منعقد کی۔

[illegible] قانون کے بعض استادوں کو بولوگنا سے طلب کیا گیا جہاں کہ

[illegible] رہی تھی اور نیز شہروں کے نمائندوں کو بلایا تاکہ وہ ٹھیک

[illegible] شہنشاہ کی حیثیت سے اس کے کیا کیا حقوق تھے۔ یہ کوئی اندیشہ کی

[illegible] قانون جو یہ کہتے تھے کہ "جو کچھ بادشاہ کا حکم ہے وہی قانون ہے"

[illegible] کو اس کا بہت حق عطا کر دیں۔

[illegible]
[illegible] حقوق کا تصفیہ

[illegible] اس کا رانکیلیا حکومت کے حقوق حسب ذیل تھے: سب سے پہلے اس کی فیوڈل برتری مختلف ریاستوں اور کا ؤنٹی پر مسلمہ تھی، اس کو

[illegible] مجسٹریٹوں کو مقرر کرے، ٹیکس وصول کرے، غیر معمولی جنگی ٹیکس قائم کرے، سکہ

[illegible] کے پکڑنے کی جگہ سے مالگزاری وصول کرے اور نیز نمک اور چاندی کی

[illegible] مالگزاری بنے۔ ایسے اشخاص یا شہر جو یہ ثابت کر سکیں کہ یہ حقوق ان کو باقاعدہ طور پر

[illegible] ورنہ شہنشاہ ان سے بھی یہ حقوق حاصل کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

[illegible] کے حقوق خود اختیار کر لئے تھے اور شہنشاہوں سے ان حقوق

[illegible] نہیں سکتے تھے۔ اس فیصلہ سے ان کی آزادی کا خاتمہ ہو گیا۔ فی الحال

[illegible] اضافہ ہو گیا لیکن یہ انتہائی تدابیر اور وہ نفرت انگیز گورنران جنکو

[illegible] سرکشی پیدا کرتے رہے۔ ان شہروں کے لئے یہ

[illegible] افسران اور ٹیکس وصول کنندگان سے جس طرح

ہو سکے نجات حاصل کریں۔

کریما اور ملان کی تباہی

شہنشاہ کے حکم پر شہر کریما نے اپنی [illegible] اس کا نہایت سخت محاصرہ کیا گیا اور باشندوں کو محض [illegible] بچا کر بھاگ جانے کے اور کوئی چیز ہمراہ لیجانے کی اجازت دیدی گئی۔ شہر کو [illegible] تباہ و برباد کر دیا گیا۔ بعد ازاں ملان نے شہنشاہ کے نائبوں کو [illegible] دیا۔ ایک بڑے محاصرہ کے بعد یہ مغرور شہر بھی صلح کا ملتجی ہوا اور شہنشاہ نے اس کی تجارتی [illegible] سیاسی اہمیت کے باوجود ۱۱۶۲ء اس کی تباہی کا حکم دینے میں تامل نہ کیا۔ [illegible] کی افسوسناک شرح ہے کہ ملان کے ہمسایہ شہروں نے التجا کی کہ ان کو اجازت دی جائے کہ [illegible] ملان کو تباہ و برباد کریں۔ اس کے باشندوں کو اسی موقع کے نزدیک آباد ہونے کی اجازت دیدی گئی جہاں کہ ان کا مرفہ الحال شہر واقع تھا اور آیندہ جس سرعت کے ساتھ انہوں نے دوبارہ اس کو تعمیر کیا ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ شہر کی تباہی ایسی مکمل طور پر نہیں کی گئی تھی جیسا کہ بعض حالات کے پڑھنے سے مترشح ہوتا ہے۔

لمبرڈ شہروں نے خفیہ طور پر لمبرڈ لیگ قائم کر لی

لمبرڈ شہروں کے لئے ان کی جانبری کی صورت صرف اتفاق میں ہی تھی جس کی ممانعت شہنشاہ نے صریح الفاظ میں کر دی تھی۔ ملان کی تباہی کے بعد خفیہ طور پر وہ تدابیر اختیار کی گئیں جن سے بعد ازاں بڑی لمبرڈ لیگ قائم ہو گئی۔ کریما بریشیا، مینٹوا اور برگیمو شہنشاہ کے خلاف متحد ہو گئے۔ پوپ کی حوصلہ افزائی [illegible] لیگ کی مدد سے ملان کو سرعت کے ساتھ دوبارہ تعمیر کر لیا گیا۔ فریڈرک جو روما کے [illegible] سے مصروف تھا کہ مخالف پوپ کو سینٹ پیٹر کے تخت پر بٹھا دے ۱۱۶۷ء [illegible] شہروں کے غصے کے مشترک خطرات نے جان بچا کر جرمنی کو واپس [illegible] پیاسینزا، پارما اور بالآخر دیگر شہر شامل کر لئے گئے تھے۔ یہ نہایت [illegible] ایک بالکل نیا شہر تعمیر کیا جائے تاکہ شہنشاہ کی واپسی پر اس کے [illegible]

[illegible] کی انتہائی طاقت اور تمادی اسپرٹ کے ثبوت کے لئے موجود
[illegible] پوپ سکندر سوئم (الیگزانڈر) کے نام پر ہے جو شاہان جرمنی
[illegible] مخالفت میں مشہور ہے۔

[illegible]

چند سال تک جرمنی کے حالات کو درست کرنے کے بعد فریڈرک نے [illegible] لمبارڈی کا قصد کیا۔ اُس نے نئے "بودے" شہر کو جیسا کہ شاہی [illegible] کرتے تھے اپنے لئے نہایت مضبوط پایا۔ لیگ نے اپنی افواج کو مجتمع [illegible] میں ایک جنگ عظیم برپا ہوئی۔ واقعی ایک فیصلہ کن جنگ جو قرون وسطیٰ [illegible] ہوئی تھی۔ فریڈرک کو کوہ ایلپین کی دوسری جانب سے امداد میسر نہ ہوئی جیسی کہ [illegible] تھی اور اٹلی کی طاقتور سرگروہی میں لیگ نے اس قدر کامل طور پر اور مایوسانہ [illegible] شکست دی کہ لمبارڈی کی ملکیت اور برتری کا سوال کچھ عرصہ تک طے ہو گیا۔

صلح کانسٹینس ۱۱۸۳ء [illegible]

اس پر شہر وینس میں ایک بڑی کانگریس جمع ہوئی اور یہاں پوپ سکندر سوئم کی موجودگی میں ایک عارضی صلح ہو گئی جو کانسٹینس پر ۱۱۸۳ء میں مستقل صلح بن گئی۔ شہروں نے عملی طور پر اپنے تمام حقوق [illegible] لئے اور صرف شہنشاہ کی برتری اور اقتدار کو تسلیم کر لیا اور وہ بالکل آزاد ہو گئے۔ [illegible] فریڈرک کو مجبور کیا گیا کہ وہ عاجزی کے ساتھ اُسی پوپ کو تسلیم کرے جس کی اطاعت [illegible] سے قسم کھا رکھی تھی۔ پوپ اور شہروں نے ایک مشترک معاملہ کر لیا تھا اور اسی [illegible] کو خوشگوار فتح بھی حاصل ہو گئی۔

[illegible] کی اہمیت

اس وقت سے آئندہ زمانہ تک جو فریق شہنشاہوں کے خلاف اٹلی میں [illegible] نام گوالف اختیار کر لیا۔ یہ صرف دوسرا نام ویلف خاندان کا ہے جس نے [illegible] شہنشاہوں کو جرمنی میں بہت تکلیف پہنچائی۔ ایک شخص ویلف نامی کو ہنری چہارم [illegible] کا لقب دیا تھا۔ اُس کے بیٹے نے اپنی خاندانی ریاست میں ایک

متمول شمالی جرمن وارثہ سے شادی کر کے اس کا اضافہ کر لیا تھا [illegible]

اور بھی وسیع تھی اور جب سیکسنی کے ڈیوک کا علاقہ بھی [illegible]

اس سے اس کے وسیع مقبوضات میں اور بھی اضافہ ہو گیا اور [illegible]

کے نہایت طاقتور اور خوفناک باجگزاروں میں سے جا بنا۔

سیکسنی کی تقسیم اور دوسری بڑی جرمن ریاستیں

لمبرڈ شہروں کے خلاف اپنی ناکام مہم [illegible]

ایسرخ ریش [illegible] نے اپنے آپ کو ہنری [illegible]

ہنری متکبر کا بیٹا تھا اور جس نے قبل جنگ لیگنینو شہنشاہ کی امداد سے انکار کر دیا تھا [illegible]

جنگ و جدل پایا۔ ہنری کو خارج الولایت کر دیا اور فریڈرک نے [illegible] سیکسنی کو تقسیم کر دیا

اس کی حکمت عملی یہ تھی کہ قدیم ریاستوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیئے جائیں کیونکہ [illegible]

طور پر یہ عظیم خطرہ سمجھا کہ اپنے باجگزاروں کو اتنے بڑے اضلاع جتنے کہ وہ خود رکھتا تھا انتظام کے

لئے سپرد کر دیئے جائیں۔

ہوانسٹافنس اپنی طاقت کو جنوبی اٹلی میں وسعت دیتے ہیں

صلیبی مہم پر رخصت ہونے سے قبل جس میں کہ اس نے اپنی عزیز جان

سے ہاتھ دھویا، فریڈرک نے اپنے بیٹے ہنری ششم کو اٹلی کا بادشاہ

بنا دیا۔ علاوہ ازیں ہوانسٹافن طاقت کو جنوبی اٹلی پر وسعت دینے کی غرض سے [illegible] نوجوان

ہنری اور کانسٹینس کی شادی کر دی جو نیپلس اور سسلی کی نارمن سلطنت کی وارثہ تھی [illegible]

لہ گبلن کے نام کی اصلیت جو اٹلی میں شہنشاہ کے وفاداروں کا نام تھا معلوم نہیں ہے۔ [illegible]

شہنشاہوں کے قلعہ کا نام ہے۔ مؤلف

تہ [illegible] نارمنوں کی توجہ جنوبی اٹلی کی طرف گیارہویں صدی کی ابتدا میں [illegible]

جو [illegible] تھے مقامی مخالف شہزادوں سے [illegible]

غارتگروں اور لٹیروں کی بجائے وہ [illegible] حکمراں قوم بن گئے [illegible]

[illegible] رہی۔ اس کی وجہ سے
[illegible] تبدیل آئین بن گئے تھے اور نتیجہ
[illegible]

[illegible] مشکلات سے پُر تھا جن سے وہ نبرد آزما ہوا اور اُن پر غالب
[illegible] ہوا تھا اور جس نے فریڈرک سے عہد و پیمان
[illegible] قدم نہ رکھے گا اپنی قسم کو توڑ کر جرمنی واپس آیا اور علم
[illegible] بھی تھی اور دگوالف فرقہ کچھ عرصہ کے لئے محکوم ہوا
[illegible] اپنی سلطنت سسلی کو دشمنوں کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے
[illegible] وہاں ایک نارمن کاؤنٹ جس کا نام ٹینکرئیڈ تھا جرمن
[illegible] بغاوت کا سرگروہ بنا ہوا تھا۔ پوپ نے جو سسلی کو اپنی فیف
[illegible] نارمن رعایا کو اُن کے حلف وفاداری سے بری کر دیا تھا۔ علاوہ ازیں
[illegible] سفر بیت المقدس کے رستہ میں وہاں اتر پڑا اور اُس نے ٹینکرئیڈ
[illegible]

[illegible] تباہ کن ثابت ہوئی۔ اُس کی ملکہ کو ٹینکرئیڈ کے لوگوں نے گرفتار
[illegible] اُس کی فوج بیماری سے بہت زیادہ تباہ ہوئی اور ہنری اسد کا بیٹا جس کو اُس نے بطور
[illegible] ہو گیا جب اُس نے جرمنی کی سرزمین پر دوبارہ قدم

[illegible] تمام جنوبی اٹلی کا ٹھیکہ ایک علیحدہ سلطنت قائم کر دی۔ پوپوں نے اپنی سلطنت
[illegible] انہوں نے اس محدود دائرۂ سلطنت پر اقتدار رکھنے کے لئے
[illegible] کہ وہ پوپ کو اپنا فیوڈل آقا تسلیم کرے۔
[illegible]

رکھا تو اُس کی فوجوں میں اول دفعہ ہاتھیا [illegible]
سابقہ پڑا - خوش نصیبی سے پوپ تو جو اپنی طبیعت [illegible]
اُس کے ہاتھوں میں پڑ گیا - اُس نے شاہ انگلستان کو [illegible]
تک کہ اُس کو کثیر التعداد قدیمہ نصل گیا جن کی وجہ سے وہ اپنے [illegible]
جگہ نبرد آزمائی کر سکا - ہنری کی وفات کے بعد [illegible]
دیدیا - لیکن جب جرمن شہزادوں نے اُس [illegible]
کا مستقل الحاق جرمنی سے تسلیم کر لیں [illegible]

پوپ انوسینٹ (معصوم) سوم

تیس برس کی عمر میں اور تمام دنیا میں [illegible]
تجاویز کے خیال میں ہنری اُس کا جانشین ہوا [illegible]
کے ہاتھوں میں چھوڑ گیا جو اسوقت فریڈرک دوم [illegible]
سے بڑا پوپ سینٹ پیٹر کے تخت پر جلوہ گر ہوا اور تقریباً بیس برس تک [illegible]
معاملات پر حاوی رہا بلکہ عرصہ [illegible]
کو بھی ماند کر دیتی ہے - آیندہ باب میں اُس بڑے صیغہ کی کیفیت بیان کی جائے گی [illegible]
سوم ایک بادشاہ کی مانند اپنے تخت پر جلوہ آرا [illegible]
کے باہمی نزاع کا ذکر جو فریڈرک دوم کے [illegible]

جرمن تخت کے دو رقیب دعویدار فلپ اوف ہوانسٹافن اور آٹو اوف برنزوک

ہنری ششم کے انتقال کے بعد [illegible]
میں ایک سمندر کے مانند تھا جس [illegible]
چل رہی تھیں [illegible]
حصوں میں اس قدر منقسم اور شکستہ تھی کہ [illegible]
امن اور سکون کی حالت میں ہوگی - فلپ نے پہلے [illegible]
بننا تجویز کیا لیکن پھر بہت جلد خود شاہی حقوق اختیار [illegible]

[illegible] کی آمد ایک رقیب بادشاہ آٹو

[illegible]

[illegible] کا قدیم نزاع از سر نو جاری ہو گیا - دونوں بادشاہوں

[illegible] سلطنت کے نیلام کی بولی بولنی شروع کر دی

[illegible] کے اختیار میں ہے - آٹو پوپ کے لئے نہایت غیر محتاط

[illegible] پوپ چاہتا ہو ہنشافن کی طاقت کو از سر نو زندہ کرنے سے

[illegible] لیتا - پس انہیں نے ۱۲۰۱ء میں کو الف وعدہ کے موافق

[illegible] "میری بادشاہت خاک اور راکھ میں مل جاتی اگر آپ

[illegible] کی حکومت نے ترازو کے پلڑے کو میری حمایت میں جھکا یا

[illegible] تو دیگر مواقع پر یورپ کا ثالث ظاہر ہوتا ہے - اُن خوفناک

[illegible] آٹو نے بتدریج اپنے تمام دوست ضائع کر دئے - لیکن

[illegible] زمانہ بھی جلد ختم ہو گیا کیونکہ اس کو اس کے ایک نئی دشمن نے ۱۲۰۶ء میں

[illegible] پادری یا شہزادہ کو مذہب عیسوی سے خارج کرنے کی دھمکی دی

[illegible] اگلے سال آٹو روما کو تاجپوشی کے لئے گیا لیکن اس نے اٹلی میں شہنشاہ بنکر

[illegible] اس نے فریڈرک کی سسلی کی سلطنت پر بھی جو ہنری ششم کا بیٹا تھا اور

[illegible] میں تھا حملہ کیا۔

[illegible] انوسینٹ نے آٹو کو معزول کر دیا اور کہا کہ اس کو اُس

[illegible] ایک مرتبہ دھوکا ہوا تھا۔ اس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ

[illegible] لیکن اس نے بڑی احتیاطیں کیں تاکہ وہ پوپ کا اندیشہ ناک

[illegible] وفادار رہے تھے - جب فریڈرک ۱۲۱۲ء میں بادشاہ

[illegible] انوسینٹ نے کر لینے چاہے -

انگلستان کا جان پوپ کا باجگزار بنتا ہے

جب پوپ ان... [illegible]
میں بھی خصوصاً انگلستان میں اپنی... [illegible]
کینٹربری کے راہبوں نے ۱۲۰۵ء میں ایک لاٹ پادری کا انتخاب کیا [illegible]
بھی تھا اپنے بادشاہ جان کے مشورے کے بغیر کی تھی۔ اُن کے منتخب [illegible]
کا سفر کیا تاکہ وہ پوپ کی منظوری حاصل کر لے۔ اِدھر جان نے راہبوں [illegible]
انتخاب کریں اور اُس کے خزانچی کو لاٹ پادری بنا دیں لیکن اِن نوسینٹ نے اِن [illegible]
اشخاص کو نامنظور کر دیا اور کینٹربری سے راہبوں کا ایک نیا وفد طلب کیا اور اُن کو حکم دیا [illegible]
کو جو قابل آدمی تھا منتخب کریں۔ اِس پر جان نے غصہ ہو کر کینٹربری کے راہبوں کو [illegible]
کر دیا۔ اِن نوسینٹ نے اِس کے جواب میں انگلستان کو خارج از مذہب کر دیا [illegible]
کو حکم دیا کہ وہ تمام گرجاؤں کو بند کر دیں اور تمام عام عبادتوں کی تعطیل کر دیں [illegible]
لوگوں کے لئے نہایت مصیبت دہ تھی۔ جان کو مذہب عیسوی سے خارج کیا گیا اور پوپ نے [illegible]
دی کہ اگر بادشاہ اُس کی خواہشات کے مطابق کام نہ کریگا تو وہ اُسے معزول کر دیگا اور [illegible]
شاہی فرانس کے فلپ آگسٹس کو دیدیگا۔ جب فلپ نے انگلستان کی فتح کے لئے فوج [illegible]
نے عاجزانہ طور پر پوپ کی اطاعت ۱۲۱۳ء میں قبول کر لی۔ اُس نے یہاں تک کیا کہ انگلستان
کو اِن نوسینٹ سوم کے حوالہ کر دیا اور بطور جاگیر اُس کو اُس سے واپس لے لیا اور اِس طرح [illegible]
باجگزار بن گیا۔ اُس نے روما کو سالانہ خراج بھی روانہ کرنے کا اقرار کر لیا [illegible]

چوتھی لیٹرن کونسل ۱۲۱۵ء

اِن نوسینٹ چند ناکامیوں کے باوجود اب تمام [illegible]
حاصل کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے [illegible]
شاہ سسلی کی حیثیت سے اُس کا مسلمہ باجگزار تھا اور یہی حال انگلستان کے [illegible]
صرف زبانی طور پر کہا بلکہ عملی طور پر مختلف ممالک یورپ کے [illegible]
قائم رکھا۔ ۱۲۱۵ء میں ایک عظیم الشان [illegible]

[illegible] بادشاہوں اور شہزادوں اور شہروں کے
[illegible] کی ترقی کے خلاف تھے۔
[illegible] کو نقصان پہنچانے والی تھیں۔ اس کونسل نے
[illegible] بنام [illegible] کو خارج از مذہب کر دیا۔
[illegible] انتقال ہو گیا اور جانشینوں کے لئے
[illegible] ایک مصیبت کا در چھوڑ گیا۔ وہ پہلے پوپ کی
[illegible] پوپ کی اطاعت کے لئے آمادہ نہ تھا۔ اُس کی تعلیم
[illegible] اور [illegible] کی شائستگی کا اُس پر بہت اثر پڑا تھا جو وہاں مروج تھی۔ وہ اُس زمانہ
[illegible] چنانچہ اُن کے مخالفین کہتے تھے کہ وہ عیسائی بھی نہیں رہے اور وہ یہ
[illegible] اسکے سب مصنوعی ہی تھے۔ وہ تنگ نظر تھا،
[illegible] بہت معمولی شخص تھا لیکن اُس نے اپنی سلطنت
[illegible] کا اظہار کیا جس کے ساتھ اُسے جرمنی کی
[illegible] کے لئے ایک مکمل ضابطہ قوانین تیار کیا اور یہ
[illegible] کی باقاعدہ سلطنت کی بنیاد رکھی جس میں بادشاہ کو
[illegible] برتری اور فوقیت حاصل تھی۔

[illegible] کی عجیب و غریب اور مضحک کر دینے
[illegible] تسلیم کرنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے فوراً
[illegible] سلطنت قائم کرنا چاہتا ہے اور [illegible] اس
[illegible] کے مقبوضات ایک قفس میں بند ہو جائیں انہوں
[illegible] نے اعتبار کی اُن کو شبہ
[illegible] اور اُن کے خاندان

جنگ ... [illegible] ... [illegible]

فریڈرک نے قدم اٹھائے
بادشاہ تسلیم کیا گیا

رکاوٹیں ... ہوا اس کی ... [illegible]
نہایت ... [illegible] ... [illegible]

جانے کے لئے کیا تھا۔ [illegible] ... [illegible]

با وجودیکہ پوپ نے اُس کو ... [illegible] ... [illegible]

از مذہب کر دیا جب وہ مذہب سے خارج ہو گیا تو مشرق کی طرف ... [illegible]

کامیابی ہوئی اور ایک مرتبہ پھر یروشلم یعنی بیت المقدس ... کے

خود یروشلم کا بادشاہ بن گیا ... [illegible]

فرانسیسی کی طاقت
کا سلب ہونا

لیکن فریڈرک کے ... [illegible] ... [illegible]
کوششوں میں ... کی گئی ... [illegible]

بادشاہ مقرر کرنے شروع کر دئے تاکہ وہ ... قائم مقام ہو ... [illegible]

کر دیا تھا۔ فریڈرک کی وفات ... کے چند سال ... [illegible]

سلطنت قائم رکھی۔ لیکن ... [illegible]

کے بھائی یعنی چارلس ... [illegible]

سلطنت بخشدی تھی۔

فریڈرک کی وفات سے قرون وسطیٰ
کی سلطنت عظمیٰ کا خاتمہ ہوتا ہے

فریڈرک کی وفات کے ساتھ قرون وسطیٰ کی سلطنت ... [illegible]
کہنا چاہئے کہ ختم ہو گیا ... [illegible]

کا قانون) کے بعد جیسا کہ ... [illegible]

تھا ... میں جرمنی ... کیا گیا ... [illegible]

نے بھی ... [illegible]

ختم کرنے کے ... [illegible]

[illegible] منقسم ہوگئی تھی اور اُس کا بادشاہ

[illegible] منظم اور باقاعدہ سلطنت تھی ۔

[illegible] صاف اور روشن ہوگیا تھا کہ نہ تو جرمنی

[illegible] اور فرانس کی طرح ایک علیحدہ مضبوط سلطنت ہو سکتی

[illegible] گرجائیں اور ایسے وغیرہ

[illegible] سے ہر ایک اپنی آزادی کا دعویدار ہے اور کمزور بادشاہ

[illegible]

[illegible] خود مختار

[illegible] سلطنتوں سے

[illegible] تہذیب

[illegible] کی نفاست

[illegible] اپنے

[illegible] جنوب

[illegible] پوپ نے دعوت دی تھی لیکن

[illegible]

باب پانزدہم

صلیبی محاربات

عہدِ وسطیٰ کے تمام واقعات میں صلیبی لڑائیاں نہایت عجیب و غریب [illegible] وہ قسمت آزما مہمات ہیں جو شام میں کی گئیں اور جو [illegible] بیت المقدس کو کافر ترکوں سے مستقل طور پر آزاد کرانے کے لئے کی گئیں۔ [illegible] کم از کم صلیبی جنگجوؤں کی ایک عظیم فوج مغرب کے تمام ممالک سے جمع ہوتی ہوئی اپنی منزل کو روانہ ہوتی ہوئی دیکھی۔ ہر سال زائرین کے چھوٹے چھوٹے گروہوں کو [illegible] کو رخصت ہوتے ہوئے لوگ دیکھتے تھے۔ دو سو برس تک ہر درجہ اور حیثیت کے [illegible] ایک لگاتار دریائے ذخّار مغربی ایشیا کی طرف بہہ رہا تھا۔ اگر وہ سفر کی بے شمار زحمتوں سے بچ کر رہ جاتے تھے تو وہ یا تو اس دور دراز ملک میں آباد ہو جاتے تھے [illegible] ہو جاتے تھے یا گھر واپس چلے جاتے تھے اور نئے لوگوں کے قصے اور ان کی صناعی اور عیش و عشرت کے فسانے جو مغرب میں معدوم تھے اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔

صلیبی لڑائیوں کی اہمیت کو غلو سے بیان کرنے کی قدرتی ترغیب

صلیبی محاربات کے بارہ میں ہمارے ذرائع معلومات اس قدر [illegible] اور اس قدر دلچسپ واقعات سے پُر ہیں کہ اکثر مصنفین کو ان [illegible] کے لئے اپنی کتابوں میں زیادہ جگہ دینے کی ترغیب ہوئی حالانکہ وہ در اصل [illegible] سے اس قدر جگہ کی مستحق نہیں ہیں۔ بہر حال یہ لڑائیاں بھی صرف اُن [illegible] جنکو وقتاً فوقتاً یورپین اقوام کرتی رہی ہیں۔ [illegible]

[illegible] سے ہندوستان کے مفتوح ہونے کا اور امریکہ کے نوآباد ہونے کا اثر پڑا
[illegible] کی تفصیل اصل سے مغربی یورپ کی تاریخ سے تعلق رکھتی ہے۔

[illegible] فتح کیا

ساتویں صدی میں عربوں نے حضرت محمدؐ کی وفات کے فوراً بعد ملک شام کو فتح کر لیا تھا اور یروشلم کا مقدس شہر کافروں کے ہاتھوں میں پڑ گیا [illegible] ان مقدس مقامات کا احترام کرنے میں جن کا تعلق حضرت عیسیٰؑ کی زندگی سے تھا عیسائیوں [illegible] شریک تھے۔ اور عام طور پر عیسائی زائرین کو جو وہاں پہنچ جاتے تھے اجازت تھی کہ وہ بلا روک [illegible] عبادت کریں لیکن ایک نئی اور زیادہ اکھڑ قوم (سلجوق ترک) کی آمد پر گیارہویں صدی میں [illegible] ان سے سخت تکالیف کی خبریں گھر پہنچانی شروع کیں۔ علاوہ ازیں مشرقی شہنشاہ کو ترکوں نے ۱۰۷۱ء میں شکست دی تھی اور وہ ایشیائے کوچک پر قابض ہو گئے تھے۔ ترکوں کا قلعہ نیسیا پر قابض رہنا جو قسطنطنیہ کے مدمقابل دوسرے کنارہ پر تھا واقعی مشرقی سلطنت کے لئے ایک مستقل خطرہ تھا۔ جب طاقتور شہنشاہ الیکزیس (۱۰۸۱ء-۱۱۱۸ء) تخت نشین ہوا تو اس نے کافروں کو [illegible]رج کرنے کی کوشش کی۔ یہ دیکھکر کہ یہ کام اس کے بل بوتہ کا نہیں ہے اس نے دنیائے عیسائیت کے

[illegible] شہنشاہ پوپ سے کافر [illegible] کے خلاف امداد کی التجا کرتا ہے

سردار اربن دوئم سے امداد کی التجا کی۔ پہلا بڑا جوش صلیبی جنگجویوں کو اربن کی طلبی سے پیدا ہوا جس کا اعلان ایک مشہور کونسل میں کیا گیا تھا جو ۱۰۹۵ء میں بمقام کلرمانٹ فرانس میں منعقد ہوئی تھی۔

[illegible] دوئم پہلی صلیبی لڑائی کے لئے کلرمانٹ [illegible] میں طلبی کا اعلان کرتا ہے۔ ۱۰۹۵ء

ایک خطبۂ صدارت میں جس نے ایسے حیرت انگیز فوری نتائج پیدا کر دیئے جس کی مثال تاریخ میں کہیں نہیں پائی جاتی پوپ نے فوجی سرداروں اور ہر درجہ کے پیدل [illegible] سے اصرار کیا کہ اپنے عیسائی بھائیوں کو خانہ جنگی میں قتل کرنے کے خراب کام سے دست کش [illegible] اور اس کی بجائے اپنے ہم مذہبوں کی امداد کے لیے مشرق کی طرف روانہ ہوں۔ ورنہ [illegible] ان کی روک تھام نہ کی گئی تو وہ اپنی حکومت خدا کے وفادار خادمین پر اور زیادہ

وسیع کرینگے۔ ہمارے شافع محشر کے مقدس مقبرہ کو جس پر جس اقوام نے ... مقامات کو جن کو وہ بے توقیری سے خراب اور ناپاک کر رہے ہیں اور حقارت سے ... خصوصاً تم سے آزاد کرنے کے لئے باصرار کہا جاتا ہے۔" اربن نے یہ بھی کہا کہ فرانس اپنی ... کی ضروریات کو مہیا نہیں کر سکتا اور مقدس سرزمین میں بکثرت دودھ اور شہد ہے۔ ... شاہراہ پر روانہ ہو جاؤ۔ شریر قوم سے وہ مقدس سرزمین چھین لو اور اس کو اپنے قبضہ میں کر ... پوپ نے اپنا خطبہ ختم کر لیا تو حاضرین نے باتفاق آواز بلند کہا "یہی خدا کی مرضی ہے۔" ... کہا کہ یہی جملہ صلیبی جنگجویوں کا رستہ رہنا چاہیے۔ اُن کو ایک صلیب سینہ پر لٹکا ... وہ روانہ ہوتے تھے اور جب وہ واپس آتے تھے تو اُن کی پشت پر لٹکتی تھی جو اُن کے ... کام کی متبرک علامت تھی۔

صلیبی جنگجویوں کے اصلی مقاصد | قرونِ وسطیٰ کے مذہبی جوش اور سادگی مذہب کے نہایت عجیب و غریب نمونوں کے لئے صلیبی لڑائیوں کو عام طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ لڑائیاں بہت سے مختلف قسم کے لوگوں کو مرغوبِ خاطر معلوم ہوئیں۔ صرف متقی، بہادر اور قسمت آزما طبقہ کے لوگ ہی ادھر متوجہ نہ ہوئے تھے۔ ملکِ شام بے صبر اور حریص امیروں کے لئے یہ ترغیب دے رہا تھا کہ شاید مشرق میں وہ ایک ریاست قائم کر سکیں اور اُن تجارت پیشہ لوگوں کو اپنی طرف بلا رہا تھا جو نئے مواقع کی تلاش میں سرگرداں رہا کرتے ہیں اور نیز اُن بے چین لوگوں کو اپنی طرف (بلا) رہا تھا جو گھر کی ذمہ داریوں سے بچنا چاہتے تھے۔ اس کی دلفریب کشش سے مجرم بھی اچھوتے (نہ رہے) جو اس غرض سے فوج میں بھرتی ہو گئے کہ اُن کو اُن کے گزشتہ کردار کے بُرے نتائج نہ (بھگتنے) پڑیں۔ یہ بھی قابل الذکر ہے کہ اربن نے اُن لوگوں کو خاص توجہ دلائی جو "اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں کے خلاف لڑ رہے تھے" اور اُن سے باصرار کہا "جو غارت گر اور لٹیرے تھے "اب وہ حضرت عیسیٰ کے سپاہی بن جائیں"۔ بہت سے صلیبی جنگجویوں کے طرزِ عمل سے ... ہے کہ پوپ کی آواز اس طبقہ کے لوگوں میں زیادہ بااثر ثابت ہوئی۔ لیکن ...

... حالات تھے جنہوں نے بت سے لوگوں کو مشرق کا رُخ اختیار
... تعداد اشخاص یروشلم کو صرف مذہبی جوش کی وجہ سے گئے اور
... نہیں گئے" اور اُن کا خاص مقصد بیت المقدس کو کافروں کے ہاتھ

... ہاتھا

... کے حقوق | پوپ نے گنہگاروں سے وعدہ کیا کہ یہ سفر خود گناہوں سے تائب
... کی برابر ہے۔ دیندار صلیبی جنگجو کو دیندار مسلم کی طرح یقین کامل تھا کہ اگر وہ اس مقدس جنگ میں ہلاک
... جنت میں داخل ہو جائے گا۔ بعد ازاں کلیسا نے اپنے غیر معمولی اختیارات سے کام
... کے نزدیک تجارتی معاہدوں میں بیجا مداخلت تھی۔ اُس نے اُن لوگوں کو جو خلوص نیت
سے اس سفر کو اختیار کریں اُن کے قرضوں پر سود کی معافی دیدی۔ اور یہ بھی اُن کو اجازت دیدی
کہ وہ اپنی جائداد کو فیوڈل آقاؤں کی مرضی کے خلاف رہن کر دیں۔ صلیبی جنگجویوں کی بیوی، بچے
اور جائداد کلیسا کی فوری حفاظت میں آجاتی تھی اور جو انہیں ستاتا تھا اُس کو خارج المذہب کر دیا
جاتا تھا۔ یہ مختلف امور اس مہم عظیم کی بڑی ہردلعزیزی کو ظاہر کرتے ہیں جو پہلی نظر میں صرف سختیوں اور
ناامیدیوں کا ہجوم معلوم ہوتی ہے۔

پیٹر دی ہرمٹ (فقیہ) اور اُسکی فوج | کلرمانٹ کی کونسل ماہ نومبر میں منعقد ہوئی تھی۔ موسم بہار (۱۰۹۶ء) سے قبل اُن لوگوں نے جنہوں نے صلیبی جنگ کا وعظ کرنا شروع کیا تھا اور سب سے بڑھکر مشہور پیٹر دی ہرمٹ (فقیہ) نے جس کو بیشتر تمام صلیبی تحریک کی ابتدا کا فخر حاصل ہو چکا تھا فرانس میں اور دریائے رہائن کے برابر عوام الناس کی ایک غیر معمولی فوج فراہم کرلی تھی۔ کاشتکار، صناع، خانہ بدوش، اور عورتیں اور بچے تک بھی صلیبی جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے جو سب کے سب مذہبی جوش سے سرشار تھے اور بیت المقدس کو جو دو ہزار میل کے فاصلہ پر تھا آزاد کرانے کے لئے تلے ہوئے تھے۔ اُن کو کامل یقین تھا کہ حضرت مسیح سفر کی تھکانے والی منزلوں میں اُنکا ساتھ دینگے اور کافروں پر اُن کو فوراً فتح دیں گے۔ یہ فوج چند رسالوں میں بہ ماتحتی پیٹر (فقیہ)

اور بالڈوی پینی لیس (قلاش) اور دیگر حقیر سرداران فوج کی رہنمائی میں ...
جنگجوؤں کو اہل ہنگری نے اس وجہ سے قتل کر ڈالا کہ اس مختلف الاقوام مجمع کی لوٹ ... سے
اپنے آپ کو بچائیں۔ اُن میں سے کچھ نیسیا تک پہنچے لیکن اُن کو ترکوں نے ذبح کر ڈالا
ایک مثال بڑے پیمانہ پر اُس حالت کی ہے جو بدستور تقریباً ایک صدی تک اس پہلی مہم کے
بعد بھی جاری رہی۔ منفرد زائرین اور قسمت آزما لوگ اس کوشش میں کہ وہ مقدس سرزمین تک
جائیں ہر قسم کی مصیبت، گرسنگی، غلامی، بیماری اور موت کے برابر شکار ہوتے رہے۔

پہلی صلیبی جنگ ۱۰۹۶ء

لیکن صلیبی لڑائیوں کے زمانۂ دراز کے بڑے اشخاص، پیٹر فقیہ کے ادنیٰ درجہ
کے توابعین میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ فوجی سردار ہیں جو اپنی زرہ بکتروں میں نظر آتے ہیں۔ کلرمانٹ
پر تبلیغ جاری ہونے کے ایک سال بعد جنگجو اشخاص کی بڑی فوجیں مغرب میں امرا کی سرگردہی میں جمع
ہوئیں۔ پوپ اُن کی تعداد تین لاکھ بتلاتا ہے۔ مختلف رسالوں میں سے جو قسطنطنیہ پر اکھٹے ہونیوالے
تھے حسب ذیل دستۂ افواج نہایت اہم تھے:۔ وہ رضاکار جو پرووینس میں جمع ہوئے اور پوپ کے
نمائندے اور نیز کاؤنٹ ریمنڈ اوف ٹولوس کی ماتحتی میں روانہ ہوئے؛ باشندگانِ جرمنی خصوصاً
لورین کے باشندے بہ ماتحتی گوڈفری اوف بولن اور اُس کے بھائی بالڈون جو یروشلم کے
فرمانروا مقرر ہو چکے تھے اور آخر میں جنوبی اٹلی کے نارمنوں اور فرانسیسیوں کی فوج بہ سرداری
بوہیمنڈ اور ٹینکریڈ۔

نامور سرداران فوج جنکا ذکر کیا جا چکا ہے حقیقی فوجوں کے دراصل کمانڈر نہ تھے۔ ہر صلیبی
جنگجو نے جداگانہ مہم کی تھی اور وہ کسی شخص کے حکم کی تعمیل اُس وقت تک کرتا تھا جب تک وہ
ایسا کرنا پسند کرے۔ فوجی سرداران اور سپاہی قدرتی طور پر زیادہ ممتاز رہنماؤں کے گرد جمع ہو گئے
اور وہ اپنے سرداروں کے بدل دینے کا اپنے آپ کو مختار سمجھتے تھے۔ سرداران بھی اپنے ذاتی
فوائد کا زیادہ لحاظ رکھتے تھے اور مہم کی بہتری پر اپنے آپ کو قربان کر دینے کی طرف اُن کی
کم توجہ تھی۔

...میں صلیبی جنگجوؤں کی آمد پر یہ بات بالکل واضح ہوگئی تھی کہ وہ یونانیوں سے بھی اتنے ہی بعید تھے جتنے کہ ترکوں سے اور کسی بات میں بھی اُن سے ... شہنشاہ الیکسیس نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ وہ گاڈفری کی فوج پر حملہ کرے جو اُس کے ...ت کی حوالی میں خیمہ زن تھی۔ کیونکہ اُس کے سردار نے اُس کے فیوڈل احترام کرنے کے ... سے انکار کردیا تھا۔ شہنشاہ کی لڑکی نے اپنی اُس وقت کی عمدہ تاریخ میں صلیبی جنگجویوں کے ظالمانہ طرزِ عمل کی تصویر کا بُرا رُخ دِکھلایا ہے۔ برخلاف اِس کے وہ یونانیوں کو دغاباز، بزدل اور دروغ گو کہتے ہیں۔

مشرقی شہنشاہ نے اپنے مغربی اتحادیوں کے ذریعے سے ایشیائے کوچک کو دوبارہ فتح کرنے اور ترکوں کو پسپا کرنے کی اُمید کی تھی۔ برخلاف اِس کے نامور سرداران فوج نے جو اپنے لیے شہنشاہ کی پہلی ملکت میں ریاستیں بنانے کا خواب دیکھ رہے تھے اُن پر فاتحانہ حق کی رو سے حکومت کرنا تجویز کر رکھا تھا۔ بعد ازاں ہم یونانیوں اور مغربی عیسائیوں کو شرمناک طریقہ پر مسلمانوں کے ساتھ متحد ہوکر ایک دوسرے کے خلاف لشکر آرا دیکھتے ہیں۔ ترکوں کے مشرقی اور مغربی دشمنوں کے تعلقات اس امر سے بخوبی واضح ہوگئے جب کہ صلیبی جنگجویوں نے اُن کے پہلے شہر نیسیا کا محاصرہ کیا۔ جب یہ شہر اطاعت کے لئے تیار تھا تو یونانیوں نے دشمنوں سے یہ باہم طے کرلیا کہ پہلے اُن کی فوجیں شہر میں داخل ہوں۔ اِس کے بعد انہوں نے اپنے مغربی اتحادیوں کے خلاف شہر کے دروازے بند کردئے اور اُن سے کہا کہ یہاں سے آگے بڑھ چلو۔

صلیبی جنگجویوں کے سرداروں میں نااتفاقی

پہلے حقیقی اتحادی جن سے صلیبی جنگجویوں کو مدد پہنچی عیسائی اہل آرمینیہ تھے جنہوں نے اُنکی امداد ایشیائے کوچک میں سخت کوچ کرنے کے بعد کی تھی۔ اُن کی استعانت سے بالڈون اڈیسہ پر قابض ہوگیا اور بعد ازاں اُس کا شہزادہ بن گیا۔ صلیبی جنگجویوں کی بڑی تعداد کو سرداروں نے یہ ترغیب دی کہ وہ فی الحال یروشلم کی چڑھائی کو ملتوی کردیں اور ایک سال تک اہم شہر انطاکیہ کو حاصل کرنے میں صرف کیا گیا۔ اِسکے

بعد خصوصاً نارمن بوہمنڈ، اور کاونٹ اوف ٹولوس کے درمیان [illegible]
ہوا ایک سخت ہنگامہ برپا ہو گیا۔ دونوں جانب کے نہایت خراب طرز عمل کے بعد [illegible]
ہوا اور ریمنڈ اپنے لئے سواحل سمندر پر طرابلس کے قریب ایک علیحدہ ریاست فتح کرنے
میں مصروف ہو گیا۔

یروشلم پر قبضہ | ۱۰۹۹ء کے موسم بہار میں تقریباً بیس ہزار بہادروں نے آخرکار یروشلم پر حملہ کیا۔
انہوں نے ایسے ملک کے درمیان جہاں آب و دانہ کچھ نہ تھا اور نہ ایسا سامان تھا جو شہر پر قبضہ
کرنے کے لئے کام میں لایا جا سکے شہر کی فصیلوں کو خوب مستحکم پایا۔ جافہ پر جینوا سے کچھ جہاز بروقت
آ گئے جنہوں نے محاصرہ کرنے والوں کو سامان رسد بہم پہنچا دیا اور تمام دقتوں کے باوجود شہر پر
دو ماہ کے بعد قبضہ ہو گیا۔ صلیبی جنگجویوں نے اپنی معمولی خون آشامی کے ساتھ باشندگان شہر کو
بے دریغ ذبح کیا۔ گوڈفری اوف بولن یروشلم کا فرمانروا منتخب کیا گیا اور اس نے یہ عاجزانہ لقب
"محافظ بیت المقدس" اختیار کیا۔ وہ جلد فوت ہو گیا اور اس کا جانشین اس کا بھائی بالڈون ہوا
جس نے اڈیسہ ۱۱۰۰ء میں چھوڑا تاکہ سلطنت یروشلم کی حدود کو وسعت دینے کا کام انجام دے۔

شام میں لاطینی سلطنتوں کا قائم ہونا | یہ امر واضح ہو گیا ہو گا کہ فرنگیوں نے جیسا کہ مسلمان تمام مغربی اقوام کو کہتے
ہیں چار ریاستوں کے مرکز قائم کر لئے تھے۔ یہ حسب ذیل تھے: اڈیسہ،
انطاکیہ، طرابلس کے گرد و پیش کا ملک جس کو ریمنڈ نے فتح کیا تھا اور یروشلم کی سلطنت۔ آخر الذکر
کو بالڈون نے بہت جلد وسعت دی جس کو وینس اور جینوا کے جہازرانوں سے بہت مدد ملی۔ وہ
سڈن، ایکرا اور دیگر سواحلی شہروں پر قابض ہونے میں کامیاب ہوا۔

ان عیسائی فتوحات کی خبریں بہت جلد مغرب میں پہنچیں اور ۱۱۰۱ء میں نئے صلیبی جنگجو ہزاروں
کی تعداد میں مشرق کو روانہ ہوئے جن میں سے بہت سے یا تو مر گئے یا ایشیائے کوچک کو پار کرتے
ہوئے منتشر ہو گئے اور بہت کم اپنی منزل مقصود پر پہنچے۔ لہٰذا اصلی فاتحین کو مسلمانوں کے خلاف
ملک پر قبضہ رکھنا پڑا اور اپنی فتوحات کا نظم و نسق جس طرح ان سے ہو سکا ٹھیک کرنا پڑا۔

ساحل پر فرنگیوں کا مستقل قبضہ اُن نوآبادیوں کی طاقت پر منحصر تھا جنکو اُن کے سرداروں نے قائم کیا تھا۔ یہ معلوم کرنا ناممکن ہے کہ مغرب کے کس قدر زائرین نے نئی لاطینی ریاستوں میں اپنا مستقل گھر بنا لیا تھا۔ دراصل اُن لوگوں کی زیادہ تعداد جو فلسطین کو گئے بیت المقدس کی زیارت ہو کر چکنے کا اپنا پورا عہد کر کے واپس آ گئی تھی۔ تاہم کچھ تعداد ایسے سپاہیوں کی ضرور موجود تھی جن پر سردار اعتماد کر سکتے تھے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ ہوں اور وہیں قیام کر لیں۔ علاوہ ازیں ترک ایک دوسرے سے لڑنے میں اس قدر مصروف تھے کہ انہوں نے توقع سے بہت کم مستعدی فرنگیوں کو اس مختصر مملکت سے جو تقریباً ۵۰۰ میل طویل اور ۵۰ میل عریض تھی خارج کرنے میں ظاہر کی، جس کو انہوں نے فتح کر لیا تھا۔

ہسپتال والے صلیبی جنگ کی تحریک کا ایک عمدہ نتیجہ چند عجیب جنگی فرقوں کا قیام تھا۔ ہسپتال والے، معبد والے، اور ٹیوٹن سرداران، جن میں اُس زمانہ کی سب سے بڑی دلچسپیاں راہب اور سپاہی کی متفقہ طور پر پائی جاتی تھیں، جنگی فرقے پیدا ہو گئے۔ ایک شخص دو فرقوں میں بھی ہو سکتا تھا، سردار فوج اپنی زرہ بکتر پر راہب کی ٹوپی پہن سکتا تھا۔ ہسپتال والے، راہبوں کی ایک جماعت سے پیدا ہوئے جو پہلی صلیبی جنگ سے پیشتر غریب اور بیمار زائرین کی امداد کیا کرتے تھے۔ بعد ازاں اُس جماعت نے نائٹس سرداران فوج کو بھی اُس کا رکن بنانا منظور کر لیا اور یہ ایک جنگی جماعت ہو گئی لیکن اس نے بیماروں کی خبر گیری بدستور جاری رکھی۔ اس خیراتی جماعت نے 'ابتدائی خانقاہوں کی مانند مغربی یورپ میں فیاضانہ عطیاتِ اراضی حاصل کئے اور خود مقدس سرزمین میں بہت سی محفوظ خانقاہیں تعمیر کیں اور اُن کی نگرانی کرتی رہی۔ تیرہویں صدی میں ملک شام کو خالی کرنے کے بعد ہسپتال والوں نے اپنا صدر مقام جزیرۂ رہوڈس اور بعد ازاں مالٹا کو بنا لیا۔ یہ فرقہ اب تک موجود ہے اور اب تک یہ بات قابلِ فخر سمجھی جاتی ہے کہ کسی شخص کو اس کا نشان یعنی مالٹا کی صلیب پہننا نصیب ہو جائے۔

قبل اس کے کہ ہسپتال والے جنگی فرقے میں محسوب ہونے شروع ہوئے، فرانسیسی سرداران

فوج کے ایک چھوٹے دستہ نے ۱۱۱۹ء میں ایک جماعت بنائی جس کا کام [illegible]

اُن کے سفر یروشلم میں کافروں کے حملوں کے خلاف کیجانے۔ اُن کو پہلے معبد حضرت [illegible]

موقع پر یروشلم کے شاہی محل میں رہنے کے لئے جگہ دی گئی۔

معبد والے

پس اِس رعایت سے اُن کا نام معبد والے مشہور ہو گیا اور انہوں نے اِس کی عظمت کو بہت ترقی دی۔ کلیسا نے بڑے جوش کے ساتھ "معبد کے غریب سپاہیوں" کو خوش آمدید کہا۔ وہ [illegible] سفید چغہ پہنتے تھے اور سرخ صلیب اُس پر لٹکاتے تھے۔ اور بہت سخت قوانین خانقاہ کے پابند تھے جن کی وجہ سے اُن سے اطاعت، ناداری اور تجردی کا حلف اٹھوایا جاتا تھا۔ اِس فرقہ کی شہرت تمام یورپ میں پھیل گئی اور نہایت معزز اشخاص یہاں تک کہ ڈیوک اور شہزادے دنیا کو ترک کرنے پر رضامند ہو گئے اور حضرت مسیح کی خدمت کرنے کے لئے اُن کے سیاہ اور سفید جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے۔

یہ فرقہ ابتدا ہی سے امرا کا تھا چنانچہ یہ بہت جلد ناقابل یقین طور پر متمول اور خود مختار ہو گیا۔ اِس کے جمع کنندگان دولت یورپ کے تمام حصوں میں تھے جو "خیرات" کو جمع کر کے آقائے اعظم کے پاس یروشلم روانہ کر دیتے تھے۔ اِس فرقہ کو جاگیریں، گرجا اور شہر اور نیز کثیر التعداد دولت بھی دیجاتی تھی۔ ایراگان کے بادشاہ نے اپنی تہائی سلطنت اِس فرقہ کو عطا کرنے کی تجویز کی۔ پوپ نے معبد والوں پر حقوق کی بوچھار کر دی۔ اُن کو ٹیکس اور عشر سے مستثنیٰ کر دیا اور اُن کو اپنے فوری حدود اختیار میں شامل کر لیا۔ اُن کو فیوڈل عہد و پیمان سے بری کر دیا اور پادریوں کو ممانعت کر دی کہ وہ اُن کو خارج المذہب نہ کریں۔

معبد والوں کے فرقہ کی برخوتی

یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے اگر وہ گستاخ بن گئے اور شہزادوں اور پادریوں کی نفرت اور حسد کا شکار بن گئے۔ یہاں تک کہ انوسینٹ سوم نے بھی انکو اِس بات پر سخت ملامت کی کہ انہوں نے اپنے زمرہ میں شریر النفس اشخاص کو بھی شامل کر لیا تھا اور وہ اپنے شمول کے بعد پادریوں کے جملہ حقوق سے محفوظ و مستفیض ہوتے تھے جو ہیں

[illegible] پوپ اور شاہ فرانس کی متفقہ کوششوں سے اِس فرقہ کا [illegible] کے ممبران پر نہایت نفرت انگیز الزامات قائم کیے گئے مثلاً بے دینی، [illegible] اراکین کے مذہب کی باقاعدہ توہین۔ بہت سے ممتاز معبد والے بے دینی [illegible] گئے اور دیگر اشخاص تنگ و تاریک قید خانوں میں سڑ کر مر گئے۔ یہ فرقہ موقوف [illegible] کی جائداد ضبط کر لی گئی۔

[illegible] اہل پروشیا [illegible]

رہا تیسرا بڑا فرقہ یعنی ٹیوٹن سرداران فوج کا۔ اُن کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ انہوں نے صلیبی لڑائیوں کے ختم ہونے کے بعد [illegible] کے بیروان اہل پروشیا کو فتح کر لیا۔ بحیرۂ بالٹک کے سواحل پر اُن کی کوششوں سے ایک نئی عیسائی سلطنت قائم ہو گئی جس میں کونزبرگ اور ڈینزبرگ دو بڑے شہر آباد ہو گئے۔

دوسری صلیبی جنگ

پہلی صلیبی جنگ کے وعظ کے پچاس سال بعد اڈیسہ کے فتح ہونے سے (۱۱۴۴ء) [illegible] مشرق میں عیسائیوں کا ایک سرحدی مقام تھا دوسری بڑی مہم پیدا ہوئی۔ اِس کا اہتمام سینٹ برناڈ نے کیا جو اپنی بے نظیر فصاحت سے رضاکاروں کو صلیب اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہوا اِدھر اُدھر پھرتا تھا۔ جنگ کے ایک خوبصورت راگ میں اُس نے معبد والے سرداران فوج کی حمایت طلب کی۔ [illegible] عیسائی جو جہاد میں کافر کو قتل کرے یقیناً اس کا صلہ پائے گا اور اگر وہ خود قتل ہو جائے تو اور بھی زیادہ یقین ہے کہ وہ اس کا اجر پائیگا۔ کافروں کی موت میں عیسائیوں کی نیکنامی ہے کیونکہ خود حضرت عیسیٰ اِس بات سے خوش ہوتے ہیں۔ شاہ فرانس خوشی سے صلیب اُٹھانے کے لئے تیار ہو گیا لیکن شہنشاہ کانرڈ سویم اُس وقت تک راضی نہ ہوا جب تک کہ خود سینٹ برناڈ نے اُسکے سامنے [illegible] کے احوال کی ہو بہو تصویر اُس کے سامنے نہ کھینچ دی۔

[illegible] ممتاز زنگردوں کے بارہ میں مورخ آٹو اوف فرزنگ لکھتا ہے کہ اِس فدر لیٹر سے [illegible] صلیب اٹھانے میں عجلت کی کہ ہر شخص اپنے جوش میں اُسکو خدا کا ہاتھ سمجھا سینٹ برناڈ [illegible] (اتحاد؟) بانی تھا عیسیٰ کے سیاہیوں" کی نہایت یہی کیفیت درج کی ہے "اُس

بیشمار انبوہ میں تم بجز نہایت شریر النفس اور توہین مذہب کرنے والوں کے ... اور لوگ کم دیکھو گے جن کا یہاں سے چلا جانا دو فائدوں سے خالی نہیں ... دفع ہونے سے خوش ہے اور فلسطین اُن کے آنے سے خوش ہے ... یہاں سے اُن کی عدم موجودگی اور وہاں پر اُن کی حاضری ضروری ہے۔ صلیبی جنگجو ... اور اُن کی نقل و حرکت کا بیان کرنا بالکل غیر ضروری ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ فوجی نقطۂ خیال ... دوسری صلیبی جنگ ایک نہایت تکلیف دہ ناکامی ثابت ہوئی۔

تیسری صلیبی جنگ | چالیس برس بعد ۱۱۸۷ء میں یروشلم پر سلطان صلاح الدین کا قبضہ ہو گیا ... مسلمان حکمرانوں میں نہایت ممتاز اور دلیر تھا۔ بیت المقدس کے نقصان سے ... فوجی مہمات میں نہایت مشہور مہم کا آغاز ہوا جس میں فریڈرک (سُرخ ریش)، انگلستان کا بادشاہ رچرڈ شیر دل اور اُس کا سیاسی رقیب شاہ فرانس فلپ آگسٹس یہ سب شریک ہوئے۔ اس مہم کی حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ بعض عیسائی رہنما ایک دوسرے سے کافی اور دلی نفرت رکھتے تھے لیکن عیسائی اور مسلمان باہم ایک دوسرے کی عزت و احترام کرنے لگے تھے۔ ہم کو دونوں مخالف مذہبوں کے نمائندوں میں نہایت شریفانہ تعلقات کی مثالیں ملتی ہیں۔ ۱۱۹۲ء میں رچرڈ نے صلاح الدین سے صلح کر لی جس کی شرائط کی رو سے عیسائی زائرین کے لئے مقامات مقدسہ کی زیارت کے مواقع آرام و حفاظت کی ذمہ داری کی گئی تھی۔

چوتھی اور اُس کے بعد کی صلیبی لڑائیاں | تیرھویں صدی میں صلیبی جنگجویوں نے اپنی مہمات کا رُخ مسلمانوں کی مرکزی طاقت یعنی مصر کی طرف بدل دیا۔ ان میں سے سب سے پہلی مہم نے ... غیر معمولی طریقہ پر اپنا رُخ بدلا اور اس کے باعث اہل وینس ہوئے جنہوں نے ... خاطر مفتوح کرنے کی ترغیب دی۔ فریڈرک دوم اور سینٹ لوئی کی ... کی حاجت نہیں۔ یروشلم ہمیشہ کے لئے ۱۲۴۴ء میں ہاتھ سے جاتا رہا تھا اور اگرچہ ... کرنے کے امکان پر بہت غور و خوض کیا گیا لیکن تیرھویں صدی کے اختتام سے ...

... کے لئے مقدس سرزمین بڑی اور مستقل دلفریبیوں کا باعث
... بعض بڑے سوداگران جینوا، وینس وپیسا کے لئے اُن کی ابتدائی
... جہازوں سے فراہمی سامانِ رسد کی بدولت مقدس سرزمین کی فتح ممکن ہو گئی
... اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ اُن کو اُن کی خدمات کا کافی صلہ مل چکا ہے یا نہیں۔
... کامیاب محاصرہ میں مدد دیتے تھے وہ اس بات کا انتظام کرتے تھے کہ اُن کو ایک
... مقام کا دیا جائے جہاں کہ وہ اپنی اشیائے تجارت فروخت کر سکیں، اُن کی
... اور جہاں گرجا بھی ہو الغرض وہ سب باتیں جو اُن کی تجارت کے مستقل مرکز کے لئے
... ہونی چاہئیں۔ یہ محلہ یا ضلع اسی شہر کا ہو جاتا تھا جسکے باشندگان یہ سوداگر ہوتے تھے۔
... سلطنت میں وینس نے اپنے گورنروں کو اُن محلوں میں رہنے کے لئے بھیجا جو تاجروں کو دی
... گئے تھے۔ ... کو بھی یروشلم میں خود مختار اور آزاد موقع دیا گیا تھا اور جینوا کو اُس کا حصہ
... کی ریاست میں دیا گیا تھا۔

... عیش وعشرت یورپ میں داخل ہوتی ہے	اس نئی تجارت کا نہایت اہم اثر مغرب کو مشرق کے ساتھ مستقل تعلقات سے وابستہ کرنا تھا۔ مشرقی پیداوار ہندوستان اور دیگر مقامات سے ریشم، مصالحے،

... مشک، موتی اور ہاتھی دانت، مسلمان جانب شرق سے فلسطین اور شام کے تجارتی شہروں میں لاتے
تھے۔ یہ اشیاء پھر اٹلی کے سوداگروں کے ذریعہ فرانس اور جرمنی میں پہنچتی تھیں جو عیش وعشرت کے
... کو پیدا کرتی تھیں اور جس کا اب تک نیم وحشی فرنگیوں کو خواب وخیال بھی نہ تھا۔

... کے نتائج	اس بہت مختصر کیفیت سے بھی صلیبی لڑائیوں کے بعض نتائج مغربی یورپ

... پر منکشف ہو گئے ہونگے۔ ہزاروں، لاکھوں فرانسیسیوں، جرمنوں اور انگریزوں نے خشکی
... راستے مشرق کی طرف سفر کیا۔ اُن میں سے اکثر چھوٹے چھوٹے مواضعات یا قلعہ جات
... خیال کہ وہ دنیائے اعظم کے بارہ میں بجز اس کے کہ اُن کے دیسی گاؤں یا

صوبہ کی کہاں تک حدود تھیں کچھ نہ معلوم کر سکتے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو [illegible] پایا۔ اور اجنبی لوگوں اور غیر مانوس رواجات کو دیکھا۔ اس سے اُن کی قوت تخیل پر زور پڑا اور [illegible] اپنے ساتھ گھر لیگئے۔ صلیبی جنگ نے ایک آزاد تعلیم کی قائم مقامی کی۔ صلیبی جنگجو اُن لوگوں سے [illegible] ہوئے جو اُن سے زیادہ جانتے تھے سب سے بڑھکر بل حرب تھے۔ اور اپنے ساتھ عیش و[illegible] اور آرام کے نئے خیالات لائے۔

لیکن یہ اندازہ کرنے میں کہ مغرب صلیبی لڑائیوں کا کس قدر مرہون منت ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ نئی چیزوں میں سے اکثر شام پر لشکر کشی بغیر بھی قسطنطنیہ کے ذریعے سے یا سسلی اور اسپین کے عربوں کے ذریعے سے حاصل ہو جاتیں۔ علاوہ ازیں بارہویں اور تیرہویں صدیوں میں یورپ کے شہر تیزی کے ساتھ ترقی کر رہے تھے۔ تجارت اور مصنوعات وسیع ہوتی جارہی تھیں اور یونیورسٹیاں (جامعہ) قائم ہو رہی تھیں۔ یہ فرض کرنا مہمل ہوگا کہ صلیبی لڑائیوں کے بغیر یہ ترقی وقوع پذیر نہ ہوتی۔ پس ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ دور دراز کی مہمات سے اور اجنبی اور زیادہ بہتر مہذب لوگوں کے ارتباط سے اس سے زیادہ اور کچھ نہ ہوا کہ اُس ترقی میں جو اربن کے یادگار خطبۂ صدارت مقام کلرمانٹ سے پیشتر بھی محسوس ہو رہی تھی اور سرعت پیدا ہو گئی۔

باب شانزدہم

عہدِ وسطیٰ کی کلیسا کا عروج

پچھلے صفحات میں کلیسا اور پادریوں کا متواتر ذکر کرنا کچھ ضروری سا ہوگیا ہے۔ درحقیقت اُن کے ذکر کے بغیر قرونِ وسطیٰ کی تاریخ قریب قریب صفر کے برابر ہے کیونکہ کلیسا بغیر تشبیہ کے اُس زمانہ کا نہایت اہم شعبۂ زندگی تھی اور اُس کے افسران تقریباً ہر بڑے کام کے روحِ رواں تھے۔ ابتدائی ابواب میں کلیسا اور اُس کے سردار پوپ کی ترقی پر تبصرہ کیا جا چکا ہے اور نیز راہبوں کے کام پر بھی جب وہ یورپ میں پھیل گئے نظر ڈالی گئی ہے۔ اب ہم کو قرونِ وسطیٰ کی کلیسا پر ایک مکمل صیغہ کی حیثیت سے جب کہ اُس کی طاقت بارہویں اور تیرہویں صدیوں میں کمالِ عروج پر تھی غور کرنا چاہیے۔

وہ طریقے جن کے لحاظ سے قرونِ وسطیٰ کی کلیسا موجودہ زمانہ کی کلیساؤں سے مختلف ہے

ہم پیشتر ہی اس امر کا بکثرت ثبوت مشاہدہ کر چکے ہیں کہ قرونِ وسطیٰ کی کلیسا موجودہ زمانہ کی کلیساؤں سے بہت مختلف تھی خواہ وہ کیتھولک ہوں یا پروٹسٹنٹ۔

(۱) سب سے پہلے ہر شخص کو اُس سے تعلق رکھنا ضرور تھا جس طرح سے کہ آج کل ہم کو کسی نہ کسی سلطنت سے ضرور تعلق رکھنا پڑتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ کوئی شخص کلیسا کے اندر نہیں پیدا ہوتا تھا لیکن اُس کو معمولی طور پر قبل اس کے کہ وہ اس معاملہ میں کوئی رائے قائم کرنے کے قابل ہو بپتسمہ دیا جاتا تھا۔ تمام مغربی یورپ ایک واحد مذہبی جماعت تھا جس سے بغاوت کرنا ایک جرم تھا۔ کلیسا کی اطاعت سے انکار کرنا یا اُس کی تعلیمات اور

[illegible] تھا

اُس کے حکم پر اعتراض کرنا خدا سے سرکشی کرنا سمجھا جاتا تھا اور اُس کو بڑے بڑے ...

کلیسا کا تمول | (۲) قرونِ وسطیٰ کی کلیسا آجکل کی کلیساؤں کی طرح اپنے ... چندوں کی آمدنی پر گزر نہیں کرتی تھی۔ علاوہ اپنے وسیع قطعاتِ اراضی کی مالگزاری اور ... کی فیس کے اُس کو ایک باقاعدہ ٹیکس کی بھی آمدنی تھی جس کو ... کہتے تھے۔ جن لوگوں کو ...

عُشر | کرنا ہوتا تھا اُن سے یہ جبر وصول کیا جاتا تھا جسطرح کہ آجکل ہم سب کو حکومت کے ٹیکس کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

کلیسا کی مشابہت سلطنت سے | علاوہ ازیں یہ ظاہر ہے کہ قرونِ وسطیٰ کی کلیسا صرف ایک مذہبی جماعت ہی نہ تھی جیسی کہ آجکل کی کلیسائیں ہیں۔ بے شک یہ گرجاؤں کو وظائف دیتی تھی اور نمازیں پڑھانے کا انتظام کرتی تھی اور روحانی زندگی پیدا کرتی تھی۔ لیکن یہ اس سے بھی بڑھ کر کام کرتی تھی۔ ایک لحاظ سے یہ ایک سلطنت کی مانند تھی کیونکہ یہ اپنا مکمل آئین جداگانہ رکھتی تھی اور اس کی خود عدالتیں بہت سے ایسے مقدمات طے کرتی تھیں جو آج کل کی ہماری معمولی عدالتیں[۱] طے کرتی ہیں۔ اس کے زیرِ نگرانی جیل خانے بھی تھے جہاں کہ یہ مجرموں کو عمر بھر رہنے کی سزا دے سکتی تھی۔

---

[۱] آئینِ کلیسا کینن لا کے نام سے مشہور تھا۔ اس کو بہت سے جامعوں (یونیورسٹیوں) میں پڑھاتے تھے اور بہت سے وکلاء اس کے ذریعہ سے روٹی کماتے تھے۔ اس کی بنیاد دنیا کی کونسل سے آئندہ زمانہ کی کونسلوں تک کلیسا کی مختلف کونسلوں کے قوانین پر تھی اور سب سے بڑھ کر پوپوں کے فرامین اور فیصلوں پر تھی۔

ان روحانی عدالتوں کے کام کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ کلیسائیں تمام مقدمات کو طے کرنے کا دعویٰ کرتی تھیں جن کی ... پادری فریق ہو یا جس کا تعلق کلیسا سے ہو یا اُس کی خاص حفاظت میں ہو مثلاً راہب، طلباء، صلیبی جنگجو، بیوائیں، یتیم بچے اور ... بعد وہ تمام مقدمات جن میں رسومات کلیسا یا ممنوعات کلیسا کی بحث ہو معمولی طور پر کلیسائی عدالتوں سے فیصل ہوتے تھے ... وصیت، جعلی معاہدوں، سود، توہینِ مذہب، جادوگری، بیدینی وغیرہ سے ہوتا تھا۔ ...

[illegible] کی خدمات ادا کرتی تھی بلکہ اس کا نظام بھی سلطنت کی مانند تھا۔ [illegible] بادرین کے برعکس قرونِ وسطیٰ کے یورپ کی تمام مذہبی اور [illegible] ایک مرکزی سرداری کی ماتحت تھیں جو کلیسا کے ہر عہدہ دار کے لئے قانون وضع [illegible] کی نگرانی کرتا تھا جہاں کہیں وہ ہوتے تھے خواہ وہ اٹلی میں ہوں یا جرمنی میں، اسپین [illegible] تمام کلیسا کی ایک سرکاری زبان لاطینی تھی جس میں تمام مراسلات ہوتی تھی اور [illegible] اُس کی قانون پڑھائی جاتی تھیں۔

[illegible] شخصی سلطنت تھی

لہٰذا قرونِ وسطیٰ کی کلیسا اپنے اندازِ حکومت کے لحاظ سے بجا طور پر شخصی سلطنت کہی جا سکتی ہے۔ پوپ اُس کا طاقتور اور مطلق العنان سردار تھا جس کی شخصیت میں تمام روحانی اور انتظامی اختیارات مجتمع تھے۔ وہ اعلیٰ اور فائق [illegible] کلیسا کی کوئی کونسل خواہ کیسا ہی کوئی معاملہ اہم اور عظیم ہو اُس کی مرضی کے خلاف قانون وضع نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اُس کے فرامین پوپ کی منظوری کے بغیر جائز قرار نہیں دیئے جا سکتے تھے۔

[illegible] ڈال دینے کی اجازت

علاوہ ازیں پوپ کو اختیار تھا کہ کلیسا کے کسی قانون کو منسوخ کر دے یا اُس سے بازگشت کرے خواہ وہ کتنا ہی قدیم ہو بشرطیکہ مقدس کتابوں میں اُس کا صریح حکم نہ ہو یا قدرت ایسا کرنے کے لئے مجبور نہ کرتی ہو۔ وہ وجوہات مناسب کی بنا پر تمام انسانی قوانین میں مستثنیات کر سکتا تھا مثلاً چچازاد بھائی بہنوں کو شادی کرنے کی اجازت دے سکتا تھا یا کسی [illegible] کو اُس کے حلفی وعدوں سے بری کر سکتا تھا۔ یہ مستثنیات کسی قاعدہ کو پس پشت ڈال دینے کے [illegible] سے موسوم تھیں۔

[illegible]

پوپ نہ صرف اعلیٰ واضعِ قانون تھا بلکہ وہ قاضی القضاۃ بھی تھا۔ یہ سچ ہے جیسا کہ ایک نامور قانون داں نے لکھا ہے کہ تمام مغربی یورپ [illegible] عدالت یعنی روما کے پوپ کی عدالت کا ماتحت تھا۔ ہر شخص خواہ وہ پادری ہو یا غیر پادری [illegible] قریب قریب تمام مقدمات کے فیصلے کے لئے خواہ وہ سماعت کے کسی

درجہ پر ہوں اُس سے رجوع کر سکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح ... اسکاٹ لینڈ، آئرلینڈ، ہنگری یا پولینڈ سے روما پہنچایا جاتا تھا تو سخت نقصان کا احتمال تھا کیونکہ جہاں ... وہاں مقدمہ خوب فیصل ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں متمول اشخاص ہمیشہ نفع میں رہتے ... اپنی دور دراز عدالت میں مقدمہ دائر کرنے کی حیثیت رکھتے تھے۔

تمام پادریوں پر پوپ کا اقتدار

پادریوں پر پوپ کا اقتدار تمام دنیائے عیسائیت میں پھیلا ہوا تھا اور ... اُس کو محفوظ بنا رکھا تھا۔ کوئی نیا منتخب شدہ لاٹ پادری اپنے عہدہ کے کسی ... کو ادا کرنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا تاوقتیکہ وہ پوپ کی اطاعت اور وفاداری کا حلف نہ اٹھائے اور اُس سے لاٹ پادری کے عہدہ کی پٹی نہ حاصل کرے۔ یہ اُون کی ایک پتلی دھجی ہوتی تھی جس کو سینٹ اگنیس مقام روما کی راہب عورتیں بُنتی تھیں۔ پادریوں اعلیٰ امیٹوں کو بھی اپنے اپنے انتخاب کی منظوری پوپ سے حاصل کرنی پڑتی تھی۔ وہ یہ بھی حق رکھتا تھا کہ کلیسا کے عہدہ داروں کے بیشمار متنازعہ انتخابات کا تصفیہ کر دے۔ اُس کو یہ بھی اختیار تھا کہ وہ دونوں مخالف امیدواروں کو برطرف کر دے اور اُس عہدہ کو کسی دوسرے کو دیدے جیسا کہ انوسینٹ سوم نے کینٹربری کے راہبوں کو مجبور کیا تھا کہ وہ اسٹیفن لینگٹن کو منتخب کر لیں۔

گریگری ہفتم کے زمانہ سے پوپ نے اپنی مرضی پر پادریوں کے عزل و تبدیل کے حق کا ادعا کرنا شروع کر دیا تھا۔ روما کا اقتدار عیسائی کلیسا کے تمام حصص یورپ میں ... رسانوں کے تقرر سے اور بھی زیادہ ہو گیا۔ یہ پوپ کے سفراء بڑے بڑے اختیارات سے مسلح ہوتے تھے۔ اُن کے سخت برتاؤ سے پادریوں اور فرمانرواؤں کو اکثر غصہ آجاتا تھا ... آخر کار انہیں پوپ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑتا تھا مثلاً سفیر پنیڈلف نے جان ... انگلستان کی تمام رعایا کو خود اُس کی موجودگی میں بڑی شان کے ساتھ حلف وفاداری سے بری کر دیا تھا۔

رومائی عدالت

پوپ نے تمام مغربی دنیا پر حکومت کرنے کا کام اختیار کیا تھا ...

...میں ایک بڑی جماعت افسران مقرر کی جائے جو مختلف قسم کے کاموں کو انجام ... دستاویزات کو تیار کرے اور روانہ کرے۔ کارڈنل پادری اور پوپ ... افسران پوپ کی عدالت کے افراد ہوتے تھے۔

[illegible] اپنی گورنمنٹ کو چلانے اور شاہی محل اور ملازمین کے اخراجات کو برداشت کرنے کے لئے پوپ کو بڑی آمدنی کی ضرورت تھی۔ یہ آمدنی اُس نے ... ذرائع سے حاصل کی۔ اُن لوگوں سے بھاری فیس وصول کی جاتی تھی جو اُسکے فیصلہ کے لئے اُس کی عدالت میں مقدمات لاتے تھے۔ لاٹ پادریوں سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ اپنے اعلام عہدہ حاصل کرنے پر زرِ کثیر دیں گے اور پادریوں اور راہبوں سے اُن کی منظوری تقرر کے وقت اُن سے روپیہ لیا جاتا تھا۔ تیرھویں صدی میں یورپ کی بہت سی گرجاؤں پر پوپ نے خود بہت سے پادری مقرر کئے اور رواجاً اُس سال وہ نصف آمدنی اُن سے وصول کرتا تھا چند صدیوں تک قبل اس کے کہ پروٹیسٹنٹ مذہب کے پیروان نے آخرکار پوپ کی اطاعت سے انحراف کیا؟ پادری اور غیر پادری دونوں کی طرف سے یہ عام شکایت تھی کہ روما کی عدالت نے جو ٹیکس اور فیس قائم کر رکھی ہے وہ بہت زیادہ ہے۔

لاٹ پادری | کلیسا کے سردار کے بعد لاٹ پادریوں کا نمبر تھا۔ ایک لاٹ پادری ایسا پادری ہوتا تھا جس کی طاقت خود اسکی گرجا اور اُس کی اراضی کے باہر تک وسیع ہوتی تھی اور جو تمام پادریوں پر جو اُس کے صوبہ میں ہوں ایک قسم کا اقتدار رکھتا تھا۔ لاٹ پادری کے خاص حقوق میں سے یہ بھی تھا کہ وہ اپنے صوبہ کے تمام پادریوں کو ایک صوبہ کی کونسل میں جمع ہونے کے لئے طلب کرسکتا تھا۔ اُس کی عدالت میں پادریوں کی عدالتوں سے اپیل دائر ہوتے تھے۔ تاہم لاٹ

... پوپ کے بہت سے فرامین فیصلہ جات اور احکام کو اُس مہر کی بنا پر جو اُن پر لگائی جاتی تھی بلس (گوسالہ) کہتے تھے۔

(مؤلف)

پادری سوائے اپنے خطابی امتیاز اور اس امر کے کہ وہ عام طور پر کسی نہ کسی ... وہ اکثر اپنا وسیع سیاسی اقتدار رکھتا تھا بحیثیت ایک کلیسا کے عہدہ دار ... بہت زیادہ طاقتور نہ ہوتا تھا۔

اُسقفوں کی اہمیت

قرونِ وسطیٰ کی کوئی جماعت غالباً اس قدر اہم نہیں ہے کہ جس کی ... حال سمجھنا ایسا ضروری ہو جیسا کہ پادریوں کے عہدوں کا۔ وہ حواریوں کے جانشین سمجھے جاتے ... جن کے اختیارات الہامی تھے اور اُن کو منتقل کر دئے گئے تھے۔ وہ اپنی اپنی گرجاؤں میں کلیسا کے نمائندے تھے اور وہ اپنے بڑے بھائی روما کے پادری کی ماتحتی میں تھے جو ایک خاص ... اور بڑے حواری کا جانشین تھا۔ اُن کے عہدہ کی علامت عصائے صلیبی اور خاص ٹوپی سے تشخص و اقتصا ہے۔ ہر اُسقف اپنی گرجا رکھتا تھا جو کیتھڈرل (بڑی گرجا) کہلاتی تھی اور اس کے علاقہ کی دوسری گرجاؤں سے خوبصورتی اور وسعت میں فوقیت رکھتی تھی۔

ایک اُسقف کی خدمات

صرف ایک اُسقف ہی جماعت پادریان میں نئے ممبر داخل کر سکتا تھا یا پرانے ممبروں کو خارج کر سکتا تھا۔ صرف وہی گرجاؤں کو مقدس بنا سکتا تھا یا بادشاہ کے سر پر تیل ڈال سکتا تھا۔ صرف وہی کسی ممبر کے داخلہ کی منظوری کی رسم کو ادا کر سکتا تھا اگرچہ بحیثیت ایک پادری کے وہ دوسری رسومات بھی ادا کرنے کا مستحق تھا۔ اپنی محض مذہبی خدمات کے علاوہ وہ اپنے علاقہ کے تمام پادریوں اور نیز راہبوں کا بھی نگرانِ حال رہتا تھا۔ وہ عدالت بھی کرتا تھا جہاں مختلف قسم کے مقدمات فیصل ہوتے تھے۔ اگر وہ محتاط پادری ہوتا تھا تو وہ اپنے علاقہ میں دورہ کرتا تھا اور محتاج خانوں کی گرجاؤں کا معائنہ کرتا تھا اور خانقاہوں کو دیکھتا تھا اس خیال سے کہ پادری اپنی خدمات بجا لاتے ہیں یا نہیں اور راہبوں کا برتاؤ مناسب ہے یا نہیں۔

اُسقفوں کے دنیاوی فرائض

علاوہ اپنے علاقہ کے پادریوں کی نگرانی کے یہ بھی اُسقف کا کام تھا کہ وہ اراضیات اور دیگر مقبوضات کی دیکھ بھال کرتا رہے جو گرجاؤں کے متعلق ہوتے تھے ... نیز اُس کو وہ خدمات بھی ادا کرنی ہوتی تھیں جو بادشاہ (خصوصاً جرمنی میں) اُس کی تفو...

ہاں دیدیا جاتا تھا اور وہ شہر اِن شاہ میں زیادہ اہم سمجھا جاتا تھا۔ نیز اُسقف عموماً ایک فیوڈل آقا ہوتا تھا اور وہ تمام خدمات جو اِس منصب سے متعلق تھیں اُس کو ادا کرنی ہوتی تھیں۔ وہ باجگزار اور ماتحت جاگزار بھی رکھتا تھا اور اکثر خود بھی نہ صرف بادشاہ بلکہ کسی قرب وجوار کے امیر کا باجگزار ہوتا تھا جب کوئی اُسقف کے رجسٹروں کو دیکھے تو وہ یہ مشکل سے کہہ سکتا ہے کہ وہ سب سے مقدم، پادری کی حیثیت سے رہتا تھا یا فیوڈل آقا کی حیثیت رکھتا تھا۔ مختصر یہ کہ اُسقف کی خدمات اُسی قدر مرتبے میں جسقدر کہ قرونِ وسطیٰ کی خود کلیسا کی تھیں۔

اُسقفوں کا انتخاب گریگری ہفتم کی اصلاحات نے اُسقف کے انتخاب کو بڑی گرجا کے چیپٹروں کے ہاتھ میں دیدیا تھا یعنی اُس جماعت پادریان کے ہاتھ میں جن کا تعلق اُس بڑی گرجا سے ہوتا تھا۔ تاہم اِس سے بادشاہ اپنے اِس حق سے محروم نہ ہو جاتا تھا کہ امیدوار کو خود پیش کر سکے کیونکہ یہ جماعت پادریان بادشاہ سے اجازت حاصل کئے بغیر انتخاب نہیں کر سکتی تھی ورنہ وہ منتخب شدہ شخص کو آراضیات اور سیاسی حقوق جو عہدہ سے متعلق ہوتے تھے دینے سے انکار کر سکتا تھا۔

محتاج خانوں کا پادری اور اُس کے فرائض کلیسا کا سب سے ادنیٰ درجہ محتاج خانہ تھا۔ اس کے خاص حدود تھے۔ اگرچہ محتاجوں کی تعداد چند خاندانوں سے نے کر ایک بڑے گاؤں یا کسی شہر کے ایک ضلع تک ہوتی تھی۔ محتاج خانہ کا افسر اعلیٰ محتاج خانہ کا پادری ہوتا تھا جو محتاج خانہ کی گرجا میں نماز پڑھاتا تھا اور اپنے محتاجوں کے گناہ معاف کرتا تھا، بپتسمہ دیتا تھا، شادی کرتا تھا اور مُردوں کو دفن کرتا تھا۔ محتاج خانئی گرجا کے متعلق جو اراضی ہوتی تھی اور جو عشر سے آمدنی ہوتی تھی اُسی سے پادیوں کی بھی گزر اوقات ہوتی تھی۔ لیکن آمدنی کے یہ دونوں ذرائع اکثر غیر پادریوں کے ہاتھوں میں ہوتے تھے یا کوئی قرب وجوار کی خانقاہ اِس کی مہتمم ہوتی تھی اور پادری صرف روزانہ خوراک پاتا تھا جو مشکل سے اُس کے خرچ خوراک کے لئے کافی ہوتی تھی۔

یہ محتاجوں کی گرجا دیہاتی زندگی کا مرکز تھی اور اِس فرقہ کا قدرتی محافظ پادری ہوتا تھا۔ مثلاً یہ اُس کا کام تھا کہ وہ دیکھے کہ بدمعاش وغیرہ گاؤں میں تو نہیں پھرتے اور بیدین اشخاص، جادوگر یا

کوڑھی وغیرہ تو چھُو نہیں لگتے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پادری ... کرنے کے علاوہ یہ بھی دیکھتا تھا کہ اُن کی جسمانی صحت قائم رہے۔ اسی وجہ سے وہ اُن ... صرف متعدی بیماریوں میں مبتلا ہوتے تھے اور قرونِ وسطیٰ[1] میں جن کے خلاف حفظ ماتقدم کیا ... اپنے علاقے میں نہیں آنے دیتا تھا۔

کلیسا کی طاقت کے دیگر ذرائع

لیکن قرونِ وسطیٰ کی کلیسا کے بے نظیر اختیارات اُس کے عجیب و غریب ... صرف جزواً ظاہر کئے جا سکتے ہیں۔ نوعِ انسان پر جو گرفت اس کو حاصل تھی اس کے سمجھنے کے لئے ہم کو پادریوں کی ممتاز حیثیت پر غور کرنا چاہئے اور نجات کے متعلق جو کلیسا کی تعلیمات تھیں اُن کو دیکھنا چاہئے جس کو بالکلیہ وہ اپنے اختیار میں رکھنے کی مدعی تھی۔

پادریوں کی ممتاز حیثیت

پادریوں کی جماعت غیر پادریوں سے چند طریقوں میں مختلف تھی۔ بڑے درجوں کے پادری، اسقف، پادری، ڈیکن اور ماتحت ڈیکن اِن سب کو غیر شادی شدہ رہنے کی ہدایت تھی اور اس طریقہ سے وہ خاندانی زندگی کے تفکرات اور مفاد سے آزاد تھے۔ علاوہ ازیں کلیسا یہ بھی دعویٰ کرتی تھی کہ جب کوئی شخص بڑے درجہ کا پادری باقاعدہ طور پر ہو جاتا ہے تو وہ معصوم ہو جاتا ہے اور پھر وہ محض غیر پادری نہیں ہو سکتا خواہ وہ اپنے فرائض انجام دینے سے بالکل روک دیا جائے یا کلیسا سے کسی جرم کی بنا پر خارج کر دیا جائے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ صرف پادری ہی وہ مقدس رسوم ادا کر سکتا تھا جس پر ہر فردِ انسان کی روح کی بہتری کا دار و مدار تھا۔

پیٹر لمبرڈ کی آراء

اگرچہ کلیسا یقین کرتی تھی کہ تمام رسوم حضرت عیسیٰ نے جاری کی ہیں لیکن بارہویں

---

[1] یہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ پادریوں کا ایک جزوی گروہ کسی غریب گرجا میں اخلاقی حالت درست کرنے کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ دعا کرنے والے راہبوں میں بھی بہت سے پادری ہوتے تھے جن کا حال ابھی بیان کیا جائے گا۔ بہت سے ایسے پادری بھی تھے جن کا خاص فرض ... کی نماز پڑھانا اور اُن کے لئے دعائے مغفرت کرنا تھا خصوصاً اُن گرجاؤں میں جن کے بانی ... اور اُس کی اولاد در اولاد کی ارواح آرام سے جنت میں رہیں۔ مترجم۔

دی ہے اور اسکے بانی کی کامل طور پر تصریح نہیں کی گئی تھی۔ پیٹرلمبرڈ نے ۱۱۶۴ء میں فوت ہوا (جو پیرس میں دینیات کا استاد تھا کلیسا کے اصول پر ایک کتاب تالیف کی جو اُس نے مقدس کتابوں اور کلیسا کے مقدس باپوں خصوصاً آگسٹائن کی تحریرات سے اخذ کئے تھے۔ یہ پیٹرلمبرڈ کی آرا بہت باا ثر ثابت ہوئیں کیونکہ یہ کتاب اُس وقت وجود میں آئی جبکہ دینیات کا نیا شوق پیدا ہو گیا تھا خصوصاً پیرس میں جہاں کہ ایک بڑی یونیورسٹی قائم ہو رہی تھی۔

سات مقدس رسوم یہ پیٹرلمبرڈ ہی تھا جس نے سب سے پہلے سات مقدس رسوم کا اصول صریح طور پر بیان کیا۔ بے شک اُس کی تعلیمات میں کلیسا کے مقدس باپوں اور مقدس کتابوں کی مختلف آرا کو یکساں دکھلانے اور اُن کو سیدھا سادہ بیان کرنے کے سوا اور کچھ نہ تھا لیکن اُسکی تشریحات اور تعریفات نے عہدِ وسطیٰ کی دینیات کے لئے ایک نئی بنیاد قائم کر دی تھی۔ اُس کے عہد سے قبل لفظ سیکرامینٹم (یعنی کوئی مقدس چیز یا راز) مختلف چیزوں کے تقدس کے لئے استعمال ہوتا تھا مثلاً اصطباغ، صلیب، آبِ مقدس، سالانہ جیل صوم وغیرہ۔ لیکن پیٹرلمبرڈ کہتا ہے کہ سات مقدس رسوم ہیں؛ اصطباغ، گرجا کا ممبر بنانے کی رسم، نازک حالت میں سر پر تیل ملا جانا، شادی، توبہ، پادری ہونا اور مالکِ حقیقی کا کھانا۔ ان رسومات کے ذریعہ سے یا تو تمام نیکیاں شروع ہوتی ہیں یا اگر شروع ہو جاتی ہیں تو پھر اُن میں اضافہ ہونے لگتا ہے اور اگر کم ہو جاتی ہیں تو پھر دوبارہ بل جاتی ہیں۔ یہ نجات کے لئے ضروری ہیں اور کوئی شخص ان[۲] کے بغیر نجات حاصل نہیں کر سکتا۔

---

[۱] تمام مذہبی مدارس میں صدیوں تک یہ کتاب درسی کتاب کے طور پر پڑھی جاتی رہی۔ اس پر شرح لکھکر دینیات کے عالموں نے شہرت حاصل کی۔ وتھر کی بغاوت کی ابتدا اسی سے ہوئی کہ اُس نے یہ اعتراض کیا کہ اس کتاب کو انجیل پر کیوں ترجیح دی جاتی ہے۔

[۲] تمام رسوم مثلاً پادری بننے کی رسم یا شادی کرنا ہر ایک کے لئے ضروری نہیں ہے۔ علاوہ ازیں صرف خالص نیت ہی کافی ہے بشرطیکہ کوئی شخص ایسی حالت میں ہو کہ وہ رسوم ادا کر سکے۔ مؤلف۔

اصطباغ | مقدس رسوم کے ذریعہ سے کلیسا دیندار کی ہمیشہ مددگار اور رہنمی بنی ...
تمام گناہ جو حضرت آدمؑ کی نافرمانی سے ہوا تھا دھل جاتا تھا۔ اصطباغ کے دروازے ...
ایک شخص روحانی زندگی حاصل کر سکتا تھا۔ مقدس روغن اور خوشبودار چیز سے جو ... کی جو ...

گرجا کا ممبر ہونا | تھے اور جو لڑکے یا لڑکی کی پیشانی پر ملے جاتے تھے جبکہ اسقف ان کو گرجا ...
بناتا تھا نوجوانوں کو اس قدر تقویت پہنچائی جاتی تھی کہ وہ مالکِ حقیقی کا نام دلیری کے ساتھ لیں ...
دیندار کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو جاتا تھا تو پادری اُس کے سر پر حضرت عیسیٰؑ کا نام لیکر تیل ...

نازک وقت میں سر پر تیل ملا جانا | اور نازک حالت میں سر پر تیل ملنے کی مقدس رسم سے تمام پچھلے گناہ دور ہو جاتے تھے اور مرنے والے کی روح تر و تازہ ہو جاتی تھی۔

شادی | صرف پادری ہی کے ذریعہ سے شادی متبرک ہو سکتی تھی اور جب یہ تعلق جائز طور سے
قائم ہو جاتا تھا تو پھر وہ علیحدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر بُری خواہش سے جس کو اصطباغ کم کر دیتا تھا

توبہ | لیکن بالکل دور نہیں کرتا تھا کسی عیسائی کو گناہ کبیرہ کی ترغیب ہوتی تھی جیسا کہ یہ متواتر
ہوتا تھا کلیسا توبہ کی مقدس رسم کی بنا پر خدا سے ایک مرتبہ پھر مصالحت کرا دیتی تھی اور اُس کو
دوزخ کے جبڑوں سے نجات دیدیتی تھی۔

پادری مقرر کرنا | پادری کو اپنے تقرر کی مقدس رسم کے ذریعہ سے گناہ معاف کرنے کا نہایت
ممتاز حق حاصل ہو جاتا تھا۔ اُس کو عجیب و غریب طاقت اور کہانے کا معجزہ دکھلانے کا بھی حق

خدا کا کھانا یا اُس کی مقدس رسم | حاصل ہو جاتا تھا یعنی حضرت عیسیٰؑ کو از سر نو عاصی کے گناہ معاف کرنے کے لئے خدا کی راہ میں پیش کرنا۔ کھانے کے معجزے کے ساتھ ساتھ توبہ کی مقدس

توبہ کی مقدس رسم | رسم بھی خاص تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔ جب کوئی اُسقف کسی کو پادری مقرر کرتا
تھا تو وہ اُس سے کہتا تھا "تم مقدس روح حاصل کرو۔ جن کے گناہ تم معاف کرو گے اُن کے
گناہ معاف ہو جائیں گے اور جن کے گناہ تم معاف نہ کرو گے، اُن کے گناہ معاف نہیں ہوں گے"
اس طریقہ سے پادری کو آسمانی بادشاہت کی کنجی عطا کی جاتی تھی۔ اُس شخص کے ...

...ات سخت گناہ کیا ہو کوئی امید نجات نہ تھی تاوقتیکہ وہ پادری کی معافی حاصل نہ کرے یا کم ازکم اُس کی ...ش نہ کرنے اور اُس کے لئے کوشش نہ کرلے۔ کلیسا کی نظر میں وہ شخص جو پادری کے ادائے رسوم ... ضحیک کرتا تھا وہ صرف نہایت خلوص دل سے توبہ کرنے کی بنا پر قابل معافی نہیں ہو جاتا تھا۔ پادری کے اس کہنے سے قبل کہ میں نے تیرے گناہ معاف کئے گناہگار کو باقاعدہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا ضروری تھا اور خلوص کے ساتھ اُس کو اپنی نفرت کا اظہار لازمی تھا اور اُس کا یہ اقرار صالح بھی ہوتا تھا کہ وہ پھر آئندہ اُس کا ارتکاب نہ کرے گا۔ یہ ظاہر ہے کہ پادری اُس وقت تک فتویٰ نہیں دے سکتا تھا جب تک کہ اُس سے تمام معاملہ نہ بیان کیا جائے اور نہ وہ کسی مجرم کو اُس کے گناہ سے بری کرنے کا مستحق سمجھا جاسکتا تھا جب تک کہ وہ اپنے گناہ سے واقعی شرمندہ نہ ہو۔ معافی حاصل کرنے کے لئے اقرار گناہ اور توبہ دونوں ضروری شرائط[1] تھے۔

توبہ اور اعتراف پشیمان گناہگار معافی کی بنا پر اپنے گناہ کے تمام نتائج سے آزاد نہیں ہو جاتا تھا یہ صرف روح کو اُس خرابیِ گناہ سے مستثنیٰ کردیتی تھی جو دوسری حالت میں اُس کی ابدی سزا کا باعث ہوتی۔ یہ تائب کو دنیاوی سزاؤں سے مستثنیٰ نہیں کرتی تھی۔ یہ سزائیں یا تو اس دنیا میں پادری خود دیدیتا تھا یا مرنے کے بعد دوزخ کی آگ سے روح کو پاک وصاف کیا جاتا تھا تاکہ وہ بہشت میں داخل ہونے کے قابل ہو جائے۔

توبہ کی نوعیت جو سزا پادری دیتا تھا وہ کفّارہ کہلاتی تھی۔ یہ رسم مختلف صورتوں میں ادا کیجاتی تھی۔ اور روزے رکھنے، نمازیں دہرانے، مقدس مقامات کی زیارت کرنے یا اپنی معمولی تفریحوں سے باز رہنے سے ادا ہوتی تھی۔ بیت المقدس کا سفر اختیار کرنے سے کفّارہ کی اور سب اقسام معاف ہوجاتی تھیں لیکن تائب سے دراصل روزے رکھوانے، زیارات کرانے یا دیگر قربانیاں

---

[1] اقرار گناہ کلیسا کی بہت ابتدائی رسم تھی۔ اِن نوسینٹ سوم اور چوتھی مذہبی کونسل نے اس کو دینداروں کے لئے لازمی قرار دیا تاکہ وہ کم ازکم سال بھر میں ایک مرتبہ ایسٹر کے موقع پر اس رسم کو ادا کیا کریں۔ مؤلف۔

کرانے کی بجائے جن کو پادری بتلاتا تھا کلیسا نے ابتدا میں تائب کو اپنے گناہوں کے عوض کی اجازت دیدی تھی کہ وہ کسی نیک کام میں روپیہ صرف کردے۔

کھانے کی رسم | پادری صرف گناہ ہی معاف نہ کرتا تھا۔ اُس کو یہ بھی اختیار دیا جاتا تھا کہ وہ کھانے کا بڑا معجزہ دکھلائے۔ ابتدائی عیسائیوں نے خدا کے کھانے کی مقدس خوراک کی رسم مختلف طریقوں میں ادا کیا تھا اور اُس کی نوعیت اور اہمیت کے بارہ میں مختلف خیالات تھے۔ بتدریج یہ خیال عام طور پر مسلمہ قرار دیا گیا کہ روٹی اور شراب کے مقدس ہو جانے سے تمام روٹی حضرت عیسیٰ کا جسم اطہر بنجاتی ہے اور شراب اُن کے بدن کا خون ہو جاتی ہے۔ کلیسا یہ بھی یقین کرتی تھی کہ اس مقدس رسم میں حضرت مسیحؑ از سرِ نو خدا کی قربانی کے لیے پیش کیے جاتے تھے جیسا کہ وہ صلیب پر پیشتر نذرِ خدا ہو چکے تھے۔ یہ قربانی حاضر و غیر حاضر اور زندہ اور مردہ سب کے گناہوں کی معافی کے لئے کی جا سکتی تھی۔ علاوہ ازیں حضرت مسیحؑ روٹی کی شکل میں پرستش کیے جاتے تھے جس کو روح کہا جاتا تھا اور اُس کی نہایت تزئین کی جاتی تھی۔ اس روح کو متین جلوس کے ساتھ شہر میں اِدھر اُدھر پھرایا جاتا تھا جبکہ خدا کو خاص طور پر قحط یا طاعون دور کرنے کے لیے خوش کیا جاتا تھا۔

کھانے کو قربانی خیال کرنیکے نتائج | کھانے کو قربانی سمجھنے کا خیال بعض اہم عملی نتائج بھی رکھتا تھا۔ پادری کی یہ نہایت معزز خدمت شمار ہونے لگی اور کلیسا کی نمازوں کا مرکز بن گئی۔ لوگوں کی عام نمازوں کے علاوہ نجی طور پر عموماً کھانے کی مقدس رسم انفرادی فائدہ کے لیے خصوصاً مُردوں کی بہتری کے لئے ادا کی جاتی تھی۔ مستقل اوقاف قائم کئے جاتے تھے جن کی آمدنی اُن پادریوں کو دیجاتی تھی جو معطی کی روح کے لئے یا اُس کے خاندان کی افراد کی ارواح کو آرام دینے کے لئے کھانے کی مقدس رسم روزانہ ادا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک عام رواج تھا کہ گرجاؤں اور خانقاہوں کو عطیات اس شرط پر دیتے تھے کہ معطی کے لئے سالانہ یا ماہوار یا روزانہ کھانے کی مقدس رسم ادا کر دی جایا کرے۔

[illegible] کلیسا کے مقدس حقوق اور اُس کے بیمثال نظم و نسق اور اُس کی وسیع دولت نے اُس کے افسران یعنی پادریوں کو قرونِ وسطیٰ کا نہایت طاقتور معاشرتی [illegible] بنا دیا۔ اُن کے پاس جنت کی کنجیاں تھیں اور بغیر اُن کی امداد کے کوئی شخص جنت [illegible] داخلہ کی امید نہیں کر سکتا تھا۔

[illegible] مذہب سے خارج کرنا اور [illegible] رسوم مذہبی کر دینا — خارجہ سے نہ صرف وہ کسی مجرم کو کلیسا سے علیحدہ کر دیتے تھے بلکہ بنی نوع انسان کو اُس سے ملنے جلنے کو منع کر دیتے تھے کیونکہ وہ [illegible] ملعون تھا اور اُس کو شیطان کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ مذہبی رسوم کے ترک کرنے سے وہ کسی شہر میں یا ملک میں مذہب کی تسلیوں کو معطل کر سکتے تھے' اس طرح کہ گرجا کے دروازے بند کر دیتے تھے اور تمام عام نمازوں کی ممانعت کر دیتے تھے۔

تعلیم کے فوائد بالکل اُن کے اختیار میں تھے — جماعت پادریاں کا اثر اور اقتدار اس امر سے اور بھی زیادہ ہو گیا تھا کہ صرف وہی تعلیم یافتہ فرقہ تھا۔ چھ یا سات صدیوں تک مغرب میں سلطنت روما کے زوال کے بعد بہت کم اشخاص پادریوں کے علاوہ مطالعہ کرنے' پڑھنے اور لکھنا سیکھنے کا خیال کرتے تھے۔ تیرھویں صدی میں بھی ایک مجرم' جو کہتا تھا کہ وہ پادری ہے تاکہ کلیسائی عدالت اُس کے مقدمہ کی سماعت کرے' صرف ایک سطر پڑھکر یہ ثبوت دے سکتا تھا کہ واقعی وہ پادری ہے کیونکہ جج مسلمہ طور پر یہ مانتے تھے کہ جس کا تعلق کلیسا سے نہ ہو وہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔ لہٰذا یہ لازما گزیر تھا کہ تقریباً تمام کتب' پادری اور راہب لکھیں اور یہ کہ پادریوں کی جماعت تمام عقلی' فنونی اور ادبی معاملات میں حکمران طاقت ہو اور خاص محافظانِ تمدن اور ترقی دہندگانِ تہذیب بن جائیں۔ علاوہ ازیں شاہی حکومت بھی سرکاری دستاویزات اور اعلانوں کے لئے پادریوں کی محتاج تھی۔ بادشاہ کے لئے پادری اور راہب قلمی خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ بادشاہ کی کونسلوں میں پادریوں کی جماعت کے نمائندے بیٹھتے تھے اور اُس کے وزراء کا کام دیتے تھے۔ درحقیقت سلطنت کا کاروبار وہی[1] انجام دیتے تھے۔

---

[1] [illegible] اب بھی یورپ کے بہت سے ممالک میں وہ اراکین اُس کے اہم عناصر ہیں۔ مؤلف۔

کلیسا کے عہدے تمام طبقوں کے لئے کھلے ہوئے تھے۔

تمام درجوں کے انسانوں کے لئے کلیسا کے عہدے کھلے ہوئے تھے اور بیت سے پوپ نہایت ادنیٰ طبقہ کے لوگوں میں سے ہوئے۔ کلیسا متواتر اپنے مناصب پر نئے آدمی بھرتی کرتی رہتی تھی۔ کوئی شخص صرف اس وجہ سے نہیں ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی اس سے پیشتر عہدہ دار رہا تھا جیسا کہ شاہی حکومت میں ہو

قرون وسطیٰ کی کلیسا کے متعلق لی صاحب کا بیان

جو شخص کلیسا کی ملازمت میں داخل ہو جاتا تھا وہ "خاندان کے تصور جھگڑوں سے آزاد ہو جاتا تھا اور خاندانی جکڑبندیوں سے چھوٹ جاتا اس کے لئے کلیسا اس کا ملک اور اس کا گھر تھا اور کلیسا کے اغراض خاص اسی کے ہوتے اخلاقی، عقلی اور جسمانی طاقتیں جو غیر پادریوں میں حب الوطنی، ترقی کے لئے خود غرضانہ نزاع، سرا برائے اہل و عیال وغیرہ کے فکر میں منقسم ہو جاتی تھیں، وہ کلیسا کے ایک مشترک مقصد کے لئے مجتمع ہو جاتی تھیں جس کی کامیابی میں سب کا نفع تھا، رہی زندگی کی ضروریات وہ سب لوگوں کو مہیا کر دی جاتی تھیں اور ان کو آیندہ کے تفکرات سے آزادی ہوتی تھی"۔ کلیسا اس طریقہ سے " دنیائے عیسائیت کی سرزمین پر ایک خیمہ زن فوج کی طرح تھی جس کی ہر جگہ حفاظتی چوکیاں تھیں، جو نہایت کامل نظم کے زیر نگیں تھیں اور جن میں ایک ہی مقصد کی روح رواں تھی۔ ہر سپاہی معصومیت کے ہتیار سے مسلح تھا اور ان خوفناک ہتیاروں سے مزین تھا جو نفس امارہ کو قتل کر ڈالتے تھے"۔ (لی صاحب)

باب مفصلہ ہم

بیدینی اور فقہا

قرونِ وسطیٰ کے پادریوں کے چال چلن کا سوال

یہاں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اُس عظیم لشکر کے سپہ سالار ان جس سے کلیسا مرکب تھی بدی کے خلاف ابدی جنگ کرنے میں بہادر رہنما ثابت ہوئے یا نہیں؟ کیا مجموعی طور پر انہوں نے اُن ترغیبات کا جو اُن کی تقریباً غیر محدود طاقت اور دولت ہمیشہ اُن کے رستے میں حائل کرتی رہتی تھی مقابلہ کیا؟ کیا انہوں نے اپنے وسیع ذرائع کو رہنمائے اعظم کے مقصد کو تکمیل پر پہنچانے کے لئے استعمال کیا جس کے عاجز پیروان اور خادمان وہ اپنے آپ کو کہتے تھے؟ یا برخلاف اس کے وہ خود غرض اور عیاش تھے اور تعلیمات عیسوی کو اپنے نفع کی خاطر استعمال کرتے تھے اور اُس کے اصول کی بے توقیری لوگوں کی نظر میں ذاتی تحریر النفسی اور صریح بد انتظامی سے کرتے رہے۔

مغربی یورپ پر کلیسا کا احسان

اس سوال کا کوئی سیدھا سادہ جواب ممکن نہیں ہے۔ جو شخص اس امر کا احساس کر سکے کہ کس قدر کامل طور پر کلیسا انسانی مفاد پر اپنا اثر رکھتی تھی اور قرونِ وسطیٰ میں زندگی کے ہر شعبہ میں تصدر تھی وہ اُس کی طرف بھلائی یا بُرائی منسوب کرنے میں تامل نہ کریگا۔ غالباً اس امر پر کوئی معترض نہ ہوگا کہ کلیسا نے مغربی یورپ پر بے حد احسانات کئے۔ اُس کے خاص کام کے علاوہ یعنی نوعِ انسان کی ترقی مذہب عیسوی کے ذریعہ سے ہم ذکر کر چکے ہیں کہ وحشی اقوام کسطرح اس کی وجہ سے مہذب بنیں اور خاندانِ اقوام کے اندر داخل ہوئیں اور کس طرح نہ خدا کی تعلیم کی بنا پر جبر و تشدد روک دیا گیا اور کس طرح ایک تعلیم یافتہ طبقہ اُن صدیوں میں

برابر موجود رہا جبکہ چند غیر پادری اشخاص لکھ یا پڑھ سکتے تھے۔ اس کے کارناموں میں سے [illegible] چند کارنامے ہیں۔ کوئی شخص اس امر کا اندازہ نہیں کر سکتا کہ کیا کیا تسلیاں ہمدردیاں اس نے کمزوروں، آفت زدگان اور زخمی دلوں کے ساتھ کیں۔

پادریوں کا بد رویہ

برخلاف اس کے کوئی شخص تاریخ کلیسا کی اعلے ذرائع معلومات کو یہ دیکھے بغیر کہ ہمیشہ برے پادری بھی ہوتے تھے جو اپنے بڑے اختیار کو بیجا طور پر استعمال کرتے تھے نہیں سکتا۔ بہت سے اسقف اور پادری اپنے وسیع اختیارات کے اہل نہ تھے اور وہ ایسے خرچ ملازمت کے متلاشی سے بہتر نہ تھے جس کو بعض اوقات ہماری موجودہ سلطنتوں میں بھی بڑی خدمات مل جایا کرتی ہیں۔

کلیسا کی برائی کو غلو کے ساتھ ظاہر کرنے کا رجحان

لیکن جب ہم پادریوں کی خراب باتوں کی مخالفت نہایت زور و شور کے ساتھ پڑھتے ہیں جو تقریباً ہر زمانہ کی تواریخ میں پائی جاتی ہے تو ہم کو یہ فراموش نہ کر دینا چاہیئے کہ نقاد، کلیسا کی بھلائی کو مسلمہ مان کر صرف برائی پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ یہ بات خصوصاً ایک بڑے مذہبی شعبہ کے لئے صحیح سمجھنی چاہیئے جہاں کہ بداعمالی خاص طور پر دل لرزا دیتی ہے اور ایک شریر النفس اسقف یا کسی ایک قسم کی بدچلنی اور تشدد جو جماعت پادریان میں پایا جائے یکصد متقی اور خدا سے ڈرنے والے پادریوں کی عاجزانہ نیکیوں کی نسبت دماغ پر زیادہ گہرا اثر ڈالتا ہے تاہم اگر ہم اس کی تاویل بھی کر دیں کہ کیوں بارھویں اور تیرھویں صدیوں کے مصنفین نے کلیسا کی عمدہ باتوں کو چھوڑ دیا، یہ امر مسلمہ ہے کہ جو لوگ ان کی شہادت اور تصدیق کو پڑھینگے وہ ضرور کہیں گے کہ بہت سے پادریوں اور راہبوں کی زندگی کے حالات اور مختلف بداعمالیوں کی دل ہلا دینے والی کیفیت جو کلیسا میں ترقی پذیر تھی تصویر کا بدنما رخ پیش کرتی ہے۔

پادریوں میں بد اخلاقی کی ترغیبات

گرے گری ہفتم نے خیال کیا کہ برے پادریوں کے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بادشاہ اور فیوڈل آقا اپنے اپنے آوردوں کو کلیسا کے عہدوں پر ممتاز کرا دیتے ہیں لیکن اس خرابی کی بنیاد خود کلیسا کی دولت اور طاقت پر رکھی ہوئی تھی۔ کلیسا کو ہمیشہ دنیاوی [illegible]

کہ بڑے اختیارات کو جو پادریوں کو حاصل تھے ٹھیک طور پر استعمال کیا جا سکے اور وہ اُن ترغیبات سے علیحدہ رہیں جو اُن کے اختیارات کا لازمی نتیجہ تھیں۔ جب ہم کسی متمول پادری کی حالت پر غور کرتے ہیں تو یہ امر تعجب خیز نہیں ہے کہ اُس میں بداعمالی بے انتہا پائی جاتی ہے۔ کلیسا کے عہدے بدیہ پیدا کرنے کے وہی مواقع پیش کرتے تھے جو حکومت کے عہدے خصوصاً امریکہ کے بڑے شہروں کے عہدے صرف شیخ چلی جیسے خیالات والے آدمیوں کے لئے آجکل بھی پیش کرتے ہیں بارہویں اور تیرہویں صدیوں کے بعض پادریوں کی خصوصیات سے اُن کا ایک پیشہ ور سیاسی مدبر ہونا بہ نسبت ایک موجودہ پادری کے خواہ وہ کیتھولک ہو یا پروٹسٹینٹ زیادہ ثابت ہوتا ہے۔

کلیسا میں خاص اقسام کی بداعمالیاں

کلیسا کے خلاف بغاوتوں اور مختلف قسم کی بے دینیوں کے سمجھنے کے لئے کم از کم زیادہ بدنام قسم کی بداعمالیوں کا خاکہ کھینچنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ بارہویں صدی میں انہوں نے واقعی کلیسا کی طاقت کو گھٹا دینے کی دھمکی دی اور آخرکار سولھویں صدی کی پروٹسٹینٹ بغاوت کامیاب ہوئی۔ پادریوں کی بُرائیاں فرانسسکنس اور ڈومی نیکنس فقیر راہبوں کو وجود میں لائیں اور اِن سے اُس بڑی اصلاح کی ضرورت بھی ثابت ہوتی ہے جو انھوں نے تیرہویں صدی میں اختیار کی۔

بیعوتی

سب سے پہلے سیموتی تھی۔ یہ بیماری ایسی جڑ پکڑ گئی تھی اور مستقل ہو گئی تھی کہ ان کو سینٹ سویم نے اس کو ناقابل علاج سمجھا۔ اس کا ذکر پہلے کسی باب[1] میں کیا جا چکا ہے۔ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے اثر سے لڑکوں کو بھی اُسقف اور ایبٹ بنا دیا جاتا تھا۔ فیوڈل رؤسا متمول اُسقف کی گرجاؤں اور خانقاہوں کو ایک قابل تعریف ذریعہ آمدنی اپنے چھوٹے بیٹوں کے لئے سمجھتے تھے

اکثر اُسقفوں اور ایبٹوں کی بادی اور خراب اخلاقی زندگی

کیونکہ عام طور پر صرف بڑا بیٹا اُن کی جاگیر کا وارث ہوتا تھا۔ جس طرح کوئی فیوڈل شہزادہ زندگی بسر کرتا تھا اُسی طرح قریب قریب اُسقف اور ایبٹ

---

[1] دیکھو باب دہم ۔ حصہ دوم۔

رہتے تھے۔ اگر کوئی پادری جنگ کا شائق تھا تو وہ فتوحات کے لیے فوجی مہمات [illegible]
ہمسایہ کے خلاف اپنا کینہ دیرینہ نکالتا تھا ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ اُس زمانے کے [illegible]
اشخاص کرتے تھے۔

پادریوں کی عدالتوں میں رشوت کی گرم بازاری

سمونی اور بہت سے پادریوں کی شرمناک زندگی کے علاوہ دیگر کی برائیاں بھی تھیں جن سے کلیسا بدنام ہوگئی۔ اگرچہ پوپ خود بارہویں اور تیرہویں صدیوں میں عام طور پر اچھے آدمی تھے اور بعض اوقات ممتاز مدبر ثابت ہوئے جنہوں نے نیک نیتی سے اپنے وسیع شعبہ کو جس کے وہ افسر اعلیٰ تھے نیکنام بنانے کی کوشش کی لیکن اُن کے ماتحت افسران جو اُن کی عدالتوں کے بیشمار مقدمات فیصل کرتے تھے سخت رشوت ستانی کے لئے بدنام تھے۔ یہ عام طور پر یقین کیا جاتا تھا کہ ہمیشہ فیصلہ اُس کے موافق ہوگا جو سب سے زیادہ رشوت دیگا اور یہ کہ غریب آدمی کی طرف کچھ توجہ نہیں کیجاتی۔ اُسقفوں کی عدالتیں اپنے ظلم وجبر کے لئے یگانۂ روزگار تھیں کیونکہ اُسقف کی آمدنی کا بڑا حصہ ایک فیوڈل رئیس کی طرح اُس جرمانہ سے آتا تھا جو مجرموں کو دینا پڑتا تھا۔ ایک ہی شخص بعض اوقات مختلف عدالتوں میں ایک ہی وقت میں طلب کیا جاتا تھا اور ایک یا دوسری عدالت کی غیر حاضری پر اُس پر جرمانہ کردیا جاتا تھا۔

غریب گرجاؤں کے پادری اپنے برتروں سے بہتر نہ تھے

رہے غریب گرجاؤں کے پادری، وہ بھی اپنے برتروں کے بُرے نمونہ کی تقلید کرتے تھے۔ کلیسا کی کونسلوں کے قوانین ظاہر کرتے ہیں کہ بعض اوقات پادری اپنی گرجا کو دوکان بنالیتا تھا اور شراب اور دیگر اشیاء فروخت کرتا تھا۔ وہ اپنی آمدنی میں جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہیں اس طرح بھی اضافہ کرلیتا تھا کہ اصطباغ، اقرار گناہ، معافی گناہ، شادی اور مُردوں کے دفن کرنے کے وقت جو اُس کے فرائض میں سے تھے لوگوں سے فیس وصول کرتا تھا۔

بارہویں صدی کے راہبوں نے بعض خاص صورتوں کے علاوہ دنیاوی پادریوں کے نقائص کو دور نہیں کیا۔ لوگوں کو تعلیم دینے اور اُن کے سامنے پاکیزہ اور مقدس زندگی کے نمونے پیش کرنے کی بجائے وہ بھی اُسقفوں اور پادریوں کی طرح بدنام تھے لیکن گیارہویں اور بارہویں

جدیدوں میں نئے طبقوں کو قائم کرکے کوشش کی گئی تھی کہ راہبوں کی اصلاح کی جائے مثلاً ایک طبقہ سسٹرشین کا تھا جس میں سینٹ برناڈ بھی شامل تھا۔

خود پادریوں کی جماعت کے بہتر عنصر نے بداخلاقیوں اور بدعنوانیوں کو تسلیم کیا اور اُن پر ملامت کی

اُس زمانہ کی بے شمار تحریرات میں اُس عام خودغرضی اور بداخلاقی کا نمایاں اثر جو بُرے پادری تمام لوگوں کے دلوں میں پیدا کردیتے تھے پایا جاتا ہے۔ پوپ کے خطوط میں، مقدس اشخاص مثلاً سینٹ برناڈ کے مواعظ میں، کونسلوں کے قوانین میں، شاعروں کی ہجووں میں، اور درباری شاعروں کی نظموں میں ہر جگہ اِن کا ذکر ہے۔ یہ سب تحریرات پادریوں کی ناانصافی، اُن کی حرص وطمع اور اُن کی اپنے مقدس فرائض سے کم توجہی کو بُرا کہنے میں متفق اللفظ ہیں۔ سینٹ برناڈ رنج کے ساتھ سوال کرتا ہے "تم پادریوں میں کس شخص کو پیش کرسکتے ہو جو اپنے گلہ کی جیبیں خالی کرانے کی فکر نہیں کرتا بلکہ اُن کی بُرائیوں کو دور کرنے کی فکر کرتا ہے؟"

کلیسا کے غیر پادری نقادون

غیر پادریوں کی نکتہ چینی اور نظر سے وہ بُرائیاں جن کو پادری خود صفائی قلب کے ساتھ تسلیم کرتے تھے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں لیکن جہاں پادریوں کی جماعت کے بہتر افراد نہایت زور وشور کے ساتھ موجودہ بُرائیوں کے انسداد کی ضرورت سمجھتے تھے کسی پادری کو بھی کلیسا کے اصول کی صداقت یا اُس کی رسوم کے عمدہ ہونے میں شک نہیں تھا۔ البتہ غیر پادریوں میں چند مشہور رہنما اُٹھے جنہوں نے کلیسا کو شیطان کی جماعت سمجھا اور باعلان کہا کہ کسی شخص کو اب اپنی نجات کے لئے کلیسا پر بھروسہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اُس کی تمام رسوم نہایت خراب اور فضول ہیں، اُس کے کھانے کی رسم، مقدس پانی اور مقدس تبرکات یہ سب بداخلاق پادریوں کے روپیہ پیدا کرنے کی ترکیبیں ہیں اور کسی کو یہ جنت الفردوس میں نہیں پہنچا سکتیں۔ کلیسا کے اِن گستاخ باغیوں نے قدرتاً اپنے ہم خیال اشخاص اُن لوگوں میں پائے جو یہ احساس کرتے تھے کہ ایک شریر النفس پادری کی نمازوں سے کسی گنہگار کی امداد نہیں ہوسکتی اور نیز اُن لوگوں کو بھی اپنا ہمخیال پایا جو عشر اور دیگر مذہبی ٹیکس ادا کرتے کرتے تھک گئے تھے۔

بے دینی | جو لوگ کلیسا کی تعلیمات پر اعتراض کرتے تھے اور اُس کے [illegible] کرنا چاہتے تھے اُس زمانہ کے مسلمہ خیال کے مطابق وہ بے دینی کے [illegible] تھے۔ کسی پکّے عیسائی کے نزدیک اُس شخص کے جرم سے کوئی گناہ زیادہ نہیں ہو سکتا [illegible] خلاف بغاوت کرے اور اُس مذہب کو ترک کر دے جو رومن کلیسا کے ذریعے سے اُس کے (نعوذ باللہ من ذالک بترجم) فوری توابعین نے ہم تک پہنچایا تھا۔ علاوہ ازیں [illegible] نہ صرف گناہ تھے بلکہ وہ اُس زمانہ کے نہایت طاقتور معاشرتی صیغہ کے خلاف بغاوت بھی تھے جو اُس کے بعض افسران کی بداعمالیوں کے باوجود عام طور پر تمام مغربی یورپ کے لوگوں کے نزدیک لائق احترام تھا۔ بارہویں اور تیرہویں صدیوں کی بیدینی کا طریقہ، اُس کی وسعت اور اُس کے اخراج کی کوششیں جو کلیسا نے وعظ، آگ، تلوار اور تحقیق مذہب کی سخت عدالتوں کے ذریعہ سے کیں قرون وسطیٰ کی تاریخ کا دہشت ناک اور عجیب و غریب باب ہے۔

بے دینوں کی دو قسمیں | بے دین دو قسم کے تھے۔ ایک قسم تو صرف رومن کیتھولک کلیسا کے بعض اصول اور رواجات سے منحرف تھی لیکن وہ اپنے آپ کو عیسائی کہتے تھے اور حضرت مسیحؑ اور اُن کے حواریوں کی سادہ زندگی کی تقلید کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتے تھے۔ برعکس اس کے کچھ ایسے مشہور اور ہر دلعزیز رہنما بھی تھے جو یہ تعلیم دیتے تھے کہ مذہب عیسوی دروغ مذہب ہے۔ وہ کہتے تھے کہ دنیا میں دو اصول ہیں۔ ایک اچھا اور ایک بُرا اور یہ دونوں اپنی اپنی کامیابی کے لئے ہمیشہ جنگ و جدل کرتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ توریت مقدس کا خدا دراصل بُرائی کا سرچشمہ ہے اور چونکہ رومن کیتھولک کلیسا اُس کی پرستش کرتی ہے اس لئے یہ بھی بُری ہے۔

ایلبی جینسیز | یہ آخرالذکر قسم کی بے دینی بہت قدیم تھی اور سینٹ آگسٹائن بھی اپنے ابتدائی [illegible] میں اس سے متاثر ہو گیا تھا۔ اٹلی میں یہ گیارہویں صدی میں دوبارہ پیدا ہوئی اور بارہویں [illegible] میں بہت کثرت سے خصوصاً جنوبی فرانس میں پھیل گئی۔ اس کے ماننے والے اپنے آپ کو کتھاری یعنی پاکیزہ کہتے تھے لیکن ہم اُن کو ایلبی جینسیز کہینگے [illegible]

بے جاتا کہ یہ لوگ کثیر تعداد میں تھے۔

ان لوگوں میں جو عیسائی مذہب کے پیرو رہے لیکن پادریوں سے انکی تبرا نفسی کے باعث منحرف تھے سب سے زیادہ اہم فرقہ والڈین سینس کا تھا۔ یہ لوگ شہر لامینس کے پیٹر والڈو کے پیرو تھے جو اپنی تمام جائداد کو خیرات کر دیتے تھے اور حواریوں کے افلاس جیسی زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ انجیل مقدس کا وعظ کرتے پھرتے تھے اور مقدس کتابوں کی تشریح کرتے تھے جنکا ترجمہ انہوں نے لوگوں کی زبان میں کر دیا تھا۔ انہوں نے بہت سے پیروان جمع کر لئے اور بارہویں صدی کے اختتام سے قبل مغربی یورپ میں ہر جگہ انکی کثیر تعداد ہو گئی تھی۔

کلیسا اچھے اور سادہ آدمیوں کی کوششوں کو جو حضرت مسیحؑ اور اُن کے حواریوں کی زندگی کی حتی بالامکان تقلید کرنا چاہتے تھے ضائع کرنا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن یہ غیر پادری اشخاص جو وعظ کرنے اور اقرار گناہ کرانے کے حقوق کے مدعی تھے اور جو کہتے تھے کہ نماز درست طور پر ادا ہو جاتی ہے خواہ وہ پلنگ پر یا اصطبل میں یا گرجا میں پڑھی جائے اس عام یقین کی کہ صرف کلیسا ہی ذریعہ نجات ہے صریح طور پر تردید کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور کلیسا کے اثر کو جو لوگوں پر تھا مخاطرہ میں ڈالتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

بے دینی کے خلاف جنگ کی ابتدا

بارہویں صدی کے اختتام سے قبل دنیاوی فرمانرواؤں نے بیدینی کی طرف توجہ مبذول کی۔ ہنری دوم شاہ انگلستان نے ۱۱۶۶ء میں حکم دیا کہ انگلستان میں کوئی شخص بیدینوں کو پناہ نہ دے۔ اور جس گھر میں انکا پتہ چلے وہ جلا کر خاک سیاہ کر دیا جائے۔ اراگان کے بادشاہ نے یہ فرمان جاری کیا (۱۱۹۴ء) کہ جو شخص والڈین سینس کی تعلیمات سُنیگا یا انہیں خوراک دیگا وہ بغاوت کی سزاؤں کو برداشت کرے گا اور سلطنت اُس کی جائداد کو ضبط کر لے گی۔ یہ بے رحمانہ فرمانوں کے سلسلہ کی شروعات ہیں جنکو تیرہویں صدی کے نہایت روشن خیال بادشاہوں نے ان سب کے خلاف جاری کیا جو البی جینسز یا والڈین سینس سے تعلق رکھتے تھے۔ کلیسا اور شاہی حکومت اس پر متفق ہو گئیں کہ دنیا کی بہتری کے لئے بیدین خطرناک تھے اور وہ ایسے مجرم تھے

جو زندہ جلائے جانے کی سخت سزا کے مستحق تھے۔

بے دینی بغاوت بھی جاتی تھی

ہم لوگوں کے لئے جو اپنے وسیع النظر زمانہ میں رہتے ہیں یہ سمجھنا دشوار ہے اور گھرے مظالم بیدینی جو نہ صرف بارہویں اور تیرہویں صدی تک بلکہ کم اٹھارویں صدی تک رہے کس قدر مہیب اور دہشتناک ہیں۔ اس امر پر زور نہیں دیا جاسکتا کہ بیدینی ایک ایسے صیغہ کے خلاف بغاوت بھی جاتی تھی جسکو عملی طور پر سب وہ جاہل ہوں یا عالم متفقاً نہ صرف ذریعۂ نجات سمجھتے تھے بلکہ تہذیب اور امن و امان کے لئے بھی سمجھتے تھے۔ پادریوں کی بری زندگیوں کی صاف اور صریح نکتہ چینی جس سے کہ خود پوپ بھی مستثنیٰ نہ تھا کافی طور پر عام تھی۔ مگر یہ بیدینی نہیں تھی۔ ایک شخص یقین کرسکتا تھا کہ پوپ اور نصف جماعت تمام خراب ہے لیکن کسی صورت میں بھی کلیسا کے وجود کی ضرورت پر اعتراض نہیں کرسکتا تھا جس طرح کہ آجکل ہم خاص خاص حکمرانوں اور سرکاری عمّال کو بیوقوف یا بدمعاش کہہ سکتے ہیں تاہم ہماری طرف یہ شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ ہم گورنمنٹ کے بالکل خلاف ہیں۔ ایک بیدین قرونِ وسطیٰ کا انارکسٹ یا برباد کن تھا۔ وہ کلیسا کے افسران کی بدچلنی ہی کو صرف برا نہ کہتا تھا بلکہ وہ اس امر کا مدعی بھی تھا کہ کلیسا بالکل فضول اور بیکار شے ہے۔ وہ کوشش کرتا تھا کہ لوگ کلیسا سے منحرف ہو جائیں اور اس کے قوانین اور احکام کی پابندی نہ کریں۔ کلیسا اور شاہی حکومتوں نے نتیجتاً اُن کے خلاف احکامات صادر کئے اُن کو دشمن امن و امان اور عدوئے سوسائٹی سمجھا۔ علاوہ ازیں بے دینی ایک متعدی مرض تھا جو تیزی کے ساتھ خفیہ طور پر پھیلتا گیا یہاں تک کہ اُس زمانہ کے حکمرانوں نے اُن کے خلاف سخت سے سخت تدابیر کو بھی اُس کی اشاعت کو روکنے کے لئے مناسب اور مبنی بر انصاف سمجھا۔

بے دینی کے خلاف مختلف تدابیر

بیدینی کو روکنے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کی جاسکتی تھیں۔ اول پادریوں کے چال چلن کی اصلاح اور کلیسا میں خراب طریقوں کی مخالفت جو اُس بے چینی اور غیر اطمینان حالت کا انسداد ہو سکتا تھا جس کو اُس زمانہ کے مصنفین بیدینی کی پیدائش کا سبب قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان مصنفین نے ہم کو بہت کم کلیسا کی حالت کی اصلاح

ایلی جنسیوں کی اذیت رسانی کی غرض سے ایک بڑی کونسل روما میں ۱۲۰۶ء میں طلب کی گئی ناکام ثابت ہوئی۔ اور اُس کے جانشین کے بیان کے مطابق معاملات بد سے بدتر ہو گئے۔

دوسری ترکیب ایک مہم کو ترتیب دیکر باغیوں پر حملہ کرنا تھا اور اُن کو تلوار کے ذریعہ سے نیست و نابود کر دینا تھا۔ یہ حکمتِ عملی اُس وقت ممکن ہو سکتی تھی کہ بیدینوں کی بڑی جماعت کسی خاص ضلع میں ہوتی۔ جنوبی فرانس میں ایلی جنسیز اور والڈین سینس دونوں کے معتقد خصوصاً ٹولوس کے صوبہ میں بکثرت تھے۔ تیرہویں صدی کے آغاز میں اس حصۂ مملکت میں کُھلم کُھلا کلیسا کی تحقیر کی جاتی تھی اور بڑے بڑے طبقوں کے لوگ بھی بے دینی کی تعلیمات کی بہادرانہ حمایت کرتے تھے۔

اس مرفہ الحال سرزمین کے باشندوں کے خلاف ان نوسینٹ سوم نے ۱۲۰۸ء میں ایک صلیبی جنگ کا وعظ کیا۔ ایک لشکرِ جرار سائمن ڈی مانٹ فورٹ کی ماتحتی میں شمالی فرانس سے روانہ ہو کر اس بدنصیب حصۂ ملک میں پہنچا اور تاریخ کی ایک بڑی خونریز اور نہایت بیرحم لڑائی کے بعد قاطبۃً سب کو ذبح کر کے بے دینی کو روک دیا۔ اُسی وقت اس جنگ نے تہذیب کی ترقی کو بھی روکا کیونکہ فرانس کے نہایت روشن خیال حصہ کی مرفہ الحالی کو برباد کر دیا گیا تھا۔

تیسرا اور نہایت مستقل طریقۂ حفاظت پوپ کی ماتحتی میں بے دینی کے خلاف ایک قسم کی عدالتوں کا قیام تھا جو بے دینی کے خفیہ معاملات کی ٹوہ لگاتی تھیں اور مجرموں کو سزا دیتی تھیں۔ یہ ماہرانِ فن کی عدالتیں جو اپنی تمام توجہ بیدینی کے کھوج لگانے اور بے دینوں کو سزا دینے میں صرف کرتی تھیں، مقدس انکیوزیشن (محکمۂ احتساب عقائد) سے مرکب تھیں جس نے رفتہ

ایلی نوس کے بیٹے نے ایک انگریزی خاتون سے شادی کر لی تھی چنانچہ وہ انگریز امرا کا سردار بن گیا اور اُسی نے اول اول عوام الناس کو پارلیمنٹ میں طلب کیا تھا۔ مؤلف۔

رفتہ رفتہ اصلی جانشین صلیبی جنگ کی شکل اختیار کرلی تھی۔ ہم ان عدالتوں کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے خصوصاً اسپین میں اپنے قیام کی دو صدیوں کے بعد مقدمات کی سماعت اور اُس بیرحمانہ سلوک سے جو مشتبہ بے دینوں کے ساتھ طویل سزائے بیجا سخت کے ذریعہ سے اس امید پر کہ وہ اپنے جرم کے معترف ہوں گے یا دوسروں کو اس میں شامل کیا جاتا تھا محکمۂ احتساب عقائد کے نام کو بدنام کردیا ہے۔

اس خیال کے بغیر کہ اُن طریقوں کی جو استعمال کئے گئے حمایت کی جائے یہ ضرور کہنا ہے کہ ایسی عدالتوں کے افسران اکثر سچے اور ایماندار آدمی تھے جن کے احساسات نے انگلستان کسی ایسے جج سے غیر مشابہ نہ تھے جو سترہویں صدی میں کسی جادوگر کے مقدمہ کی سماعت کر رہا ہو بلکہ (محکمۂ احتساب عقائد) کا ضابطہ اُس زمانہ کی دنیاوی عدالتوں کے ضابطے سے زیادہ بیرحمانہ نہ تھا۔

کسی مشتبہ شخص کا یہ کہنا کہ وہ بیدین نہیں ہے قابل توجہ نہ تھا کیونکہ یہ تسلیم کرلیا گیا تھا کہ وہ قدرتاً اپنے قصور سے انکار کریگا جیسا کہ کوئی دوسرا مجرم کرتا ہے۔ پس ایک شخص کا اعتقاد اُس کے ظاہری افعال سے دیکھا جاتا تھا۔ لہٰذا ایک شخص محکمۂ احتساب عقائد کے ہاتھوں میں صرف اس بنا پر بھیجا جاتا تھا کہ وہ کسی بے دین سے بلا خیال اس امر کے گفتگو کرتا ہوا پایا جائے کہ وہ کلیسائی رسوم کی مناسب عزت واحترام نہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا اُس کے خلاف اُس کے ہمسایے حاسدانہ شہادت دیدیں واقعی محکمۂ احتساب عقائد کی اور اُس کے ضابطہ کی یہ نہایت خطرناک حالت تھی۔ اس نے قصۂ نادیدہ کو یقین کیا اور نہایت بیرحمانہ طریقوں سے کام لیا اور اُن لوگوں کو سزائیں دیں جو نہایت سرگرمی کے ساتھ اس بات سے انکار کرتے تھے کہ اُن کے خیالات کلیسا کے خیالات سے مختلف ہیں۔

سزایافتہ بیدین کی قسمت — اگر مشتبہ شخص اپنے قصور کا اعتراف کرتا تھا اور اپنی بے دینی کے ترک کی حلف اُٹھاتا تھا اُس کا قصور معاف کردیا جاتا تھا اور پھر کلیسا میں داخل کرلیا جاتا تھا لیکن جرمانہ یا کفارہ اُس سے ادا کرایا جاتا تھا کیونکہ اُس کے ناگفتہ بہ گناہ کا یہی مناسب علاج تھا۔

سکتا تھا وہ دنیاوی حکومت کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جاتا تھا یعنی کلیسا جس کا قانون اُس کو خون بہانے کی اجازت نہیں دیتا وہ مجرم کو دنیاوی حکومت کے حوالے کر دیتی تھی جو اُس کو مزید تحقیقات کے بغیر زندہ جلا دیتی تھی۔

فقیروں کے طبقوں کا قیام

اب ہم زیادہ خوفناک اور مؤثر طریقہ کی طرف اپنی توجہ منعطف کرتے ہیں جو کلیسا نے اپنے مخالفین کے خلاف اختیار کیا اور جس کو کہا جا سکتا ہے کہ اَسی سی کے سینٹ فرانسس نے دریافت کیا تھا۔ اُس کی تعلیمات اور اُس کی عمدہ زندگی کے نمونے نے غالباً کلیسا کی اطاعت کو بدستور دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے محکمۂ احتساب عقائد کی تمام خوفناک اور مہیب ترکیبوں سے زیادہ کام لیا۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ کس طرح والڈین سینس نے دنیا کو سادہ زندگی بسر کرنے اور انجیل مقدس کا وعظ کرنے سے بہتر بنا دیا تھا۔ کلیسا کے حکام کی نفرت کی وجہ سے جنہوں نے انکی تعلیمات کو غلط اور خوفناک ظاہر کیا اُن کو اپنا کام کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔ تاہم تمام نیک دل لوگ والڈین سینس سے متفق ہو گئے کہ دنیا سخت اور بُری مصیبت میں مبتلا ہے اِس وجہ سے کہ پادری عدم توجہی سے کام لیتے ہیں اور مخرب اخلاق کام کرتے ہیں سینٹ فرانسس اور سینٹ ڈومی نیک نے اپنے زمانہ کی ضروریات کو ایک نئی قسم کے پادریوں کی جماعت ایجاد کر کے پورا کیا جو بھیک مانگنے والے بھائی یا مادھو تھے۔ اُسقفوں اور چھوٹے پادریوں سے جو کام نہیں ہوتا تھا وہ اُس کام کو کرتے تھے یعنی وہ ایثار نفس کی پاک زندگی بسر کرتے تھے۔ بے دینوں کے حملوں اور ملامتوں سے پختہ اعتقادات کی حمایت کرتے تھے اور لوگوں کو نئی روحانی زندگی کی طرف مائل کرتے تھے۔ اِن فقیروں یا فقراء کے طبقوں کی ایجاد قرون وسطیٰ کے نہایت اہم اور دلچسپ واقعات میں سے ہے۔

اَسی سی کا سینٹ فرانسس ۱۱۸۲ء۔ ۱۲۲۶ء

تمام تاریخ میں سینٹ فرانسس سے زیادہ خوبصورت اور بامروت کوئی شخص نہیں ہے۔ وہ غالباً ۱۱۸۲ء میں اَسی سی میں پیدا ہوا تھا جو وسط اٹلی میں ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ وہ ایک متمول سوداگر کا بیٹا تھا اور اپنی نوجوانی کے عالم میں وہ

نہایت فرحناک زندگی بسر کرتا تھا اور اپنے باپ کا روپیہ خوب خرچ کرتا تھا ... قصص پڑھتا تھا اور اُن شجاع فوجی سرداروں کی نقل کرنے کے خواب دیکھا کرتا تھا جو اُن قصوں میں تھے ۔ اگرچہ اُس کے رفقا جنگی اور غیر محتاط تھے لیکن فرانسس کی ساخت ... کی نزاکت اور بہادری پائی جاتی تھی جس کی وجہ سے وہ سب خراب اور بے رحم چیزوں کو نفرت سے ... تھا جب بعد ازاں اُس نے بخوشی فقیری اختیار کر لی ۔ اُس کا موٹا جھوٹا لباس اُس وقت بھی ایک ... شاعر اور بہادر کو ظاہر کرتا تھا ۔

فرانسس اپنی عیش وعشرت کی زندگی اور اپنی وراثت کو خیرباد کہتا ہے اور ایک فقیر بن جاتا ہے

اس کی اپنی زندگی کی عیش وعشرت اور غربا کی خراب حالت کے ... نے ابتداءً اُسے بہت تکلیف پہنچائی جب وہ تقریباً بیس برس کا تھا اور مزمن اور مہلک بیماری سے شفایاب ہوا تھا جس سے اُس کی فرحناک زندگی میں رکاوٹ ہو گئی تھی اور اُس کو غور کرنے کا موقع ملا تھا اُس نے یکایک اپنی قدیم دلچسپیوں کے شوق سے کنارہ کشی اختیار کی اور بھوکے ننگوں سے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کوڑھیوں سے میل جول رکھنے لگا ۔ اب فرانسس چونکہ نازک بدن تھا اور ناز و نعم کا پلا ہوا تھا خاص طور پر ان بدنصیبوں کو نفرت سے دیکھتا تھا لیکن اُس نے اپنے آپ کو مجبور کیا کہ وہ اُن کے ہاتھوں کو بوسے دے گویا کہ وہ اُس کے دوست تھے اور اُن کے زخموں کو دھوتا تھا ۔ پس اُس نے اپنے نفس پر قابو پا لیا اور جو پہلے اُسے بُرا اور تلخ معلوم ہوتا تھا خود اُس کے بیان کے مطابق خوشگوار اور اچھا ہو گیا ۔

اُس کے باپ کو فقیروں سے کسی قسم کی محبت نہ تھی اور اُس کے اور اُس کے بیٹے کے درمیان تعلقات کشیدہ ہوتے گئے ۔ جب آخر کار اُس نے اپنے نوجوان بیٹے کو اپنے ترکہ سے محروم کرنے کی دھمکی دی تو فرانسس خوشی سے اپنے تمام حقوق دربارہ وراثت چھوڑنے پر آمادہ ہو گیا اپنے کپڑے اتار کر اور انہیں اپنے باپ کو واپس دے کر اُس نے ایک مالی کے پرانے کپڑے پہن لئے اور ... فقیر بن گیا اور اسی کے قریب کی گرجا کی دوبارہ تعمیر میں جو ٹوٹ پھوٹ گئی تھی مصروف ہو گیا ۔

فرانسس نے اس میں [illegible] حضرت [illegible] پیغام حاصل کیا۔

ایک دن فروری ۱۲۰۹ء میں جبکہ وہ پادری کی نماز سُن رہا تھا، پادری نے اُس کی طرف اتفاق سے مخاطب ہو کر پڑھا "اور جب تم سفر کرتے ہوئے وعظ کرو یہ کہکر کہ آسمانی بادشاہت قریب ہے۔ تم کوئی سونا، چاندی یا پیتل اپنی تھیلیوں میں نہ ڈالو۔ اپنے سفر کے لئے کوئی تھیلا نہ لو، نہ دو کوٹ لو، نہ جوتے پہنو، نہ ڈنڈا لو کیونکہ مزدور صرف غذا کھانے کا مستحق ہے۔" اُمیدوار فرانسس کو یہ خود حضرت عیسیٰ کا جواب اُس کی خواہشات رہنمائی کے بارہ میں محسوس ہوا۔ اُس نے اپنی چھڑی پھینک دی، جھولی پھینک دی اور جوتے نکال ڈالے اور اس کے بعد مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ لفظاً اور معنیاً حواریوں جیسی زندگی بسر کریگا۔

فرانسس وعظ کرنا شروع کرتا ہے اور بہت سے اُس کے تابعین بنتے ہیں

اُس نے سادگی کے ساتھ وعظ کرنا شروع کیا اور بہت جلد اُس کے ایک متمول ہموطن نے ٹھان لی کہ سب کچھ فروخت کر کے خیرات کر دوں اور فرانسس کی مثال کی تقلید کروں۔ دیگر اشخاص نے بھی جلد اُنکا ساتھ دیا اور یہ خوش باش تابعین جو دنیاوی تفکرات سے آزاد تھے اور اپنے آپ کو خدا کی محبت کے نشہ سے سرشار کہتے تھے ننگے پاؤں سفر کرتے تھے اور بغیر کسی معاوضہ کے وسط اٹلی میں انجیل مقدس کا وعظ کرتے ہوئے پھرتے تھے۔ جن لوگوں سے انہیں سابقہ پڑا اُن میں سے بعض اُن کے مواعظ خوشی سے سنتے تھے اور بعض اُن پر ہنستے تھے اور زیادہ تعداد اُن سے بکثرت سوالات کرتی تھی "تم کہاں سے آتے ہو" "تم کس طبقہ میں داخل ہو" اور اگرچہ بعض اوقات اُن کو جواب دینا ناگوار گزرتا تھا وہ سادگی سے کہدیتے تھے "ہم تائبین ہیں اور شہر اسی سی کے باشندے ہیں"۔

[illegible] کی پسندیدگی کی جو تجویز کرتا ہے [illegible] حاصل کرتا ہے

جب فرانسس نے مع اپنے ایک درجن تابعین کے سنہ ۱۲۱۰ء میں پوپ سے درخواست کی کہ وہ اُس کی تجویز کو پسند کرلے اِن نوسینٹ سوئم نے تامل کیا۔ اُس کو یہ یقین نہ تھا کہ کوئی شخص بالکل ناداری کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے خانہ بدوش اشخاص متمول اور آرام دہ پادریوں کی زندگی سے بالکل مختلف حالت اختیار کریں اور کلیسیا پر اعتراض کرنے لگیں۔ لیکن اگر اُس نے راہبانہ

زندگی ناپسند کی تو وہ گویا حضرت مسیح کی ہدایات جو انہوں نے اپنے حواریوں کو دی تھیں [illegible] آخرکار اس نے یہ طے کیا کہ وہ انہیں اپنی زبانی منظوری دے دے اور برادران کو اجازت دے کہ وہ اپنا کام جاری رکھیں۔ اُن کو سر منڈانا پڑتا تھا اور اس طریقہ سے وہ رومن کلیسا کے روحانی [illegible] مین داخل ہو جاتے تھے۔

انہوں نے اشاعت مذہب عیسوی کا کام اختیار کیا

سات سال بعد جب فرانسس کے تابعین کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا، اشاعت مذہب عیسوی کا کام بڑے پیمانہ پر شروع ہوا اور یہ برادران، جرمنی، ہنگری، فرانس، اسپین اور شام میں بھی بھیجے گئے۔ اِس کے بعد فوراً ہی ایک انگریزی مورخ نے اپنے ملک میں اِن ننگے پاؤں پھرنے والے آدمیوں کی آمد کا حال تعجب سے لکھا ہے کہ وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے اور کمر سے رسیاں باندھے ہوئے آئے اور مذہب عیسوی کے لحاظ سے اُن کو خیال فردا قطعی نہ تھا کیونکہ وہ یہ یقین رکھتے تھے کہ اُن کا آسمانی باپ اُن کی ضروریات سے واقف ہے اور وہ اُن کو اُن کے واسطے مہیا کر دیگا۔

فرانسس کی یہ خواہش نہ تھی کہ وہ ایک طاقتور فرقہ کی بنیاد رکھے

اِن فقیروں کے ساتھ جو برتاؤ اُن کے دور دراز سفر میں کیا گیا اُس نے مجبور کیا کہ وہ پوپ سے درخواست کریں کہ اُن کو اِس مضمون کی چٹھی دیدیا کرے کہ دینداروں کو چاہئے کہ اُن کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کریں کیونکہ وہ نیک ہیں اور کیتھولک مذہب کے پابند ہیں۔ پوپ سے بے انتہا مراعات حاصل کرنے کی یہ ابتدا تھی لیکن فرانسس کو یہ دیکھکر رنج ہوا کہ اُس کے رفقاء کا چھوٹا دستہ ایک بڑا اور طاقتور طبقہ ہو گیا۔ اُس نے پہلے ہی سے یہ سمجھ لیا کہ وہ جلد اپنی سادہ اور مقدس زندگی بسر کرنا ترک کر دینگے اور حریص اور غالباً متمول ہو جائیں گے۔ وہ لکھتا ہے "میں چھوٹا بھائی فرانسس حضرت عیسیٰؑ کی ناداری کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں اور اِس پر آخر تک کاربند رہوں گا اور میں تم سب سے درخواست کرتا ہوں اور تم سب سے باصرار کہتا ہوں کہ یہ نہایت مقدس زندگی ناداری کی بسر کرو اور اِسکا خیال رکھو کہ کبھی تم اِس سے علیحدہ نہ ہو خواہ تمہیں کوئی کیسی ہی صلاح دے اور اپنی تعلیمات سے آگاہ کرے [illegible]

[illegible] اپنے [illegible] رہنمائی کے لئے ایک نیا قاعدہ بناتا ہے

فرانسس نے صبح کے ساتھ ایک نیا اور زیادہ واضح نظام بنایا جو چند انجیل مقدس کی آیات کی بنا پر تھا اور جس کو ابتداً وہ اپنے ہمراہ اپنی رہنمائی کے لئے لایا تھا بہت سی ترمیمات کے بعد تاکہ پوپ اور کارڈنل پادریوں کے خیالات کے موافق اور مناسب ہو جائے، فرانسس کا قاعدہ ہانوریس سوم نے (۱۲۲۳ء) منظور کر لیا۔ اس نظام باقاعدہ میں تحریر ہے کہ "برادران اپنے لئے کوئی چیز استعمال نہ کریں گے خواہ مکان ہو یا کوئی جگہ ہو یا کوئی اور چیز ہو۔ البتہ زائرین کی حیثیت سے رہیں گے اور اس دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کریں گے، ناداری کی حالت میں رہیں گے اور عاجزانہ طور پر خدا کی عبادت کریں گے اور دیانت کے ساتھ خیرات حاصل کریں گے اور اُن کو اس حالت سے شرمانے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ مالک حقیقی نے ہمارے واسطے اپنے آپ کو اس دنیا میں غریب اور نادار ہی رکھا" تاہم فقیروں کو اگر اُن سے ہو سکے محنت کرنی چاہیئے بشرطیکہ خیراتی اور مذہبی خدمات سے انہیں ایسا کرنے کے لئے وقت ملے۔ اُن کو اس محنت کا معاوضہ خود اپنی یا اپنے بھائیوں کی ضرورت پورا کرنے سے ملے گا لیکن اُن کو کوئی سکہ یا روپیہ کبھی نہیں دیا جائے گا۔ وہ لوگ جوتی پہن سکتے ہیں جو بغیر اُس کے سفر نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے لباس کو تھیلوں کے ٹکڑوں اور دوسرے پیوندوں سے درست کر سکتے ہیں۔ اُن کو اپنے سردار کی کورانہ اطاعت کرنی چاہیئے۔ انکو شادی کی اجازت نہیں اور نہ وہ اس طبقہ کو ترک کر سکتے ہیں"۔

سینٹ فرانسس کی وفات (۱۲۲۶ء) کے بعد اس طبقہ کے بہت سے لوگ جنکی تعداد اب کئی ہزار ممبران تک پہنچ گئی تھی نہایت ناداری کے سادہ اُصول کو قائم رکھنا چاہتے تھے لیکن بعض ممبران مع اپنے نئے سردار کے یہ یقین کرتے تھے کہ دولت کے ذریعہ سے بہت کچھ نفع پہنچایا جا سکتا ہے جس کو لوگ انہیں دینے کے لئے تیار تھے۔ انہوں نے یہ بحث اُٹھائی کہ منفرداً فقراء اب بھی بالکل کسی چیز کی ملکیت کے بغیر رہیں گے اگرچہ یہ فرقہ خوبصورت گرجائیں اور آرام دہ خانقاہیں بھی بنا لے۔ اُسی ہی میں ایک نہایت شاندار گرجا تعمیر کی گئی تاکہ اُس میں اُن کے خاکسار بانی کی ہڈیاں دفن کر دی جائیں جس نے اپنی زندگی میں ایک سنسان غار اپنی سکونت کے لئے اختیار کیا تھا چنانچہ کلیسا

میں ایک بڑا صندوق نذریں جمع کرنے کے لئے رکھا گیا۔

سینٹ ڈومی نیک | سینٹ ڈومی نیک (۱۱۷۰ء میں پیدا ہوا) جو دوسرے بڑے فرقہ کا بانی تھا اور فرانسس کی طرح ایک سیدھا سادہ غریب پادری نہ تھا۔ وہ پادری تھا اور اس نے اسپین کی ایک یونیورسٹی میں دس برس تک باقاعدہ دینیات کا درس لیا تھا پھر وہ (۱۲۰۳ء) اپنے اسقف کے ہمراہ جنوبی فرانس میں آیا جبکہ البی جنیسز کی صلیبی جنگ شروع ہونے والی تھی اور وہ بے دینی کے عام پھیلنے سے نہایت متاثر ہوا۔ اتفاق سے اس کا میزبان ٹولوس میں البی جنسین تھا اور ڈومی نیک نے اس کو اپنا ہم خیال بنانے میں رات بسر کی۔ تب اس نے اسی موقع پر مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ اپنی زندگی بدینی کے اخراج کے لئے وقف کر دیگا۔ اس کا جو کچھ مختصر حال ہم کو معلوم ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مستقل ارادہ کا آدمی تھا اور گہرے مذہبی خیالات رکھتا تھا اور مذہب عیسوی کے جوش و خروش سے سرشار تھا لیکن خوشمزاج اور نرم دل تھا اور اس کا برتاؤ نہایت ملائم تھا۔

ڈومی نیک فرقہ کا قائم ہونا | ۱۲۱۴ء تک صرف چند ہمدرد اشخاص یورپ کے مختلف حصص نے ڈومی نیک کے شریک حال ہوئے تھے اور انہوں نے انوسینٹ سوم سے التجا کی تھی کہ وہ ان کے نئے فرقہ کی بھی منظوری دیدے۔ پوپ نے پھر تامل کیا لیکن کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک خواب دیکھا جس میں اس نے بڑی لاطینی رومن کلیسا کو زوال پذیر دیکھا جو بالکل گرنے کے قریب تھی اگر ڈومی نیک اسکو اپنے کندھوں سے سہارا نہ دیتا۔ پس اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ نیا فرقہ ایک زمانہ میں ممکن ہے پوپ کی طاقت کا بڑا معین و مددگار ثابت ہو چنانچہ پوپ نے اس کو اپنی منظوری عطا کر دی۔ ڈومی نیک نے جس قدر جلد ممکن ہو سکا اپنے تابعین کو جو صرف سولہ تھے دنیا کو فرشتہ صفت بنانے کے لئے بھیجا بالکل اسی طرح جس طرح فرانسسکنس (تابعین فرانسس) نے اپنے پہلے حضور اشاعت مذہب کے لئے کئے تھے۔ ۱۲۲۱ء تک ڈومی نیکن فرقہ کامل طور پر مرتب ہو گیا اور اس کی ساٹھ خانقاہیں مغربی یورپ میں مختلف مقامات پر موجود تھیں۔ یورپ بھر میں پیدل سفر کرتے ہوئے سخت گرمی یا جاڑے میں، روپیہ کی خیرات لینے سے انکار کرتے ہوئے لیکن معمولی غذا شکریہ کے ساتھ

قبول کرتے ہوئے جو مسافر کے سامنے رکھ دی جائے، صبر و تحمل کے ساتھ بھوک برداشت کرتے ہوئے فردا کا کچھ خیال نہ کرتے ہوئے، لیکن روحوں کو شیطان سے چھڑانے کے کام میں ہمیشہ مصروف اور روزانہ زندگی کے ذلیل و پست تفکرات سے آدمیوں کو بلند کرتے ہوئے، اُن کی کمزوریوں کا مداوا کرتے ہوئے اور اُن کے سیاہ قلوب کو "آسمانی نور سے منور کرتے ہوئے" (لی صاحب)۔ اس طریقہ سے ابتدائی فرانسسکنس اور ڈومی نیکنس نے لوگوں کی محبت اور احترام کو حاصل کیا۔

پرانے طبقوں اور فقراء میں موازنہ

بینی ڈکٹن راہبوں کے برعکس ہر ایک فقیر نہ صرف اپنی خاص خانقاہ کے سردار کے زیر فرمان تھا بلکہ تمام طبقہ کے سردار کے بھی ماتحت تھا۔ وہ ایک فوجی سپاہی کی طرح ہر کام پر جیسی ضرورت ہو اپنے کمانڈر کے حکم سے بھیجا جا سکتا تھا۔ فقراء واقعی اپنے آپ کو "حضرت مسیحؑ کے سپاہی" سمجھتے تھے۔ دنیا سے علیحدہ ہو کر عرفان کی زندگی بسر کرنے کی بجائے جیسا کہ ابتدائی راہب کرتے تھے اُن کو عادی کیا گیا تھا اور اُن سے یہ توقع کیجاتی تھی کہ وہ انسانوں کے تمام طبقوں سے میل جول رکھیں۔ اُن کو نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے برادرانِ نوع کو قعر دوزخ سے بچانے کے لئے سب کچھ قربان کرنے اور ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا پڑتا تھا۔

ڈومی نیکنس اور فرانسسکنس میں موازنہ

ڈومی نیکنس وعظ کرنے والے فقراء کہلاتے تھے اور اُن کو دینیات کی عمدہ تعلیم دیجاتی تھی تاکہ بے دینوں کے دلائل کو عمدہ طور پر رد کر سکیں۔ پوپ نے انکو اِن کیوزیشن کا خاص کام سپرد کر دیا تھا۔ انہوں نے ابتدا میں اپنا اثر یونیورسٹیوں پر قائم کرنا شروع کر دیا تھا اور وہ نہایت ممتاز فاضل دینیات اور تیرہویں صدی کے عالم البرٹس میگنس اور تھامس ایکی ناس ڈومی نیکنس تھے۔ برعکس اس کے فرانسسکنس میں ہمیشہ ایک معتدبہ فریق ایسا تھا جو علمیت کو شبہ کی نظر سے دیکھتا تھا اور جو ڈومی نیکنس کی نسبت بالکل نادار رہنے کا زیادہ متمنی رہتا تھا۔ لیکن بحیثیت مجموعی فرانسسکنس نے ڈومی نیکنس کی طرح دولت کو قبول کر لیا جو انہیں ملی اور انہوں نے بھی یونیورسٹیوں میں ممتاز اہل علم بھیجے۔

نئے طبقوں کی اہمیت اور ان کا اثر

اِن نئے طبقوں کی اہمیت کو پوپ نے فوراً تسلیم کر لیا۔ اُس نے

اُن کو متواتر حقوق مرحمت کئے جن سے وہ اُسقفوں کے تمام ... سے آزاد
کر دیا کہ وہ صرف اپنے قوانین کے پابند ہیں گے۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ ... کو یہ
حق بھی دیدیا گیا کہ وہ اگر پادری ہوں تو کھانے کی مقدس رسم کو ہر جگہ منا سکتے ہیں اور ...
کی معمولی خدمات کو بجا لا سکتے ہیں اور وعظ کر سکتے ہیں مثلاً اُن کو اختیار ہے کہ وہ اقرار گناہ ...
گناہگاروں کو گناہ سے معافی دیں اور مُردوں کو دفن کریں۔ فقراء ہر گرجا میں جاتے تھے اور
چھوٹے پادریوں کی بجائے وہ خود کام کرتے تھے۔ غیر پادری اُن کو دنیاوی پادریوں سے زیادہ
سمجھتے تھے اور اس لئے انکی نمازوں اور دعاؤں کو زیادہ بابرکت سمجھتے تھے۔ مشکل سے چند شہر ہوں
بغیر بھورے فقرار (یعنی تابعین فرانسس) یا سیاہ فقرار (یعنی تابعین ڈومی نیک) کے گرجوں کے ہوں
نقریباً تمام شہزادے ایک ڈومی نیکن یا فرانسسکن پادری رکھتے تھے جن کے سامنے وہ اقرار گناہ
کرتے تھے۔

دنیاوی پادریوں کی مخالفت | یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ دنیاوی پادریوں نے اس مُداخلت سے بہت
بُرا مانا۔ انہوں نے بار بار پوپ سے درخواست کی کہ وہ ان طبقوں کو موقوف کر دے یا کم از کم اُن کو روک
دے کہ وہ چھوٹے پادریوں کے صرف پر اپنے آپ کو متحمل نہ بنائیں، لیکن اُن کو کوئی قابلِ اطمینان جواب
نہ ملا۔ ایک مرتبہ پوپ نے نہایت آزادی سے کارڈنل پادریوں، اُسقفوں اور چھوٹے پادریوں کے
ایک بڑے وفد سے کہا کہ یہ خاص انکی بیکار اور دنیاوی زندگی ہے جس نے اپنے برادران "فقراء" سے
نفرت کرنے پر آمادہ کیا۔ وہ دھیتوں کو جو اُنہیں مرنے والوں سے حاصل ہوتی ہیں خدا کی عظمت کے
لئے صرف کرتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ عیش و عشرت میں اُنہیں ضائع کریں۔

ان طبقاتِ فقراء میں نہایت ممتاز اور قابل اشخاص بھی شریک ہو گئے تھے۔ ان میں عالم مثل
تھامس ایکی ناس کے تھے، مصلح مثل سیوونرولا کے تھے، صناع مثل فرا اینجلیکو اور فرا بارٹولومیو
کے تھے اور سائینس داں مثل راجر بیکن کے تھے۔ تیرہویں صدی کی شہرت دنیا میں فقراء سے زیادہ
کرئی اور فرقہ بھلائی کرنے کے لئے چست و چالاک نہ تھا۔ لیکن اُن کی تاریخ میں ...

...ـیا کے معمولی قبضہ و اقتدار سے آزاد تھیں اور وہ دولت جو اُن پر برستی تھی بہت سی ترغیبات دلاتی تھیں جن کا وہ زیادہ عرصہ تک مقابلہ نہ کر سکے۔ بونادین ٹیورا جو ۱۲۵۷ء میں فرانسسکن طبقہ کا سردار بنایا گیا تھا تسلیم کرتا ہے کہ عام نفرت، حرص، کاہلی اور اُس کے مخرب اخلاق ممبروں کی بدکاری سے پیدا ہو گئی تھی اور نیز اُن کے بے جا دست سوال نے جس نے مسافر کے لئے ایک فقیر کو لٹیرے سے زیادہ تکلیف دہ بنا دیا تھا اُن کو نفرت انگیز کر دیا تھا۔ تاہم فقرا کو معمولی پادریوں پر امیر و غریب سب یکساں طور پر ترجیح دیتے تھے۔ درحقیقت انھیں کی بدولت نہ کہ دنیادی پادریوں کی وجہ سے شہر اور دیہات میں دونوں جگہ مذہبی زندگی قائم رہی اور اُس کو ترقی ہوئی۔

باب ہژدہم

دیہاتی اور شہری زندگی

قرونِ وسطیٰ کے آدمیوں کی زندگی کا حال بہت کم معلوم ہے

نئے علم الاقتصاد کی ترقی کے وقت سے قرونِ وسطیٰ کے کاشتکار، تاجر صناع کی حالت اور عادات و خصائل معلوم کرنے میں مورخ بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے خواہ کتنی ہی تلاش و جستجو کیوں نہ کی جائے ہم کو پانچویں یا چھٹی صدیوں کے لوگوں کا حال جو وحشیوں کے حملوں کے بعد گزریں صحیح صحیح اور مکمل طور پر معلوم نہیں ہو سکتا۔ قرونِ وسطیٰ کے کسی مورخ کے دل میں یہ بات کبھی نہ گزری کہ وہ اپنے گرد و پیش کی اشیاء کا حال تحریر کرے مثلاً کس طریقہ سے کاشتکار رہتے تھے اور کس طرح وہ آراضی کو جوتتے اور بوتے تھے۔ صرف بڑے بڑے اشخاص اور متحیر کردینے والے واقعات نے اُس کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کیا۔ تاہم قرونِ وسطیٰ کی دیہاتی ریاستوں اور شہروں کا اِس قدر حال معلوم ہے کہ عام تاریخ کے طالب علم کے واسطے اُن کو اہم مضمون بنانے کے لئے کافی ہے۔

ابتدائی عہدِ وسطیٰ کی شہری زندگی کی غیر اہمیت

بارہویں صدی سے قبل مغربی یورپ میں شہری زندگی کچھ نہ تھی۔ رومیوں کے شہروں کی آبادی جرمن حملوں سے پیشتر کم ہوتی جارہی تھی اُس بدامنی نے جو حملوں کے بعد پیلی اُن کے فوری زوال میں مدد دی اور وہ کثیر تعداد میں بالکل معدوم ہو گئے۔ شہر جو باقی رہے اور ایسے نئے شہر جو آباد ہوئے مورخوں کے نزدیک عہدِ وسطیٰ میں کوئی اہمیت نہ رکھتے تھے۔ پس ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ تھیوڈرک سے لیکر فریڈرک باربروسا (شہنشاہ جرمنی) تک انگلستان، جرمنی اور شمالی و وسطی فرانس کا کثیر التعداد حصۂ آبادی گاؤں میں رہتا تھا یعنی اُن ...

ں ریاستوں میں جو فیوڈل رؤسا ایبٹ اور اسقفوں کے قبضہ میں تھیں۔

ست یا بڑا گاؤں | یہ عہد وسطیٰ کی ریاستیں وِل یا مینر کہلاتی تھیں اور رومی قریوں سے جن کا ذکر
ست پچھلے باب میں کیا جا چکا ہے بہت زیادہ مشابہ تھیں۔ ریاست کا ایک جزو رئیس اپنے استعمال
کے لئے خاص کر لیتا تھا اور باقی حصّہ کاشتکاروں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اور وہ عام طور پر بڑی بڑی
قطعات ہوتے تھے جنمیں سے ہر کاشتکار کئی ایک پر جو قریہ کے ادھر اُدھر ہوتے تھے قابض ہوتا تھا۔
شتکار عام طور پر سرف کہلاتے تھے جو کھیتوں کے مالک نہیں ہوتے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی
وہ اراضی سے اُس وقت تک محروم نہیں کئے جا سکتے تھے جب تک کہ وہ اپنے رئیس کا کام کرتے
رہیں اور کچھ واجبات اُس کو ادا کرتے رہیں۔ وہ اراضی سے متعلق ہوتے تھے اور جب جائداد منتقل
ہو جاتی تھی تو وہ بھی اُسی کے ساتھ چلے جاتے تھے۔ یہ سرف اُن کھیتوں کو بھی جو اُن کا آقا اپنے لئے
مخصوص کر لیتا تھا جوتتے اور بوتے تھے اور اُن کی پیداوار کو اُس کے لئے جمع کرتے تھے۔ وہ اپنے
آقا کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کر سکتے تھے۔ اُنکے بیوی اور بچے ایسے کام انجام دیتے تھے جنکی
رال ریاست میں ضرورت ہوتی تھی۔ زنانخانوں میں سرف کی لڑکیاں کاتنے، بننے، سینے، پکانے
شراب بنانے میں مصروف رہتی تھیں اور اس طرح کپڑے، خوراک اور شراب تمام فرقہ کے استعمال
کے لئے تیار ہو جاتی تھی۔

سرف کی ذمہ داریاں | ریاستوں کے قدیم حالات سے جن میں اس امر کی پوری کیفیت مندرج ہے
کہ فرقہ کے ہر فرد پر اُس کے آقا کی کیا کیا خدمات واجب تھیں ہم کو نہایت واضح طور پر سرف کی حالت
کی اندازہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ پیٹر بارو کا ایبٹ ایک ریاست کا مالک تھا جس پر سہ ملر
کرسٹو سرف جو نام بنام درج ہیں تمام سال ہر ہفتہ میں تین روز اُس کا کام کرتے تھے لیکن بڑے
دن کا ہفتہ، ایسٹر کا ہفتہ اور وہٹ سن ٹائڈ کا ہفتہ معاف تھا۔ ہر سرف اپنے آقا ایبٹ کو ایک بُشل

ا در جنوبی فرانس میں شہری زندگی بلا شبہ زیادہ عام تھی۔ مؤلف۔

گیہوں اور اٹھارہ بوری جو اور تین مرغیاں اور ایک مرغ ہر سال دیتا تھا اور اس کے مرنے پر
اُس کے حوالے کرتا تھا۔ اگر وہ اپنا گھوڑا دس شلنگ (۱۰ روپیہ) سے زائد کو فروخت کرتا تھا تو وہ
(۴ر) ایبٹ مذکور الصدر کو دیتا تھا۔ دیگر پانچ سرف جن کا نام بیان کیا گیا ہے اُس سے نصف
پر قابض تھے جسقدر کہ اراضی ہیو اور اُس کے دیگر رفقا کے پاس تھی اور وہ تمام صورتوں میں
سے نصف خدمت اور نصف ادائگی کرتے تھے۔

بعض اوقات کسی ریاست میں بہت کم ایسے آدمی ہوتے تھے جو کاشتکاروں کی بڑی جماعت
تعلق نہ رکھتے ہوں۔ ریاست اور گرجا کے حدود بعض اوقات ایک دوسرے پر منطبق ہو جاتے تھے ایسی
صورت میں ایک پادری ہوتا تھا جو منتشر طور پر چند ایکڑ زمین رکھتا تھا اور اُس کی حیثیت قدرتاً اُس کے
گردوپیش کے لوگوں سے برتر و فائق ہوتی تھی۔ اُس کے بعد آٹا پیسنے والا جو میدہ پیستا تھا اور ایک
معقول رقم رئیس کو ادا کرتا تھا عام طور پر اپنے ہمسایوں سے بہتر ہوتا تھا اور یہی حال لوہار کا بھی تھا

ریاست بیرونی دنیا سے آزاد ہوتی تھی ریاست کی ممتاز خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بقیہ دنیا کی محتاج
نہ تھی۔ جو کچھ اُس کے افراد کو ضرورت ہوتی تھی وہ خود تمام ضروری اشیا پیدا
کرتی تھی اور اُن لوگوں سے مراسلت کئے بغیر جو اُس کی سرحدوں پر رہتے تھے ایک لامحدود زمانہ
تک قائم رہ سکتی تھی۔ روپیہ کے بغیر سب کاروبار چلتے تھے۔ کیونکہ کاشتکاران اپنے رئیس کو کھیتوں کی
پیداوار اور محنت کے ذریعہ سے جو کچھ اُس کا واجب ہوتا تھا ادا کر دیتے تھے۔ نیز وہ ایک دوسرے
کی ضروری امداد کر دیتے تھے اور اُن کو کسی شے کی خرید و فروخت کا موقع ہی نہ پڑتا تھا۔

کاشتکاروں کی زندگی کی بدمزہ یکسانیت اور مصیبت کسی شخص کے لئے اپنی حالت بہتر کرنے کا قریب قریب کوئی موقع نہ تھا
اور دیہات کے ایک حصۂ اعظم میں زندگی ایک اکتا دینے والے طریقہ
پر نسلاً بعد نسل جاری تھی۔ زندگی نہ صرف بے لطف یکسانی پر مبنی تھی بلکہ یہ ایک قسم کی مصیبت
تھی۔ خوراک بہت معمولی اور خراب تھی اور مختلف اقسام کی غذائیں نہیں ہوتی تھیں اور لوگ
یہ تکلیف نہیں گوارا کرتے تھے کہ وہ نئی نئی ترکاریاں بوئیں۔ مکانات ...

...کی ... تھی اور اس سے کافی روشنی نہیں آتی تھی اور کوئی انگیٹھی بھی

...ایک دوسرے کی مدد کے انحصار نے ایک برادرانہ برتاؤ اور باہمی امداد کی روح ہر گروہ ... پیدا کر دی تھی۔ یہ بیرونی دنیا سے نہ صرف علیحدہ فرقہ تھا بلکہ اس کے افراد ہمیشہ اپنے ملے جلے ... کی وجہ سے، ایک گرجا میں نماز پڑھنے کی وجہ سے اور ایک آقا کے محکوم ہونے کی وجہ سے متحد رہتے تھے۔ تمام آدمیوں سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ کچہری میں حاضر ہوں ... ریاست میں ہوتی تھی جہاں کہ ریاست کا کام آقا کے نمائندہ کی نگرانی میں انجام دیا جاتا تھا۔ ... یہاں جھگڑے طے کئے جاتے تھے، ریاست کے رواجات کے توڑنے کی سزا میں جرمانے کئے جاتے تھے اور قطعات اراضی کو دوبارہ تقسیم کرنے کا کام عمل میں آتا تھا۔

سرف ایک گھٹیا کاشتکار تھا جو اپنی زندگی ... عرصہ تک قائم رکھ سکتا تھا جب تک کہ اراضی بکثرت ہو

سرف معمولی طور پر ایک گھٹیا کاشتکار اور ادنیٰ درجہ کا کاریگر تھا۔ وہ زمین کو بہت خراب طریقہ سے کاشت کرتا تھا اور نتیجتاً اسکی پیداوار بھی گھٹیا اور کم ہوتی تھی۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے کاشتکار ... عرصہ تک رہ سکتے تھے جب تک کہ اراضی بکثرت دستیاب ہوتی رہے لیکن بارہویں اور تیرہویں صدی میں مغربی یورپ میں مستقل طور پر آبادی میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ پس سرف کاشتکاروں ... بھی تدریجی طور پر معدوم ہونے لگا۔ کیونکہ آبادی میں اس قدر اضافہ ہونا شروع ہوا کہ جن کھیتوں کو ... بے پروائی سے کاشت کیا جاتا تھا وہ روزافزوں آبادی کی خوراک کو مہیا نہیں کر سکتے تھے۔

... سکہ ... نے ...

بارہویں اور تیرہویں صدیوں میں روپیہ کے بکثرت استعمال نے جو تجارت اور صنعت و حرفت کی ترقی کے ساتھ ساتھ آیا ریاست کے معاملات کو درہم برہم کر دیا۔ ... کا پرانا طریقہ جو روپیہ کی مدد کے بغیر جاری تھا معدوم ہونے لگا۔ جوں جوں زمانہ ... اور سرف قدیم ابتدائی انتظام سے مطمئن رہے جس نے شارلمین کے زمانہ میں اُسوقت ... پیدا کیا تھا۔ ایک طرف تو سرف نے قرب و جوار کے شہروں کی منڈیوں

میں پیداوار کو فروخت کرکے روپیہ حاصل کرنا شروع کیا [illegible]

کچھ روپیہ بجائے اس کے کہ اپنے آقا کے لئے کچھ دنوں کام کریں ادا کر دیا کریں [illegible]

وہ اپنی تمام توجہ اپنے کھیتوں کی طرف مبذول کر سکتے تھے۔ دوسری طرف [illegible]

اپنا نفع سمجھا کہ وہ اپنے کاشتکاروں کی خدمات کے بجائے روپیہ وصول کر لیا کریں [illegible]

اپنے کھیتوں کی کاشت کے لئے مزدوروں کو اجرت پر رکھ سکتا تھا اور ان چیزوں [illegible]

کو جو تجارت کی افزونی سے اُس کی نظر کے سامنے آتے تھے خرید سکتا تھا۔ پس یہ اس طرح [illegible]

کہ آقاؤں نے رفتہ رفتہ اپنے کاشتکاروں پر اپنا قبضہ و اقتدار کم کرنا شروع کیا [illegible]

سے جو اپنی اراضی کے لئے باقاعدہ لگان ادا کرتا تھا مشکل سے ممیز ہو سکتا تھا۔ ایک سرف [illegible]

فرار ہو کر اپنی آزادی حاصل کر سکتا تھا۔ اگر وہ ایک سال اور ایک دن تک چھپا رہتا تھا [illegible]

اُس کا تعاقب نہ کرتا تھا تو وہ آزاد آدمی ہو جاتا تھا۔

سرف کا معدوم ہونا

مغربی یورپ میں سرف کا آہستہ آہستہ معدوم ہونا بارھویں صدی کے آغاز سے شروع ہوتا ہے۔ تیرھویں صدی کے اختتام کے قریب فرانس میں ایک بہت عام آزادی ہو گئی تھی (اور انگلستان میں اس کے کچھ عرصہ بعد)[1] اگرچہ اُس وقت تک بھی فرانس میں کچھ سرف موجود [illegible] جب ۱۷۸۹ء میں انقلاب عظیم برپا ہوا۔ اس بارہ میں جرمنی اور بھی پیچھے تھی [illegible] ہم کاشتکاروں کو اپنی بدنصیب حالت کے خلاف لوتھر کے زمانہ میں بغاوت کرتے ہوئے پاتے ہیں اور انیسویں صدی کے آغاز تک پروشیا میں سرف آزاد نہیں کئے گئے تھے۔

شہری زندگی کی اہمیت

اس کہنے کی حاجت نہیں ہے کہ مغربی یورپ میں بتدریج شہری زندگی [illegible] دوبارہ جنم لینا تاریخ کے طالب علم کے لئے نہایت دلچسپ ہے [illegible] مرکز بن گئے تھے اور خاص ہمارے زمانہ میں بھی یہ دنیا کے تجارتی اغراض [illegible]

---

[1] وہ طریقہ جس سے انگلستان میں سرف معدوم ہو گئے بعد ازاں بیان کیا جائے گا [illegible]

... استقلال بھی تمام زندگی یہاں تک کہ دیہات میں بھی لازمی طور پر ایک ... ابتدائی زندگی ہو جاتی ہے جیسی کہ شارلیمن کے زمانہ ...

... عہدِ وسطیٰ کے شہروں کا بڑا حصہ جن کے حالات کی واقفیت سنہ ۱۰۰۰ء سے ہمیں کسی قدر حاصل ہونی شروع ہو جاتی ہے فیوڈل آقاؤں کی ریاستوں میں پیدا ہوا یا کسی خانقاہ یا کسی قلعہ کے ارد گرد آباد ہونا شروع ہوا۔ شہر کے لئے فرانسیسی نام ... لیا گیا ہے جو ریاست کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ غالباً عام وجہ حفاظت کی ضرورت تھی جو کسی شہر کے قیام کا مع اس کی فصیل کے باعث ہوئی تاکہ قرب و جوار کی دیہاتی لوگ ... حملے کے وقت محفوظ رہ سکیں۔ وہ طریقہ جس سے عہدِ وسطیٰ کا شہر تعمیر کیا جاتا تھا

عہدِ وسطیٰ کے شہر کا گنجان ہونا — اس نتیجہ کے صحیح ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اپنے زیادہ آرام دہ رومی پیشروؤں کے مقابلہ میں یہ عام طور پر گنجان اور ملا جلا ہوتا تھا۔ منڈی کے علاوہ کشادہ مقامات کم ہوتے تھے۔ نہ ایمفی تھیٹر (ایک بیضوی یا گول عمارت جس کے سامنے کشادہ میدان ہو) اور نہ حمام ہوتے تھے جیسا کہ رومی شہروں میں رواج تھا۔ سڑکیں اکثر صرف گلیاں ہوتی تھیں جن پر اونچے مکانات کی باہر کو نکلتی ہوئی منزلیں قریب قریب ملجاتی تھیں۔ بلند اور چوڑی فصیل جو اس کے گرد ہوتی تھی اس کی توسیع میں جو باسانی اور بہ زود ہو جاتی رخنہ انداز تھی جیسی کہ آجکل ہمارے شہروں میں ہوتی رہتی ہے۔

... شہروں کا چھوٹا ہونا — ظاہر ہے کہ گیارھویں اور بارھویں صدیوں میں اٹلی سے باہر تمام شہر چھوٹے تھے اور ریاستوں کی طرح جنکی جگہ وہ آباد ہو گئے تھے وہ بھی بیرونی دنیا سے بہت کم اسوقت تجارت کرتے تھے۔ وہ تقریباً تمام ضروری اشیاء کو جن کی ضرورت اُن کے باشندگان کو ہوتی تھی مہیا کرتے تھے۔ صرف اراضی کی پیداوار قرب و جوار کے ... سے آتی تھی۔ اُن میں کوئی توسیع اُسوقت تک ممکن نہ تھی جب تک کہ یہ شہر

کسی ایک رئیس یا خانقاہ کے قابو میں کلی طور پر ... ہر

سے سرف سے بہتر تھے بجز اس کے کہ وہ ایک فصیل کے اندر ...

صنعت و حرفت میں مشغول تھے۔ وہ اپنے رؤسا کو سخت سے سخت واجبات ...

کہ وہ اب تک کاشتکاری کے فرقہ سے متعلق تھے شہری زندگی کی ...

لوگوں کی ان کے رؤسا سے آزادی اور اُن کے شہر کے لئے ... حکومت ...

ضروریات میں سے تھیں۔

شہروں کی ترقی تجارت کی زیادتی سے ہوتی ہے۔

تجارت کی زیادتی کے ساتھ اس آزادی کی خواہش پیدا ... کیونکہ جب نئی اور دلفریب اشیاء مشرق اور جنوب سے آنے لگیں تو ... کرنے کے لئے شہریوں کی حوصلہ افزائی کیجانے لگی تاکہ اُس سے کسی قدر ... دور دراز ممالک کی ساختہ اشیاء سے تبادلہ کیا جاسکے لیکن جب شہریوں کو مال تیار کرنے میں انہماک ہوا اور بیرونی دنیا سے اُن کو واسطہ پڑا تو وہ یہ سمجھنے لگے کہ وہ اپنی نصف غلامانہ حالت کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکتے جبکہ اُن سے بہت سی اشیاء بجبر لیجاتی ہیں اور جبکہ بہت سی رکاوٹیں اُن کے رستہ میں حائل کیجاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بارھویں صدی میں شہروں ... بہت سی بغاوتیں اپنے آقاؤں کے خلاف کیں اور یہ عام مطالبہ کیا کہ رؤسا شہریوں کو ... عطا کریں جنہیں دونوں فریق کے حقوق واضح طور پر تحریر کئے جائیں۔

کمیونس

فرانس میں شہریوں نے ایک جماعت بنائی جسکو کمیونس کہتے ... اتحادات تھے جو اپنی آزادی حاصل کرنے کی غرض سے پیدا ہو گئے تھے۔ ... ایک نیا اور نفرت انگیز معلوم ہوتا تھا کیونکہ اُن کے نزدیک سرف کی ... دوسرا نام تھا جو اپنے مالکوں کے خلاف مجتمع ہو گئے تھے۔ ... شہریوں کی بغاوتوں کو بڑی بے رحمی سے فرو کیا ... کہ وہ اپنے شہروں کی مرفہ الحالی میں اُن کو حسب دلخواہ ...

[illegible] پیدا ہونے سے ترقی کا باعث ہوں گے۔ انگلستان میں شہروں نے [illegible] اپنے آقاؤں سے خرید لئے تھے۔

[illegible] شہر کی اسناد تحریری معاہدے تھے جو رئیس اور کسی شہر کی تجارتی کمپنیوں [illegible] باہم ہوجاتے تھے۔ اس سند میں شہر کی پیدائش اور اس کی ساخت کا ثبوت مل سکتا [illegible] رئیس یا بادشاہ کی طرف سے۔ یہ عہد اس میں درج ہوتا تھا کہ وہ سوداگروں کی کمپنیوں کے اتحادات کو تسلیم کرتا ہے۔ اس نے رئیس کے اُن حقوق کو جو شہریوں کو اپنے دربار میں طلب کرنے اور انپر جرمانہ کرنے کے متعلق تھے محدود کر دیا اور اُن ٹیکسوں کی وضاحت کر دی جنکو وہ شہریوں سے وصول کرسکتا تھا۔ قدیم واجبات اور خدمات یا تو موقوف کر دی گئیں یا انکا روپیہ سے تبادلہ کر دیا گیا۔

انگلستان کے بادشاہ ہنری دوئم نے ولنگ فورڈ کے باشندوں سے وعدہ کیا کہ "بحیثیت سوداگراں جہاں کہیں وہ میری تمام سلطنت انگلستان، نارمنڈی، اکیٹین، آنژو میں بیراہ خشکی یا تری جائیں گے وہ ٹیکس اور راہداری کی فیس سے آزاد ہوں گے اور اُن سے یہ چنگی لیجائے گی اور نہ انپر کسی قسم کا تشدد یا جبر کیا جائے گا اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس پر دس پونڈ جرمانہ ہوگا۔" شہر ساؤتھمپٹن کے معاملہ میں اُس نے یہ آزادی دی کہ "میری رعایا سے [illegible] اپنے اتحاد کو قائم اور برقرار رکھے گی اور تمام اپنی آزادیاں اور رسوم جاری رکھے گی خشکی اور تری کی راہ سے وہ باطمینان تمام آزادی اور عزت و مساوات کے ساتھ سفر کریں گے جسطرح کہ اُن کو یہ حقوق میرے دادا شاہ ہنری کے زمانہ میں حاصل تھے وہی اب بھی برقرار رہیں گے اور کسی شخص کو انہیں نقصان پہنچانے یا اُن کی توہین کرنے کی اجازت نہیں ہے۔"

[illegible] رسم کا ذکر — اس زمانہ کے رسوم جیسا کہ اسناد سے ظاہر ہوتا ہے ہم کو بہت ابتدائی [illegible] سینٹ عمر کے فرانسیسی شہر کی سند میں سنہ ۱۱۶۸ء میں اس قسم کے شرائط درج [illegible] جو شخص شہر میں قتل کرے گا اُس کی فصیل کے اندر کوئی جائے پناہ نہ پائے گا اگر

وہ بزلے فرار ہونے کے باعث زیح جائیگا اُن کی جائیداد ضبط ... مال ضبط کر لیا جائے گا۔ وہ شہر میں پھر واپس نہیں آ سکتا تا وقتیکہ پہلے ... سے صلح نہ کر لے اور دس پونڈ جرمانہ ادا نہ کر دے جس میں سے نصف زخمی کے وارثوں کو دیا جائے گا اور نصف کمیون کو دیا جائیگا تاکہ شہر کے حفاظتی سامان پر صرف کیا جائے ... کوئی کسی شخص کو شہر میں مار پیٹ کرے گا وہ یک صد لحم الخنزیر کے ٹکڑے دیگا اور جو کسی کے بال اُکھاڑ دیگا وہ چالیس لحم الخنزیر کے ٹکڑے دیگا"

اکثر شہروں میں اُن کی آزادی کی صریح علامت کے طور پر ایک گھنٹہ گھر ہوتا تھا ایک بلند عمارت ہوتی تھی اور اسمیں گھڑی کا گنبد ہوتا تھا جہاں ایک محافظ دات دن رہتا تاکہ کسی آنے والے خطرہ کے وقت گھنٹہ بجا دیا کریں اس میں ایک بڑا کمرہ آدمیوں کے جمع ہونے کے لئے ہوتا تھا جہاں کہ کمیون اپنا اجلاس کرتی تھی اور ایک قیدخانہ بھی ہوتا تھا چودہویں صدی میں عجیب و غریب ٹاؤن ہال (دار البلدہ) تعمیر ہونے لگے جو کیتھڈرل (بڑے گرجا) اور دیگر گرجاؤں کو مستثنیٰ کر کے عام طور پر نہایت قابل تعریف عمارات ہیں جنکو ایک سیاح یورپ کے پُرانے تجارتی شہروں میں آجکل بھی دیکھ سکتا ہے۔

صناعی کی اتحادی جماعت — قرون وسطیٰ کے شہروں میں تجارت پیشہ لوگ صناع اور سوداگر دونوں وہ خود ہی ہوتے تھے۔ وہ نہ صرف اشیاء بناتے تھے بلکہ اُن کو اپنی دکانوں میں فروخت بھی کرتے تھے۔ سوداگروں کی اصلی اتحادی جماعت کے علاوہ جس نے شہروں کے لئے حقوق حاصل کرنے اور انکو برقرار رکھنے میں مدد دی تاجروں کی بہت سی تنظیمیں قائم ہوگئیں جنکو وہ صناعی کی اتحادی جماعت کہتے تھے ... نہایت قدیم قوانین چراغ سازوں کے موجود ہیں جو ... میں وضع کئے گئے ... تجارت کی تعداد مختلف شہروں میں مختلف ہوتی تھی لیکن انکی اتحادی جماعت ... ہوتا تھا یعنی جو شخص اس اتحادی جماعت میں داخل نہیں ہوا تھا وہ ...

طریقہ تھا اپنا پیشہ سیکھنے کے لئے ایک نوجوان کو چند سال صرف کرنے پڑتے تھے۔ جس میں اُستاد کاریگر کے مکان پر رہتا تھا لیکن اُس کو کچھ معاوضہ نہیں جاتا تھا۔ اس کے بعد وہ "کرایہ کا کاریگر" ہو جاتا تھا اور مزدوری کما سکتا تھا اگرچہ وہ اب بھی صرف اپنے استاد ہی کے لئے کام کر سکتا تھا اور بلا واسطہ پبلک کا کام نہیں کر سکتا تھا۔ ایک سیدھا سادھا پیشہ تین برس میں حاصل ہو سکتا تھا لیکن سُنار بننے کے لئے اُس کو دس برس تک کام سیکھنا پڑتا تھا ایک اُستاد کاریگر کے پاس امیدواران کی ایک محدود تعداد رہتی تھی تاکہ "کرایہ کے کاریگروں" کی تعداد ضرورت سے زائد نہ ہو جائے۔ وہ طریقہ جس سے ہر پیشہ اختیار کیا جا سکتا تھا بڑے غور کے ساتھ باقاعدہ مرتب کیا گیا تھا اور کام کے روزانہ اوقات بھی مقرر کر دئے گئے تھے۔ اتحادی جماعت کے طریقہ سے اتفاقی ترقی کا دروازہ بند ہو گیا لیکن ہر جگہ یکساں قابلیت قائم رہی۔ اگر یہ اتحادی جماعتیں قائم نہ ہوتیں تو غیر محفوظ منفرد کاریگران کے لئے چونکہ وہ پہلے صرف رہ چکے تھے آزادی اور میونسپل خود مختاری فیوڈل رؤسا سے (جو بیشتر اُن کے آقا رہ چکے تھے) حاصل کرنا ناممکن تھا۔

ابتدائی عہد وسطیٰ میں تجارت قریباً معدوم تھی۔

شہروں کی پیدائش اور اُن کی روزافزوں مرفہ الحالی کی خاص وجہ تجارت کی بڑی ترقی تھی جو تمام مغربی یورپ میں ہو گئی تھی۔ قدیمی سڑکوں کے خراب ہو جانے سے اور عام بدامنی اور ابتری سے جو وحشیوں کے حملوں سے پیدا ہو گئی تھیں تجارت بھی قریب قریب معدوم ہو گئی تھی۔ عہد وسطیٰ میں قدیم رومی سڑکوں کی مرمت کے لئے کسی کو توجہ نہ ہوئی۔ ایران سے برطانیہ تک جو شاہراہوں کا جال پھیلا ہوا تھا معدوم ہو گیا جبکہ خود مختار امرا یا غریب مقامی فرقوں نے ایک عام انتظام کی جگہ لے لی۔ تمام تجارت بند ہو گئی کیونکہ شمالی رومن فرقے جو ضروریات زندگی اپنے جنوب سے حاصل کرتے تھے اب اُن کی کچھ مانگ نہ رہی

قریب قریب روپیہ بالکل نہ تھا اور مشکل سے عیش و عشرت [illegible]
اپنے بکۂ و تنہا اور خراب طریقے سے سیے ہوئے قلعوں میں [illegible]

اٹلی کے شہر مشرق سے تجارت کرتے ہیں

لیکن اٹلی میں تجارت بالکل بند نہیں [illegible]
امالفی اور دیگر شہروں نے بحیرۂ روم کی تجارت کو صلیبی [illegible]
سے پیشتر بھی خوب ترقی دی تھی۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اُن کے سوداگروں [illegible]
بھوکے صلیبی جنگجویوں کو یروشلم کی فتح کے سامان ضروری سے مسلح کر دیا تھا۔ مقدس [illegible]
کی زیارتوں کے شوق نے اٹلی کے سوداگروں کو یہ بھی ترغیبات دیں کہ وہ مشرق کی [illegible]
سیاحت و تجارت کریں جہاں کہ وہ زائرین کو لے جاتے تھے اور وہاں سے مشرق کی پیداوار
اور مصنوعات لاتے تھے۔ اٹلی کے شہروں نے مشرق میں تجارتی مقامات قائم کر لئے اور
کاروانوں سے بلا واسطہ تجارت کرنے لگے جو بحیرۂ روم کے کناروں پر عرب ایران اور
ہندوستان اور نیز مصالحہ کے جزائر کی پیداوار لاتے تھے۔ جنوبی فرانسیسی شہر اور بارسیلونا
(اسپین کا شہر) شمالی افریقہ کے مسلمانوں سے تجارتی معاہدات اور تعلقات رکھنے لگے۔

تجارت نے صنعت و حرفت میں ترقی کی

جنوب کی اس ترقی نے بقیہ یورپ کو خواب غفلت سے بیدار
کیا۔ نئی تجارت نے صنعت و حرفت میں انقلاب پیدا کر دیا جب تک
ریاست کا طریقہ قائم تھا اور ہر شخص صرف اُس قدر اشیا تیار کرتا تھا جو اُس کے لیے
اور اُس کے فرقہ کے دیگر ممبران کے لئے کافی ہو۔ کوئی چیز نہ باہر روانہ کیجا سکتی تھی اور نہ
عیش و عشرت کے سامان سے اُس کا تبادلہ کیا جا سکتا تھا لیکن جب سوداگر [illegible]
لانے لگے تو ہر فرقہ کے ممبران کی حوصلہ افزائی کیجانے لگی کہ وہ اپنی ضرورت سے زیادہ
تیار کریں تاکہ زائد از ضرورت سامان کو فروخت کر کے یا تبادلہ کر کے وہ اشیا [illegible]
جائیں جو باہر سے آتی تھیں۔ تاجر اور صناع رفتہ رفتہ اپنی طاقتوں [illegible]
ضرورت کی اشیاء تیار کرنے میں اور نیز اپنے فرقہ کی ضروریات [illegible]

سامانِ عیش و عشرت مشرق سے آتی ہے(?)

بارہویں صدی کے قصوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغرب، مشرق کے سامانِ عیش و عشرت، عمدہ کپڑے، شرقی فرش و فروش، قیمتی جواہرات، خوشبوئیں، دوائیاں (مثل کافور اور افیون کا عرق)، ریشم اور چین کے چینی کے برتن، مصالحہ جات ہندوستان سے اور روئی مصر سے ان سب اشیاء سے بہرہ ور اور محظوظ ہوا۔ وینس نے ریشم کے کپڑے بنانے کی صنعت جاری کی جس کو وہ مشرق سے سیکھا تھا اور شیشہ کی اُن اشیاء کی ساخت جاری کی جنکو ایک سیاح ابتک وینس کی دوکانوں سے خرید سکتا ہے۔ مغرب نے ریشم، مخمل نیز ہلکی اور چمکدار روئی اور باریک ململ رنگنے بنانے کا طریقہ سیکھا۔ مشرقی رنگ نے بھی رواج پایا اور پیرس نے جلد اہلِ عرب کے بیل بوٹوں کی نقل کرنی شروع کر دی۔ اُس سامانِ عیش و عشرت کے تبادلہ میں جس کو وہ نہیں بنا سکتے تھے بلادِ فلیمش نے اپنے اونی کپڑے مشرق کو روانہ کرنے شروع کئے اور اٹلی نے اپنی شرابہائے ناب بھیجیں لیکن ظاہر ہے کہ مشرقی سوداگروں کو ہمیشہ ایک معتدبہ رقم وصول ہوتی تھی کیونکہ مغرب کی مصنوعات اتنی کافی نہیں ہوتی تھیں کہ جو کچھ اُسے مشرق سے لینا پڑتا تھا اُس کا پورا معاوضہ کر سکے۔

بعض اہم تجارتی مرکز

شمالی سوداگر زیادہ تر وینس سے معاملہ کرتے تھے اور اپنا سامانِ تجارت درۂ برینر سے اور دریائے رہائن کے ذریعہ سے لاتے تھے یا اُن کو سمندر کی راہ سے فلانڈرس میں تبادلہ کے لئے بھیج دیتے تھے۔ تیرہویں صدی تک تجارت کے اہم مرکز وجود میں آ گئے تھے جن میں سے بعض اب تک دنیا کے بڑے تجارتی شہروں میں سے ہیں۔ ہیمبرگ، لوبیک اپنی تجارت ان ممالک سے جو بحیرۂ بالٹک پر ہیں اور نیز انگلستان سے براہِ راست تجارت کرتے لگے۔ جرمنی کے جنوب میں آگسبرگ اور نورمبرگ تجارت کی شاہ راہ پر جو اٹلی اور شمالی دنیا کے درمیان تھی واقع ہونے سے اہم بن گئے۔ بروجیس اور گھینٹ اپنی مصنوعات

ہر جگہ روانہ کرنے لگے۔ بحیرہ روم کے بڑے بندرگاہوں [illegible]

نسبتاً غیر اہم تھی۔

تجارت میں رکاوٹیں قرون وسطیٰ میں تجارت کے راستہ میں جو [illegible]

رکاوٹیں حائل تھیں اُن کا ایک نہایت مختصر اور اجمالی بیان [illegible]

تجارت کے لئے جس آزادی کو ہم آجکل ضروری سمجھتے ہیں اُس [illegible]

وسطیٰ میں ہمارے آڑتی ایک قابلِ نفرت چیز سمجھے جاتے تھے۔ وہ اشخاص جو کسی [illegible]

کوئی بڑی تعداد اس غرض سے لاتے تھے کہ اُس کو بڑی شرح پر فروخت کریں [illegible]

ناموں سے موسوم کئے جاتے تھے۔

مناسب قیمت کا خیال یہ عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ ہر شے کی ایک مناسب قیمت ہوتی

ہے جو صرف اُس کی ساخت کے سامان کی قیمت کو پورا کرنے کے لئے اور بنانے والے

کی مزدوری کے لئے کافی ہوتی تھی۔ یہ بات نہایت نفرت انگیز سمجھی جاتی تھی کہ کسی چیز کو

اُس کی مناسب قیمت سے زائد پر فروخت کیا جائے خواہ خریدار کو اُس کے خریدنے کی

کتنی ہی خواہش اور ضرورت کیوں نہ ہو۔ ہر صنّاع ایک دوکان رکھتا تھا جس میں [illegible]

اپنی مصنوعات کو خوردہ فروشوں کی طرح فروخت کرتا تھا۔ وہ اشخاص جو [illegible]

رہتے تھے انکو اجازت تھی کہ وہ اپنی مصنوعات کو اُس کی دیواروں کے اندر [illegible]

فروخت کردیں کہ وہ اُن کو براہ راست استعمال کرنے والوں کو دیدیں۔ [illegible]

وہ ایک سوداگر کے حوالہ اپنا تمام مال نہ کریں اس خوف سے کہ اگر ایک [illegible]

شخص کے پاس ہوگی تو وہ اُس کی مناسب قیمت سے زائد وصول [illegible]

روپیہ پر سودا دا کرنے کی ممانعت تھی کسی شے کی تھوک فروشی کے خلاف [illegible]

سے مشابہ یہ تعصب بھی تھا کہ روپیہ [illegible]

مردہ اور ناقابل پیداوار چیز سمجھا جاتا تھا اور کوئی شخص [illegible]

[illegible] کرنے۔ سود کو بہت برا سمجھا جاتا تھا کیونکہ اس کو وہ لوگ کرتے تھے جو دوسروں کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے کلیسا نے [illegible] سختی کے ساتھ سخت شرح سود کی، جیسا کہ اُس وقت نہایت معتدل اور مناسب شرح سود بھی کہلاتی تھی، ممانعت کر دی تھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کلیسا کی کونسلوں نے حکم دیا تھا کہ جو لوگ سود خوار مریں اُن کو عیسائی طریقہ سے نہ دفن کیا جائے اور اُن کی وصیتوں کو منسوخ کر دیا جائے۔ پس روپیہ قرض دینے کا کام جو تمام بڑے تجارتی اور صنعتی کاموں کے لئے ضروری ہے یہودیوں کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا جن سے عیسائی طرز عمل کی امید نہیں کیجاتی تھی۔

یہودیوں کی [illegible] کے

اس بدنصیب قوم نے یورپ کی اقتصادی ترقی میں نہایت نمایاں حصہ لیا لیکن اُن کے ساتھ عیسائیوں نے نہایت بُرا سلوک کیا۔ انھوں نے یہودیوں کو حضرت مسیح کو دار پر کھینچنے کا سخت مجرم قرار دیا۔ تاہم تیرھویں صدی سے قبل یہودیوں پر واقعی ظلم و جبر کرنے کا مشغلہ عام نہیں ہوا تھا جبکہ اُن کو اوّل اوّل ایک قسم کی خاص ٹوپی یا پٹی پہننے کی ہدایت کیگئی تھی جس سے وہ بآسانی پہچانے جا سکتے تھے اور متواتر اُن کی توہین کیجاتی تھی۔ بعد ازاں اُن کو بعض اوقات شہر کے ایک خاص محلہ میں بند کر دیا جاتا تھا جس کو محلۂ یہودیاں کہتے تھے۔ چونکہ وہ شہروں کی اتحادی جماعت سے خارج کر دئے گئے تھے پس وہ قدرتاً سود پر روپیہ دینے کے کام میں مصروف ہو گئے اور یہ کام کوئی عیسائی نہیں کر سکتا تھا۔ بلاشبہ اُن کا پیشہ اُن کی غیر ہر دلعزیزی کا باعث ہوا۔ بادشاہوں نے اُن کو قرض دینے کی اجازت اکثر نہایت بڑی شرح سود پر دیدی۔ فلپ آگسٹس نے اُن کو چالیس فیصدی سود لینے کی اجازت دیدی تھی لیکن اُن کے منافع میں سے [illegible] ہو تو بادشاہ اُن سے بجبر روپیہ لینے کا مستحق تھا۔ انگلستان میں معمولی شرح سود ہفتہ کے لئے فی پونڈ ([illegible]) ایک پنیں (۱ d) تھا۔

اہل لمبرڈ بحیثیت بنک والوں کے [illegible]

شروع کر دیئے اور ہنڈیوں کے استعمال کی بہت ترقی دی [illegible] ادائگی میں اگر تاخیر ہو جاتی تھی تو اس کا ہرجہ لیتے تھے [illegible] کو برا کہتے تھے مناسب اور معقول معلوم ہوا - علاوہ ازیں دولتمند [illegible] کام میں دے سکتے تھے اور منافع میں شریک ہو سکتے تھے بشرطیکہ اس میں [illegible] اس طرح اور نیز دیگر طریقوں سے جو رکاوٹیں سود کے خلاف تعصب سے پیدا ہو گئی تھیں بہت کم ہو گئیں اور بڑی بڑی تجارتی کمپنیاں خصوصاً اٹلی میں وجود میں آنے لگیں [illegible]

ٹول، چنگیاں اور دیگر تکالیف جنسے سوداگران کو خشکی پر سابقہ پڑتا تھا

دوسرا بڑا نقصان جس سے عہد وسطیٰ کے سوداگر کو [illegible] پڑتا تھا یہ تھا کہ اُسے بے انتہا اقسام کا ٹول، چنگی وغیرہ دینا پڑتا تھا اور انہیں وہ رؤسا وصول کرتے تھے جنکی مملکت میں سے یہ لوگ گزرتے تھے [illegible] چنگیاں نہ صرف شاہراہوں، پلوں اور بند ہونے والے پلوں پر لیجاتی تھیں بلکہ وہ امرا بھی جو ایسے خوش نصیب تھے کہ جن کے قلعے ایسے دریاؤں پر واقع تھے جو جہاز رانی کے لائق تھے دریا کو اس طرح بند کر دیتے تھے کہ سوداگر اپنے جہاز کو اس حق کے ادا کئے ہوئے بغیر نہیں لیجا سکتا تھا۔ چنگیاں عام طور پر کم قیمت کی ہوتی تھیں لیکن [illegible] جس کے ذریعہ سے یہ وصول کیجاتی تھیں اور بار بار کی تاخیر سے، سوداگروں کو [illegible] آتا تھا اور انھیں نقصان بھی پہنچتا تھا۔ مثلاً ایک خانقاہ نے جو پیرس [illegible] واقع تھی یہ حکم دیدیا تھا کہ جو لوگ تازی مچھلی لے کر شہر میں داخل ہوتے اُن کو [illegible] چاہیئے اور راہبوں کو اُسمیں سے تین پنس کی برابر مال لے لینا چاہیئے [illegible] خیال نہیں کیا جاتا تھا کہ مال کی کیا حالت ہو جائیگی۔ جب ایک کشتی [illegible] ہوئی ہو دریائے سین سے پیرس کو جاتی تھی تو رستہ میں [illegible] ترڈ اسکتا تھا۔ اور اُن سب کو چکھنے کے بعد وہ ایک [illegible]

[illegible] قام قسم کے محصول واجبات ادا کرنے پڑتے تھے۔ مثلاً ٹیکس کی [illegible] استعمال راستوں کے ناپنے کے آلے کے استعمال کے واجبات ادا کرنے ہوتے تھے۔ [illegible] کے مختلف قسم کے سکے جو فیوڈل یورپ میں بکثرت تھے نہایت تاخیر اور پریشانی کا موجب ہوتے تھے۔

[illegible] بحری تجارت اپنی خاص دشواریوں سے مملو تھی۔ صرف طوفان اور باد مخالف، چٹان اور کم گہرے پانی ہی کی دقتیں نہ تھیں۔ بحیرۂ شمال میں بحری غارتگر اور لٹیرے بکثرت تھے۔

بحری لٹیرے — وہ اکثر باترتیب اور باقاعدہ ہوتے تھے اور اُن کے افسران اعلیٰ قابلیت کے اشخاص ہوتے تھے جو اس کام کو بُرا نہیں سمجھتے تھے۔ اس کے بعد اُن قوانین تباہی جہاز کا نمبر تھا جن کے مطابق ایک جہاز مع اپنے تمام مال واسباب کے مالک سواحل کا مال ہو جاتا تھا جن پر

قوانین تباہی جہاز — یہ جہاز تباہ ہوا ہو یا کم گہرے پانی میں ہو کر کنارہ سے آ لگا ہو۔ روشنی کے مینا بعض خطرات سے آگاہی دینے والے نشانات بہت کم تھے اور سواحل سمندر خطرناک تھے۔ علاوہ ازیں قدرتی خطرات کی تعداد میں جھوٹے نشانات میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ جہاز کے تباہ کنندہ اشخاص جہازوں کو کم گہرے پانی میں لانے کی ترغیب دیتے تھے تاکہ ان کو لوٹ لیں۔

ہینسیاٹک جماعت — ان بکثرت خطرات کو کم کرنے کی غرض سے اوّل اوّل شہروں نے باہمی حفاظت کے لئے اتحادی جماعت بنانی شروع کی۔ ان میں سب سے مشہور جرمن شہروں کی جماعت تھی جس کو ہینسیاٹک لیگ (انجمن) کہتے تھے۔ شہر لوبیک ہمیشہ ان معاملات میں پیشرو ہوتا تھا لیکن سترّ شہروں میں جو وقتاً فوقتاً اتحادی جماعت میں شریک کر لئے گئے تھے کالون، برنزوک، ڈینزگ اور دیگر بھی بہت کے مرکز شامل تھے۔ اس اتحادی جماعت نے لندن میں (جس کو اسٹیل یارڈ (صحن آہنی) کہتے ہیں اور جو لندن برج دُیل (کے قریب ہے) وسبی، برجن اور دور دراز روس کے شہر [illegible] میں مقامات سکونت خرید لئے اور اُنکا انتظام کیا۔ انہوں نے تقریباً تمام تجارت بحیرۂ بالٹک [illegible] کے ذریعہ سے یا اُس اقتدار سے جو اُن کا تھا بالکلیہ قبضہ کر لیا۔

لیگ انجمن نے ہنس کے لئے ... جنگ ...

کی بہت کوشش کی بجائے اس کے کہ وہ علیحدہ اور غیر ...

جہازات کا بیڑہ ایک جنگی جہاز کی حفاظت میں جانے لگا۔ ایک ...

کے خلاف ایک کامیاب جنگ کی جس نے انکے مفاد پر مداخلت کی تھی۔ ...

نے انگلستان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا اور اس کو صلح پر مجبور کیا ... کے ...

سے دو سو برس قبل تک مغربی یورپ کے تجارتی معاملات میں لیگ نے نمایاں حصہ لیا

اس کا زوال شروع ہو گیا تھا بیشتر اس کے کہ مشرقی اور مغربی جزائر ہند کے رستوں کی دریافت

نے تجارت میں ایک انقلاب عظیم پیدا کیا۔

تجارت کو شہروں نے نہ کہ قوموں اور منفرد اشخاص نے باقاعدہ بنایا (تیرہویں صدی سے سترہویں صدی تک)

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ تیرہویں، چودھویں اور پندرھویں صدیوں میں تجارت قوموں کے درمیان جاری نہ تھی بلکہ مختلف شہروں مثل وینس، لیوبیک، گھینٹ، برجیس، کولون وغیرہ کے ذریعہ ہوتی تھی۔ ایک سوداگر نہ مثل ایک خود مختار فرد کے کام کرتا تھا اور وہ اپنے شہر کی حفاظت سے اور ان صلحناموں سے مستفیض ہوتا تھا جو اس کے شہر نے کر رکھے تھے۔ اگر کسی شہر کا کوئی سوداگر قرض ادا نہیں کرتا تھا تو اس کا ہموطن گرفتار کیا جا سکتا تھا جبکہ قرض واجب تھا۔ جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس وقت ایک باشندۂ لندن، شہر برسٹل میں ایک غیر ملکی یا بدیسی سمجھا جاتا تھا جس طرح کہ آجکل کوئی سوداگر کالون یا اینٹورپ کا سمجھا جاتا ہے۔ صرف رفتہ رفتہ یہ شہر اُن قوموں میں جذب ہو گئے جن سے اُن کے باشندے متعلق تھے۔

شہری یا عوام ایک متوسط طبقہ بناتے ہیں

سوداگروں کی روز افزوں دولت اُن کو زمانہ ... میں ... پر پہنچانے میں جو اُن کو ابتک حاصل نہ تھا کام ... جس نے انکو تعلیم میں پادریوں کے ہم پلہ کر دیا اور عیش و عشرت کے ... میں امرا کے ہم رتبہ کر دیا۔ انہوں نے پڑھنے کی طرف ...

... میں اُن کے مذاق اور ذہنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے لکھی گئیں۔ شہروں ... بادشاہی ... میں طلب کئے جانے لگے جو اُن کی صلاح لینے کے لئے مجبور ... وجہ سے کہ وہ اپنی گورنمنٹ چلانے کے لئے اُن سے روپیہ وصول کرتا تھا۔ تیرہویں ... کی یہ نہایت نمایاں تبدیلیوں میں سے کہ شہری طبقہ نے پُرانے طبقوں یعنی پادری اور ... کی برابر جو اتنے عرصہ تک مغربی یورپ کی زندگی پر حاوی رہتے تھے، جگہ حاصل کرلی۔

باب نوزدہم

قرونِ وسطیٰ کی شائستگی

عہدِ وسطیٰ کی دلچسپی کسی طرح بھی بادشاہوں اور شہنشاہوں کے تدبّر، اُن کی فتوحات اور شکستوں، پوپوں اور اسقفوں کی حکمت عملیوں یا فیوڈلزم اور اُس سے یورپ کی نجات تک محدود نہیں ہے اگرچہ یہ سب امور اہم ہیں لیکن ہم کو اُس زمانہ کا نہایت ہی نامکمل خاکہ معلوم ہو گا جس کا حال ہم مطالعہ کر رہے ہیں اگر ہم اُس زمانہ کی عقلی زندگی اور فنون پر غور کئے بغیر گزر جائیں اور ان کتابوں کو جو تصنیف ہوئیں، اُن یونیورسٹیوں کو جو قائم ہوئیں اور اُن بڑی گرجاؤں کو جو تعمیر ہوئیں نظر انداز کر دیں

عہدِ وسطیٰ میں لاطینی کا عام استعمال

لیجئے! عہدِ وسطیٰ بلحاظ کثرتِ استعمال لاطینی زبان تحریر اور تقریر دونوں میں ہمارے زمانہ سے بالکل مختلف ہے۔ تیرہویں صدی میں اور اُس کے بہت بعد تک تمام کتابیں جو علمیت کا پہلو لئے ہوتی تھیں لاطینی[1] زبان میں لکھی جاتی تھیں یونیورسٹیوں میں پروفیسر لاطینی زبان میں تعلیم دیتے تھے۔ دوست آپس میں ایک دوسرے کو لاطینی میں خطوط لکھتے تھے اور سرکاری کاغذات، صلحنامے اور قانونی دستاویزات تمام اسی زبان میں تحریر ہوتی تھیں۔ ہر تعلیم یافتہ شخص کے لئے لاطینی زبان اور تحریر میں ادنیٰ ...

---

[1] جرمنی میں جو سالانہ کتابیں جرمن زبان میں شائع ہوتی تھیں وہ ۱۶۸۰ء کے بعد تک لاطینی ... تھیں۔ مؤلف

زبان کی شمالیت رکھنا اُس وقت جبکہ مختلف قوموں کے باہمی ارتباط میں بہت سی رکاوٹیں تھیں سود مند تھا اس امر سے مثلاً یہ بات بھی بآسانی سمجھ میں آجاتی ہے کہ کس طرح پوپ نے مغربی دنیائے عیسائیت کے تمام پادریوں سے اُس قابل تعریف طریقہ پر اپنا تعلق قائم رکھا اور کس طرح بآسانی طلاب، فقراء اور تجار ایک ملک سے دوسرے ملک میں چکر لگایا کرتے تھے۔ اُس انقلاب سے زیادہ اہم اور دلچسپ کوئی انقلاب نہیں ہے جس سے مختلف یوروپین ممالک میں لوگوں کی زبان نے بتدریج قدیم زبان کو خارج کر دیا اور اس کی جگہ پر خود اپنا قبضہ کر لیا، یہانتک کہ اب علما بھی لاطینی زبان میں کتابیں تحریر کرنے کا مشکل سے خیال کرتے ہیں۔

یہ امر سمجھنے کی غرض سے کہ کس طرح دو زبانیں، لاطینی اور دیسی زبان، عام طور پر تمام عہد وسطیٰ میں مغربی یورپ کے تمام ممالک میں مستعمل ہوتی رہیں، ہم کو موجودہ زبانوں کی اصلیت پر ایک نظر ڈالنی چاہئے۔ یہ سب زبانیں دو بالکل مختلف قسموں جرمنک اور رومینس میں تقسیم ہو سکتی ہیں۔

جرمنک زبانیں جرمن وحشیوں کی زبانوں سے اخذ کی گئیں۔ وہ جرمن اقوام جو رومی سلطنت کے باہر رہتی رہیں یا جو حملوں کے زمانہ میں اُس کی حدود کے اندر کافی دور تک آباد نہیں ہوئی تھیں جس طرح کہ فرینک گال میں آباد ہو گئے تھے تاکہ ان کو اپنے مفتوحین کی زبان اختیار کرنے کی ترغیب ہوتی قدرتاً اسی زبان کے استعمال پر جمی رہیں جسکو وہ ہمیشہ استعمال کرتی رہی تھیں یعنی اُسی خاص جرمن زبان کو جس کو اُن کے آبا و اجداد لامحدود نسلوں سے بولتے رہے تھے۔ جرمن وحشیوں کی مختلف زبانوں سے موجودہ جرمن، انگریزی، ڈچ، سویڈش، نارویجین، ڈینش آئس لینڈک زبانیں نکلی ہیں۔

رومینس زبان تحریری لاطینی زبان سے نکلی ہیں۔ زبانوں کی دوسری قسم وہ ہے جو اُس مملکت میں ترقی پذیر ہوئی جو رومی سلطنت کا جزو تھی اور جس میں موجودہ زبانیں، فرانسیسی، اٹالین، اسپینش اور پرتگیزی شامل ہیں۔ الفاظ کی پرانی صورتوں کے پرغور و خوض مطالعوں سے اب یہ بات واضح طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ یہ رومینس زبانیں ایک تھیں اور یہ سب تقریری لاطینی زبان سے نکلی ہیں جس کو لشکری، سوداگر اور عام لوگ بولتے تھے۔ یہ زبان نفیس اور عمدہ تحریری لاطینی زبان سے

بالکل مختلف تھی جسکو مثلاً اسسرو اور سیزر استعمال کرتے تھے بلاشبہ بعض الفاظ ... مالک مین بے شک یہ بہت مختلف ہوگئی تھی۔ مثلاً ایک باشندہ گان بلفظ الفاظ ... کی طرح نہیں کرسکتا تھا۔ علاوہ ازیں دوران گفتگو میں لوگ ہمیشہ کتابی الفاظ نہیں استعمال کرتے ... عام طور پر مثلاً گھوڑے کو کیبالس بولتے تھے اور مصنفین لفظ ایکوس استعمال کرتے تھے۔ اب ... کیبالس سے اسپینش زبان میں کیبالو، اٹالین زبان میں کیوالو اور فرانسیسی زبان میں چیوال استعمال ہونے لگا۔

جوں جوں زمانہ گزرتا گیا تقریری زبان تحریری زبان سے مختلف ہوتی رہی۔ لاطینی زبان بلحاظ اپنی پیچیدہ گردان اور قواعد کے جنپر بہت دنوں کے مطالعہ کے بعد عبور حاصل کیا جاسکتا ہے تکلیف دہ زبان معلوم ہوتی ہے۔ رومی صوبوں کے لوگوں نے اور آنے والے وحشیوں نے قدرتاً نحو کی باریکیوں پر بہت کم توجہ کی اور اظہار[1] مطالب کے لئے آسان طریقے دریافت کرلئے۔ لیکن جرمن حملوں کے بعد بھی چند صدیاں گزرگئیں پیشتر اس کے کہ باہمی گفتگو کرنے کی زبان میں کوئی چیز لکھی گئی۔ جب تک کہ غیر تعلیم یافتہ شخص کتابوں کی صحیح لاطینی زبان سمجھ سکتا تھا جب کہ وہ اُسے پڑھتا ہوا یا بولتا ہوا سنتا تھا تو کوئی چیز اُس کی مانوس روزانہ گفتگو کی زبان میں لکھنے کی حاجت نہ تھی لیکن شارلمین کے زمانہ میں تحریری اور تقریری زبان کے درمیان اس قدر بڑی خلیج ہوگئی تھی کہ اُس نے یہ مشورہ دیا کہ اب آیندہ لوگوں کی زبان میں وعظ و پند یعنی نماز ادا کیجایا کرے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لاطینی زبان نہیں سمجھ سکتے تھے۔ تاہم اسٹراس برگ کے عہد و پیمان[2] کی پہلی مثال جو ہم تک پہنچی ہے اُس تقریری زبان کی ہے جو بعد ازاں فرانسیسی زبان بنگئی۔

---

[1] یہاں تک کہ راہب اور دیگر اشخاص بھی جو قرون وسطی میں لاطینی زبان لکھتے تھے زبان کے قاعدوں کی پوری پابندی نہیں کرسکتے تھے۔ علاوہ ازیں انہوں نے بہت سے نئے الفاظ داخل کرلئے تاکہ زمانہ کی ضروریات اور نئی حالتوں کو بیان کرسکیں۔

[2] اس کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے (مؤلف)

جرمنک زبانوں کے ابتدائی نمونے

رہا جرمنک زبانوں کا معاملہ سلطنت روما کے منتشر ہو جانے سے پیشتر بھی کم از کم اُن میں سے ایک تحریری زبان ہو گئی تھی۔ ایک مشرقی اسقف الفلاس نے (جو [illegible] میں فوت ہوا) قوم گاتھ کو عیسائی بنانے کا کام اپنے ذمے لیا تھا جب کہ وہ جنگ ایڈریانوپل سے قبل دریائے ڈینیوب کے شمال میں اُس وقت تک آباد تھے۔ اپنا کام چلانے کی غرض سے الفلاس نے انجیل مقدس کے بڑے حصے کا ترجمہ گاتھک زبان میں کیا اور

[illegible]ستان

آواز ظاہر کرنے کے لئے یونانی حروف استعمال کئے۔ گاتھک زبان کے علاوہ شارلیمین کے وقت سے پیشتر کسی جرمن زبان کی تحریر کا نمونہ موجود نہیں ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ جرمنوں کے پاس ایک غیر تحریر شدہ علم ادب تھا جو صدیوں تک زبانی طور پر منتقل ہوتا رہا قبل اسکے کہ وہ ضبط تحریر میں آیا۔ شارلیمین نے بعض پرانی نظموں کو جمع کرایا جو غالباً جرمن سورماؤں کے کارناموں پر جلوس کے زمانہ میں لکھی گئی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بیش بہا قدیم جرمن زبان کے نمونے لوئی مقدس کے حکم سے خاک سیاہ کر دیئے گئے جن کے قدیم مذہب کے خیالات نے اُس کے دل کو سخت صدمہ پہنچایا تھا۔ بڑی جرمن رزمیہ نظم جس کا نام "نیبلنگس کا ترانہ" ہے بارہویں صدی کے اختتام تک ضبط تحریر میں نہیں آئی تھی اور بہت سی نسلوں تک صرف زبانی طور پر منتقل ہوتی رہی تھی۔

قدیم انگریزی یا اینگلو سیکسن

انگریزی زبان کی نہایت قدیم طرز کو عام طور پر اینگلو سیکسن کہتے ہیں اور وہ اس زبان سے جس کو ہم استعمال کرتے ہیں اس قدر مختلف ہے کہ اس کو سمجھنے کی غرض سے ضرورت ہے کہ اُس کو ایک غیر ملکی زبان کی طرح حاصل کیا جائے۔ ہم ایک انگریزی شاعر سیڈمن کا نام بیڈ کے زمانہ کے قریب قریب سنتے ہیں جو شارلیمین سے ایک صدی پیشتر ہو گزرا ہے۔ ایک اینگلو سیکسن رزمیہ نظم کی غیر مطبوعہ نقل جس کا نام بیوولف ہے محفوظ ہے جو آٹھویں صدی کے خاتمہ سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ دلچسپی جو شاہ الفریڈ نے اپنی مادری زبان سے ظاہر کی بیان کیجا چکی ہے۔ ہماری زبان کی پُرانی طرز نارمن فتح کے بعد تک قائم رہی۔ تاریخ اینگلو سیکسن جو ۱۱۵۴ء تک کی ہے ٹھیٹھ اینگلو سیکسن زبان میں ہے۔ اس کے بعد زبان میں تبدیلیاں شروع ہو گئیں جو اُس زمانہ کی کتابوں سے ظاہر

ہوتی ہیں اور قرن بہ قرن زبان تبدیل ہوتے ہوتے اُس درجہ پہنچ گئی جس کو ہم آجکل بولتے ہیں۔ اگرچہ انگریزی کی پہلی سرکاری دستاویز (۱۲۵۸ء) جس کا تعلق ہنری سوئم کے عہد سے ہے بغیر محنت کئے مشکل سے سمجھ میں آسکتی ہے لیکن ایک نظم جو اُس کے بیٹے کے زمانہ میں لکھی گئی آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے۔

یہ مقدر ہو چکا تھا کہ انگریزی علم ادب ایک دن چینل پار کے لوگوں کی تعریف کا خراج وصول کرے گا اور دیگر زبانوں کے علم ادب پر نہایت اہم اثر ڈالے گا۔ مگر قرون وسطیٰ میں فرانسیسی نے انگریزی زبان مغربی یورپ کی زبانوں میں نہایت اہمیت رکھتی تھی۔ بارہویں اور تیرہویں صدیوں کے مابین فرانس میں ایک وسیع علم ادب لوگوں کی خاص زبان میں پیدا ہو گیا تھا جس کا گہرا اثر اٹلی، اسپین، جرمنی اور انگلستان کی کتابوں پر ہوا۔

فرانسیسی اور پروونسیل زبانیں

سلطنت روما کی تقریری لاطینی زبان سے فرانس میں بتدریج دو بالکل مختلف زبانوں کا رواج ہو گیا تھا۔ اگر نقشہ پر ایک خط لاروشیل سے جو بحر اٹلانٹک پر ہے مشرق کی طرف کوہ ایلپس تک دریائے رہون کو وار پار کرتے ہوئے کسی قدر شہر لائینس کے کچھ حصہ جنوب تک کھینچا جائے تو اس سے دونوں زبانوں کی حدود کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ جانب شمال فرینچ زبان بولی جاتی تھی، جانب جنوب اُس علاقہ میں جو کوہ ایلپس اور کوہ پرنیز سے محدود تھا پروونشیل زبان جاری تھی۔

عہد وسطیٰ کے فرانسیسی قصے

قدیم فرانسیسی زبان میں جو کچھ ۱۱۰۰ء سے قبل لکھا گیا تھا اب محفوظ نہیں ہے۔ مغربی فرینک بلاشبہ اپنے سورماؤں کی بہت پہلے سے تعریف کرنے لگے تھے اور کلووس، ڈیگوبرٹ، اور چارلس مارٹل کے کارناموں کے ترانے گانے لگے تھے لیکن مشہور فرمانروا بعد ازاں شارلمین کی شخصیت کے سامنے ہیچ ہو گئے جو عہد وسطیٰ کی نظم اور قصے کا بلاتشبیہ سورما بن گیا۔ یہ یقین کیا جاتا تھا کہ اُس نے ایک سو پچیس [125] برس تک حکومت کی اور اُس سے اور اُس کے سپہ سالاروں سے نہایت عجیب و غریب مہمات منسوب کیجاتی تھیں۔ مثال کے طور پر اُس کے

نسبت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اُس نے یروشلم پر ایک صلیبی جنگ کی تھی۔ ایسے مضامین جیسے کہ یہ جو تاریخ کی نسبت زیادہ تر صرف قصے کہانیاں تھے، بڑی رزمیہ نظموں میں بیان کئے گئے جو قوم فرینک کے تحریری علم ادب میں اولیت کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان نظموں نے جو قسمت آزما مہمات کے قصوں سے مملو ہیں فرانسیسیوں میں حب الوطنی کا جوش پیدا کر دیا اور وہ خوبصورت فرانس کو خدا کی خاص حفاظت میں سمجھنے لگے۔

نغمۂ رولینڈ | یہ تعجب خیز امر نہیں ہے کہ ان طویل نظموں میں جو سب سے بہتر تھیں فرانسیسی لوگوں کے قومی راگ بن گئیں۔ یہ نغمۂ رولینڈ بھی ایسا ہی ہے جو غالباً پہلی صلیبی جنگ سے کچھ پیشتر لکھا گیا تھا۔ اس نظم میں اسپین سے شارلمین[۱] کی واپسی کا ذکر ہے جس میں اُس کے ایک سپہ سالار رولینڈ نے اپنی عزیز جان کوہ پرنیز کے دروں میں بہادرانہ مقابلہ کر کے کھودی تھی۔

(نغمۂ رولینڈ)

"وہ خوب جانتا تھا، ہے موت اُس کے سر پر
دل اور دماغ دونوں دیتے تھے یہ شہادت
تھا فرشِ سبزہ، جس پر تھا سایۂ صنوبر
وہاں منہ کے بل وہ لیٹا جیسے کریں عبادت
ناقوس و تیغ کو پھر اس نے زمیں پہ رکھ کر
افواجِ کافراں کو دیکھا بصد حقارت
اس سے کیا یہ اُس نے ظاہر بہادروں پر
خود کارل[۱] اور اُس کے وابستگانِ دولت
یہ جان لیں کہ وہ خود فاتح مرا یہاں پر"

---

[۱] شارلمین سے مراد ہے (مترجم)

بادشاہ آرتھر اور گول میز کے بہادروں کے قصے

بارھویں صدی کے آخری حصہ میں بادشاہ آرتھر اور اُس کے بہادر دوّارمیز کے قصے شائع ہونے شروع ہوتے ہیں۔ صدیوں تک ان قصوں نے تمام مغربی یورپ میں ہر دلعزیزی حاصل کرلی تھی اور وہ اب تک بھی دل سے فراموش نہیں کیے گئے۔ آرتھر جس کے تاریخی وجود کا کسی کو بھی ذرا یقین نہیں ہے برطانیہ کا بادشاہ خیال کیا جاتا ہے جو سکسنس کے جزیرہ میں قدم رکھنے کے بعد فوراً سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اُس زمانہ کی دیگر بڑی نظموں میں سکندر اعظم، قیصر اور دیگر قدیم قابل اشخاص بطور سورماؤں کے ظاہر ہوتے ہیں۔ تاریخی واقعات سے اُن کی بالکل بے اعتنائی نے اور ٹرائے اور روما کے بہادروں کو عہد وسطیٰ کے سورماؤں میں ظاہر کرنے کے رجحان نے یہ ظاہر کردیا ہے کہ قرون وسطیٰ کا دماغ اس امر کے سمجھنے کے لیے ناقابل تھا کہ ماضی، زمانۂ حال سے بالکل مختلف ہوگا۔ یہ تمام قصے دلچسپ مہمات سے پُر ہیں اور اصلی سپہ سالار کی وفاداری اور شجاعت اور نیز اُس کی بے پروائی اور اُس کی انسانی زندگی سے نفرت کی تصویر ہو بہو آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔

رزمیہ نظمیں اور کہانیاں علاوہ طویل اور واضح رزمیہ نظموں مثل رولینڈ کے اور نظم و نثر کے قصوں کے بے انتہا چھوٹی چھوٹی کہانیاں نظم میں تھیں جنکو رزمیہ نظمیں کہا جاتا تھا اور جنہیں عام طور پہ روزانہ زندگی کے واقعات، خصوصاً جن کا تعلق خوشی اور راحت سے ہوتا تھا، بیان کیے جاتے تھے۔ اس کے بعد کہانیوں کا نمبر آتا تھا جن میں سب سے زیادہ مشہور رینارڈ لومڑی کی کہانیاں ہیں جو دراصل اُس زمانہ کی رسوم کی ہجو میں ہیں اور جنہیں خصوصاً راہبوں اور پادریوں کی کمزوریوں کو خوب دکھلایا ہے۔

ٹروبے ڈورس اب جنوبی فرانس کی طرف متوجہ ہوجیے۔ ٹروبے ڈورس (عشقیہ نظموں کے شعراء) کے خوبصورت اور مرغوب طبع ترانے جو پرووینسل زبان کے لئے مایۂ فخر و ناز ہیں کثیر التعداد فیوڈل شہزادوں کے درباروں کی ہشاش بشاش اور ٹیپ ٹاپ والی سوسائٹی کو ظاہر کرتے ہیں۔ فرمانروا نہ صرف شعراء کی حفاظت کرتے تھے اور انکی حوصلہ افزائی فرماتے تھے بلکہ

وہ خود بھی شاعر ہونے کی آرزو کرتے تھے۔ اور عشقیہ نظموں کے شعراء کے زمرے میں داخل ہونا چاہتے تھے جیسا کہ ان نفیس نظموں کے ناظموں کو کہا جاتا تھا۔ یہ نغمات ہمیشہ کسی باجے پر اور عموماً طنبورہ پر گائے جاتے تھے۔ وہ لوگ جو صرف ان کو گانا جانتے تھے اور خود شاعر نہ تھے جانگلیرس کہلاتے تھے۔ عشقیہ نظموں کے شعراء اور قوال ایک دربار سے دوسرے دربار تک نہ صرف فرانس میں بلکہ شمال کی جانب جرمنی میں اور جنوب کی جانب اٹلی میں اپنے ساتھ جنوبی فرانس کی شاعری اور وہاں کے رسوم لیکر سفر کرتے رہتے تھے۔ ہمارے پاس ۱۱۰۰ء کے قبل کی پرووِنسیل زبان کے نمونے موجود نہیں ہیں لیکن اُس وقت سے آئندہ دو صدیوں تک بے شمار نغمات لکھے گئے اور بہت سے عشقیہ نظموں کے شعراء نے بین الاقوامی شہرت حاصل کر لی تھی۔ خوفناک البی جینسین صلیبی جنگ نے ان فرحناک حلقوں میں جو کاؤنٹ اوف ٹولوس اور دیگر اشخاص کے گرد جمع ہو گئے تھے جنہوں نے بیدینوں کے ساتھ نہایت نرمی کا برتاؤ کیا تھا، موت اور مصیبت پھیلا دی۔ لیکن ادبی نقاد پرووِنسیل نظم میں تنزل کے آثار کا کھوج اِس مصیبت سے پیشتر بھی لگا سکتا ہے۔

بہادری | تاریخ کے طالب علم کے لیے شمالی فرانس کی رزمیہ نظمیں اور جنوبی فرانس کے نغمات اس لئے خصوصیت کے ساتھ مفید ہیں کہ ان سے اُس فیوڈل زمانہ کی زندگی اور خواہشات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں امور لفظ بہادری میں عام طور پر مجتمع ہیں جس کے بارہ میں ہم یہاں کچھ مختصراً بیان کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا حال ہم کو قطعی نہ معلوم ہوتا اگر یہ ادبی ذخیرہ جس کا ذکر ہم کر رہے ہیں ہمارے پاس نہ ہوتا۔ تمام قرونِ وسطیٰ کے قصص میں بہادران یا سرداران فوج نمایاں حصہ لیتے ہیں اور چونکہ عشقیہ شاعری کے شعراء سرداران فوج میں سے تھے لہذا اپنے نغمات میں وہ بہادری کا قدرتاً ذکر کرتے تھے۔

بہادری کوئی باقاعدہ صیغہ نہ تھا جو کسی خاص وقت پر قائم کیا گیا ہو۔ فیوڈلزم کی طرح جس کا اس کا بھی بہت تعلق ہے اس کا کوئی بانی نہ تھا لیکن یہ تمام مغربی یورپ میں قدرتاً پیدا ہو گئی تاکہ زمانہ کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرے۔ ہم نے ٹے سی ٹس مورخ سے یہ بات

حاصل کی ہے کہ اُس کے زمانہ میں بھی جرمن اُس لمحہ کو نہایت قابل قدر سمجھتے تھے جبکہ
بہادر ایک لشکری کے ہتھیاروں سے پہلے پہل مسلح کیا جاتا تھا" یہ اس بات کی علامت
کہ نوجوان بالغ ہوگیا ہے اور یہ اُس کا پہلا اعزاز تھا" غالباً اسی احساس کا یہ بقیہ ہے جو ہم
کے خطاب میں یہی خیال موجود پاتے ہیں۔ جب کسی شریف خاندان کا نوجوان گھوڑے کی سواری
اچھی طرح سیکھ لیتا تھا، تلوار کے کرتب حاصل کر لیتا تھا اور شکار میں اپنے باز کو اچھی طرح
چھوڑ سکتا تھا تو وہ ایک رسم کے ساتھ جس میں کلیسا شرکت کرتی تھی "نائٹ" بنا دیا جاتا تھا اگرچہ
یہ سرداری کسی پرانے نائٹ (سردار فوج) سے حاصل کیجاتی تھی۔

سرداران فوج کے طبقہ کی نوعیت | سردار فوج ایک عیسائی سپاہی ہوتا تھا اور وہ اور اُس کے توابعین ایک
لحاظ سے ایک جداگانہ فرقہ میں ہوتے تھے جن کا طرز عمل علیٰ پیمانہ کا ہوتا
تھا اور جو ان کے طبقہ کے مناسب حال ہوتا تھا لیکن سرداری فوج کسی جماعت کی ممبری نہ تھی
جس میں افسران (عہدہ داران) بھی ہوں اور ایک تحریری دستور العمل بھی ہو۔ یہ ایک ملبذ خیال
اور نصف مفروضہ سوسائٹی تھی، ایسی سوسائٹی تھی جس میں بادشاہوں اور ڈیوکوں کو بھی شامل
ہونے کا فخر تھا۔ کوئی شخص پیدائشی سردار فوج نہیں ہوتا تھا جیسا کہ وہ ڈیوک یا کاؤنٹ ہوتا تھا اور
وہ یہ امتیاز اُسی وقت حاصل کر سکتا تھا جبکہ وہ رسم جس کا ذکر اوپر کیا گیا ادا کر دی گئی ہو۔ ایک
شخص ممکن ہے کہ امیر ہو لیکن اس فوجی سرداران کے طبقہ میں شامل نہ ہو۔ برعکس اس کے ایسا
بھی ہوتا تھا کہ ایک ادنیٰ درجہ کا آدمی کسی بہادری کے کام کو بجا لانے میں فوجی سردار بنا دیا جاتا تھا

بہادر کا معیار زندگی | بہادر کے لئے ضرور تھا کہ وہ عیسائی ہو اور تمام مواقع پر کلیسا کی حفاظت کرے
اور اُس کے احکام بجالائے۔ ہر قسم کے کمزور آدمیوں کی عزت کرے اور بیکسوں کی امداد کرے جہاں
کہیں وہ اُن سے دو چار ہو۔ اُسے چاہیئے کہ کافروں سے بیرحمی کے ساتھ برابر جنگ کرتا رہے اور
دشمن کی کبھی اطاعت قبول نہ کرے۔ اُسے چاہیئے کہ وہ اپنی تمام فیوڈل خدمات ادا کرے۔ اپنے آقا
کا جملہ امور میں مطیع رہے۔ کبھی جھوٹ نہ بولے اور کبھی اپنے عہد کے خلاف نہ کرے۔ اُسے چاہیئے کہ

فیض ہوا درحاجتمند کو آزادی کے ساتھ اور بے دریغ مال و دولت دے۔ بیوی کے ساتھ خالص محبت رکھے اور اسکی ذات اور اُس کی آبرو پر خواہ کچھ ہو کوئی حرف نہ آنے دے۔ ہر جگہ ظلم اور ناانصافی کے خلاف حق کی حمایت کرے۔ مختصر یہ کہ بہادری عیسائی شدہ پیشۂ جنگ تھا۔ بادشاہ آرتھر اور اُس کے نائیٹوں کے قصوں میں ایسے فرضی نائٹ کی خوبصورت تصویر کھینچی گئی ہے۔ مردہ لینس لاٹ سے اُس کے غمگین رفقا نے حسب ذیل الفاظ میں خطاب کیا ہے" تو اُن سب سے زیادہ خلیق نائٹ تھا جنھوں نے اب تک ہاتھ میں ڈھال لی ہے اور تو اپنے سے محبت کرنیوالوں کا اُن سب سے زیادہ مخلص دوست تھا جو کبھی گھوڑے پر سوار ہوئے ہیں اور تو ایک گنہگار سے اُن سب سے زیادہ سچی محبت رکھنے والا تھا جنھوں نے کبھی عورت سے محبت کی ہے اور تو اُن سب کے زیادہ مہربان آدمی تھا جنھوں نے کبھی تلوار چلائی ہے اور تو اُن سب سے زیادہ اچھا آدمی تھا جو کبھی نائٹ ہوئے ہیں اور تو اُن سب سے زیادہ خاکسار اور نرم دل تھا جنھوں نے گول کمرہ میں کبھی خاتونوں کے ساتھ کھانا کھایا ہے اور تو اُن سب سے زیادہ سخت نائٹ (بہادر) اپنے دشمن کیلئے تھا جنھوں نے کبھی سینہ میں نیزہ مارا ہے۔

جرمن رزمیہ شعرار جرمنوں نے بھی بہادری کے علم ادب میں حصہ لیا۔ تیرہویں صدی کے جرمن شعرار رزمیہ نظموں کے شعرار کہلاتے تھے۔ عشقیہ نظموں کے شعرار کی طرح جنگی وہ بہت توصیف کرتے تھے وہ عام طور پر عشقیہ نظمیں لکھتے تھے۔ اِس قسم کا سب سے زیادہ مشہور شاعر والٹر فان ڈر ووجل

والٹر فان ڈر ووجل وِیڈ وِیڈ تھا (تقریباً ۱۲۲۸ء میں فوت ہوا) جس کے نغمات میں دلچسپی اور دلفریبی اور نیز حب الوطنی کا جوش بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ وولفرام فان ایشن باش (تقریباً ۱۲۲۵ء میں مرا) اپنے پارسی فال کے قصے میں ایک بہادر کے طویل اور غمگین واقعات کا ذکر کرتا ہے جو مقدس گریل کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ یہ ایک مقدس جہاز تھا جس میں حضرت مسیح کا خون تھا۔ صرف وہ لوگ جنکے خیالات، اقوال اور اعمال بالکل صاف اور پاکیزہ تھے اُسکو دیکھنے کی امید کر سکتے تھے۔

پارسی فال پارسی فال نے ایک مصیبت زدہ شخص سے ہمدردی کی باتیں نہیں کی تھیں اور اسلئے

اُس کو سزا ار ایک طویل تلافی مافات کرنی پڑی۔ آخرکار اُسے معلوم ہوا کہ صرف رحم اور [illegible] خدا پر ایمان رکھنے سے وہ گریل کو پاسکتا تھا۔

بہادری کے اگلے اور پچھلے خیالات میں تباین۔

وہ بہادری جو نغمۂ رولینڈ میں اور شمالی فرانس کی زیادہ قدیم نظموں میں بیان کیگئی ہے سخت قسم کی ہے جس میں کلیسا کی خدمت کو خصوصاً کفار کے مقابلہ میں اور فیوڈل آقا کی خدمات کو برتر جگہ دی گئی ہے۔ برخلاف اس کے آرتھر کے قصوں میں اور سب سے بڑھکر یہ کہ عشقیہ شعرا کی نظموں میں ایک مکلف اور بہادر شریف آدمی کا طرز عمل خصوصاً اُس کی معشوقہ کے ساتھ بخوبی بیان کیا گیا ہے۔ بہادری کے پچھلے قصوں میں (تیرہویں اور اُس کے بعد کی صدیوں میں) بہادری کا ذکر بہت زیادہ اس لفظ کے پچھلے مفہوم کے ساتھ کیا گیا ہے۔ واقعی اب کوئی شخص کافروں سے لڑنے کا خیال نہیں رکھتا تھا کیونکہ صلیبی لڑائیاں ختم ہوگئی تھیں اور ایک بہادر کو قسمت آزما مہمات گھر کے قریب ہی تلاش کرنی پڑتی تھیں۔

زمانۂ گزشتہ کی عام جہالت

جب تک کہ تمام کتابیں ہاتھ سے نقل کیجاتی رہیں، فی الواقع اُن کی تعداد زمانۂ حال کے لحاظ سے بہت ہی کم رہی۔ علم ادب جسکا ہم ذکر کررہے ہیں عام طور پر پڑھا نہیں جاتا تھا بلکہ سنا جاتا تھا جبکہ اُس کو وہ لوگ جنہوں نے یہ پیشہ اختیار کرلیا تھا گاتے یا پڑھتے تھے۔ جہاں کہیں ادہر ادہر چکر لگانیوالا قوال جاتا تھا وہ یہ یقین کامل رکھتا تھا کہ اُس کے نغمات اور قصوں کو خواہ وہ متین ہوں یا دلچسپ ایک خوش وقت مجمع حاضرین ضرور سنیگا لیکن وہ اشخاص جو لاطینی سے ناواقف تھے زمانۂ ماضی کا کچھ حال معلوم نہیں کرسکتے تھے۔ اُس وقت تک یونان اور روما کے قدیم علم ادبا ہومر، افلاطون، سسرو، یا لوی کے تراجم نہیں ہوئے تھے۔ وہ قدیم تاریخ کے متعلق جو کچھ واقفیت رکھتے تھے وہ انہیں مذکورالصدر دلچسپ قصوں سے حاصل کیجاتی تھی جن میں سکندر اعظم، اینیاس اور قیصر سے بالکل لغو کارنامے منسوب کئے گئے ہیں۔ رہا اُنکی خاص تاریخ کا معاملہ! فرانس اور مغربی یورپ کے ابتدائی واقعات کے متعلق جو رزمیہ نظمیں تھیں وہ نہایت پریشان اور پیچیدہ تھیں مصنفین نے فرینک بادشاہوں کے بہت سے کارہائے نمایاں کو جو کلووس سے پپن تک ہوئے تھے

بنامادین کی طرف منسوب کر دیا تھا پہلی واقعی تاریخ جو فرانسیسی زبان میں لکھی گئی وہ ولی بارڈون کی تاریخ ہے جس میں اُس نے قسطنطنیہ پر صلیبی جنگجویوں کے قبضہ کا حال (۱۲۰۴ء میں) لکھا ہے جو اُس کا چشم دید واقعہ ہے۔

عہدِ جاہلی کی مشہور سائنس | جس کو ہم علمی لٹریچر کہتے ہیں اُسوقت علمی طور پر بالکل نا پید تھا۔ یہ سچ ہے کہ ایک قسم کا انسائیکلوپیڈیا د تمام علوم کی لغت انظم میں تھی جو چیزوں کے بارہ میں عموماً بہت غلط اطلاع دیتی تھی۔ ہر شخص عجیب وغریب جانوروں کے وجود کا یقین رکھتا تھا مثلاً ایسے[1] جانور کا جس کا جسم گھوڑے کا تھا اور جسکی پیشانی پر سینگ تھا' پروں[2] والے سانپ کا' اور اُس پرندکا جو ایک صحرائے لق و دق میں پانسو برس سے تنہا رہتا تھا اور بعد ازاں چتا پر جلکر اپنی خاک سے پیدا ہو جاتا تھا اور ان سب سے بڑھکر یہ کہ ہر شخص کو اصلی جانوروں کی عجیب وغریب عادات پر یقین تھا۔ صرف ایک مثال یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ تیرہویں صدی میں علم الحیوانات سے کیا مراد تھی۔ "ایک چھوٹا جانور ہے جو چھپکلی کی شکل کا ہوتا ہے اُس کی یہ خاصیت ہے کہ اگر وہ آگ میں گر جائے تو آگ بجھ جائے۔ یہ جانور اس قدر سرد ہے اور اس قسم کا ہے کہ آگ اُسے جلا نہیں سکتی اور جہاں کہیں یہ ہوگا وہاں کوئی آفت نہیں آئیگی"۔ یہ جانور ایک مقدس آدمی کو ظاہر کرتا ہے جو اپنے مذہب میں پختہ ہو' "جسکو آگ سے کوئی صدمہ نہیں پہونچیگا اور نہ دوزخ اُسے جلا سکیگی۔ اس جانور کا دوسرا نام بھی ہے ـــــ یہ آتشی جانور کہلاتا ہے جیسا کہ لکھا ہوا ہے ـــــ یہ سیب کے درختوں پر چڑھا رہتا ہے' سیبوں میں زہر پھیلا دیتا ہے اور اگر یہ کسی کنویں میں گر پڑے تو اُس کا پانی زہریلا کر دے"۔

یہ امر قابل لحاظ ہے کہ جانوروں کی عادات کچھ روحانی معنی رکھتی ہوئی سمجھی جاتی تھیں اور نوع انسان کے لیے مشعل ہدایت کا کام دیتی تھیں۔ یہ بھی یہاں کہدینا ضروری ہے کہ یہ قصے صدیوں پُرانے تھے۔ نہایت ناممکن باتیں نسلاً بعد نسلٍ دوہرائی جاتی تھیں اور یہ کسی کو خیال نہیں ہوتا تھا

---

[1] اور [2] ان دونوں جانوروں کو ہندوستان کی پیداوار بتایا جاتا ہے۔ مؤلف۔

کہ ان کی اصلیت دریافت کیجائے۔ اُس زمانہ کے نہایت عالم اشخاص بھی علم النجوم اور... جواہرات کی عجیب و غریب صفات کا یقین رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر البرٹس میگنس کو لیجئے جو تیرہویں صدی کے نہایت ممتاز سائینس دانوں میں ہے۔ وہ اس امر پر متفق ہے کہ زخم... اچھے ہو جاتے ہیں اور ہیرا بارہ سنگھے کے خون میں رقیق بنایا جا سکتا ہے جو بہت کارآمد ہو اگر بارہ سنگھے کو شراب پلائی جائے اور خوشبودار گھاس چرائی جائے۔

قرون وسطیٰ کے صرف علم ادب ہی میں لوگوں کی زندگی اور خیالات کا عکس نہیں پایا جاتا ہے بلکہ فنون میں بھی ان کا شائبہ نظر آتا ہے کیونکہ نقاش، سنگتراش اور معمار مغربی یورپ کے ہر ملک میں معروف کار تھے۔

راہبوں نے کتابی نقش و نگار بنائے۔

آج کل کے نقش و نگار سے اُس زمانہ کے نقش و نگار بالکل مختلف تھے اور انہیں کتابی بیل و بوٹے زیادہ پائے جاتے تھے جنکو کتابی نقش و نگار کہتے تھے۔ جس طرح تمام کتابیں محنت کے ساتھ ہاتھ سے لکھی جاتی تھیں اسی طرح ہر تصویر کھال کے کاغذ پر چھوٹے چھوٹے برش سے بنائی جاتی تھی جو عام طور پر چمکدار اور رنگین ہوتی تھی اور خوب مطلا کیجاتی تھی۔ چونکہ کتابیں راہب نقل کیا کرتے تھے پس عام طور پر یہ راہب ہی ہوتے تھے جو تصویریں بناتے تھے۔ جن کتابوں کو وہ مزین کرتے تھے خاص طور پر مذہبی کتابیں ہوتی تھیں

مذہبی کتابوں میں

خصوصاً رومن کیتھولک کی روزانہ نماز کی کتاب، بھجنوں کی کتاب اور گھنٹوں کی کتاب۔ قدرتاً یہ تصاویر عام طور پر مذہبی مضامین سے متعلق ہوتی تھیں اور اولیا کی زندگی کو ظاہر کرتی تھیں یا انجیل مقدس کی تواریخ کے واقعات کو منکشف کرتی تھیں۔ آسمانی خوشیوں کو تصاویر کے ذریعہ ظاہر کر کے نیکی کی حوصلہ افزائی کیجاتی تھی اور نیکی کی ترغیب شیطان اور اُس کے ہم نفسوں کی مضحکہ خیز تصاویر سے اور گنہگاروں کی مصیبتوں کے نقشے سے خوب ہوتی تھی۔

دنیاوی کتابوں میں

دنیاوی کتابوں میں بھی بعض اوقات تصاویر ہوتی تھیں جو لحاظ مضامین مختلف ہوتی تھیں۔ ہم اُن کے صفحات میں ایسی گھریلو اور مانوس شکلیں مثلاً کسان معہ اپنے ہل کے...

عہد ابتی بھری کے منشینہ گزابنی بھٹی پر دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد پھر ہم خیالی دنیا میں منتقل کردیئے جاتے ہیں جس میں عجیب اور بعیدی مخلوق رہتی ہے اور جو دلفریب مکانات وغیرہ سے آراستہ ہے۔

صاحبان مقررہ قواعد کا پابند ہوتا تھا۔

قرون وسطیٰ کے لوگوں کو جو محبت نقش و نگار اور کسی کام کو مقررہ قواعد کے ساتھ کرنے میں تھی وہ ان کتابی تصاویر سے تعجب خیز طریقہ پر ہویدا ہے۔ ہر رنگ سے ایک خاص مراد ہوتی تھی۔ کچھ مقررہ حالتیں تھیں اور مختلف طرز عمل اور جذبات کی تصاویر کے مقررہ قواعد تھے جن پر نسلاً بعد نسلٍ مصور عمل درآمد کرتے رہے چنانچہ متابعتاً کسی انفرادی قابلیت یا نفیس تصویر کشی کے لئے کم موقع تھا۔ برعکس اس کے یہ چھوٹی تصاویر کیونکہ دراصل ہمیشہ چھوٹی ہوتی تھیں اکثر بڑی ہوشیاری اور غور کے ساتھ بنائی جاتی تھیں اور بعض اوقات قدرتی امور کا لحاظ کرکے انکی چھوٹی چھوٹی تفصیل بھی دیجاتی تھی۔

اِن تصاویر کے علاوہ جنکا ہم ذکر کر رہے ہیں یہ بھی عام رواج تھا کہ کتابوں کو چھوٹے دستخطوں سے مزین کیا جائے یا صفحات کے حاشیوں کو زیب دہ بنایا جائے جو بعض اوقات رنگ اور نقشہ کے لحاظ سے بہت خوبصورت ہوتے تھے۔ ان میں منفرد مصور کے دل و دماغ کو زیادہ آزادی حاصل تھی اور وہ بکثرت نہایت دلفریب اور مثلِ اصل پھولوں، پرندوں، گلہریوں اور دیگر چھوٹے جانوروں سے مزین ہوتے تھے۔

فن سنگتراشی نقاشی کی نسبت زیادہ عام طور پر اور کامیابی کے ساتھ قرونِ وسطیٰ میں ترقی پذیر ہو رہا تھا۔ عہد وسطیٰ کی سنگتراشی نے اپنے آپ کو انسانی شکلوں ہی کے بنانے سے مخصوص نہیں رکھا بلکہ زیب و زینت کی نقاشی سے بھی کام لیا۔ یہ فن تقریباً قرون وسطیٰ کے بڑے فن معمار کی شاخ تھا۔

سنگتراشی فن تعمیر کے ذیل میں تھی۔

اس قرون وسطیٰ کے فن کے ہم نہایت عمدہ اور پائیدار کارنامے اُن عظیم الشان بڑی گرجاؤں اور دیگر گرجاؤں میں دیکھتے ہیں جو انگلستان، فرانس، اسپین، ہالینڈ، بلجیم اور جرمنی میں جابجا پائی جاتی ہیں اور جنکی ہمسری باوجود تمام موجودہ عقلی اور صنعی ذرائع کے ہم نہیں کرسکتے۔ ہر شخص کو کلیسا

فن تعمیر قرون وسطیٰ میں جملہ فنون پر حاوی تھا۔

سے تعلق رکھتا ہوتا تھا لیکن کلیسا بھی ہر شخص کی ملکیت ہوتی تھی کسی نئے گرجا کی تعمیر ہر ایک فرقے کے لئے دلچسپی کا باعث ہوتی تھی خواہ وہ کسی حیثیت کے اشخاص ہوں وہ اس سے شگفتہ ہوتے تھے۔ یہ اُن کے مقامی فخر اور ان کے خوبصورت نقش و نگار کا باعث تمام ہنرمندی اور صناعی کی وجہ سے جو اس نئی عمارت کی تیاری اور آراستگی میں صرف کیجاتی تھی مزید برآں اُسکی مذہبی اہمیت سے یہ گویا ہمارے زمانۂ حال کے فنون کے عجائب خانہ کی قائم مقام تیرہویں صدی کے آغاز تک گرجائیں رومی[۵] طریقہ پر بنائی جاتی تھیں۔ وہ عام طور پر صلیب نما ہوتی جن میں ایک درمیانی حصہ ہوتا تھا اور دو حصے اُس کے پہلو میں ہوتے تھے۔ جو دونوں درمیانی حصوں سے زیادہ تنگ اور پست ہوتے تھے۔ ان حصوں کو ایک دوسرے سے گول ستونوں کے ذریعے

رومی نمونہ | علیحدہ کردیا جاتا تھا جو چھت کی کڑاٹ کو اُٹھائے رہتے تھے اور گول محرابوں سے پیوست ہوتے تھے۔ گول محراب دار کھڑکیاں عام طور پر عمارت کے لحاظ سے چھوٹی ہوتی تھیں پس اندرون عمارت کافی روشنی نہیں ہوتی تھی۔ اس سے سامان تعمیر کی سادگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کی پہلی گرجاؤں میں خصوصاً اور علم ہندسہ کے نقشوں کی عمارات میں عموماً منقش زیب و زینت کی کثرت ہے۔

گاتھک طریقہ کا رواج | گیارہویں اور بارہویں صدیوں میں کھڑکیوں میں اکثر نوکیلی شکل کی محراب بنا دی جاتی تھی۔ لیکن تیرہویں جلدی کے آغاز کے قریب[۶] اس کا استعمال بہت زیادہ عام طور پر ہونے لگا۔ اور ناقابل یقین مختصر زمانہ میں عملی طور پر گول محراب پر سبقت لیگئی اور نئے طریقہ کی مختص صنعت ہوگئی جس کو گاتھک کہتے تھے۔ نوکیلی محراب کے رواج سے نہایت اہم نتائج نکلے۔ اس سے معمار اُسی

---

[۵] رومی طریقہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ نمونہ عمارات اُن قدیم رومی عمارتوں سے لیا گیا تھا جن میں محرابات ہوتی تھیں۔ مؤلف۔

[۶] فرانس میں بارہویں صدی ہی میں۔ مؤلف۔

عرض کی لیکن مختلف عرض کی اور ایک ہی عرض کی لیکن مختلف بلندی کی محرابیں بنا سکتا تھا کسی عرض کی ایک گول محراب اس سے صرف نصف بلند ہو سکتی تھی لیکن نوکیلی محراب مختلف قسم کا عرض و ارتفاع رکھ سکتی تھی۔ گاتھک طرز کی ترقی میں ہوادار کھڑکیوں کی ایجاد سے بہت اضافہ ہوا۔

ہوادار کھڑکیاں | اس بیرونی اور شاندار سہارے کے ذریعہ سے اب تک جو بھاری دیواریں بنتی تھیں ان میں سامان کی تخفیف کرنا اور بڑی بڑی کھڑکیاں لگانا آسان ہو گیا جن سے تاریک گرجائیں خوب منور ہو گئیں۔

روغن شدہ شیشہ | ان بڑی کھڑکیوں کی روشنی ممکن تھا کہ بہت تیز ہوتی، اس لئے عجیب و غریب روغن شدہ آئینے عمدہ پتھر کی جالیوں میں بٹھا دئے جاتے تھے جو کھڑکیوں میں لگی ہوتی تھیں۔ عہدِ وسطیٰ کی بڑی گرجا کا روغن دار آئینہ خصوصاً فرانس میں جہاں کہ شیشہ گروں نے اپنے ہنر کو درجۂ کمال پر پہنچا دیا تھا اس عہد کے خاص شیوں میں سے تھا۔ اس پرانے آئینے کا جزو اعظم بیشک ناپید ہو گیا ہے لیکن اب تک اس کی اس قدر قدر ہے کہ اب اس کا ہر ٹکڑا نہایت غور و فکر کیساتھ محفوظ رکھا جاتا ہے کیونکہ اب تک اس کی ہمسری کسی آئینہ سے نہیں ہوئی۔ ایک کھڑکی جسمیں اس کے ٹکڑے لگے ہوئے ہوں جو بدنما طریقہ پر بٹھائے جاتے تھے اپنی گہری اور جواہرات کی سی رنگت کے لحاظ سے اب بھی نہایت نفیس زمانۂ حال کے کام سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔

جوں جوں گاتھک طرز ترقی کرتا گیا اور معمار زیادہ ہوشیار اور جری ہونے لگے۔ گرجائیں، رنگینی، ساخت اور ہنرمندی میں یگانۂ روزگار بنگئیں اور انکی شان و عظمت اور تناسب کی خوبصورتی بدستور

پچیکاری کی زیب و زینت | قائم رہی۔ پچیکاری کے کام کرنے والوں نے اپنے ہنر کے نہایت خوبصورت نمونوں سے ان کو مالا مال کر دیا۔ کارنس، ستونوں کی چوٹیاں، منبر، قربان گاہیں، آواز ملا کر گانے کی جگہ کے پردے، پادری اور گانے والوں کی لکڑی کی نشستیں بعض اوقات بجدکندہ نظر آتی ہیں جنہیں خوبصورت پھول اور پتی کی شکلیں، مانوس حیوانات یا بدشکل ہیبت ناک جانوروں اور مقدس انجیلی واقعات یا روزمرہ کی زندگی کے گھریلو نظارے دکھلائے گئے ہیں۔ انگلستان کے

شہر ولیس کی بڑی گرجا میں ستون کی ایک ... لڑکے کی شکل بنائی ہے جسکا چہرہ اُس کا ... ہوا ہے۔ دوسرے ستون کی چوٹی پر تمام ... ہیں جنکے تعاقب میں ایک غضبناک کاشتکار پنجیلی (Pitch Fork) ... عہد وسطیٰ کے تخیل کی خصوصیت اُس کا ہیبت ناک چیزوں کا شوق ہے۔ ... نصف عقاب، نصف شیر، خوفناک چمگادڑ جیسی مخلوقات اور ایسے بدہیئت حیوانات ... نہ زمین پر ہے اور نہ سمندر پر بہت شائق معلوم ہوتا ہے۔ یہ سب شکلیں پردوں کے پتوں کے جھرمٹ میں چھپی ہوئی ہیں اور دیوار یا ستون پر سے تم کو دیکھتی ہیں یا گارٹروں پر لیٹی ہوئی نظر آتی ہیں جو چھتوں اور گنبدوں پر پڑے ہوئے ہیں۔

گاتھک عمارات کی ایک نمایاں خصوصیت حواریوں، اولیا اور فرمانرواؤں کے مجسموں کی بڑی تعداد ہے جو اُن عمارتوں کے پیشین رخوں اور خصوصاً گرجاؤں کے بڑے برآمدوں کی زیب و زینت ہیں۔ یہ شکلیں اُسی قسم کے پتھر سے کاٹی گئی ہیں جس سے عمارت تیار کی گئی ہے اور یہ عمارت کا قریب جزو نظر آتی ہیں۔ اگر ان کا مقابلہ پچھلے پچیکاری کے کام سے کیا جائے تو وہ کسیقدر

گاتھک پچیکاری | بھدی اور غیر دلچسپ معلوم ہوں گی لیکن وہ تمام عمارت سے عجیب و غریب طور پر ملتی جلتی نظر آتی ہیں اور جو اُن میں سب سے بہتر ہیں وہ بلاشبہ شان و خوبصورتی سے پُر ہیں۔

دنیاوی عمارات | یہاں تک ہم نے گرجا کے فن تعمیر سے بحث کی ہے اور یہ بلاشبہ اُس زمانہ میں جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں نہایت اہم تھا۔ بعد ازاں چودھویں صدی میں بہت سی خوبصورت دنیاوی عمارتیں گاتھک طرز پر تیار ہوئیں۔ ان میں نہایت شاندار اور نمایاں وہ عمارتیں تھیں جو تجار سوداگروں کی اتحادی جماعت نے تیار کرائی تھیں اور نیز بعض بڑے شہروں کے ٹاؤن ہال (دار البلدہ) تھے۔ لیکن گاتھک طرز ہمیشہ خاص طور پر مذہبی عمارات کے نام پر معنون ہو گیا تھا اُس کے لئے خصوصاً موزوں بھی ہے۔ اُس کے بلند برآمدے کمرے اور گیلے ...

صاحب [illegible] کی مکانوں میں صرف اتنی بڑی جتنی کہ تنگ و تاریک محرابیں اور اُس کی چکتی ہوئی کھڑکیاں جو حقیقتاً فردوس [illegible] بنائی جاتی تھیں جو ان کوٹھڑیوں کے مکینوں کے گرم دیدار بنانے کا کام کرتی تھیں۔

ہم قرون وسطیٰ کے قلعہ کا ذکر کرتے ہوئے گھریلو عادات کی بعض خصوصیات کو پیشتر ہی بیان کر چکے ہیں۔ یہ ایک مسکونہ مکان کی بنسبت ایک قلعہ معلوم ہوتی تھیں۔ اُن کی خاص خوبی مضبوطی اور ناقابلِ گزار دوبا میں ہوتی تھیں۔ دیواریں بہت عریض ہوتی تھیں اور چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں

قرون وسطیٰ کا مکان | ان دیواروں میں سوراخوں کی برابر ہوتی تھیں۔ پتھر کے فرش ہوتے تھے۔ بڑے کمرے ہوتے تھے جو بڑے بڑے آتشدانوں سے گرم کئے جاتے تھے۔ ان سب باتوں سے کسی زمانہ موجودہ کے مسکونہ مکان کے آرام و آسائش کا پتہ نہیں چلتا۔ ساتھ ہی ساتھ ان سے مکینوں کے مذاق اور طریقوں کی سادگی کا پتہ چلتا ہے۔ اور ان کی عمدہ جسمانی طاقت کا اندازہ ہوتا ہے جس پر ہم سب رشک کر سکتے ہیں۔

ابلارڈ سے قبل مدارس | لوگوں کی کتابوں اور زبان سے اور اُس زمانہ کے فنون سے قطع نظر کر کے اب ہم طبقۂ علماء کے مشاغل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو اپنے مطالعوں اور مباحث کو لاطینی زبان میں سرانجام دیتے تھے۔ ہم قدرتاً یہ سوال کرتے ہیں کہ ان لوگوں کی تعلیم و تربیت کہاں ہوتی تھی؟ اُن دراز صدیوں کے مابین جو اُس زمانہ سے جب جسٹینین نے سرکاری مدارس بند کر دئے اور [illegible] تک دنیا کی آمد تک [illegible] اور [illegible] کے باہر کوئی چیز یونیورسٹیوں [illegible] تھیں۔ یہ سچ ہے کہ بعض [illegible] اور [illegible] نے شارلمین کے [illegible] قائم کر دئیے تھے۔ اور یہ [illegible] شارلمین کی وفات کے بعد گزرا برابر جاری رہے [illegible] ہم کو ان کا کچھ حال معلوم نہیں ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں بہت ابتدائی تعلیم دیجاتی تھی [illegible] بعض اوقات اُن کے معلم قابل آدمی ہوتے تھے۔

ابلارڈ پیرا | ۱۱۰۰ء کے قریب ایک جوشیلا نوجوان جس کا نام ابی لارڈ تھا اپنے وطن [illegible] تمام [illegible] مقامات کی سیاحت کے لئے روانہ [illegible] منطق اور فلسفہ کی تعلیم

حاصل کر کے جن سے اپنے ہمعصر عالموں کی مانند اُسے بھی خاص دلچسپی تھی۔ وہ لکچرار بن کر فرانسیسی شہروں خصوصاً پیرس میں اُن استادوں کے لکچروں کو جو منطق، علم البیان اور دینیات پر ہوتے تھے سننے کے لئے کثیر التعداد طلاب آتے تھے۔ ابی لارڈ نے اپنے استادوں پر اُنکو چند مرتبہ بحث میں عاجز کر کے جلد اپنی فوقیت حاصل کر لی۔ وہ بہت جلد خود لکچر دینے لگا اور وہ اس قدر کامیاب ہوا کہ ہزاروں طلاب اُس کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے لگے۔

ابی لارڈ کا رسالہ لاؤنعم | اُس نے ایک عمدہ چھوٹی درسی کتاب تیار کی جس کا نام لاؤنعم تھا اور جس میں بظاہر کلیسا کے مقدس باپوں کی متضاد آرار خاص خاص سوالات پر مندرج تھیں مطالعہ سے اگر ایسا اُس کے امکان میں ہو اختلاف آراء کو معقول دلائل سے دور کرنے کی توقع کیجاتی تھی۔ کیونکہ ابی لارڈ کا خیال تھا کہ علم بے بحث حاصل نہیں ہو سکتا۔ اُن اسناد پر جن پر لوگوں کے مذہبی تیقنات کی بنیاد تھی وہ آزادی کے ساتھ بحث کرتا تھا اور یہ طریقہ اُس کے اکثر ہمعصروں کو ناگوار گزرتا تھا خصوصاً سینٹ برنارڈ کو جس نے اُس کو بہت تکلیف پہنچائی۔ تاہم عیسائیت کے مختلف اصول پر بڑی آزادی کے ساتھ بحث کرنے اور ارسطو کی منطق کے قواعد کی پابندی کر کے ایک نہایت معقول طریق دینیات کے بنانے کی کوشش کرنے کا رواج بہت جلد ہو گیا۔ ابی لارڈ کی وفات کے بعد ۱۱۴۲ء فوراً پیٹر لمبرڈ نے اپنی کتاب "جملے" جس کا ذکر پیشتر ہو چکا ہے شائع کی۔

ابی لارڈ نے جیسا کہ بعض اوقات خیال کیا جاتا ہے پیرس کی یونیورسٹی قائم نہیں کی لیکن اُس نے دینیات کے مسائل پر بحث کرنے کو ہر دلعزیز بنانے میں بہت کوشش کی اور اُس نے تعلیم کی طبع طریقہ سے ایسے شائقین کی تعداد میں بہت اضافہ کر دیا جو یہ علم سیکھنا چاہتے تھے۔ اسکی زندگی کی غمناک کہانی جو اُس نے لکھی جبکہ وہ مصیبتوں کا شکار ہو گیا تھا سب سے بہتر ہے اور غالباً یہ صرف اسی کا تنہا بیان ہے جو تعلیم کے ساتھ بڑی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے اور جو پیرس کی یونیورسٹی کی اصلیت پر روشنی ڈالتا ہے۔

پیرس کی یونیورسٹی کی اصلیت | بارھویں صدی کے اختتام سے قبل پیرس میں اس قدر کثیر استاد جمع ہو گئے

انہوں نے اپنے مقاصد کی ترقی کے واسطے ایک اتحادی جماعت قائم کرلی۔ استادوں کا یہ اتحاد جیسا ہر قسم کی جماعتوں کو قرون وسطیٰ میں کہتے تھے " یونیورسی ٹس " کہلانے لگا۔ بس اُسی سے ہمارا لفظ یونیورسٹی نکلا ہے۔ بادشاہ اور پوپ دونوں نے یونیورسٹی کی موافقت کی اور استادوں اور طلاب پادریوں کے بہت سے حقوق عطا کردئے اور پادریوں ہی کی جماعت سے وہ منسوب کئے جانے لگے کیونکہ علمیت اس قدر صدیوں سے پادریوں کی جماعت تک محدود چلی آتی تھی۔

بولوگنا میں رومی اور مذہبی قانون کی تعلیم

تقریباً اُسی وقت جبکہ ایک یونیورسٹی کی شروعات یا پروفیسروں کی اتحادی جماعت پیرس میں قائم ہورہی تھی بولوگنا میں ایک بڑا دارالعلوم ترقی کررہا تھا۔ یہاں خاص توجہ دینیات پر جیسا کہ پیرس میں تھا نہیں کیجاتی تھی بلکہ قانون یعنی رومی اور مذہبی دونوں قانون کی تعلیم دیجاتی تھی۔ بارہویں صدی کے شروع ہی میں اٹلی میں رومی قانون کے ساتھ ایک نئی دلچسپی کا اظہار ہونے لگا جہاں کہ روما کا قدیم اصول قانون پورے طور سے دلوں سے محو نہیں ہوا تھا۔ پس ۱۱۴۲ء میں یا اُس کے قریب قریب ایک راہب گریشین نامی نے ایک بڑی

گریشین کی کتاب ڈکریٹم

کتاب شائع کی جس میں اُس نے کونسلوں اور پوپوں کے مختلف قوانین کو یکساں ظاہر کرنے کی کوشش کی اور جو کلیسا یا مذہب کے قانون کے مطالعہ کے لئے ایک آرام دہ درسی کتاب تھی۔ لہذا طلاب بیشتر کی نسبت بہت زیادہ جوق جوق بولوگنا میں آنے لگے۔ ایسے شہر میں جہاں کہ وہ اجنبی خیال کئے جاتے تھے انہوں نے اپنی حفاظت کیلئے خاص اپنی جماعتیں بنائیں جو اس قدر طاقتور ہوگئیں کہ انہوں نے پروفیسروں کو اُن قواعد کی پابندی کے لئے جو انہوں نے تیار کئے تھے مجبور کردیا۔

یونیورسٹیاں قائم ہوئیں

آکسفورڈ کی یونیورسٹی ہنری دوم کے زمانہ میں غالباً انگریزی طلاب اور ماسٹروں نے جو پیرس میں کسی وجہ سے بددل ہوگئے تھے قائم کی۔ تیرہویں صدی میں کیمبرج کی یونیورسٹی اور نیز کثیر التعداد یونیورسٹیاں فرانس اٹلی اور اسپین میں قائم ہوئیں۔ جرمن یونیورسٹیاں جو بہت مشہور ہیں کسی قدر بعد میں قائم ہوئی تھیں اور انہیں سے اکثر چودہویں اور پندرہویں

صدیوں کے پچھلے نصف حصہ میں پیدا و عجیب ہے ظہور میں آئی تھیں شمالی یورپ (اٹلی) ...
دریائے سین کی بڑی مادر یونیورسٹی کی، نمونہ کے طور پر نقل کی لیکن جنوبی یورپ کی یونیورسٹیوں نے
عموماً بولوگنا کے رواجات کو اختیار کیا۔

تعلیمی ڈگری | جب چند سال کی تعلیم کے بعد کسی طالب علم کا امتحان پروفیسر لیتے تھے تو وہ ان کا ...
زمرہ اساتذہ میں شامل ہو جاتا تھا اور خود ایک مدرس بنجاتا تھا۔ جس کو ہم آج کل ڈگری (سند) تکمیل ...
ہیں۔ دراصل قرون وسطیٰ کی یونیورسٹیوں میں اس کی مراد اس سے زیادہ نہ تھی کہ درس و تدریس کی
قابلیت حاصل ہو گئی لیکن تیرہویں صدی میں بہت سے اُن طلباء نے ماسٹر یا ڈاکٹر کا معزز لقب
(جو لاطینی زبان کا لفظ ہے اور استاد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے) حاصل کرنے کی خواہش کی جو
ہمارے مفہوم[ا] کے لحاظ سے پروفیسر نہیں ہونا چاہتے تھے۔

تعلیم کے سادہ طریقے | قرون وسطیٰ کی یونیورسٹیوں میں طلباء ہر عمر کے تھے۔ وہ تیرہ برس سے لیکر چالیس
برس بلکہ زائد عمر تک کے ہوتے تھے۔ اُسوقت یونیورسٹیوں کی عمارات نہ تھیں اور پیرس میں اسٹرا
اسٹریٹ کے لاطینی محلہ میں تعلیم دیجاتی تھی۔ یہ نام اس گلی کا اسوجہ سے ہوا کہ کرایہ کے مکانات کی فرش
پر اسٹرا (گھاس یا کسیر) بچھاوی جاتی تھی جہاں کہ پروفیسر درسی کتاب کی تعلیم دیتے تھے اور طلباء
اُس کے سامنے فرش پر بیٹھتے تھے۔ اُس وقت کوئی لیبرٹری (دار التجربہ) نہیں تھی کیونکہ کوئی تجربہ

[ا] بیچلر کی ڈگری (یعنی بی۔ اے) کی اصلیت کی تشریح جو آجکل ہمارے کالجوں کی درسی کتب ختم کرنے کے بعد ملتی ہے حسب ذیل
طریقہ پر کی جاسکتی ہے۔ تیرہویں صدی میں بیچلر (مجرد نوجوان) ایک طالب علم ہوتا تھا جو اپنے امتحانات کتب فنون کو ختم کر چکا
تھا اور اُس کو اجازت دیجاتی تھی کہ وہ ابتدائی مضامین کی تعلیم دے۔ پیشتر اس کے کہ وہ مکمل ماسٹر ہو جائے یعنی بی۔ اے تھی
بھی جیسا کہ اب ایم۔ اے سے کم درجہ رکھتا تھا۔ اپنی کالج کی کتب ختم کرنے کے بعد ایم۔ اے حاصل کرنے کے بعد طالب
اکثر قانون، دینیات یا طبابت کے حرفتی مدارس میں سے کسی ایک کو بطور طالبعلم داخل ہوجاتا تھا یہ ان علوم میں ...
ہوجاتا تھا۔ الفاظ ماسٹر، ڈاکٹر اور پروفیسر تیرہویں صدی میں بھی تقریباً یہی معنی رکھتے تھے ...

...ہی کیا جاتا تھا۔ اُس وقت درسی کتاب کی نقل کر دیجاتی تھی خواہ وہ گرشئین کی کتاب ڈکریٹم ہو یا "جملے" ...ن یا شرح ارسطو ہو یا فن طبابت کی کتاب ہو۔ اس درسی کتاب کو جملہ بہ جملہ پڑھایا جاتا تھا اور طلاب ...سنتے تھے اور بعض اوقات یادداشت کے طور پر لکھ لیتے تھے۔

یونیورسٹیاں ایک شہر سے دوسرے شہر کو آسانی منتقل ہو سکتی ہیں

اس امر سے کہ اساتذہ اور طلاب کسی خاص جگہ کے پابند بوجہ عمارات اور آلات نہ تھے اُنکو ادہر اُدہر چکر لگانے کی آزادی تھی۔ اگر وہ سمجھتے تھے کہ اُنکے ...ساتھ کسی ایک شہر میں بُرا سلوک کیا جاتا ہے تو وہ دوسرے شہر کو چلے جاتے تھے اور وہ اُس جگہ کے (جسکو وہ چھوڑتے تھے) تجار کی نفرت کی بنا پر جاتے تھے حالانکہ تجار یونیورسٹی کی موجودگی سے منتفع ہوتے تھے۔ چنانچہ آکسفورڈ اور لیپزگ کی یونیورسٹیاں دیگر یونیورسٹیوں کے علاوہ اُن پروفیسروں اور طالب علموں نے قائم کی تھیں جنہوں نے اپنے پہلے وطن کو خیر باد کہدیا تھا۔

نصاب تعلیم

فنون کا نصاب تعلیم جو ہمارے کالجوں کی کتب درسیہ کے مطابق تھا اور جس سے ماسٹر ...ف آرٹس (فنون کا استاد) یعنی ایم۔ اے کی ڈگری حاصل ہوتی تھی پیرس میں چھ برس تک پڑھایا ...جاتا تھا۔ مضامین منطق، مختلف علوم مثل طبیعات، ہیئت وغیرہ جن پر ارسطو کی شروح پڑھائی جاتی تھیں ...اور کچھ فلسفہ اور علم الاخلاق تھے۔ نہ تاریخ تھی اور نہ یونانی زبان۔ کام چلانے کیلئے لاطینی ضرور سیکھنی ...پڑتی تھی لیکن قدیم رومی علم ادب کی طرف مطلق توجہ نہ تھی۔ نئی موجودہ زبانیں کسی عالم کے لئے ...بالکل نامناسب سمجھی جاتی تھیں۔ البتہ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ ان کتابوں سے ایک بھی جنکو ہم انگریزی ...فرانسیسی، اطالین یا اسپینش زبانوں کی بہت عمدہ کتابیں سمجھتے ہیں اُسوقت تک نہیں لکھی گئی تھی۔

ارسطو کی کتابیں مغرب میں ...پہنچ گئیں

قرون وسطیٰ کی یونیورسٹی کی تعلیم میں نہایت خاص اور اہم بات ارسطو کا بیحد احترام تھا۔ لیکچروں کی کتب درسیہ میں سے اکثر اُسکی کثیر التعداد کتابوں میں ...سے بعض کی تشریح پر وقف تھی یعنی اُسکی طبیعات، اُسکی مابعد الطبیعیات، اُسکی منطق کی مختلف ...کتابیں، اُس کا فلسفۂ اخلاق، اُسکی چھوٹی چھوٹی کتابیں روح آسمان اور زمین وغیرہ پر۔ ایبی لارڈ ...کو صرف اُسکی منطق معلوم تھی کیونکہ اُسکی باقی تمام کتابیں فراموش کردی گئی تھیں لیکن تیرہویں صدی

کے آغاز میں اُس کی تمام جامع کتب جو اُس نے علوم پر تحریر کی تھیں منسوب ہیں یا تو قسطنطنیہ سے یا عربوں کے ذریعہ سے جنکو وہ اسپین لے آئے تھے پہنچیں۔ لاطینی تراجم خراب اور مبتدی اور اُستادوں کو انہیں مطلب خیز بنانے میں اور یہ سمجھانے میں کہ عرب فلسفہ دانوں کا انکی نسبت کیا خیال تھا اور نیز عیسائیت کی تعلیمات سے انہیں مطابق کرنے میں دقت اٹھانی پڑتی تھی۔

ارسطو کا احترام | ارسطو فی الواقع قدیم مذہب کا پابند تھا۔ اُس کو شک تھا کہ آیا روح بعد الممات باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اُس نے انجیل کا کبھی نام بھی نہ سنا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے ذریعہ سے انسانوں کی نجات کے بارہ میں اُسے کچھ علم نہ تھا۔ شاید آپ کو خیال ہو گا کہ اُن لوگوں نے جنہوں نے عیسائیت کے اصول کو ہمیشہ آمنّا وصدقنا کہا تھا حقارت اور خوف سے فوراً اُس سے گریز کیا ہو گا۔ لیکن تیرہویں صدی کے معلم اُس کی منطق سے بہت خوش تھے اور اسکی علمیت سے متحیر تھے۔ اُس زمانہ کے بڑے علمائے دینیات ایلبرٹس میگنس (۱۲۸۰ء میں مرا) اور تھامس ایکی ناس نے (۱۲۷۴ء میں مرا) اُس کی تمام کتابوں پر نہایت مفصل شروح لکھیں۔ وہ "الفلسفی" کہلاتا تھا اور علماء کو اسکی تعلیمات پر بعید یقین تھا یہاں تک کہ وہ سمجھتے تھے کہ خدا کی یہی مرضی تھی کہ ارسطو علم کی ہر شاخ پر اپنی فیصلہ کن رائے لکھے اور وہ اُسے عاجزانہ طور پر مجبوراً مانتے تھے۔ انجیل مقدس، کلیسا کے مقدس باپوں، اور مذہبی اور رومی قانون کی طرح اُسکی کتابیں مسلمہ اسناد تھیں اور یہ سب باتیں ملکر بنی نوع کے لئے اُس کے طرز عمل میں رہبر اور علم کی ہر شاخ میں مشعلِ ہدایت تھیں۔

علم کلام | عام طور پر فلسفہ، دینیات، اور پروفیسر انِ عہد وسطیٰ کے طریقۂ بحث کو علم کلام کے لفظ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اُن لوگوں کو جنہیں بعد ازاں منطق کا شوق نہ رہا اور جو ارسطو کا بعید احترام نہ کرتے تھے۔ علم کلام اپنے یونانی اور رومی علم ادب کے اغماض کی وجہ سے ایک خشک اور غبی طریقہ تعلیم معلوم ہونے لگا۔ لیکن اگر ہم تھامس ایکی ناس کی عجیب وغریب کتابوں کی اوراق گردانی کریں تو ہم دیکھیں گے کہ علم کلام کا فلسفی غیر معمولی ذہانت اور علمیت کا شخص تھا جو اپنی حالت موجودہ پر تمام اعتراضات کو تسلیم کرنے کے باوجود بڑی صفائی اور سلاست کے ساتھ اپنی حالت کی تائید

پہنچ سکتا تھا منطق کی تربیت نے اگر انسانی معلومات میں اضافہ نہیں کیا تو کم از کم طالب علم کو عادی بنادیا کہ وہ غور کے ساتھ اشیاء میں امتیاز کرسکے اور اپنے ذخیرۂ معلومات کو بالترتیب پیش کرسکے۔

راجر بیکن کا حملہ علم کلام پر | تیرہویں صدی میں بھی کچھ ایسے علماء ضرور تھے جو تمام علوم کے لئے ارسطو پر اعتماد کرنے کی عادت کو بُرا کہتے تھے۔ راجر بیکن نہایت ممتاز نقادوں میں سے تھا جو ایک انگریزی فرانسسکن راہب تھا (تقریباً ۱۲۹۰ء میں مرا)، اور جس نے اعلان کیا کہ "اگر ارسطو بہت دانشمند بھی تھا تو اس نے صرف شجر علم نصب کردیا تھا۔ اس درخت کی نہ تمام شاخیں نکلی ہیں اور نہ تمام بار آور ہو چکی ہیں۔ اگر ہم بے انتہا صدیوں تک بھی زندہ رہیں ہم فانی انسان اُن تمام چیزوں کا جو ہمیں معلوم ہیں پورا اور مکمل علم حاصل نہیں کرسکتے۔ کوئی شخص پورے طور پر ایک معمولی مکھی کی خصوصیات بیان نہیں کرسکتا۔ نہ اُس کی رنگت اور نہ اُس کے پیروں کی مقررہ تعداد کے لئے کوئی وجہ بیان کرسکتا ہے نہ یہ کہہ سکتا ہے کہ کیوں انکی تعداد کم و بیش نہیں ہوتی"۔ بیکن کہتا تھا کہ ارسطو کے خراب لاطینی ترجموں کے پڑھنے کی نسبت تجربوں کے ذریعہ سے جو اصلی اشیاء کے کئے جائیں حقیقی علم لاکھوں درجے بہتر حاصل ہو سکتا ہے۔ اُس نے ایک مرتبہ کہا "اگر میرے بس میں ہوتا تو میں ارسطو کی تمام کتابوں کو جلا کر خاک سیاہ کردیتا کیونکہ اُن کے مطالعہ سے صرف وقت ضائع ہوتا ہے، غلطی پیدا ہوتی ہے اور جہالت کو ترقی ہوتی ہے۔"

پس ہم دیکھتے ہیں کہ اُسوقت بھی جبکہ علم کلام یونیورسٹیوں میں نہایت پسند خاطر تھا، کچھ وسیع النظر سائنس داں بھی تھے جنھوں نے زمانۂ حال کے طریقۂ ادراک حق کی سفارش کی تھی۔ اس طرز تعلیم منطق کے قواعد کے بموجب یہ بحث کرنا داخل نہیں ہے کہ یونانی فلسفی نے سیکڑوں برس پہلے بات کہی تھی بلکہ اپنے گرد و پیش کی اشیاء کا بغور مطالعہ کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔

> مغرب میں سلطنت روما کی منتشر ہو جانے کے بعد سے تیرھویں صدی کے اختتام تک جو بڑی بڑی تبدیلیاں ہوئیں اُن پر نظر ثانی

اب ہم نے اُس پندرہ صدیوں کے زمانہ کے ... کے حالات بیان کر دئیے ہیں جو آخر میں لکھے یورپ کو ... سلطنت روما کی طوائف الملوکی سے علیحدہ کرتا ہے ... نے جو ایلیرک، ایٹیلا، لیو اعظم اور کلووس کی صدی اور ان ... سوم، سینٹ لوئی، اور ایڈورڈ اول کی صدی کے درمیان گزرے بڑی اہم تبدیلیاں ... اسی قدر ضروری ہیں جس قدر کہ اور انقلابات جو اب تک ہوئے ہیں۔

> عہد تاریک

یہ سچ ہے کہ اول اول یہی معلوم ہوتا تھا کہ وحشی گاتھ و فرینک جو ... بجز شور و شغب اور ابتری کے اپنے ہمراہ اور کچھ نہیں لا رہے تھے۔ شارلمین کے زبردست ہاتھ نے ان سرکش عناصر کو صرف کچھ دنوں کے لئے روکا۔ بعد ازاں اُس کے پوتوں کی نا اتفاقی نے ... اہل شمال، ہنگیرین، سلاف اور عربوں کے حملوں نے مغربی یورپ کو ایک مرتبہ پھر اُسی بے ترتیبی اور جہالت کے دریا میں غوطہ دیدیا جس میں سے یہ ساتویں اور آٹھویں صدیوں میں نکلا تھا۔

شارلمین کی وفات کے بعد دو سو سے زائد برس گزر گئے تھے قبل اس کے کہ ہم نے آثار ترقی کا کچھ پتہ دیکھا۔ اگرچہ ہم کو گیارھویں صدی کا بہت کم حال معلوم ہے اور اگرچہ اُس صدی میں کئی نہایت ممتاز مصنفین سب لوگوں کے صفحۂ دل سے بجز اُس زمانہ کے تاریخی طالب علم کے محو ہو گئے ہیں تاہم اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ وقت شاندار بارھویں صدی کی تیاری کا تھا، جبکہ ابی لارڈ اور سینٹ برنارڈ کے واسطے معتقدوں، شعراء، معماروں اور فلسفہ دانوں کے واسطے یک بیک ... غیب سے عالم شہود میں نظر آتے ہیں۔

> بارھویں اور تیرھویں صدیوں کا زمانہ تیز ترقی کا زمانہ تھا۔

لہذا قرون وسطیٰ دو بالکل مختلف اور صریح زمانوں پر منقسم ہیں ... وہ صدیاں جو گریگری ہفتم اور ولیم فاتح کے زمانے سے پیشتر گزریں ابتری اور جہالت کے عہد تاریک کے مناسب نام سے موسوم کی جا سکتی ہیں۔ اگرچہ انہوں نے ... کی شکل تبدیل کرنے میں کچھ اہم مدارج دیکھے تھے۔ برعکس اس کے پچھلا زمانہ ...

...اور ذہنی ترقی کا تھا۔ دانتی تیرہویں صدی کے اختتام تک ان تبدیلیوں ...جن ... نے موجودہ یورپ کو سلطنت روما کے محکوم مغربی یورپ ... سے مختلف بنادیا۔ ان میں سے نمایاں تبدیلیاں حسب ذیل ہیں:-

قومی سلطنتوں کا ... (۱) قومی سلطنتوں کے مجموعہ نے جس میں قومیت کا ایک صریح احساس ترقی کر رہا تھا سلطنت روما کی جگہ لے لی جسکی حکومت میں اہل اطالیہ، گال، جرمن اور اہل برطانیہ کے اختلافات کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ وقتی اور عارضی فیوڈل گورنمنٹ جو عہد تاریک میں پیدا ہوگئی تھی ... حکومت کے لئے (جرمنی اور اٹلی کو مستثنیٰ کرکے) جگہ چھوڑ رہی تھی اور تمام مغربی یورپ کو ایک سلطنت میں متحد کرنے کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔

قومی سلطنتیں کلیسا کو اسکے حکومتی اختیارات سے محروم کرنا شروع کرتی ہیں۔ (۲) ایک لحاظ سے کلیسا نے مغربی یورپ کی مختلف اقوام کو پوپ کی ماتحتی میں متحد رکھنے اور اس زمانہ میں جبکہ فیوڈل رؤسا امن وامان قائم نہیں رکھ سکتے تھے اور معدلت گستری نہیں کرسکتے تھے حکومت کے اختیارات حاصل کرنے میں سلطنت روما کی جگہ لے لی تھی۔ کلیسا جس کا نظام مطلق العنان حکومت کا سا تھا ایک معنی میں قرون وسطیٰ کی نہایت طاقتور سلطنت تھی۔ لیکن اس کے سیاسی اقتدار کا عروج اِن نوسینٹ سوم کے عہد میں ہوا جبکہ تیرہویں صدی کا آغاز تھا۔ اس کے اختتام سے قبل قومی سلطنتیں اس قدر طاقتور ہوگئی تھیں کہ یہ صاف نظر آتا تھا کہ وہ بتدریج حکومت کے اختیارات دوبارہ اپنے قبضہ میں لے لینگی، جن کو کلیسا عارضی طور پر استعمال کر رہی تھی، اور پوپ اور پادریوں کو اُن کی مذہبی خدمات تک محدود کر دیگی۔

عوام الناس ... (۳) ایک نیا معاشرتی طبقہ پادریوں اور امرا کے ساتھ ساتھ برتری حاصل کرتا جا رہا تھا۔ سرف کی آزادی، شہروں کے قیام، اور تجارت کی ترقی ... اور ... اپ صناعوں ... کے لئے اہمیت حاصل کرنا اور اپنی دولت کے ذریعہ مقتدر ... زمانہ کی بڑی ذہین اور تعلیم یافتہ جمہور وجود میں آئی۔

کتابیں لوگوں کی زبانوں میں لکھی جانے لگیں۔

(۴) کتابیں تحریر [illegible] کے جلوں کے بعد [illegible]
کرتے تھے لیکن گیارہویں اور مابعد کی صدیوں میں لوگوں کی زبان [illegible]
اس سے غیر پادری اشخاص جنہوں نے پرانی رومی زبان کی [illegible]
قصوں اور نظموں سے حظ اٹھانے لگے جو فرانسیسی، پروونسل، جرمن، انگریزی [illegible]
میں اور اس کے کچھ بعد اطالین زبان میں لکھی جاتی تھیں۔

تعلیم پر صرف پادریوں کی جماعت کا اجارہ نہ رہا۔

اگرچہ اب تک پادریوں کے ہاتھوں میں تعلیم [illegible]
اشخاص نے بھی کتابیں لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیا تھا [illegible]
کے ہاتھوں سے تعلیم کا اجارہ جاتا رہا جو ان کے قبضہ میں ابتدائی قرون وسطیٰ میں تھا۔

قانون، دینیات اور فلسفہ کا مطالعہ۔ یونیورسٹیاں۔

(۵) طلباء ۱۱۰۰ء سے اُن استادوں کے گرد جمع ہونے لگے جو [illegible]
فلسفہ، رومی قانون، دینیات اور مذہبی قانون پر لکچر دیتے تھے [illegible]
کی کتابیں، جو تمام قدیم لوگوں کی کتابوں سے زیادہ عالمانہ ہیں تلاش کی گئی [illegible]
تمام میدانوں میں طلباء اُس کی بڑے جوش کے ساتھ متابعت کرتے تھے [illegible]
ہوئیں جو ہماری موجودہ تہذیب کی ایک بڑی خصوصیت ہے۔

تجربہ کی سائنس کی ابتداء

(۶) علماء مستقل طور پر ارسطو کی کتابوں سے [illegible]
انہوں نے انسانی معلومات کے سرمایہ میں اضافہ کرنا شروع کیا [illegible]
ہم دوروں میں سائنٹفک محققین کا گروہ دیکھتے ہیں جو [illegible]
طبیعات میں ہوئے ہیں اور جو موجودہ زمانہ کا فخر و ناز ہیں تیار کر رہے [illegible]

فنون کی ترقی

روز افزوں پسندیدگی نفاست و خوبی اُس [illegible]
بارہویں اور تیرہویں صدیوں کی شاندار گرجاؤں میں پائی جاتی [illegible]
نہ تھیں بلکہ اُس زمانہ کے خو دستگر اشیوں اور [illegible]